فیضانِ رمضان





شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

DAWAT-E-ISLAMI

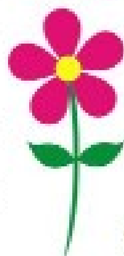


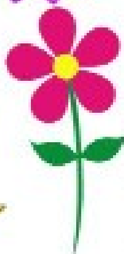
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ













آپ حضرات سے دعاؤں کی
درخواست ہے مجھ غریب
کو دعاؤں میں یاد رکھنا

محمد عباس قادری

یاد داشت

دورانِ مُطالعہ ضَرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صَفْحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عِلْم میں ترقّی ہوگی۔

عُنْوان	صَفْحہ	عُنْوان	صَفْحہ

صَفْحہ	عُنْوان	صَفْحہ	عُنْوان

فیضانِ رمضان

مُؤَلِّف

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نام کتاب : **فیضانِ رمضان**

مؤلّف : شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی بار : شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ، مئی 2017ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

❁...... **باب المدینہ** (کراچی)	: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
❁...... **مرکزالاولیا** (لاہور)	: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
❁...... **سردار آباد** (فیصل آباد)	: امین پور بازار	041-2632625
❁...... **کشمیر**	: چوک شہیداں، میرپور	058274-37212
❁...... **زم زم نگر** (حیدرآباد)	: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
❁...... **مدینۃ الاولیا** (ملتان)	: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
❁...... **اوکاڑہ**	: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
❁...... **راولپنڈی**	: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
❁...... **خان پور**	: دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
❁...... **نواب شاہ**	: چکرا بازار، نزد MCB	024-44362145
❁...... **سکھر**	: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
❁...... **گوجرانوالہ**	: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
❁...... **پشاور**	: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

’’یا اللہ! فیضانِ سنّت عام ہو جائے‘‘ کے تیئس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 23 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(مُعجَم کبیر ج ٦ ص١٨٥ حديث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول

﴿١﴾ اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے۔

﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا ﴿6﴾ دینی کتاب کی تعظیم کے پیشِ نظر حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿7﴾ فضیلتِ دینی حاصل کرنے کے لئے قِبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ﴿8﴾ قراٰنی آیات و ﴿9﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ احکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ’’**اللہ** تعالیٰ‘‘ کا ذاتی یا صفاتی نام پاک آئے گا وہاں ’’عَزَّوَجَلَّ‘‘ یا ’’تعالیٰ‘‘ یا ’’جَلَّ جَلَالُہٗ‘‘ وغیرہ کلماتِ ثنا پڑھوں گا اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ’’سرکار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم‘‘ کا کوئی بھی ذاتی یا صفاتی اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یا کوئی بھی دُرُود و سلام پڑھوں گا ﴿12﴾ کتاب کے مطالعے سے شَرعی مسائل سیکھوں گا سنّت رسولِ عربی صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور عُلَمائے دین کی جانب سے بیان کردہ آدابِ زندگی اور حُسنِ مُعاشَرت سیکھوں گا۔ اسلامی معلومات، قلبی و ظاہری اَخلاق و آداب، اور حِکایاتِ بُزرگانِ دین سے آگاہی حاصل کروں گا تاکہ اپنی زندگی میں ان کی روشنی میں بہتری لاسکوں ﴿13﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَما سے پوچھ لوں گا ﴿14﴾ تذکرۂ صالحین پڑھنے سننے کی بَرَکتیں حاصل کروں گا ﴿15﴾ دورانِ مُطالَعہ کسی اہم دینی مسئلہ یا سنّتِ مُبارَکہ یا فکرِ آخرت سے متعلّق یا حُسنِ مُعاشَرت یا

بندوں کے حُقُوق یا ان کے ساتھ خیر خواہی سے متعلّق کوئی بات ایسی معلوم ہوئی کہ جس کو یاد رکھنے یا نوٹ کرنے کی ضَرورت محسوس ہوئی تو اُسے یاد دِہانی کے لئے اپنی ذاتی کتاب کی صورت میں انڈر لائن یا ہائی لائٹ کروں گا یا کتاب پر یا الگ سے ڈائیری پر نوٹ کرلوں گا ﴿16﴾ دورانِ مُطالَعہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کروں گا جو کتاب میں بیان کردہ بات کے مفہوم کو سمجھنے میں مُخِل (یعنی خَلل انداز) ہو جیسے موبائل فون کا استِعمال، گفتگو کرنا، شور و غل میں پڑھنا، مُطالَعہ کرتے وقت ایسے وقت کا انتخاب کرنا جس وقت تھکاوٹ بہت زیادہ ہو یا مزاج مُعْتَدِل (یعنی نارمل) نہ ہو، الغرض دورانِ مُطالَعہ بھر پور توجُّہ سے علمِ دین حاصل کرنے کی کوشش کروں گا ﴿17﴾ کتاب مکمَّل پڑھنے کیلئے بہ نیت حُصُولِ علْمِ دین روزانہ چند صَفْحات پڑھ کر علْمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقْدار بنوں گا اور اس نیت کی بِنا پر استِقامت سے نیک عمل کرتے رہنے کی فضیلت کا حق دار بھی بنوں گا ﴿18﴾ علْمِ دین کی نشر و اشاعت کے لئے دوسروں کو یہ **کتاب** پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿19﴾ اس حدیثِ پاک **تَهَادَوْا تَحَابُّوْا** یعنی ''ایک دوسرے کو تُحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی'' (مؤطّا ج ۲ ص ۴۰۷ حدیث ۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتابیں خرید کر دوسروں کو تُحفۃً دوں گا تُحفہ دیتے وقْت علْمِ دین عام کرنے کی نیّت بھی کروں گا تا کہ اس نیّت کا بھی الگ سے ثواب ملے ﴿20﴾ جن کو دُوں گا حتَّی الاِمْکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے دن (مثلاً 25 دن) کے اندر اندر مکمَّل پڑھ لیجئے ﴿21﴾ اس کتاب کو پڑھ کر جو دینی باتیں مجھے معلوم ہوئیں جہاں شریعت اجازت دے گی زبانی طور پر دوسروں کو بتاؤں گا ورنہ کتاب سے دیکھ کر جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا ﴿22﴾ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصل ہوگا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا ﴿23﴾ کمپوزنگ وغیرہ میں غَلَطی ملی تو خیر خواہی کے جذبے کے تحت نیکی پر مدد کرنے اور شَرْعی غَلَطی ملی تو غلط مسئلے کا پھیلاؤ نہ ہو اِس نیّت سے ناشِرین کو اور ممکن ہوا تو مصنّف کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(ناشِرین و مصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زَبانی بتانا خاص مُفید نہیں ہوتا)



آحکامِ روزہ 71

وقتِ سحری کا ہو گیا جاگو

وَقت سحری کا ہو گیا جاگو نور ہر سَمت چھا گیا جاگو
اُٹھو سَحری کی کر لو تیّاری روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو
ماہِ رَمضاں کے فرض ہیں روزے ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو
اُٹھو اُٹھو وُضو بھی کر لو اور تم تہجّد کرو ادا جاگو
چُسکیاں گرم چائے کی بھر لو کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو
ہوگی مقبول فضلِ مولیٰ سے کھا کے سَحری کرو دُعا جاگو
ماہِ رَمضاں کی بَرکتیں لُوٹو لُوٹ لو رَحمتِ خدا جاگو
کھا کے سَحری اُٹھو ادا کر لو سنّتِ شاہِ انبیا جاگو
تم کو مولیٰ مدینہ دِکھلائے اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو رَمضاں کے صدقے مولیٰ دے اُلفت و عشقِ مصطفٰے جاگو
تم کو رَمضان کا مدینے میں دے شَرَف ربِّ مصطفٰے جاگو
کیسی پیاری فضا ہے رَمضاں کی دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رَحمتوں کی جَھڑی برستی ہے جلد اٹھ کر کے لو نَہا جاگو
تم کو دیدارِ مصطفٰے ہو جائے
ہے یہ عطّار کی دُعا جاگو (وسائلِ بخشش ص ۶۶۸)

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رمضان ہے

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رمضان ہے — کِھل اٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے
یاخدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے — زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے
تجھ پہ صدقے جاؤں رمضاں! تُو عظیمُ الشان ہے — تجھ میں نازل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے
ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور — فضلِ رب سے مغفرت کا ہو گیا سامان ہے
ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں — ماہِ رمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے
آگیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو — فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے
عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام — جھوم جاؤ مجرِمو! رمضاں مہِ غُفران[1] ہے
بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں — پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو — خُلد کے در کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے
کم ہوا زورِ گنہ اور مسجِدیں آباد ہیں — ماہِ رمضانُ المبارک کا یہ سب فیضان ہے
روزہ دارو! جھوم جاؤ کیونکہ دیدارِ خدا — خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے
دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو — جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رمضاں دکھا
مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے (وسائلِ بخشش ص۷۰۵)

مدینہ

۱: مغفرت، بخشش، مغفرت کرنا۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

فضائلِ رَمضان شریف

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ ہمّت کر کے **فیضانِ رَمضان** (ہر سال شَعبانُ الْمُعَظَّم میں) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: بے شک بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں **ماہِ رَمضان** جیسی عظیمُ الشَّان نعمت سے سَرفراز فرمایا۔ ماہِ رَمضان کے فَیضان کے کیا کہنے! اِس کی تو ہرگھڑی رَحمت بھری ہے، رَمَضانُ الْمبارَک میں ہرنیکی کا ثواب 70 گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ (مراۃ ج ۳ ص ۱۳۷) نَفْل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب 70 گُنا کردیا جاتا ہے، عَرش اُٹھانے والے فِرِشتے روزہ داروں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے مُطابِق: **"رَمضان کے روزہ دار کیلئے مچھلیاں اِفْطار تک دُعائے مَغْفِرت کرتی رہتی ہیں۔"**

(اَلتَّرغیب والتَّرهیب ج ٢ ص ٥٥ حدیث ٦)

عبادت کا دروازہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔"

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص۱۴۶ حدیث۲۴۱۵)

نُزولِ قراٰن

اِس ماہِ مُبارَک کی ایک خُصوصیَّت یہ بھی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس میں قُراٰنِ پاک نازِل فرمایا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 2 **سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ** آیت 185 میں مُقدَّس قراٰن میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالی شان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۱۸۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: رَمَضان کا مہینا، جس میں قُراٰن اُترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنُمائی اور فیصلے کی روشن باتیں، تو تُم میں جو کوئی یہ مہینا پائے ضَرور اِس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو، تو اُتنے روزے اور دِنوں میں۔ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) تم پر آسانی چاہتا ہے اور تُم پر دُشواری نہیں چاہتا اور اِس لئے کہ تم گِنتی پوری کرو اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی بڑائی بولو اِس پر کہ اُس نے تمہیں ہِدایت کی اور کہیں تم حق گُزار ہو۔

مہینوں کے نام کی وجہ

رَمَضان، یہ "رَمَضٌ" سے بنا جس کے معنٰی ہیں "گرمی سے جلنا۔" کیونکہ جب مہینوں کے نام قدیم عَرَبوں کی زبان سے نَقْل کئے گئے تو اس وَقْت جس قسم کا موسِم تھا اس کے مُطابِق مہینوں کے نام رکھ دے گئے اِتّفاق سے اس وَقْت رَمَضان سخت گرمیوں میں آیا تھا اسی لئے یہ نام رکھ دیا گیا۔ (اَلنِّھایَۃ لِابنِ الْاَثیر ۲ ص ۲۴۰) **حضرتِ** مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں:

بعض مُفَسّرین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینا تھا اُسی سے اُس کا نام ہوا۔ جو مہینا گرمی میں تھا اُسے **رَمَضان** کہہ دیا گیا اور جو موسمِ بہار میں تھا اُسے **ربیعُ الْاَوّل** اور جو سردی میں تھا جب پانی جم رہا تھا اُسے **جُمادَی الْاُولٰی** کہا گیا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۲ ص ۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُرخ یاقوت کا گھر

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: مَکّی مَدَنی سلطان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: "جب ماہِ رَمَضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک بند نہیں ہوتے۔ جو کوئی بندہ اس ماہِ مُبارَک کی کسی بھی رات میں نَماز پڑھتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے ہر سَجْدے کے عِوَض (یعنی بدلے میں) اُس کے لئے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے لئے جنَّت میں **سُرخ یاقوت کا گھر** بناتا ہے۔ پس جو کوئی ماہِ رَمَضان کا **پہلا روزہ** رکھتا ہے تو اُس کے سابِقہ گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں، اور اُس کیلئے صُبح سے شام تک **70 ہزار فِرِشتے** دُعائے مَغفِرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دِن میں جب بھی وہ **سَجدہ** کرتا ہے اُس کے ہر سَجدے کے بدلے اُسے (جنَّت میں) ایک ایک ایسا دَرَخْت عطا کیا جاتا ہے کہ اُس کے سائے میں (گھوڑے) سُوار **پانچ سو** برس تک چلتا رہے۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ ص ۳۱۴ حدیث ۳۶۳۵ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نابینا بھانجی بینا ہوگئی (مدینۃ بہار)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت حاصل ہونے کی صورت میں **ماہِ رَمَضانُ المُبارَک** کی بَرَکتیں لوٹنے کا بَہُت ذِہن بنتا ہے ورنہ بُری صُحبتوں میں رہ کر اِس مُبارَک مہینے میں بھی اکثر لوگ گناہوں میں پڑے رہتے ہیں۔ آیئے! گناہوں کی

دَلدَل میں دھنسے ہوئے ایک **فَنْ کار** کی ’’مَدَنی بہار‘‘ سُنئے جسے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** نے رَحمتِ الٰہی سے مَدَنی رنگ چڑھا دیا اور اس کی نابینا بھانجی کو بینا بنا دیا! چُنانچِہ اورنگی ٹاؤن (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی **فَنْ کار** تھے، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کے اندر زندگی کے انمول اَوْقات برباد ہوئے جا رہے تھے، قَلْب ودِماغ پرغَفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ بابُ الْمدینہ کراچی میں بابُ الْاسلام سطح پر ہونے والے **تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** (۱۴۲۴ھ۔2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کرکے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! انہیں اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اِختِتام پر **رقّت انگیز دُعا** میں انہیں اپنے گناہوں پر بَہُت زیادہ نَدامت ہوئی، وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہیں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مل گیا اور انہوں نے رَقص وسُرود (س۔رُوْ۔د) کی مَحفلوں سے **توبہ** کرلی اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنا لیا۔ بتاریخ 25 دسمبر 2004ء **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانگی کے وَقْت انہیں چھوٹی بہن کا فون آیا، انہوں نے بھرّائی ہوئی آواز میں اپنے یہاں ہونے والی **نابینا بچّی** کی وِلادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا: ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اِتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے بِلک بِلک کر رونے لگی۔ ان اسلامی بھائی نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں دعا کروں گا۔ انہوں نے مَدَنی قافِلے میں خود بھی دعائیں کیں اور مَدَنی قافلے والے **عاشِقانِ رسول** سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافلے سے پلٹے تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن نے فون پر خوشی خوشی یہ خبرِ فَرحت اثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **میری نابینا بیٹی مَہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹرز تَعَجُّب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں بابُ الْمدینہ کراچی میں عَلاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیّت سے

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں بھی حاصل ہوئیں۔ ؎

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافِلے میں چلو
آپ کو چارہ گر، نے گو مایوس کر بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اِس کے دامن میں آ کر مُعاشَرے کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد با کردار بن کر سنّتوں بھری باعزّت زندگی گزارنے لگے نیز مَدَنی قافلوں کی مَدَنی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے بعضوں کی دُنیوی مصیبت رُخصت ہو جاتی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، سراپا رَحمت، شَفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت سے آخرت کی مَشَقَّت بھی راحت میں ڈھل جائے گی۔ ؎

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش ص ۱۵۳)

پانچ خُصُوصی کرم

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رَحْمتِ عالَمِیان، سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِی شان ہے: میری اُمّت کو ماہِ رَمضان میں **پانچ چیزیں** ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: ﴿۱﴾ جب رَمَضانُ الْمبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی طرف رَحمت کی نَظَر فرماتا ہے اور جس کی طرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نظرِ رَحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا ﴿۲﴾ شام کے وَقْت ان کے مُنہ کی بُو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) **اللہ** تَعالٰی کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے ﴿۳﴾ فِرِشتے ہر رات اور دن ان کے لئے مَغْفِرت کی دُعائیں کرتے رہتے ہیں ﴿۴﴾ **اللہ** تَعالٰی جَنَّت کو حُکم فرماتا ہے: "میرے (نیک) بندوں کیلئے مُزَیَّن (م۔زَ۔یَّن۔یعنی آراستہ) ہو جا عنقریب وہ دنیا کی مَشَقَّت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے" ﴿۵﴾ جب

ماہِ رَمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔قوم میں سے ایک شَخْص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا وہ لَیلَۃُ الْقَدْر ہے؟ ارشاد فرمایا: ''نہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ مَزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو اُنہیں اُجرت دی جاتی ہے۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۰۳ حدیث۳۶۰۳)

صغیرہ گناہوں کا کفّارہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: حُضُور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُر سُرُور ہے: ''پانچوں نمازیں اور جُمُعہ اگلے جُمُعے تک اور ماہِ رَمَضان اگلے ماہِ رَمَضان تک گناہوں کا کفّارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' (مسلِم ص۱۴۴ حدیث۲۳۳)

کاش! پورا سال رَمضان ہی ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمضان ہی ہو۔'' (ابنِ خُزَیمہ ج۳ ص۱۹۰ حدیث۱۸۸۶)

آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیانِ جنّت نشان

حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ''محبوبِ رَحْمٰن، سَرورِ ذیشان، رَحمتِ عالَمیان، مکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ماہِ شَعبان کے آخری دن بیان فرمایا: ''اے لوگو! تمہارے پاس عَظَمت والا بَرَکت والا مہینا آیا، وہ مہینا جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کیے اور اِس کی رات میں قِیام[1] تَطَوُّع (یعنی سنّت) ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے

ـــ مدینہ

[1]: یہاں قِیام سے مُراد تراویح ہے۔

میں فَرض ادا کیا اوراس میں جس نے **فَرض** ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں **70 فَرض** ادا کیے۔ یہ مہینا **صَبْر** کا ہے اور **صَبْر** کا ثواب جنّت ہے اور یہ مہینا **مُؤَاسات** (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اوراس مہینے میں **مومن کا رِزْق** بڑھایا جاتا ہے۔ جواِس میں روزہ دار کو **اِفطار** کرائے اُس کے گناہوں کے لئے **مَغْفِرت** ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی اور اِس اِفطار کرانے والے کو وَیسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا، بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو۔'' ہم نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے ہر شَخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفْطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اللہ تعالٰی** یہ ثواب تو اُس شَخْص کو دے گا جو ایک گھونٹ دُودھ یا ایک کَھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ اِفْطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اُس کو **اللہ تعالٰی** میرے حَوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہوجائے۔ یہ وہ مہینا ہے کہ اِس کا اوَّل (یعنی اِبتدائی دس دن) **رَحْمت** ہے اور اِس کا اَوْسَط (یعنی درمِیانی دس دن) **مَغْفِرت** ہے اور آخِر (یعنی آخری دس دن) جہنَّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام پر اِس مہینے میں تَخْفِیف کرے (یعنی کام کم لے) **اللہ تعالٰی** اُسے بخش دے گا اور جہنَّم سے آزاد فرمادے گا۔ اِس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو، ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذرِیعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کروگے اور بقیّہ دو سے تمہیں بے نیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذرِیعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کروگے وہ یہ ہیں: ﴿۱﴾ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کی گواہی دینا ﴿۲﴾ اِستِغْفار کرنا۔ جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غَنا (یعنی بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں: (۱) **اللہ تعالٰی** سے جنّت طَلَب کرنا (۲) جہنَّم سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طَلَب کرنا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۰۵ حدیث۳۶۰۸، ابنِ خُزَیمہ ج ۳ ص ۱۹۲ حدیث۱۸۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک بیان کی گئی اس میں ماہِ **رَمَضانُ الْمبارَك** کی رَحْمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خوب خوب تذکرہ ہے۔ اس ماہِ مُبارَک میں **کلمہ شریف** زیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار **اِسْتِغفار** یعنی خوب توبہ کے ذَرِیعے **اللہ تعالٰی** کو راضی کرنے کی سَعی (کوشش) کرنی ہے اور **اللہ تعالٰی** سے جنّت میں داخِلے اور جہنَّم سے پناہ کی بَہُت زیادہ اِلتجائیں کرنی ہیں۔

رَمضانُ المُبارَک کے چار نام

اللّٰہُ اَکْبَر عَزَّوَجَلَّ! ماہِ رَمضان کا بھی کیا خُوب فیضان ہے! مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحمۃُ الحنّان تفسیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں: ''اِس ماہِ مُبارَک کے کُل چار نام ہیں ﴿۱﴾ ماہِ رَمَضان ﴿۲﴾ ماہِ صَبْر ﴿۳﴾ ماہِ مُؤاسات اور ﴿٤﴾ ماہِ وُسعتِ رِزْق۔'' مزید فرماتے ہیں: ''روزہ صَبر ہے جس کی جزا ربّ عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ اِسی مہینے میں رکھا جاتا ہے۔ اِس لئے اِسے ماہِ صَبْر کہتے ہیں۔ مُؤاسات کے معنٰی ہیں بَھلائی کرنا۔ چُونکہ اِس مہینے میں سارے مسلمانوں سے خاص کر اہلِ قَرابَت (یعنی رشتے داروں) سے بَھلائی کرنا زِیادہ ثواب ہے اِس لئے اسے ماہِ مُؤاسات کہتے ہیں اِس میں رِزْق کی فَراخی (یعنی زیادتی) بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نعمتیں کھالیتے ہیں، اِسی لئے اِس کا نام ماہِ وُسعتِ رِزْق بھی ہے۔'' (تفسیرِ نعیمی ج۲ ص۲۰۸)

ماہِ رَمضانِ مبارَک کے تیرہ حُروف کی نسبت سے 13 مَدَنی پھول

(یہ تمام مَدَنی پھول تفسیرِ نعیمی جلد 2 سے لئے گئے ہیں)

﴿۱﴾ کعبۂ مُعَظّمہ مسلمانوں کو بُلا کر دیتا ہے اور یہ آکر رَحمتیں بانٹتا ہے۔ گویا وہ (یعنی کعبہ) کُنواں ہے اور یہ (یعنی رَمضان شریف) دریا، یا وہ (یعنی کعبہ) دریا ہے اور یہ (یعنی رَمضان) بارِش۔

﴿۲﴾ ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقْت میں عبادت ہوتی ہے، مَثَلاً بَقَر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحَرَّم کی دسویں تاریخ اَفضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وَقْت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفْطار عِبادت، اِفْطار کے بعد تراویح کا اِنتِظار عِبادت، تَراویح پڑھ کر سَحَری کے اِنتِظار میں سونا عِبادت،

پھر سَحَری کھانا بھی عبادت، اَلْغَرَض ہر آن میں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی شان نظر آتی ہے۔

﴿۳﴾ **رَمَضان** ایک بَھٹّی ہے جیسے کہ بَھٹّی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر اِستِعمال کے لائق کر دیتی ہے، ایسے ہی **ماہِ رَمَضان** گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔

﴿٤﴾ **رَمَضان** میں نَفْل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب 70 گُنا ملتا ہے۔

﴿۵﴾ **بعض عُلَما** فرماتے ہیں کہ جو رَمَضان میں مَر جائے اُس سے سُوالاتِ قَبْر بھی نہیں ہوتے۔

﴿٦﴾ اِس مہینے میں شبِ قَدْر ہے، گزشتہ آیت (یعنی پارہ 2 سورۃُ الْبَقرۃ آیت 185) سے معلوم ہوا کہ قراٰن رَمَضان میں آیا اور دُوسری جگہ فرمایا:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ (پ ۳۰، القدر: ۱) ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک ہم نے اِسے شبِ قَدْر میں اُتارا۔

دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ شبِ قَدْر رَمَضان میں ہی ہے اور وہ غالِبًا ستّائیسویں شب ہے، کیونکہ **لَیلۃُ الْقَدْر** میں نو حُروف ہیں اور یہ لفظ سُورۂ قَدْر میں تین بار آیا۔ جس سے **ستّائیس** حاصل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستّائیسویں شب ہے۔

﴿۷﴾ **رَمَضان** میں دَوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جنَّت آراستہ کی جاتی ہے، اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اِسی لئے اِن دنوں میں نیکیوں کی زیادَتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گُناہ کرتے بھی ہیں وہ نَفْسِ اَمّارہ یا اپنے ساتھی شیطان (ہمزاد) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

﴿۸﴾ **رَمَضان** کے کھانے پینے کا حساب نہیں۔ (یعنی سَحَر و افطار کے کھانے پینے کا)

﴿۹﴾ **قیامت** میں رَمَضان و قراٰن روزہ دار کی شَفاعت کریں گے کہ **رَمَضان** تو کہے گا: مولٰی (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے اِسے

دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور **قراٰن** عرض کرے گا کہ یا ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ! میں نے اِسے رات میں تلاوت و تراویح کے ذَرِیعے سونے سے روکا۔

﴿۱۰﴾ **حُضُور** (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) **رَمَضَانُ الْمبارَك** میں ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے، ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی رَمَضان میں جہنَّمیوں کو چھوڑتا ہے،لہٰذا چاہئے کہ رَمَضان میں نیک کام کئے جائیں اور گُناہوں سے بچا جائے۔

﴿۱۱﴾ **قراٰنِ** کریم میں صِرف رَمَضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے، کسی دُوسرے مہینے کا نہ صَراحتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔مہینوں میں صِرف **ماہِ رَمَضان** کا نام قراٰن شریف میں لیا گیا۔عورتوں میں صِرف **بی بی مریم** رضی اللہ تعالٰی عنھا کا نام قُراٰن میں آیا۔صَحابہ میں صِرف حضرتِ (سَیِّدُنا) **زید ابنِ حارِثہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا نام قُراٰن میں لیا گیا جس سے ان تینوں کی **عَظَمت** معلوم ہوئی۔

﴿۱۲﴾ **رَمَضان** شریف میں اِفْطار اور سَحَری کے وَقْت دُعا قَبول ہوتی ہے یعنی اِفطار کرتے وَقت اور سَحَری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصِل نہیں۔

﴿۱۳﴾ **رَمَضان** میں پانچ حُرُوف ہیں ر،م،ض،ا،ن۔ **ر** سے مُراد رَحمتِ الٰہی، **میم** سے مُراد مَحبّتِ الٰہی، **ض** سے مُراد ضَمانِ الٰہی، **اَلِف** سے امانِ اِلٰہی، **ن** سے نُورِ الٰہی۔اور **رَمَضان** میں پانچ عِبادات خُصُوصی ہوتی ہیں: روزہ، تَراویح، تِلاوتِ قُراٰن، اِعتِکاف، شبِ قَدْر میں عبادات۔تَو جو کوئی صِدْقِ دِل سے یہ **پانچ عِبادات** کرے وہ اُن **پانچ اِنْعاموں** کا مُسْتَحَق ہے۔ (تفسیر نعیمی ج۲ ص۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّت سجائی جاتی ہے!

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرُورِ قَلْب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: بے شک جنّت سال کے شُروع سے اگلے سال تک رَمضانُ المبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے۔ اور فرمایا: رَمضان شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے پتّوں سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں: ''اے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۱۲ حدیث۳۶۳۳)

جنّت کون سجاتا ہے؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان حدیثِ پاک کے اِس حصّے: ''بے شک جنّت سال کے شُروع سے اگلے سال تک رَمضان کیلئے سجائی جاتی ہے'' کے تحت مِراٰۃ جلد 3 صَفْحَہ 142 تا 143 پر فرماتے ہیں: یعنی عیدُ الْفِطْر کا چاند نظر آتے ہی، اگلے رَمضان کے لیے جنّت کی آراستگی (یعنی سجاوٹ) شُروع ہوجاتی ہے اور سال بھر تک فِرِشتے اسے سجاتے رہتے ہیں جنّت خود سجی سجائی پھر اور بھی زیادہ سجائی جائے، پھر سجانے والے فِرِشتے ہوں، تو کیسی سجائی جاتی ہوگی، اس کی سجاوٹ ہمارے وَہم وگُمان سے وَرا ہے، بعض مسلمان رَمضان میں مسجِدیں سجاتے ہیں، وہاں قَلعی چونا کرتے ہیں، جھنڈیاں لگاتے، روشنی کرتے ہیں ان کی اَصل یہ ہی حدیث ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جنّت کی عَظَمت کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں بے حساب بَخْش دیا جائے اور جنّتُ الْفِرْدَوس میں مدینے والے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پَڑوس نصیب ہوجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قُرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** اہلِ حق کی مَدَنی تحریک ہے، اس سے ہر دَم وابَستہ رہیے،

دعوتِ اسلامی والوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اس کی ایک ''مَدَنی بہار'' مُلاحظہ فرمایئے:

جنّت میں آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پڑوس کی بشارت

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُفت درسِ نِظامی کروانے کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام مُتعدِّد جامعات بنام جامِعۃُ الْمدینہ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۷ ھ میں دعوتِ اسلامی کے ان جامعاتُ الْمدینہ (بابُ الْمدینہ کراچی) کے تقریباً 160 طَلَبہ کرام نے ہاتھوں ہاتھ 12 ماہ کیلئے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کیا۔ ابتِداءً مَدَنی قافِلہ کورس کروانے کی ترکیب بنی، اِس دَوران طَلَبہ کے جذبۂ خدمتِ اسلام کو مزید مدینے کے 12 چاند لگ گئے اور ان میں سے تقریباً 77 طَلَبہ کرام نے عُمر بھر کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی قافلوں کے لئے پیش کر دیا! اس عظیم قُربانی پر حوصلہ اَفزائی کی بڑی زبردست صورت بنی اور وہ یہ کہ خواب میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَروَردگار دوعالم کے مالِک و مُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دیدار سے ایک عاشقِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، لَبہائے مبارکہ کو جُنْبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''**جس جس نے اپنے آپ کو عُمر بھر کیلئے پیش کر دیا ہے میں ان کو جنّت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔**'' خواب دیکھنے والے عاشقِ رسول کے دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامل کر لیا جاتا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا: ''اگر تم بھی ان میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عُمر بھر کیلئے پیش کر دو۔''

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
مَلکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں (حدائقِ بخشش ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوش نصیب عاشِقانِ رسول کو بِشارتِ عُظمٰی مبارک ہو! **اَللّٰہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر نظر رکھتے ہوئے قَوی اُمّید ہے کہ جن بَختوروں کیلئے یہ **مَدَنی خواب** دیکھا گیا ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے طُفَیل جَنَّتُ الفِرْدَوس میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ غیرِ نبی جو خواب دیکھے وہ شَرعاً حُجَّت (یعنی دلیل) نہیں ہوتا، خواب کی بِشارت کی بُنیاد پر کسی کو یقینی طور پر جَنّتی نہیں کہا جاسکتا۔

اِذْن سے تیرے سَر حشر کہیں کاش! حُضُور

ساتھ عطّار کو جنّت میں رکھوں گا یارب (وسائلِ بخشش ص ۸۶)

ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ ذِیشان، مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالمیان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: ''**رَمَضان شریف** کی ہر شب آسمانوں میں صُبحِ صادِق تک ایک مُنادِی (یعنی اعلان کرنے والا فرشتہ) یہ نِدا (اعلان) کرتا ہے: اے **بھلائی طَلَب کرنے والے!** ارادہ پُختہ کرلے اور خوش ہو جا، اور اے **بُرائی کا ارادہ رکھنے والے!** بُرائی سے باز آ جا۔ ہے **کوئی مَغْفِرت کا طَلَب گار!** کہ اُس کی طَلَب پوری کی جائے۔ ہے **کوئی توبہ کرنے والا!** کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے **کوئی دُعا مانگنے والا!** کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے **کوئی سائل!** کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ **اَللّٰہ تعالٰی رَمَضانُ المبارَک کی ہر شب میں اِفْطار کے وَقْت ساٹھ ہزار گُناہ گاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہ گاروں کی بَخشش کی جاتی ہے۔**'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص ۳۰۴ حدیث ۳۶۰۶)

مدینے کے دیوانو! رَمَضانُ المبارَک کی جَلوہ گَری تو کیا ہوتی ہے، ہم غریبوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ **اَللّٰہ** تعالٰی کے فَضل وکرم سے **رَحمت** کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خُوب **مَغْفِرت** کے پَروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ کاش! ہم گنہگاروں کو بطُفَیلِ **ماہِ رَمَضان**، سَرورِ کون ومَکان، مکّی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالَمیان، مَحبوبِ رَحمٰن

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رَحمت بھرے ہاتھوں جہنَّم سے رِہائی کا پَروانہ مل جائے۔ امامِ اَہلِ سُنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عَرض کرتے ہیں:

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رِہائی کی چِٹّھی ملی ہے (حدائقِ بخشش ص ۱۸۸)

روزانہ دس لاکھ کی دوزخ سے رہائی

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب رَمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو **اللہ تعالٰی** اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر رَوز دس لاکھ کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اُنتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مجموعے کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عِیدُالْفِطْر کی رات آتی ہے، مَلائکہ خوشی کرتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے نُور کی خاص تجلّی فرماتا ہے اور فرِشتوں سے فرماتا ہے: ''اے گُروہِ مَلائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کرلیا؟'' فرِشتے عرض کرتے ہیں: ''اُس کو پُورا پُورا اَجْر دیا جائے۔'' **اللہ تعالٰی** فرماتا ہے: ''میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بَخش دیا۔'' (جَمْعُ الْجَوامِع ج ۱ ص ۳۴۵ حدیث ۲۵۳۶)

جُمعہ کی ہر ہر گھڑی میں دس لاکھ کی مغفرت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ مَحبوبِ ربُّ الْعٰلمین، سیِّدُ الْاَنْبِیاءِ وَ الْمُرسَلین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمضان میں روزانہ اِفطار کے وَقْت دس لاکھ ایسے گُنہگاروں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گُناہوں کی وجہ سے جہنَّم واجِب ہو چکا تھا، نیز شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات کو غُروبِ آفتاب سے لے کر جُمُعہ کو غُروبِ آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو جہنَّم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیئے جاچکے ہوتے ہیں۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۳ ص ۳۲۰ حدیث ۴۹۶۰)

عاشِقانِ رَمَضان! بیان کردہ اَحادیثِ مبارَکہ میں **ربُّ الْاَنام** عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر عظیمُ الشّان اِنعام واِکرام کا ذِکر ہے۔ اے کاش! **اللہ** تعالیٰ ہم گنہگاروں کو بھی مغفرت یافتگان میں شامل کرلے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

عِصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا ۔۔۔ پر تُو نے دِل آزُردہ ہمارا نہ کیا

ہم نے تو جہنَّم کی بَہُت کی تجویز ۔۔۔ لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خرچ میں کُشادگی کرو

حضرتِ سَیِّدُنا ضَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، مَحبوبِ رَحمٰن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''ماہِ رَمَضان میں (گھر والوں کے) خَرچ میں کُشادگی کرو کیونکہ ماہِ رَمَضان میں خَرچ کرنا **اللہ** تعالیٰ کی راہ میں خَرچ کرنے کی طرح ہے۔'' (فضائل شهر رمضان مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج۱ ص۳٦٨ حديث٢٤)

بھلائی ہی بھلائی

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ''اُس مہینے کو خُوش آمدید جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پُورا **رَمَضان** خَیر ہی خَیر (یعنی بھلائی ہی بھلائی) ہے دِن کا روزہ ہو یا رات کا قِیام، اِس مہینے میں خَرچ کرنا جِہاد میں خَرچ کرنے کا دَرَجہ رکھتا ہے۔'' (تَنبِيهُ الْغافِلِين ص ١٧٧)

بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ''جب رَمَضان شریف کی پہلی رات آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَثِیرہ (مَ۔ثِی۔رَہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جنَّت کے دَرَختوں کے پتّوں کو ہِلاتی ہے، اِس ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بُلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک

کِسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کوسُن کر **بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں** ظاہِر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنَّت کے بلند مَحلّات پر کھڑی ہوجاتی ہیں اور کہتی ہیں: ''ہے کوئی جو ہم کو **اللہ** تعالٰی سے مانگ لے کہ ہمارا نِکاح اُس سے ہو؟'' پھر وہ حُوریں داروغۂ جنّت (حضرتِ) رِضوان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) سے پوچھتی ہیں: ''آج یہ کیسی رات ہے؟'' (حضرت) رِضوان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی **لَبَّیْک**) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: ''یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، جنّت کے دروازے **اُمّتِ مُحمّد** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔'' (اَلتَّرغیب والتَّرہیب ج ٢ ص ٦٠ حدیث ٢٣)

دو اندھیرے دُور

مَنقول ہے کہ **اللہ** تَعالٰی نے حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کَلیمُ **اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: میں نے **اُمّتِ مُحمّد** (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو **دو نُور** عطا کئے ہیں تا کہ وہ **دو اندھیروں** کے ضَرَر (یعنی نقصان) سے مَحفُوظ رہیں۔ حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کَلیمُ **اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عَرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! وہ **دو نُور** کون کون سے ہیں؟ اِرشاد ہوا: ''**نُورِ رَمَضان** اور **نُورِ قُران**'' حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کَلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عَرض کی: **دو اندھیرے** کون کون سے ہیں؟ فرمایا: ''**ایک قَبْر کا اور دُوسرا قِیامت کا**۔'' (دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص ٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمضان و قُران شَفاعت کریں گے

مدینے کے سلطان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: روزہ اور قُران بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفاعت کریں گے۔ روزہ عَرض کرے گا: ''اے **ربِّ کریم** عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہِشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شَفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔'' **قُران** کہے گا: ''میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعت اِس کے لئے قبول کر۔'' پس دونوں کی شَفاعتیں قبول ہوں گی۔ (مُسند امام احمد ج ٢ ص ٥٨٦ حدیث ٦٦٣٧)

لاکھ رَمَضان کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوش گوار ہے: ''جس نے مکّۂ مکرّمہ میں ماہِ رَمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا مُیَسَّر آیا قیام کیا تو اللہ عزَّوَجَلَّ اُس کے لئے اور جگہ کے ایک لاکھ رَمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جِہاد میں گھوڑے پر سُوار کردینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا۔'' (ابنِ ماجہ ج ۳ ص ۵۲۳ حدیث ۳۱۱۷)

کاش! عید مدینے میں ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا دِیارِ وِلادت مکّۂ مُکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مُکرَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے صدقے میں غلامانِ مُصطفٰے پر کس قدر لُطف وکرم فرمایا ہے! اے کاش! ہمیں بھی مکّۂ مُکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں ماہِ رَمَضان گُزارنے کی عظیم سَعادت نصیب ہوجائے اور اُس میں خوب عِبادت کی بھی توفیق ملے اور پھر ماہِ رَمَضان گزار کر فوراً ہی عید منانے کیلئے اپنے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے رَوضۂ ضیا بار پر حاضِر ہوجائیں اور وہاں پر رو رو کر ''عیدی'' کی بھیک مانگیں اور سبز سبز گُنبد کے مَکین، رَحْمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی رَحمت جوش پر آجائے اور اے کاش! سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دربارِ گہر بار سے ہم گُنہگار بطورِ ''عیدی'' بے حساب مَغفِرت کی بِشارت پانے کی سعادت پالیں۔

یا نبی! عطّار کو جنّت میں دے اپنا جوار
واسِطہ صدّیق کا جو تیرا یارِ غار ہے (وسائلِ بخشش ص ۴۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذکراور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم عبادت پر کمربستہ ہو جاتے

اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضان آتا تو شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم بیس دن نَماز اور نیند کو ملاتے تھے پس جب آخری عَشرہ ہوتا تو **اللہ** عزّوجلّ کی عِبادت کیلئے کمر بَستہ ہو جاتے۔ (مسند امام احمد ج۹ ص۳۳۸ حدیث۲۴۴۴۴)

آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم رمضان میں خوب دُعائیں مانگتے تھے

ایک اور روایت میں فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو حُضورِ اکرم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ آدم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا رنگ مبارک مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل) ہو جاتا اور **نَماز** کی کثرت فرماتے اور خوب دُعائیں مانگتے۔ (شُعَبُ الْایمان ج۳ ص۳۱۰ حدیث ۳۶۲۵)

آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم رمضان میں خوب خیرات کرتے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''جب ماہِ رَمَضان آتا تو سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہر قیدی کو رِہا کر دیتے اور **ہر سائل کو عطا فرماتے۔**''

(شُعَبُ الْایمان ج۳ ص۳۱۱ حدیث۳۶۲۹)

کیا آقا کی حیاتِ ظاہری کے دور میں قیدی ہوتے تھے؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان بیان کردہ حدیث پاک کے حصّے: ''ہر قیدی کو رِہا کر دیتے'' کے تحت مِراٰۃ جلد 3 صَفْحہ 142 پر فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ یہاں قیدی سے مُراد وہ شخص ہے جو حقُّ اللہ یا حقُّ الْعَبد (یعنی بندے کے حق) میں گرفتار ہو اور آزاد فرمانے سے اس کے حق ادا کر دینا یا کرا دینا مُراد ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

سب سے بڑھ کر سخی

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی تھے اور رَمَضان شریف میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (خُصوصاً) بَہُت زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام رَمَضانُ المبارَک کی ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم ان کے ساتھ قراٰنِ عظیم کا دَور فرماتے۔ جب بھی حضرتِ جبرئیل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں آتے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر (یعنی بھلائی) کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔'' (بُخاری ج ۱ ص ۹ حدیث ۶)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم!
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم (حدائقِ بخشش شریف ص۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ہزار گنا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح کرنے (سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے) سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکعت پڑھنا غیرِ رَمَضان کی ایک ہزار رَکعتوں سے افضل ہے۔'' (تفسیرِ دُرِّ مَنْثُور ج ۱ ص ۴۵۴)

رَمضان میں ذِکر کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ انور، مدینے کے تاجور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ روح پَرور ہے: رَمَضان میں ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے

اور اس مہینے میں **اللہ** تعالٰی سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص ۳۱۱ حدیث ۳۶۲۷)

سُنّتوں بھرا اجتماع اور ذِکرُاللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو اِس ماہِ مبارک میں خُصوصیّت کے ساتھ **سنّتوں بھرے اجتماعات** میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اپنی دُنیا وآخرت کی بھلائی کا سُوال کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا **سنّتوں بھرا اجتماع** ازابتدا تا انتہا ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ ہی پر مُشتمل ہوتا ہے کیوں کہ تِلاوت، نعت شریف، سُنّتوں بھرا بیان، دُعا اور صلوٰۃ وسلام وغیرہ سب ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ میں داخل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماع کی بَرَکات کی ایک ''مَدَنی بہار'' مُلاحظہ ہو، چُنانچہ

چھ بیٹیوں کے بعد اولادِ نرینہ

مرکزُالْاَولیا (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کی مدنی بہار عرض کرتا ہوں: غالباً 2003ء کی بات ہے، ایک اسلامی بھائی نے انہیں تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الْاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع** (صحرائے مدینہ، مدینۃُ الْاَولیا ملتان) میں شرکت کی دعوت عنایت فرمائی۔ انہوں نے عرض کی: میں چھ بیٹیوں کا باپ ہوں، میرے گھر میں پھر ولادت مُتَوَقَّع ہے، دعا فرمائیے کہ اب کی بار **نَرینہ اولاد** ہو۔ اُس اسلامی بھائی نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے فرمایا: حج کے بعد تعداد کے لحاظ سے **عاشِقانِ رسول** کے سب سے بڑے اجتماع (ملتان شریف) میں آکر دعا مانگئے نہ جانے کس کے صدقے میں بیڑا پار ہوجائے۔ اُس کی بات ان کے دل کو لگ گئی اور وہ **سنّتوں بھرے اجتماع** (ملتان شریف) میں حاضر ہوگئے۔ وہاں کے روح پرور مَناظر کا بیان کرنے کیلئے ان کے پاس اَلفاظ نہیں تھے، انہیں زندگی میں پہلی بار ایک زبردست روحانی سُکون نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع کے چند ہی روز کے بعد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں **چاند سا مَدَنی مُنّا** عطا فرمایا، گھر والوں کی خوشی بیان سے باہر تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں مزید ایک اور مَدَنی مُنّے سے بھی نواز دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیّت سے خدمت کی سعادت بھی ملی۔

40 نیک مسلمانوں کے مجمع میں ایک ولی ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول میں نہ جانے کتنے اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے مَجمعِ مُسلِمین اَقرب بقَبُول۔ (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیّت کے قریب تر ہے) عُلَما فرماتے ہیں: جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں ایک ولیُّ اللہ ضَرور ہوتا ہے۔''

(فتاوٰی رضویہ ج٢٤ ص١٨٤، فیض القدیر ج١ ص٤٩٧ زیرِ حدیث ٧١٤)

بیٹا ملے، بیٹی ملے، کچھ نہ ملے ہر حال میں شکر کیجئے

بِالْفَرض دُعا کی قبولیّت کا اَثر ظاہر نہ ہو تب بھی حَرفِ شکایت زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بھلائی کس بات میں ہے اِس کو یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں پاک پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا شُکر گزار بندہ بن کر رَہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شُکر، دونوں دے تب بھی شُکر اور نہ دے تب بھی شُکر، ہر حال میں شُکر شُکر اور شُکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ پارہ 25 سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر 49 اور 50 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے بے شک وہ علم و قدرت والا ہے۔

''**خزائنُ العِرفان**'' میں آیت نمبر 50 کے اِس حصّے (جسے چاہے بانجھ کردے) کے تحت ہے: (یعنی) ''کہ اُس کے اولاد ہی نہ ہو، وہ (یعنی **اللہ** تعالیٰ) مالک ہے، اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے، جسے جو چاہے دے۔ اَنْبیا علیہمُ السّلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں، حضرتِ لُوط و حضرتِ شُعیب علیہما السّلام کے صرف **بیٹیاں** تھیں، کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صِرف فرزند (یعنی بیٹے) تھے، کوئی دُختر (یعنی بیٹی) ہوئی ہی نہیں اور سیّدِ اَنْبیاء حبیبِ خدا محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللہ** تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں۔'' (خزائن العرفان ص ۸۹۸)

حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس اولاد کی تعداد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 48 صَفحات پر مشتمل رسالے ''**زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی**'' صَفحہ 7 تا 8 پر ہے: سرکارِ **مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چار فرزند ہونے کا اگرچہ ''خزائنُ العرفان'' میں ذِکر ہے مگر اِس میں اختِلاف ہے، تین شہزادوں کا بھی قول ہے اور دو کا بھی۔ چُنانچہ ''تذکرۃُ الانبیاء'' صَفحہ 827 پر ہے: آپ (صلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلَّم) کے تین بیٹے تھے: **قاسم**، **ابراہیم**، **عبدُ اللہ**۔ خیال رہے کہ طیِّب، مُطَیَّب، طاہر اور مُطَہَّر انہیں (یعنی حضرتِ عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اَلقاب تھے، یہ کوئی علیحدہ بیٹے نہیں تھے۔ (تذکرۃ الانبیاء ص ۸۲۷) حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''**سیرتِ مصطفٰے**'' صَفحہ 687 پر لکھتے ہیں: اس بات پر تمام مُؤَرِّخین (مُ۔ اَرْ۔ رِخِین) کا اِتفاق ہے کہ حُضورِ اَقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی اَولادِ کرام کی تعداد چھ (تو یقیناً) ہے۔ دو فرزند حضرتِ

قاسم وحضرتِ ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنھما) اور چار صاحبزادیاں حضرتِ زینب وحضرتِ رُقیّہ وحضرتِ اُمِّ کلثوم وحضرتِ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھُنّ) لیکن بعض مُؤرِّخین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادے عبدُاللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی ہیں جن کا لقب طیّب وطاہر ہے۔اس قول کی بنا پر حُضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدّس اولاد کی تعداد سات ہے یعنی تین صاحبزادگان اور چار صاحبزادیاں۔ (سیرتِ مصطفٰی ص ٦٨٧)

رَمَضان کا دیوانہ

مُحمّد نامی ایک آدمی سارا سال نماز نہ پڑھتا تھا۔جب رَمضان شریف کا مُتبرّک مہینا آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وَقت پابندی کے ساتھ نماز پڑھتا اور سالِ گُزَشتہ کی قضا نمازیں بھی ادا کرتا۔لوگوں نے اُس سے پوچھا: تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہ مہینا رَحمت، بَرَکت، توبہ اور مَغْفِرت کا ہے، شاید اللہ تعالٰی مجھے میرے اِسی عمل کے سبب بخش دے۔جب اُس کا انتِقال ہوگیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ تعالٰی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا: ''میرے اللہ عزّوجلّ نے مجھے اِحترامِ رَمضان شریف بجالانے کے سبب بخش دیا۔ (دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ بے نیاز ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خدائے رَحمٰن عزّوجلّ ماہِ رَمضان کے قدر دان پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر صِرف ماہِ رَمضان میں عبادت کرنے والے کی مَغْفِرت فرمادی۔اِس حِکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعَاذَ اللہ عزّوجلّ) سارا سال نمازوں کی چُھٹّی ہوگئی!! صِرف رَمَضَانُ المُبَارَك میں روزہ نماز کرلیا کریں گے اور سیدھے جنّت میں چلے جائیں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! دراصل بخشنا یا عذاب کرنا یہ سب کچھ اللہ تعالٰی کی مَشِیَّت پر مَوقوف ہے،

وہ بے نیاز ہے، اگر چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہِر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گُناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔ پارہ 3 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی آیت نمبر 284 میں ارشادِ ربِّ بے نیاز ہے:

فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ   ترجَمۂ کنزالایمان: تو جسے چاہے گا (اپنے فضل سے اہلِ ایمان کو) بخشے گا اور جسے چاہے گا (اپنے عدل سے) سزا دے گا۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۸٤)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

تین کے اندر تین پوشیدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے، نہ جانے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو کونسی نیکی پسند آجائے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ کرنا نہیں چاہئے کہ نہ جانے کس گناہ پر **اللہ** تعالٰی ناراض ہوجائے اور اُس کا دردناک عذاب گھیر لے۔ خلیفۂ اعلٰی حضرت، فقیہِ اَعظم سیدنا **ابو یوسف محمد شریف** مُحدّث کوٹلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل فرماتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مَخْفی (یعنی پوشیدہ) رکھا ہے، ﴿۱﴾ اپنی رِضا کو اپنی اِطاعت میں اور ﴿۲﴾ اپنی ناراضی کو اپنی نافرمانی میں اور ﴿۳﴾ اپنے اَولیا کو اپنے بندوں میں۔'' (تنبیہُ المُغتَرِّین ص۵۱) یہ قول نَقْل کرنے کے بعد فقیہِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکْرَم فرماتے ہیں: ''لہٰذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہوجائے اور ہر بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کس بَدی پر وہ ناراض ہوجائے۔ خواہ وہ بَدی کیسی ہی صَغیر (یعنی چھوٹی) ہو۔ مَثَلاً (بلا اجازت) کسی کے تنکے کا خلال کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے یا کسی ہمسایہ کی مٹّی سے اُس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے مگر ممکن ہے کہ اس بُرائی میں ہی حق تعالٰی کی ناراضی مَخْفی (یعنی چُھپی ہوئی) ہو تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔ (اَخلاقُ الصّٰلِحِین ص ٦٠)

کُتّے کو پانی پلانے والی بخشی گئی

رَحْمت کے طلب گارو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بخشنے پر آتا ہے تو بظاہِر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اِسی کے سبب کرم فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ **ایک عورت کو صِرْف اِس لئے بَخْش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو پانی پلایا تھا۔** (بُخاری ج۲ص ۴۰۹ حدیث ۳۳۲۱) ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالی شان بھی ملتا ہے کہ: ''ایک شخص نے راستے میں سے ایک دَرَخْت کو اِس لئے ہٹا دیا تاکہ لوگوں کو اس سے ایذا نہ پہنچے۔ اللہ تعالٰی نے خوش ہو کر اُس کی مغفِرت فرما دی۔'' (مُسلم ص ۱۴۱۰ حدیث ۱۹۱۴) ایک صحیح حدیث میں **تقاضے** (یعنی قرض کے مُطالبے) میں نَرمی کرنے والے ایک شخص کی **نَجات** ہو جانے کا واقِعہ بھی آیا ہے۔ (بُخاری ج ۲ ص ۱۲ حدیث ۲۰۷۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کے واقِعات جَمْع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ جَمْع کرنا مشکل ہو جائے۔

مُژدہ باد اے عاصِیو! شافِعِ شہِ اَبرار ہے
تَہنِیَت اے مُجرِمو! ذاتِ خُدا غفّار ہے (حدائقِ بخشش ص۱۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذاب سے چُھٹکارے کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحْمت کرنے پر آتا ہے تو یوں بھی سبب بنا تا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شَرَفِ قَبولیَّت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اسی کے باعِث اُس پر رَحْمتوں کی بارِش کر دیتا ہے۔ لِہٰذا اب ایک حدیثِ مُبارَک پیش کی جاتی ہے جس میں مُتَعَدِّد ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب

اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ گئے اور رَحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ایک بارحُضُورِاکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ

﴿١﴾ ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کیلئے مَلَکُ الْموت (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اِطاعت کرنا سامنے آگیا اور وہ بچ گیا۔

﴿٢﴾ ایک شخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے وُضُو (کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔

﴿٣﴾ ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن ذِکْرُاللہ عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔

﴿٤﴾ ایک شخص کو عذاب کے فِرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نماز نے بچالیا۔

﴿٥﴾ ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے روزے آگئے (اور اِس نیکی نے) اُس کو سَیراب کردیا۔

﴿٦﴾ ایک شخص کو دیکھا کہ جہاں اَنْبیاءِ کرام (علیہمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا غُسْلِ جَنابَت (کرنا) آیا اور (اُس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔

﴿٧﴾ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے حَجّ وعُمرہ آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔

﴿٨﴾ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مُسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو مُنہ نہیں لگاتا تو صِلۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اِس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے

بات کرنا شُروع کی۔

﴿۹﴾ **ایک** شخص کے جِسْم اور چِہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا **صَدَقہ** آ گیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُس کے سر پر سایہ فِگَن ہو گیا۔

﴿۱۰﴾ **ایک** شخص کو زَبانِیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فِرِشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنکَر** آیا (یعنی نیکی کا حُکْم کرنے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچالیا اور رَحمت کے فِرِشتوں کے حوالے کر دیا۔

﴿۱۱﴾ **ایک** شخص کو دیکھا جو گُھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور **اللہ** تَعَالٰی کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا **حُسنِ اَخلاق** آیا اِس (نیکی) نے اُس کو بچالیا اور **اللہ** تَعَالٰی سے مِلا دیا۔

﴿۱۲﴾ **ایک** شخص کو اُس کا اَعمال نامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُس کا **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور (اِس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

﴿۱۳﴾ **ایک** شخص کی نیکیوں کا وَزن ہلکا رہا مگر اُس کی **سَخاوت** آ گئی اور نیکیوں کا وَزن بڑھ گیا۔

﴿۱٤﴾ **ایک** شخص جہنَّم کے کَنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا **خوفِ خُدا** عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور وہ بچ گیا۔

﴿۱۵﴾ **ایک** شخص جہنَّم میں گر گیا لیکن اُس کے **خوفِ خُدا** عَزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے **آنسو** آ گئے اور (اِن آنسوؤں کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔

﴿۱٦﴾ **ایک** شخص پُل صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گُمان) آیا (اور اس نیکی) نے اُسے بچالیا اور وہ پُل صِراط سے گزر گیا۔

﴿۱۷﴾ **ایک** شخص پُل صِراط پر گھِسَٹ گھِسَٹ کر چل رہا تھا کہ اُس کا مجھ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُس

کو کھڑا کر کے پُل صراط پار کروادیا۔

﴿۱۸﴾ **میری اُمّت کا ایک شخص** جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اس پر بند تھے کہ اس کا **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کی گواہی دینا آیا اور اُس کے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنّت میں داخل ہوگیا۔

چُغلی کا درد ناک عذاب

﴿۱۹﴾ **کچھ** لوگوں کے ہونٹ کاٹے جارہے تھے میں نے جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان **چُغل خوری** کرنے والے ہیں۔

الزامِ گناہ کی خوفناک سزا

﴿۲۰﴾ **کچھ** لوگوں کو زبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) سے اُن کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر **جھوٹی تُہمت** لگانے والے ہیں۔'' (شرحُ الصُّدور ص۱۸۲ تا ۱۸۴، مُلَخَّصاً)

کوئی بھی نیکی نہیں چھوڑنی چاہیے — مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا! اِطاعتِ والِدین، وُضو، نَماز، روزہ، **ذِکْرُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ، حج وعُمرہ، صِلۂ رِحمی، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر، صَدَقہ، حُسنِ اَخلاق، سخاوت، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رونا، نیز **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن وغیرہ وغیرہ نیکیوں کے سَبَب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر کرم فرمادیا اور اُنہیں عِتاب وعذاب سے رِہائی مل گئی۔ بہرحال یہ اُس کے فَضل وکرم کے مُعامَلات ہیں، وہ مالک ومُختار عَزَّوَجَلَّ ہے، جسے چاہے بَخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عَدْل ہی عَدْل ہے۔ جہاں وہ کسی نیکی سے خوش ہوکر اپنی رَحْمت سے بَخْش دیتا ہے وَہیں کسی گُناہ پر جب وہ ناراض ہوجاتا ہے تو اُس کا قَہر وغَضب جوش پر آجاتا ہے اور پھر اُس کی گرِفت نہایت ہی سَخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ طَوِیل حدیث کے آخر میں **چُغل خوروں** اور دوسروں پر **گناہ کی تُہمت** باندھنے والوں کا

اَنجام گزرا۔ پس عَقْل مندوُہی ہے کہ بظاہِر کوئی چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے تَرک نہ کرے کہ ہوسکتا ہے یہی نیکی نَجات کا ذَرِیعہ بن جائے اور بظاہِر گُناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"قہّار" کے چار حروف کی نسبت سے گناہ گاروں کی 4 حِکایات

(۱) قبر آگ سے بھر گئی!

بے چین دلوں کے چین، رَحْمتِ دارین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** کے بندوں میں سے ایک بندے کو قَبْر میں سو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا، وہ **اللہ** سے دُعا کرتا رہا یہاں تک کہ ایک کوڑا رہ گیا جب ایک کوڑا مارا گیا تو اس کی **قَبْر آگ سے بھر گئی** جب آگ خَتْم ہوئی اور اس بندے کو افاقہ ہوا تو اس نے (فرشتوں سے) پوچھا: آخر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: **ایک روز تُو نے بغیر طَہارت (یعنی بے وُضو) نَماز پڑھ لی تھی اور ایک مَظْلوم کے پاس سے تیرا گزر ہوا تھا مگر تُو نے اس کی مدد نہ کی۔**

(شَرحُ مُشْکِلِ الآثار لِلطَّحاوِی ج۸ ص۲۱۲ حدیث۳۱۸۵، اَلزَّواجِر ج۲ ص۲۳۶)

(۲) ماپنے میں بے احتیاطی کے سبب عِتاب

حضرتِ سَیِّدُنا حارِث مُحاسِبی علیہ رحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ ایک کَیّال (یعنی غَلّہ ماپنے والے) نے یہ کام چھوڑ دیا اور عبادتِ الٰہی عزَّوَجَلَّ میں مشغول ہوا۔ جب وہ مرگیا تو اُس کے بعض اَحباب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: **مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ** یعنی **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ اُس نے کہا: "میرا وہ پیمانہ جس میں غَلّہ وغیرہ ماپا کرتا تھا، اُس میں میری بے اِحتِیاطی کی وجہ سے کچھ مِٹّی سی بیٹھ گئی تھی، میں نے اُسے صاف کرنے میں غفلت برتی تو ہر مرتبہ ماپنے کے وَقْت بقدر

اُس مٹّی کے کم ہوجاتا تھا۔ میں اُس قُصور کے سبب عتاب میں گرفتار ہوں۔'' (تَنبِيهُ الْمُغتَرِّين ص ۵۱)

(۳) قبر سے چلّانے کی آواز

اِسی طرح ایک اور شخص بھی اپنی تَرازو سے مٹّی وغیرہ صاف نہیں کرتا تھا اور اِسی طرح چیز تول دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اُس کو قبر میں عذاب شُروع ہوگیا، یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کی قبر سے چیخنے چلّانے کی آواز سُنی۔ بعض صالِحین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین (یعنی نیک لوگوں) کو قبر سے چلّانے کی آواز سُن کر رَحم آگیا اور اُنہوں نے اُس کیلئے دُعائے مغفِرت کی تو اِس کی بَرَکت سے اللہ تعالٰی نے اُس کا عذاب دَفع کیا۔ (اَیضاً)

حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟

مذکورہ دونوں لَرزہ خیز حِکایات سے وہ لوگ ضَرور دَرسِ عبرت حاصِل کریں جو ڈنڈی مارتے اور کم ماپ تول کرتے ہیں۔ مُسلمانو! ڈنڈی مار کر کم ماپ کر بعض اَوقات بظاہِر مال میں کچھ زیادَتی نظر آ بھی جاتی ہے مگر ایسی آمَدَنی کس کام کی! بسا اوقات دُنیا میں بھی اِس قسم کا مال وَبال بن جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب کتروں، چوروں یا رِشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے اور پھر ساتھ ہی ساتھ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت کا عذابِ شدید بھی بُھگتنا پڑ جائے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص ۷۱۲)

آگ کے دو پہاڑ

روحُ الْبیان میں ہے: ''جو شخص ناپ تول میں خیانت کرتا ہے، قِیامت کے روز اُسے دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان بِٹھا کر حُکم دیا جائے گا: یہ دونوں پہاڑ ناپو اور تولو! جب تولنے لگے گا تو آگ اُسے جلا ڈالے گی۔'' (تفسیر روحُ البیان ج ۱۰ ص ۳۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب غور فرمایئے! مختصر سی زندگی میں چند فانی سِکّے حاصل کرنے کیلئے اگر ڈنڈی مارلی تو کس قدر شدید عذاب کی وَعید ہے۔ آج معمولی گرمی برداشت نہیں ہوتی تو جہنّم میں آگ کے پہاڑوں کی تَپِش کِس طرح سہی جاسکے گی! خُدارا! اپنے حال پر رَحْم کرتے ہوئے مال کی ہَوَس سے دُور رہیے، ورنہ مالِ غیرِ حلال دونوں جہانوں میں وَبال ہی وَبال ثابت ہوگا۔

(٤) تِنکے کا بوجھ!

مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ (مُ۔نَ۔بِّہ) رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے گُناہوں سے توبہ کی، پھر 70 سال مُسَلْسَل عِبادت کرتا رہا، رات جاگتا اور دِن میں روزہ رکھتا، **نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا اور نہ کوئی عُمدہ غِذا کھاتا۔** جب اُس کا اِنتِقال ہوگیا تو اُس کے بَعض دوستوں نے اُسے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ اُس نے بتایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بَخْش دیئے مگر **ایک لکڑی** جس سے میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر **دانتوں میں خِلال** کرلیا تھا (اور یہ معاملہ حُقُوقُ الْعِباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رہ گیا تھا اس کی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔'' (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ٥١)

گُناہ آخِر گُناہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لَرز جاؤ! تھَرّا اُٹھو!! کہ ایک عابِد وزاہد اور نیک بندہ صِرْف اور صِرْف اِس وجہ سے جنّت سے روک دیا گیا کہ اُس نے ایک **تِنکا** اُس کے مالِک کی اِجازت کے بِغیر لے کر اُس سے دانتوں میں خِلال کرلیا اور پھر بے مُعاف کروائے اِنتِقال کرگیا۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے!! اب ایک تِنکے کی کہاں بات ہے! آج کل تو لوگ بڑی بڑی قیمتی اَمانتیں ہڑپ کرجاتے اور ڈکار تک نہیں لیتے!

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

ادائے قرض میں بلا مہلت لیے تاخیر گناہ ہے

مسلمانو! ڈر جاؤ!! **حُقُوقُ الْعِباد** (یعنی بندوں کے حقوق) کا مُعامَلہ نہایت سَخْت ہے اگر کسی بندے کا مال دَبا لیا، یا اُس کو گالی دے دی، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، دھمکایا، ڈانٹ ڈَپَٹ کی جس سے اُس کا دِل دُکھا۔ اَلْغَرَض کسی طرح بھی بے اجازتِ شَرْعی اُس کی دِل آزاری کی یا قَرضہ دبا لیا بلکہ بِلا اجازتِ قرضخواہ یا بِغیر صحیح مجبوری کے قَرض کی ادائیگی میں تاخیر ہی کی، یہ سب بندوں کی حق تلفیاں ہیں۔ **قرض** کی بات چلی ہے تو یہ بھی بتاتا چلوں کہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ''کیمیائے سعادت'' میں نَقْل کرتے ہیں: ''جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح ادا کر دوں گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فِرِشتے مقرَّر فرما دیتا ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ اس کا قَرض ادا ہو جائے۔'' (انظر: اِتحاف السّادۃ ج ٦ ص ٤٠٩) اور اگر قَرض دار قرض ادا کر سکتا ہو تو قَرض خواہ کی مرضی کے بِغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہو گا اور ظالم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سو رہا ہو اور اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت اُترتی ہے۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قَرض ادا کر سکتا ہے تب بھی کرنا پڑے گا، اگر ایسا نہیں کرے گا تو گُناہ گار ہے۔ اس کا یہ فِعْل کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر لوگ اسے مَعمولی خیال کرتے ہیں۔'' (کیمیائے سعادت ج ١ ص ٣٣٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین پیسے کا وبال!

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سُنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے قَرضے کی ادائیگی میں سُستی اور جُھوٹے حِیل (حِ۔یَ۔ل) و حُجَّت کرنیوالے شخص زید کے بارے میں اِسْتِفسار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''زید فاسِق و فاجِر، مُرتَکِبِ کبائر، ظالم، کذّاب، مُستحقِ عذاب ہے اس سے زِیادہ اور کیا اَلْقاب اپنے لئے چاہتا ہے! اگر اِس

حالت میں مر گیا اور دَین (قرض) لوگوں کا اس پر باقی رہا، اِس کی نیکیاں اُن (قرض خواہوں) کے مُطالَبے میں دی جائیں گی اور کیونکر دی جائیں گی (یعنی کس طرح دی جائیں گی یہ بھی سُن لیجئے) تقریباً تین پیسہ دَین (قرض) کے عِوَض (یعنی بدلے) **سات سو نَمازیں باجماعت** (دینی پڑیں گی)۔ جب اِس (قرضہ دبا لینے والے) کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرض خواہوں) کے گناہ اِس (مَقروض) کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۵ ص۶۹ مُلخصاً)

مت دبا قرضہ کسی کا نابکار

روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں کسی پر ذَرّہ برابر ظُلم کرنے والا بھی جب تک مَظلوم کو راضی نہیں کرلے گا اُس وَقت تک اُس کی خَلاصی (یعنی چُھٹکارا) ناممکن ہے۔ ہاں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اگر چاہے گا تو اپنے فَضْل وکرم سے قِیامت کے روز ظالم و مَظلوم میں صُلح کروادے گا، بصورتِ دِیگر اُس مَظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اگر اس سے بھی مَظلوم یا مَظلومین کے حُقُوق ادا نہ ہوئے تو مظلومین کے گُناہ ظالم کے سَر پر ڈال دیئے جائیں گے اور وہ جہنَّم رَسید کردیا جائے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی۔

قیامت میں مُفلِس کون؟

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے اِستِفْسار فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ مُفلِس کون ہے؟'' صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے **مُفلِس** تو وہ ہے جس کے پاس دِرہم و دُنیاوی ساز وسامان نہ ہو۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میری اُمّت کا **مُفلِس ترین** شخص وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ، زکوٰۃ تو لے کر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو تُہمت لگائی ہوگی، اُس کا مالِ ناحق کھایا ہوگا، اس کا خون بہایا ہوگا، اس کو مارا ہوگا، پس ان سب گُناہوں

کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی، پس اگر اس کی نیکیاں خَتْم ہو جائیں اور مزید حقْ دار باقی ہوں تو بدلے میں اُن (یعنی مَظلوموں) کے گناہ لے کر اِس (یعنی ظالم) پرڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو جہنَّم میں ڈال دیا جائے گا۔''

(مسلم ص١٣٩٤ حديث ٢٥٨١)

ظالم سے مُراد کون ہے؟

یاد رہے! یہاں ظالم سے مُراد صِرف قاتل، ڈاکو یا مار دھاڑ کرنے والا ہی نہیں بلکہ جس نے بظاہِر کسی کی تھوڑی سی بھی حق تلفی کی مَثَلاً کسی کا ایک آدھ روپیہ ہی دبا لیا ہو، مذاق اُڑا کر یا بلا اجازتِ شَرْعی ڈانٹ ڈَپٹ کر کے یا غُصّے میں گُھور کر دل دُکھایا ہو وہ بھی ظالم ہے۔ اب یہ جُدا بات ہے کہ جس پر اِس طرح کے ظُلم ہوئے اِس ''مَظلوم'' نے بھی ''اُس ظالم'' کی بعض حق تلفیاں کی ہوں، اِس صورتِ حال میں دونوں ایک دوسرے کے حَق میں جُدا جُدا مُعاملات میں ''ظالم'' بھی ہیں اور ''مَظلوم'' بھی۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ اُنَیس رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: ''کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخِل نہ ہو، جب تک وہ **حُقُوقُ الْعِباد** کا بدلہ نہ ادا کرے۔'' یعنی جس کسی کا حَق جس کسی نے دَبایا ہو اُس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنّت میں داخِل نہ ہو گا۔ (تنبیہُ المُغتَرِّین ص٥١) **حُقُوقُ الْعِباد** کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ تحریری بیان **ظُلم کا انجام** ضَرور مُلاحظہ فرمائیے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سب مُسلمانوں کو ایک دُوسرے کی حق تَلفی سے بچا اور اس سلسلے میں جو کچھ کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان سے سچّی توبہ کرنے اور انہیں آپس میں مُعاف کروا لینے کی توفیق مَرحمت فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماہِ رمضان میں فوت ہونے کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس کو رَمَضان کے وَقْت موت آئی وہ جنّت میں داخِل ہوگا اور جس کی موت یومِ عَرَفہ (یعنی 9 ذُوالحِجّۃِ الحرام) کے وَقت آئی وہ بھی جنّت میں داخِل ہوگا اور جس کی موت صَدَقہ دینے کی حالت میں آئی وہ بھی داخِلِ جنّت ہوگا۔'' (حِلْیۃُ الاولیاء ج۵ص۲۶حدیث۶۱۸۷) حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ماہِ رَمَضان میں مُردوں سے عذابِ قبر اُٹھا لیا جاتا ہے۔ (شَرحُ الصُّدُور ص۱۸۷)

قیامت تک کے روزوں کا ثواب

اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے: اَنْبِیا کے سرتاج، صاحِبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا ارشادِ بِشارت بُنْیاد ہے: ''روزے کی حالت میں جس کا اِنْتِقال ہوا، اللہ عزّوَجلّ اُس کو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔'' (اَلْفِردوس بمأثور الْخِطاب ج۳ص۵۰۴حدیث۵۵۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رمضان میں مغفرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی!

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ رَمَضان تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے۔ محروم ہے وہ شخص جس نے رَمَضان کو پایا اور اس کی مَغْفِرت نہ ہوئی کہ جب اس کی رَمَضان میں مَغْفِرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی!'' (مُعجَم اَوسَط ج۵ص۳۶۶حدیث۷۶۲۷)

جنّت کے دروازے کُھل جاتے ہیں

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، رَحمتِ عالَم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''رَمضان آ گیا برکت والا مہینا ہے، **اللہ** تعالٰی نے اِس کے روزے تم پر فرض کئے، اِس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے اور جہنَّم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں، اور اس میں مَردُود شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، اِس میں ایک رات ہے، **ہزار مہینوں** سے بہتر، جو اس کی بھلائی سے مَحروم رہا وہ بالکل ہی مَحروم رہا۔'' (نَسائی ص ۳۰۵ حدیث ۲۱۰۳)

شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: سلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب رَمضان آتا ہے تو آسمان کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بُخاری ج ۱ ص ٦٢٦ حدیث ١٨٩٩)

اور ایک روایت میں ہے کہ جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، شیاطین زَنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (اَیضاً ص ٣٩٩ حدیث ٣٢٧٧) ایک رِوایت میں ہے کہ رَحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (مسلم ص ٥٤٣ حدیث ١٠٧٩)

گناہوں میں کمی تو آ ہی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَہَرکَیف عام مُشاہَدہ یِہی ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَك میں ہماری مساجِد غیرِ رَمَضان کے مُقابلے میں زِیادہ آباد ہوجاتی ہیں، نیکیاں کرنے میں آسانیاں رہتی ہیں اور اتنا ضَرور ہے کہ ماہِ رَمَضان میں گُناہوں کا سِلسِلہ کچھ نہ کچھ کم ہو جاتا ہے۔

جُوں ہی سَرکش شیاطین آزاد ہوتے ہیں!

رَمَضانُ الْمُبارَك کے رُخصت ہوتے ہی، سَرکش شیاطین آزاد ہو جاتے ہیں اور افسوس! گُناہوں کا زور بڑھ جاتا ہے۔ خُصُوصاً عید کے دِن گُناہوں کی نہایت کثرت ہو جاتی ہے، گویا ایک مہینے کی قید کے

سَبَب سَرکش شیاطین بے حد بِپھر چکے ہیں اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ساری کسر وہ عید کے روز ہی نِکال دینا چاہتے ہیں، تفریح گاہیں بے پردہ عورتوں اور مَردوں سے بَھر جاتی ہیں، عید کے لئے نئی نئی فِلمیں اور جدید ڈرامے لگا دیئے جاتے ہیں، آہ! شیطٰن کے ہاتھوں بے شمار مسلمان کِھلونا بن کر رہ جاتے ہیں، مگر ایسے خوش نصیب بھی ہوتے ہیں جو اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غفلت نہیں کرتے اور شیطٰن کے بَہکانے سے محفُوظ رہتے ہیں۔

آتش پرست نے ماہِ رمضان کا احترام کیا تو..... (حکایت)

بُخارا میں ایک مجوسی (آتش پَرَست) رہتا تھا ایک مرتبہ رَمَضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گُزر رہا تھا، اُس کے بیٹے نے عَلَی الْاِعلان کوئی چیز کھانی شُروع کردی، مَجوسی نے یہ دیکھتے ہی اپنے بیٹے کو ایک طَمانچہ رَسید کردیا اور ڈانٹتے ہوئے کہا: تجھے رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی! لڑکے نے کہا: ابا جان! آپ بھی تو رَمَضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والِد نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں، اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصے بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہوگیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پُوچھا: تُو تو مَجوسی (یعنی آگ کا پُجاری) تھا، جنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا: ''واقِعی میں مَجوسی تھا، لیکن جب موت کا وَقت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِحْتِرامِ رَمَضان کی بَرَکت سے مجھے ایمان کی دولت سے اور مرنے کے بعد جنّت سے مُشَرَّف فرمایا۔'' (نُزھَۃُ الْمَجالِس ج ۱ ص ۲۱۷)

رمضان میں علی الاعلان کھانے کی دُنیوی سزا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ رَمَضانُ الْمُبارَک کی تعظیم کے سَبَب ایک آتَش پَرَست کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دَولتِ اِیمان سے نَواز کر جنّت کی لازوال نِعمتوں سے مالا مال فرما دیا۔ اِس حِکایت سے خُصوصاً اُن غافِلوں کو دَرسِ عبرت حاصِل کرنا چاہیئے جو مسلمان ہونے کے باوُجود رَمَضانُ الْمُبارَک میں

اوّل تو وہ روزہ نہیں رکھتے، پھر چوری اور سینہ زَوری یُوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان چَباتے، حتّٰی کہ بَعض تَو اتنے بے باک و بے مُرَوَّت کہ سرِعام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔ ایسے لوگوں کیلئے فقہی کتابوں میں سَخْت سزا کا حُکم ہے۔

کیا آپ کو مرنا نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! خوب سوچئے!! جب دنیا میں روزہ خوروں کی سَخْت سزا تجویز کی گئی ہے (یہ سزا صِرْف حاکمِ اسلام ہی دے سکتا ہے) تو آخرت کی سزا کس قَدَر ہولناک ہوگی! مسلمانو! ہوش میں آیئے! کب تک اِس دُنیا میں گُلچھرّے اُڑائیں گے؟ کیا آپ کو مَرنا نہیں؟ کیا اِس دُنیا میں ہمیشہ اِسی طرح دَنْدناتے پھِریں گے؟ یاد رکھئے! ایک نہ ایک دِن موت ضَرور آئے گی اور آپ کا رِشتۂ حَیات مُنْقَطِع کر کے (یعنی کاٹ کر) نرم و آرام دِہ گدَیلوں سے اُٹھا کر فرشِ خاک پر سُلادے گی، ہرطرح کے سامانِ طَرَب سے آراستہ و پیراستہ کمروں سے نکال کر اندھیری قَبروں میں پہنچادے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، ابھی مَوقع ہے، گُناہوں سے سچّی توبہ کر لیجئے اور روزہ و نَماز کی پابندی اختیار کیجئے۔

کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قَبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص۷۱۲)

سُنّتوں بھرے بیانات کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زندگی سے چُھٹکارا پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت دونوں میں سُرخ رُوئی نصیب ہوگی۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک خوشگوار وخوشبودار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے، چُنانچِہ پاکستان کے ایک اسلامی بھائی 1987ء تا 1990ء ایک سیاسی پارٹی سے وابَستہ رہے۔ آئے دن کے فسادات سے بیزار ہو کر گھر والوں نے انہیں بیرونِ پاکستان بھیجنے کی ٹھانی۔ چُنانچِہ 3.11.90 کو وہ سلطنت عُمان کے

دارُالْاِمارات مَسْقَط کی ایک گارمنٹ فیکٹری میں مُلازِم ہوگئے۔1992ء میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی کام کے سلسلے میں ان کی فیکٹری میں بھرتی ہوئے۔ان کی انفرادی کوشش سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ نَمازی بنے۔فیکٹری کا ماحول بَہُت ہی خراب تھا،صِرْف ان کے شُعبے ہی کو لے لیجئے اُس میں آٹھ یا نو ٹیپ ریکارڈر تھے جن کے ذَرِیعے مختلف زَبانوں، مَثَلًا اردو، پنجابی، پشتو، ہندی اور بنگالی وغیرہ میں اُونچی آواز کے ساتھ گانے چلانے کا سلسلہ رَہتا۔دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ گانے باجوں سے مُتَنَفِّر ہو گئے۔باہَمی مشورے سے انہوں نے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں چلانی شُروع کردیں۔ابتِداءً بعض لوگوں نے مخالَفت بھی کی مگرانہوں نے ہمّت نہیں ہاری۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے بیانات چلانے کی بَرَکات کا خود ان پر بھی ظُہور ہونے لگا۔بِالْخُصوص، قَبْر کی پہلی رات، نَیرنگیٔ دنیا، بدنصیب دولہا، قَبْر کی پُکار اور تین قبریں نامی بیانات نے انہیں ہِلا کر رکھ دیا، آخِرت کی تیّاری کی مَدَنی سوچ ملی اور ان کا دل گناہوں سے نَفْرت کرنے لگا۔اِس دَوران چند اور افراد بھی سنّتوں بھرے بیانات سے مُتأَثِّر ہوکر قریب آگئے۔جنہوں نے ان کو نیکی کے کاموں میں لگایا تھا وہ عاشِقِ رسول مُلازَمت چھوڑ کر پاکستان لوٹ گئے۔انہوں نے پاکستان سے سنّتوں بھرے بیانات کی 90 کیسٹیں منگوالیں۔پہلے ان کی فیکٹری میں صِرف 50 یا 60 نَمازی تھے بیانات سُن سُن کر نَمازِیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 200 سے 250 ہوگئی۔انہوں نے مل کر 400 واٹ کا قیمتی اسپیکر خرید کر اپنی منزِل کی دیوار پر نَصْب کرلیا اور دھوم دھام سے کیسٹیں چلانے لگے روزانہ تلاوتِ کلامِ پاک، نَعْت شریف اور سنّتوں بھرے بیان کی کیسِٹ چلانے کا معمول بنالیا۔رفتہ رفتہ ان کے پاس 500 کیسٹیں جمع ہوگئیں۔اُن کا کہنا ہے کہ مجھ سمیت پانچ اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد دَرْس کا آغاز ہوگیا۔پھر کچھ عرصے بعد رفتہ رفتہ ان کی فیکٹری میں ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع شُروع ہوگیا، اجتماع میں کم وبیش 250 اسلامی بھائی شرکت کرتے تھے، مدرَسۃُ المدینہ (برائے بالغان) بھی قائم ہوگیا۔سُنّتوں کی بہاریں آنے

لگیں، مُتَعَدِّد اسلامی بھائیوں نے اپنے چِہرے پر **مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحبَّت** کی نِشانی مُبارک داڑھی سجالی، 20 سے 25 اسلامی بھائیوں کے سروں پر **عمامے** کے تاج جگمگانے لگے۔ ان کی فیکٹری کے منیجر ابتِداءً کیسٹیں چلانے وغیرہ سے منْع کرتے رہے مگر بیانات کی کیسٹوں کی آواز ان کے کانوں میں بھی رس گھولتی رہی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** بِالآخِر وہ بھی مُتاثّر ہو ہی گئے نہ صِرف مُتاثّر ہوئے بلکہ نَمازی بھی بن گئے اور ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

وہ اسلامی بھائی واپَس پاکستان آچکے ہیں اور انہیں بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کی مُشاوَرت کی حیثیّت سے سنّتوں کی خدمت کی سعادت بھی ملی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ الْمدینہ** سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹوں کے ذَرِیعے اِصلاح کا سامان ہوا۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ سنّتوں بھرے بیان یا **مَدَنی مذاکرے** کی کم از کم ایک کیسِٹ روزانہ سننے کا معمول بنالے، **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** ایسی بَرَکتیں ملیں گی کہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوجائے گا۔[1]

غفلت سے نیکی کی دعوت سننا کفّار کی صفت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مکتبۃُ الْمدینہ سے جاری کردہ بیانات کی کیسٹیں سُننے کی بھی کیسی بَرَکات ہیں![2] یہ سب مُقدّر والوں کے سَودے ہیں، ورنہ بے شُمار افراد ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں کہ وہ برسہا برس سے سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِر ہوتے ہیں مگر اُن پر مَدَنی رنگ نہیں چڑھ پاتا۔ شاید اِس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ وہ بیٹھ کر توجُّہ کے ساتھ بیان نہ سنتے ہوں، بے پروائی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے یا موبائل فون پر باتیں وغیرہ کرتے ہوئے سننے سے بیانات کی بَرَکات کہاں سے ملیں گی! یاد رہے! غَفلت کے ساتھ نصیحت سننا کُفّار کی صِفَت ہے مسلمانوں کو اس حَرَکت سے بچنا ضَروری ہے چُنانچِہ پارہ 17 **سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء** کی

[1] سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹوں کی برکات کی تفصیلات جاننے کیلئے ''بیانات کی کیسٹوں کے کرِشمات'' نامی رسالہ (54 صَفْحات) مکتبۃُ الْمدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

[2] رِقّت انگیز بیانات کی کیسٹیں اور میموری کارڈ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

آیت نمبر 2 اور 3 میں ارشادِ ربُّ الْعِزّت جلَّ جلالُہٗ ہے:

مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: جب ان کے ربّ کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے، ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔

سال بھر کی نیکیاں برباد

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بے شک جنّت ماہِ رَمضان کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے، پس جب ماہِ رَمضان آتا ہے تو جنّت کہتی ہے: ''اے اللہ عزّوجلّ! مجھے اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے عطا فرمادے۔'' اور حُورعین کہتی ہیں: ''اے اللہ عزّوجلّ! اِس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔'' پھر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اِس ماہ میں اپنے نَفْس کی حفاظت کی کہ نہ تو کوئی نشہ آور شے پی اور نہ ہی کسی مؤمن پر بُہتان لگایا اور نہ ہی اِس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ عزّوجلّ ہر رات کے بدلے اُس کا سو حُوروں سے نکاح فرمائے گا اور اس کے لئے جنّت میں سونے، چاندی، یاقُوت اور زَبَرجَد کا ایسا مَحَل بنائے گا کہ اگر ساری دُنیا جَمْع ہو جائے اور اِس مَحَل میں آجائے تو اِس مَحَل کی اُتنی ہی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دُنیا کی جگہ گھیرتا ہے، اور جس نے اِس ماہ میں کوئی نشہ آور شے پی یا کسی مؤمن پر بُہتان باندھا یا اِس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ عزّوجلّ اس کے ایک سال کے اَعْمال برباد فرما دے۔ پس تم ماہِ رَمضان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ اللہ عزّوجلّ کا مہینا ہے۔ اللہ تعالٰی نے تمہارے لئے گیارہ مہینے کر دیئے کہ ان میں نعمتوں سے لُطف اندوز ہو اور تلذُّذ (لذّت) حاصل کرو اور اپنے لئے ایک مہینا خاص کر لیا ہے۔ پس تم ماہِ رَمضان کے مُعاملے میں ڈرو۔'' (مُعجَم اَوسَط ج ٢ ص ٤١٤ حدیث ٣٦٨٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جہاں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی تعظیم کرنے والوں کیلئے اُخروی اِنعامات و اِکرامات کی

بِشارات ہیں وہاں اِس مبارک مہینے کی ناقدری کرتے ہوئے اِس میں گُناہ کرنے والوں کیلئے وَعیدات بھی ہیں۔ اِس حدیثِ پاک میں نَشہ آور چیز پینے اور مؤمن پر بُہتان باندھنے کا خُصُوصیّت کے ساتھ تذکرہ ہے یاد رکھئے! شراب **اُمُّ الْخَبائِث** (یعنی بُرائیوں کی ماں) ہے اِس کا پینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو چیز زیادہ مِقدار میں نشہ لائے تو اُس کی تھوڑی سی مِقدار بھی حرام ہے۔'' (ابوداوٗد ج۳ ص۴۵۹ حدیث ۳۶۸۱)

دوزخیوں کا خون اور پیپ

مُؤمِن پر بُہتان باندھنا بھی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ''جو کسی مُؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس (بُہتان تراش) کو اُس وَقْت تک **رَدْغَۃُ الْخَبال** میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔ (ابوداوٗد ج۳ ص۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷) **رَدْغَۃُ الْخَبال** جہنّم میں وہ مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوتا ہے۔ (مِراۃُ المَناجیح ج۵ ص۳۱۲) **مُحقِّق عَلَی الْاِطْلاق** حضرت شاہ عبدُالحقّ مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حدیثِ پاک کے اِس حصّے: ''یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے'' کے تَحت فرماتے ہیں: ''اس سے مُراد یہ ہے کہ جس عذاب کا وہ مُستَحِق ہو چکا ہے اُسے بُھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔'' (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج۳ ص۲۹۰ مُلَخَّصاً)

رمضان میں گناہ کرنے والا

سَیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے: دو جہاں کے سلطان، شَہَنْشاہِ کون و مکان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: ''میری اُمّت ذلیل و رُسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔'' عرض کی گئی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: ''اِس ماہ میں ان کا حرام کاموں کا کرنا۔'' پھر فرمایا: ''جس نے اِس ماہ میں زِنا کیا یا شراب پی تو اگلے رَمضان تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے رہیں گے پس اگر یہ شخص اگلا ماہِ رَمضان پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے

پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنَّم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے مُعاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مُقابلے میں نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح گُناہوں کا بھی مُعامَلہ ہے۔'' (مُعجَم صغیر ج١ ص٢٤٨)

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

دل کا سیاہ نُقطہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! ماہِ رَمَضان کی ناقدری سے بچنے کا خُصوصیَّت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اس ماہِ مُبارَک میں دوسرے مہینوں کے مُقابلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح دیگر مہینوں کے مُقابلے میں گناہوں کی ہَلاکت خَیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ رَمَضان شریف کے علاوہ بھی گُناہوں سے بچنا ہی چاہیئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نُقْطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واِسْتِغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نُقْطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ اوریہی وہ زَنگ ہے جس کا ذِکْر اللہ تعالٰی نے اس طرح فرمایا ہے:

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ترجَمۂ کنز الایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے ان کی کمائیوں نے۔ (پ٣٠، المطففین: ١٤)

(تِرمذی ج٥ ص٢٢٠ حدیث٣٣٤٥)

دل کی سیاہی کا عِلاج

اِس سیاہ قَلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤَثِّر ذَرِیعہ کسی جامعِ شَرائط پیر صاحِب سے نسبت بھی ہے، لہٰذا کسی اَیسے مُرشِد کا مُرید بن جائے جو پرہیزگار اور مُتَّبِعِ سُنَّت ہو، جس کی زِیارت خُدا و مُصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی یاد دِلائے، جس کی گُفتگو صلوٰۃ وسُنّت کا شَوق اُبھارے، جس کی صُحبت قبْر و آخرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھائے۔ اگر خوش قسمتی سے ایسا

پیرِ کامل مُیَسَّر آ گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سچّی توبہ کی سعادت نصیب ہوگی اور **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** کی رَحمت سے دل کی سِیاہی کا عِلاج ہوجائے گا۔

گناہ کی معافی کیلئے 8 اعمال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 911 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''اِحْیاءُ الْعُلُوم مُتَرجَم جلد 4'' صَفْحہ 141 پر ہے: روایات سے معلوم ہوتا ہے گناہ کے بعد جب آٹھ اعمالِ صالحہ (یعنی نیک عمل) کیے جائیں تو اُس (گناہ) کی بَخْشِش (یعنی مُعافی) کی اُمّید ہوتی ہے۔ چار اعمال کا تعلُّق دل سے ہے: ﴿۱﴾ توبہ یا توبہ کا عَزْم ﴿۲﴾ گُناہ سے باز رہنے کی چاہَت ﴿۳﴾ عذاب ہونے کا خوف ﴿٤﴾ مغْفِرت کی اُمّید۔ چار اعمال کا تعلُّق اَعْضا سے ہے: ﴿۱﴾ دو رَکْعت نمازِ (توبہ) ادا کرنا ﴿۲﴾ 70 مرتبہ اِسْتِغْفار کرنا اور 100 مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنا ﴿۳﴾ صَدَقہ کرنا ﴿٤﴾ روزہ رکھنا۔

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے

پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر کا بھیانک منظر!

مَنْقُول ہے: اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک بار زِیارتِ قُبُور کے لئے کوفے کے قَبْرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک تازہ قَبْر پر نظر پڑی، تو دل میں اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہِش ہوئی، چُنانچِہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گُزار ہوئے: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہِر) فرما۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتِجا فوراً مسموع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے

کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اُٹھا دیئے گئے! اب ایک قَبْر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا! کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کررہا ہے:

یَاعَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّار۔

یعنی یاعلی! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قَبْر کے وَحشتناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کردیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اور نہایت عاجزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بَخْشِش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: ''اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)! اِس کی سِفارش مت کرو۔ کیوں کہ یہ شخص **رَمَضانُ الْمُبارَک** کی بے حُرمتی کرتا، **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا، دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبتلا رہتا تھا۔'' مَولائے کائنات **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رَنْجیدہ ہوگئے اور سَجدے میں گر کر رو رو کر عَرض کرنے لگے: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوانہ فرما، اِس کی بے بَسی پر رَحْم فرمادے اور اِس بے چارے کو بَخْش دے۔ حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کررہے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی: ''اے علی! (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) ہم نے تمہاری شِکَستہ دِلی کے سَبَب اِسے بَخْش دیا۔'' چُنانچِہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ (انیسُ الْواعِظین ص٢٥،٢٦)

کیوں نہ مُشکِل کُشا کہوں تم کو!
تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردوں سے گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُالمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی عَظمت وشان کے کیا کہنے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اَہلِ قُبور سے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ ایک اور **حِکایت** پیشِ خدمت ہے: چُنانچِہ مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک بار ہم امیرُالمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ہمراہ مدینۂ منوَّرہ کے قبرِستان گئے۔ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے قَبْر والوں کو سَلام کیا اور فرمایا: اے قَبْر والو! تم اپنی خبر بتاؤ گے یا ہم تمہیں بتائیں؟ سیِّدُنا سعید بن مُسیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے ''وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکٰتُہٗ'' کی آواز سُنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: **یا امیرَالمُؤمِنین!** آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم ہوگئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نِکاح کرلئے، تمہاری اَولاد یتیموں میں شامل ہوگئی، جس مَکان کو تم نے بَہُت مَضبوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دُشمن آباد ہوگئے۔ اب تم اپنا حال سُناؤ۔ یہ سُن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: یاامیرَالمُؤمِنین! ہمارے کَفَن پھٹ کر تار تار ہوگئے، ہمارے بال جَھڑ کر مُنتَشِر ہوگئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں ہماری آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آگئیں اور ہمارے نَتھنوں سے پیپ بہ رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نُقصان ہوا۔ (شَرحُ الصُّدور ص۲۰۹، ابن عساکِر ج۲۷ ص۳۹۵)

رَمَضان کی راتوں میں کھیل کود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُزَشتہ دونوں حِکایات میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں۔ زندہ انسان خوب پُھدَکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے، اُس وَقت آنکھیں بند ہونے کے بجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔ اچّھے اعمال اور راہِ خُدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت

پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے، وُرَثا سے یہ اُمّید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مَرحُوم عزیز کی آخرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خَرچ کریں، بلکہ مرنے والا اگر حرام و ناجائز مال مَثَلاً گُناہوں کے اَسباب جیسا کہ آلاتِ مُوسیقی، وِڈیو گیمز کی دُکان، مُیوزک سینٹر، سینما گھر، شراب خانہ، جُوا کا اڈّا، ملاوٹ والے مال کا دھوکے بھرا کاروبار وغیرہ پیچھے چھوڑے تو اُس مرنے والے کیلئے مرنے کے بعد سخت ترین اور ناقابلِ تصوُّر نقصان ہے۔ **قَبْر کا بھیانک مَنْظر** نامی حِکایت میں رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے کا خوفناک اَنْجام پیش کیا گیا ہے اس سے دَرسِ عِبْرت حاصِل کیجئے۔ آہ! صد آہ! رَمَضانُ الْمُبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحَلّے میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ بدنصیب خود تو عِبادت سے محروم رَہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی مُصیبت کا باعِث بنتے ہیں، نہ تو خود عِبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اِس قِسْم کے کھیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں، خود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس قِسْم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (Commentary) بھی نہیں سُنتے۔

روزے میں وقت ”پاس“ کرنے کے لیے.....

بعض نادان ایسے بھی ہوتے ہیں جو روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر ان بے چاروں کا وَقْت ”پاس“ نہیں ہوتا! لہٰذا وہ بھی اِحْترامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر ناجائز کاموں کا سہارا لے کر وَقْت ”پاس“ کرتے ہیں اور یُوں **رَمَضان شریف** میں شَطْرَنج، تاش، لُڈّو، گانے باجے اور سوشل میڈیا کے ذریعے تباہ کار پرگراموں وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ **یاد رکھئے!** شَطْرَنج اور تاش وغیرہ پر کسی قِسْم کی بازی یا شَرْط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویروں کی تعظیم بھی ہوتی ہے اِس لئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے تاش کھیلنے کو مُطْلَقاً حرام لکھا ہے۔ چُنانچہ فرماتے ہیں: **گَنْجِفَہ** (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے

والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرامِ مُطلَق ہیں کہ ان میں علاوہ لَہوو لَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے ۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ١٤١)

افضل عبادت کون سی ہے؟

اے جنّت کے طَلَب گار روزہ دار اِسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کے مُقدّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے! زندگی بے حد مُختصر ہے اِس کو غنیمت جانئے ،تاش کی گڈّیوں اور فِلمی گانوں کے ذَرِیعے وَقت ''پاس'' (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قُراٰن اور ذِکرو دُرُود میں وَقْت گُزارنے کی کوشش فرمایئے۔ بُھوک پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ مَحسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدَر زائد ملے گا۔ جیسا کہ مَنقول ہے: ''اَفْضَلُ الْعِبادَۃِ اَحْمَزُھَا۔ یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں مَشَقّت زِیادہ ہے۔'' (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح ج ٥ ص ١٧٢٩ تحت الحدیث ٢٢٦٧) امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''عِبادات میں مَشَقَّت اور خَرْچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔'' (شرح مسلم لِلنّوَوی ج ٤ ص ١٥٢) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ''دُنیا میں جو نیک عمل جتنا دُشوار ہوگا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی وَزْن دار ہوگا۔'' (تذکرۃ الاولیاء ص ٩٥)

روزے میں زیادہ سونا

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی ''کیمیائے سَعادَت'' میں فرماتے ہیں: ''روزہ دار کے لئے سُنّت یہ ہے کہ دِن کے وَقْت زیادہ دیر نہ سوئے بلکہ جاگتا رہے تاکہ بُھوک اور ضُعف (یعنی کمزوری) کا اَثر محسوس ہو۔'' (کیمیائے سعادت ج ١ ص ٢١٦) (اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو تو ضَروری عِبادات کے علاوہ کوئی شخص سارا وقت سویا رہے تو گناہ گار نہ ہوگا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاف ظاہِر ہے کہ جو دِن بھر روزہ میں سو کر وَقْت گُزار دے اُس کو روزہ کا پتا ہی کیا

چلے گا؟ ذرا سوچو تو سہی! **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام **مُحمّد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی تو زیادہ سونے سے بھی منع فرماتے ہیں کہ اِس طرح بھی وَقت فالتو ''پاس'' ہوجائے گا۔ تَو جو لوگ کھیل تماشوں اور حرام کاموں میں وَقت برباد کرتے ہیں وہ کس قَدَر مَحرُوم و بدنصیب ہیں۔ اِس مُبارَک مہینے کی قَدر کیجئے، اِس کا اِحترام بجالایئے، اِس میں خُوش دِلی کے ساتھ روزے رکھئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فیضانِ رَمَضان سے ہر مسلمان کو مالا مال فرما۔ اس ماہِ مُبارک کی ہمیں قَدر و مَنزِلت نصیب کر اور اس کی بے ادبی سے بچا۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احترامِ **ماہِ رَمَضانُ المبارَک** کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب بَرَکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کو اپنانے اور **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافلوں** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر فرمانے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ فوائد حاصِل ہوں گے کہ آپ کی عَقل حیران رَہ جائے گی۔ ایک عاشِقِ رسول کی روح پرور ''مَدَنی بہار'' سُنئے اور جھومئے: چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کو **مَدَنی اِنعامات** سے پیار تھا اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا ان کا معمول بھی تھا۔ ایک بار وہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھے۔ اِسی دَوران ان پر بابِ کرم کُھل گیا! ہوا یوں کہ رات جب سوئے تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رِسالت مآب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھے کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''**جو مَدَنی قافِلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔**''

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یامصطفٰے

ہے پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ (وسائلِ بخشش ص ۳۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فِکرِ مدینہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے سُوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، دینی طَلَبہ کیلئے 92 اور دینی طالبات کیلئے 83 جبکہ مَدَنی مُنّوں کیلئے 40 نیز خُصُوصی اسلامی بھائیوں یعنی گونگے بہروں کیلئے 25 **مَدَنی اِنْعامات** پیش کیے گئے ہیں۔ **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ مکتبۃُ الْمدینہ سے ہَدِیّۃً مل سکتا ہے۔ روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے اُس میں دیئے ہوئے خانے پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّے دار کو جمع کروایئے۔ اپنے گُناہوں کا اِحتِساب کرنے، قَبْر و حَشْر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اپنے اچّھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کرنے کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں **فکرِ مدینہ** کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی رِسالہ حاصِل کرلیجئے، اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ وَلیِ کامل، عاشِقِ رسول، **اعلٰی حضرت** امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی پچّیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے اُس کی وَرَق گردانی کرلیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے **فکرِ مدینہ** کرنے اور اِس رسالے کے خانے بھرنے کا ذِہْن بنے گا اور اگر بھرنے کا مَعمول بن گیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لَم یَزَل

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

احکامِ روزہ[1]

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن مَنْصور علیہ رحمۃُ اللہِ الغفور جب فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ سَر پر موتیوں والا تاج سجائے، بہترین حُلّہ (یعنی جنّتی جوڑا) زیبِ تن کئے وہ شیراز کی جامع مَسجِد کی مِحراب میں کھڑے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے حال دَرْیافت کیا تو فرمایا: ''اللہ تعالٰی نے مجھے بَخْشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنّت میں داخِل کیا۔'' پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: ''میں تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یِہی عَمَل کام آ گیا۔''

(القولُ البَدِيع ص٢٥٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ تبارَکَ وَتعالٰی کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ہم پر ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کے روزے فَرض کرکے ہمارے لئے سامانِ تقوٰی فراہم کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 2 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی آیت نمبر 183 تا 184 میں ارشاد فرماتا ہے:

مدینہ

[1] فیضانِ سُنّت میں ہر جگہ مسائل فِقہِ حَنَفی کے مطابِق دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا شافِعی، مالکی اور حَنۡبلی اسلامی بھائی فقہی مسائل کے مُعاملے میں اپنے اپنے عُلَماءِ کرام سے رُجوع کریں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فَرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فَرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے، گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دِنوں میں اور جنہیں اِس کی طاقت نہ ہو وہ بدلے میں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

روزہ بڑی پرانی عبادت ہے

آیتِ کریمہ کے ابتدائی حصّے کے تحت "تفسیرِ خازِن" میں ہے: تم سے پہلے لوگوں سے مُراد یہ ہے: حضرتِ سیِّدُنا آدم صفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تک جتنے اَنْبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لائے اور ان کی اُمّتیں آئیں ان پر روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں (مگر اُس کی صورت ہمارے روزوں سے مختلف تھی)۔ مطلب یہ ہے کہ روزہ بڑی پُرانی عِبادت ہے اور گُزَشتہ اُمّتوں میں کوئی اُمّت ایسی نہیں گزری جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرح روزے فَرض نہ کیے ہوں۔ (تفسیرِ خازن ج۱ ص۱۱۹ مُلَخَّصاً) اور "تفسیرِ عَزیزی" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر ہر مہینے کے ایامِ بِیض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ) کے تین روزے فَرض تھے۔ اور یہود (یعنی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم) پر یومِ عاشورا (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام کے دن) اور ہر ہفتے میں ہفتے کے دن (Saturday) کا اور کچھ اور دنوں کے روزے فَرض تھے اور نَصارٰی پر ماہِ رَمَضان کے روزے فَرض تھے۔ (تفسیرِ عزیزی ج۱ ص۷۷۱)

روزے کا مقصد

مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ ''تفسیرِ صراطُ الْجنان'' جلد 1 صَفْحَہ 290 پر ہے: ''آیت کے آخر میں بتایا گیا کہ روزے کا مقصد تقوٰی و پرہیز گاری کا حُصول ہے۔ روزے میں چونکہ نَفْس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حَلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مَشْق (Practice) ہوتی ہے جس سے ضَبْطِ نَفْس (نفس پر قابو) اور حرام سے بچنے پر قوّت حاصِل ہوتی ہے اور یہی ضَبْطِ نَفْس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذَرِیعے آدمی گناہوں سے رُکتا ہے۔''

روزہ کس پر فرض ہے

تو حید و رِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نماز فَرض قرار دی گئی ہے اسی طرح **رَمَضان شریف** کے **روزے** بھی ہر مُسلمان (مَرد و عورت) عاقِل و بالغ پر **فَرْض** ہیں۔ ''**دُرِّ مُختار**'' میں ہے: روزے 10 شعبانُ الْمُعَظَّم سـ 2 ـھ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۸۳)

روزہ فرض ہونے کی وجہ

اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرور واقِعے کی یادتازہ کرنے کے لئے مُقرَّر کئے گئے ہیں۔ مَثَلاً **صَفا و مَرْوَہ** کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرتِ سَیِّدَتُنا **ہاجِرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے لختِ جگر حضرتِ سَیِّدُنا **اسماعیل ذَبیحُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان **سات بار** چلی اور دَوڑی تھیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ ادا پسند آگئی، لہٰذا اِسی **اَدائے ہاجِرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے **حاجیوں** اور **عُمرہ** کرنے والوں کے لئے **صَفا و مَرْوَہ** کی سَعْی واجِب فرمادی۔ اِسی طرح **ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک** میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **غارِ حِرا** میں گُزارے تھے، اِس دَوران آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہتے تھے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

نے اُن دِنوں کی یادتازہ کرنے کیلئے روزے فرض کئے تاکہ اُس کے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّت قائم رہے۔

''نبی'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے انبیائے کرام علیہم السَّلام کے رُوزوں سے متعلق 3 فرامینِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ (حضرتِ) آدم صَفِیُّ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے (چاند کی) 13، 14، 15 تاریخ کے روزے رکھے۔ (کنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۸ حدیث۲٤١٨٨) ﴿۲﴾ صَامَ نُوْحٌ الدَّھْرَ اِلَّا یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی۔ یعنی (حضرتِ) **نُوح نَجِیُّ اللہ** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) عیدُ الْفِطْر اور عیدُ الْاَضْحٰی کے علاوہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ (ابن ماجہ ج۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱٤)

﴿۳﴾ (حضرتِ) **داؤد** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ (مسلم ص ٥٨٤ حدیث ۱۱۵۹) اور (حضرتِ) **سُلَیمان** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) تین دن مہینے کے شُروع میں، تین دن درمیان میں اور تین دن آخر میں (یعنی اس ترتیب سے مہینے میں 9 دن) **روزہ** رکھا کرتے تھے۔ اور حضرتِ **عیسٰی رُوحُ اللہ** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔ (ابنِ عَساکِر ج ۲٤ ص٤٨)

روزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت گرمی ہے، پیاس سے حَلْق سُوکھ رہا ہے، ہونٹ خُشک ہو رہے ہیں، پانی موجود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے بُھوک کی شِدَّت سے حالت دِگرگُوں ہے مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمایئے! اِس مسلمان کا خُدائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ پر کتنا **پُختہ ایمان** ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر اِس کا یہ یقینِ کامل روزے کا عملی نتیجہ ہے، کیونکہ دُوسری عِبادتیں کسی نہ کسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعَلُّق باطِن سے ہے، اِس کا حال

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا اگر وہ چُھپ کر کھا پی لے تب بھی لوگ تو یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے، مگر مَحض خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث وہ کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔

بچے کو کب روزہ رکھوایا جائے؟

میرے آقا اعلٰی حضرت امامِ اَہلِ سُنَّت مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''بچّہ جیسے ہی آٹھویں سال میں قدم رکھے (اس کے) وَلی (یعنی سَرپَرست) پر لازِم ہے کہ اسے نَماز روزے کا حکم دے اور جب گیارھواں سال شُروع ہو تو وَلی (یعنی سَرپَرست) پر واجِب ہے کہ صوم وصلٰوۃ (نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے) پر مارے بشرطیکہ روزے کی طاقت ہو اور روزہ ضَرر (یعنی نقصان) نہ کرے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۱۰ ص۳۴۵) فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی فرماتے ہیں: بچّہ کی عُمر دس سال کی ہوجائے اور (گیارھویں میں قدم رکھ دے اور) اُس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اُس سے رَمَضانُ الْمُبارَك میں روزہ رکھوایا جائے۔ اگر پُوری طاقت ہونے کے باوُجُود نہ رکھے تو مار کر رکھوایئے اگر رکھ کر توڑ دیا تو قَضا کا حُکم نہ دیں گے اور نَماز توڑ دے تو پھر پڑھوایئے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۴۲)

اعلٰی حضرت کو والد صاحب نے خواب میں فرمایا: (حکایت)

''ملفوظاتِ اعلٰی حضرت'' صَفْحَہ 206 پر میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنا خواب ارشاد فرماتے ہیں: ابھی چند سال ہوئے ماہِ رَجَب میں حضرت والد ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: ''اب کی رَمَضان میں مرض شدید ہوگا روزہ نہ چھوڑنا۔'' ویسا ہی ہوا اور ہر چند طَبیب وغیرہ نے کہا (مگر) میں نے بِحَمْدِ اللہ تعالٰی روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی بَرَکت نے بِفَضْلِہٖ تعالٰی شِفا دی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا یعنی روزہ رکھو تندرست ہوجاؤ گے۔

(مُعجَم اَوسط ج۶ ص۱۴۷ حدیث ۸۳۱۲)

روزے سے صحت ملتی ہے

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گُلشن کے مَہَکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحّت نِشان ہے: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کیلئے **ایک دن کا روزہ** رکھتا ہے تو میں اُس کے **جِسْم کو صِحّت** بھی عِنایت فرماتا ہوں اور اس کو عظیم اَجر بھی دُوں گا۔''

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۱۲ حدیث۳۹۲۳)

مِعدے کا وَرَم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَحادیثِ مبارَکہ سے مستفاد (مُس۔ تَ۔ فاد) ہوا کہ **روزہ** اَجْر و ثواب کے ساتھ ساتھ حُصولِ **صحّت** کا بھی ذَرِیعہ ہے۔ اب تو سائنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر مُور پالڈ (MOORE PALID) کہتا ہے: ''میں اسلامی عُلُوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے بارے میں پڑھا تو اُچھل پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کیسا عظیمُ الشّان نُسخہ دیا ہے! مجھے بھی شوق ہوا، لہٰذا میں نے مسلمانوں کی طَرز پر روزے رکھنے شُروع کر دیئے۔ عرصۂ دراز سے میرے **مِعْدے پر وَرَم** تھا، کچھ ہی دِنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہوئی میں روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میرا مَرض بالکل خَتْم ہوگیا!''

حیرت انگیز انکشافات

ہالینڈ کا پادری ایلف گال (ALF GAAL) کہتا ہے: میں نے **شُوگر، دل** اور **مِعْدے** کے مریضوں کو مسلسل **30 دن روزے** رکھوائے ، نَتیجتاً **شُوگر** والوں کی شُوگر کنٹرول ہوگئی، **دِل** کے مریضوں کی گھبراہٹ اور سانس کا پھولنا کم ہوا اور **مِعْدے** کے مریضوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ ایک انگریز ماہرِ نفسیات سگمنڈ فرائیڈ (Sigmund Freud) کا بیان ہے،

روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذِہنی ڈِپریشن اور نَفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم

ایک اخباری رپورٹ کے مطابِق جرمنی، اِنگلینڈ اور امریکہ کے ماہِر ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم **رَمَضانُ المُبارَک** میں پاکستان آئی اور اُنہوں نے بابُ الْمدینہ کراچی، مرکزُ الْاَولیالاہور اور دِیارِ مُحدّثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکرم سردارآباد (فیصل آباد پنجاب پاکستان) کا اِنْتِخاب کیا۔ جائزہ (Survey) کے بعد اُنہوں نے یہ رپورٹ پیش کی: چُونکہ مسلمان نَماز پڑھتے اور **رَمَضانُ المُبارَک** میں اس کی زیادہ پابندی کرتے ہیں اس لیے وُضُو کرنے سے ناک، کان اور گلے کے اَمراض میں کمی واقع ہوجاتی ہے، نیز مسلمان روزے کے باعث کم کھاتے ہیں لہٰذا مِعْدے، جگر، دل اور اَعصاب (یعنی پٹھوں) کے اَمراض میں کم مُبْتَلا ہوتے ہیں۔

خوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِی نَفْسِہٖ **روزے** سے کوئی بیمار نہیں ہوتا بلکہ سَحَری و اِفطاری میں بے اِحتِیاطیوں اور بد پرہیزیوں کے سبب نیز دونوں وَقْت خوب مُرغّن (یعنی تیل، گھی والی) اور تلی ہوئی غذاؤں کے اِستِعمال اور رات بھر وقتاً فوقتاً کھاتے پیتے رہنے سے روزہ دار بیمار ہوجاتا ہے، لہٰذا سَحَری اور اِفطار کے وَقْت کھانے پینے میں اِحتِیاط برتنی چاہیئے، رات کے دَوران پیٹ میں غذا کا اتنا زیادہ بھی ذخیرہ نہ کرلیا جائے کہ دن بھر ڈکاریں آتی رہیں اور روزے میں بُھوک پیاس کا اِحساس ہی نہ رہے، اگر بُھوک پیاس کا اِحساس ہی نہ رہا تو پھر روزے کا لُطف ہی کیا ہے! دیکھا جائے تو ایک طرح سے **روزے** کا مزا ہی اِس بات میں ہے کہ سَخْت گرمی ہو، شدّتِ پیاس سے لَب سُوکھ گئے ہوں اور بُھوک سے خوب نِڈھال ہوچکے ہوں ایسے میں کاش! **مدینۂ منوّرہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دُھوپ کی یاد تازہ ہو اور اے کاش! کربلا کے تپتے ہوئے صحرا اور گُلستانِ نُبُوّت کے مَہَکتے ہوئے نوشگفتہ

پُھولوں، تین دن کی بُھوک پیاس سے تڑپتے بِلکتے ''حقیقی مَدَنی مُنّوں'' اور شَہَنْشاہِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بُھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تڑپانے لگے، اور جس وَقْت بُھوک پیاس کچھ زیادہ ہی ستائے اُس وَقْت تسلیم ورِضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سَروَر، مَحْبوبِ داوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شِکَمِ اَطْہَر پر بندھے ہوئے بامُقَدَّر پتّھر بھی یاد آجائیں تو کیا کہنے! لہٰذا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی روزے تو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے آقاؤں اور سرکاروں کی حَسین یادوں میں گُم ہوجائیں۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضاؔ
بول بالے مِری سرکاروں کے (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۶۰)

بِغیر آپریشن کے وِلادت ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب مَدَنی بہاریں اور بَرَکتیں ہیں! غالِباً 1998ء کا واقِعہ ہے، **حیدر آباد** (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی اَہلیہ امّید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہو گئے تھے، ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑے گا۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا بینَ الاَقوامی **تین روزہ سنّتوں بھرا اجتِماع** (صحرائے مدینہ، ملتان) کا وَقْت قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنّتوں کی تربیت کے ایک ماہ کے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی اُن اسلامی بھائی کی نیّت تھی۔ اجتماع میں حاضری کیلئے روانگی کے وَقْت، سامانِ قافِلہ ساتھ لے کر اسپتال پہنچے، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاوُن کیلئے موجود تھے، اَہلیۂ محترمہ نے اشک بار آنکھوں سے انہیں سنّتوں

بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے اَلْوَداع کیا۔ ان کا ذِہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو بینَ الْاَقوامی سنّتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے ایک ماہ کے **مَدَنی قافِلے** میں ضَرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی بَرَکت سے عافیّت کے ساتھ وِلادت ہو جائے۔ بے چارے غریب تھے، ان کے پاس تو **آپریشن** کے اَخراجات بھی نہیں تھے! بَہَر حال وہ مدینۃُ الْاَولیا **ملتان شریف** حاضِر ہو گئے۔ سنّتوں بھرے اجتِماع میں خوب دُعائیں مانگیں۔ اجتِماع کی اِختِتامی **رِقّت انگیز دُعا** کے بعد انہوں نے گھر پر فون کیا تو ان کی امّی جان نے فرمایا: **مبارَک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات** عَزَّوَجَلَّ نے **بِغیر آپریشن کے تمہیں چاند سی مَدَنی مُنّی عطا فرمائی ہے۔** انہوں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی: امّی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا ایک ماہ کیلئے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بنوں؟ امّی جان نے فرمایا: ''بیٹا! بے فِکر ہو کر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرو۔'' اپنی **مَدَنی مُنّی** کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے ان کی مُشکِل آسان ہو گئی تھی۔ **مَدَنی قافِلوں کی مَدَنی بہاروں** کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بَہُت زبردست مَدَنی ذِہن بن گیا، اُن اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میرے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے: جب آپ **مَدَنی قافِلے** کے مسافِر ہوتے ہیں میں بچّوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوُّر کرتی ہوں۔

زچّہ کی خیر ہو، بچّہ بالخیر ہو — اُٹھئے ہمّت کریں، قافلے میں چلو
بیوی بچّے سبھی،خوب پائیں خوشی — خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص۶۷۴، ۶۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کی جزا

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''آدمی کے ہر

نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو گُنا تک دیا جاتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: **اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ**۔ یعنی سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے: بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صِرف میری وجہ سے تَرک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے **دو خوشیاں** ہیں، ایک **اِفطار** کے وَقْت اور ایک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کے وَقْت، روزہ دار کے مُنہ کی بُو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (مسلم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے: **روزہ** سپر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے **روزہ** کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے، پھر اگر کوئی اور شخص اِس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے: ''میں روزہ دار ہوں۔''

(بُخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خُصُوصی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارکہ میں **روزے** کی کئی خُصُوصیّات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح **روزہ** رکھا جس طرح **روزہ** رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جِماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعْضا کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہو گیا۔ اور حدیثِ مُبارَک کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابِلِ توجُّہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں: ''**فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ**۔'' یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بعض عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام نے، ''**اَنَا اُجْزٰی بِہٖ**'' بھی پڑھا ہے جیسا کہ مِراۃُ المناجیح وغیرہ میں ہے تو پھر معنٰی یہ ہوں گے: ''**روزے** کی جزا میں خُود ہی ہوں۔'' **سُبحٰنَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یعنی **روزہ** رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود **اللہ** تبارَکَ وَتَعالٰی ہی کو پالیتا ہے۔

نیک اَعمال کی جزا جنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُرانِ کریم میں مختلف مَقامات پر بیان ہُوا ہے کہ جو اچّھے اَعْمال کرے گا اُسے جنّت ملے گی۔ چُنانچِہ **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی پارہ 30 **سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ** کی آیت نمبر 7 اور 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے ربّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ **اللہ** اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

غیرِ صحابی کیلئے "رضی اللہ تعالٰی عنہ" کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بالکل غَلَط ہے کہ "رضی اللہ تعالٰی عنہ" کہنا لکھنا صِرف **صَحابی** کے نام کیساتھ مخصوص ہے۔ پیش کردہ آیات کے اِس آخِری حصّے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی، یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈرے) نے اِس **عوامی غلط فَہمی** کو جڑ سے اُکھاڑ دیا! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والے ہر مؤمن خواہ وہ صَحابی ہو یا غیرِ صَحابی سب کیلئے یہ بِشارتِ عُظمٰی ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہے وہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ کے زُمرے میں داخِل ہے، بے شک ہر **صَحابی** اور **وَلی** کے لئے رضی اللہ تعالٰی عنہ **لکھنا اور بولنا بالکل دُرُست و جائز ہے۔** جس نے ایمان کے ساتھ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری میں سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک لمحہ بھر بھی صُحبت پائی یا دیکھا اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہوا وہ **صَحابی** ہے۔ بڑے سے بڑا ولی، **صَحابی** کے مرتبے کو نہیں پا سکتا، ہر **صَحابی** عادِل اور جنّتی ہے۔

مجھے موتیوں والا چاہیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ'' کی بات بھی ضِمناً زیرِ بحث آ گئی، اب اصل موضوع پر آتے ہیں: نماز، حج، زکوٰۃ، غُربا کی اِمداد، بیماروں کی عِیادت، مَساکین کی خبر گیری وغیرہ تمام اَعمالِ خَیر سے جنّت ملتی ہے، مگر روزہ وہ عِبادت ہے جس سے جنّت والا یعنی خود مالِکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ ہی مِل جاتا ہے۔ کہتے ہیں: **ایک** مرتبہ محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے کچھ قیمتی مَوتی اپنے افسران کے سامنے بکھر گئے، فرمایا: ''چُن لیجئے!'' اور خود آگے چل دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مُڑ کر دیکھا تو ایاز گھوڑے پر سُوار پیچھے چلا آ رہا ہے۔ پوچھا: **ایاز!** کیا تجھے مَوتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے عرض کی: ''عالی جاہ! جو موتیوں کے طالِب تھے وہ مَوتی چُن رہے ہیں، مجھے تو موتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔'' (بوستانِ سعدی ص ۱۱۰ مُلَخَّصاً)

ہم رسولُ اللہ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے
جنّت رسولُ اللہ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی

اِس سلسلے میں ایک حدیثِ مُبارَک بھی مُلاحَظہ فرمایئے: حضرتِ سَیِّدُنا رَبیعہ بن کَعْب اَسْلَمی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں رات حُضُور، سَراپا نُور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گزارتا تھا تو میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس وُضُو کا پانی اور آپ کی ضَرورت کی چیزیں (جیسے مسواک) لے کر حاضر ہوا تو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سَلْ! یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کی: اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃ، یعنی سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جنّت میں آپ کی رَفاقت (یعنی پڑوس) چاہئے۔ (گویا عَرض کر رہے ہیں:)

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے
سو سُوالوں سے یہی ایک سُوال اچھا ہے

(دریائے رَحمت مزید جوش میں آیا) اور فرمایا: ''اَوَ غَیرَ ذٰلِکَ؟ یعنی کچھ اور مانگنا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''بس صِرف یہی۔''

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں

(جب حضرتِ سیِّدُنا رَبیعہ بن کَعب اَسلَمی رضی اللہ تعالٰی عنہ جنّت کی رَفاقت (پڑوس) طَلَب کرچکے اور مزید کسی حاجت کے طَلَب کرنے سے اِنکار کردیا) تو اِس پر سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پروَردگار دوعالَم کے مالِک و مُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''فَاَعِنِّی عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْد'' یعنی اپنے نَفس پر کثرتِ سُجُود (یعنی زیادہ نَوافِل) سے میری مدد کر۔ (مسلم ص۲۵۳ حدیث ۴۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو چاہو مانگ لو!

سُبحٰنَ اللہِ! سُبحٰنَ اللہِ! سُبحٰنَ اللہِ! اِس حدیثِ مُبارَک نے تو ایمان ہی تازہ کردیا۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحقّ مُحدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا بِلا کسی تَقیِید و تَخصِیص مُطلَقاً فرمانا: سَل؟ یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سارے ہی مُعامَلات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھ میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے عطا کردیں۔ عَلّامہ بُوصیری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ قَصِیدَۂ بُردَہ شریف میں فرماتے ہیں:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَھَا وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! دُنیا اور آخرت آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہی کے جود وسخاوت کا حِصّہ ہے اور لَوح و قلم کا عِلم تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے عُلومِ مُبارَکہ کا ایک حِصّہ ہے۔

اگر خیریت دُنیا و عُقبٰی آرزو داری
بدرگاہش بیاوِ ہر چہ مَن خواہی تمنّا کُن

یعنی دُنیا و آخرت کی خَیر چاہتے ہو تو اِس آستانِ عَرش نشان پر آ ؤ اور جو چاہو مانگ لو! (اَشِعَّةُ اللّمعات ج ۱ ص ٤٢٤، ٤٢٥ وغیرہ)

خالِقِ کُل نے آپ کو مالِکِ کُل بنا دیا

دونوں جہان دے دیئے قبضہ و اختیار میں

رَمَضانُ الْکریم کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے روزے کے فضائل سے مُتَعلّق 11 فرامینِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جنّتی دروازہ

﴿۱﴾ بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے، اس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخِل نہ ہوگا۔ جب یہ داخِل ہوجائیں گے تو دروازہ بند کردیا جائے گا پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہوگا۔ (بُخاری ج ۱ ص ٦٢٥ حدیث ١٨٩٦)

سابقہ گناہوں کا کفّارہ

﴿۲﴾ جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کفّارہ ہوگیا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حَبّان ج ٥ ص ١٨٣ حدیث ٣٤٢٤)

جہنَّم سے 70 سال کی مسافت دُور

﴿۳﴾ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو جہنّم سے ستّر سال کی مَسافت دُور کردے گا۔

(بُخاری ج ۲ ص ٢٦٥ حدیث ٢٨٤٠)

ایک روزے کی فضیلت

﴿۴﴾ جس نے ایک دن کا روزہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے رکھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شُروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مَر جائے۔ (ابو یعلی ج ۱ ص ۳۸۳ حدیث ۹۱۷)

سُرخ یاقوت کا مکان

﴿۵﴾ جس نے ماہِ رَمَضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سُکون سے رکھا اس کے لئے جنَّت میں ایک گھر سبز زَبَر جد یا سُرخ یاقوت کا بنایا جائے گا۔ (مُعجم اَوسط ج ۱ ص ۳۷۹ حدیث ۱۷۶۸)

جسم کی زکوٰۃ

﴿۶﴾ ہر شے کیلئے زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ **روزہ** ہے اور **روزہ** آدھا صَبْر ہے۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۴۷ حدیث ۱۷۴۵)

سونا بھی عبادت ہے

﴿۷﴾ روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دُعا قبول اور اس کا عَمَل مقبول ہوتا ہے۔ (شُعَبُ الْایمان ج ۳ ص ۴۱۵ حدیث ۳۹۳۸)

اَعضا کا تسبیح کرنا

﴿۸﴾ جو بندہ **روزے** کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسکے اَعضا **تسبیح** کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رہنے والے (فِرِشتے) اس کے لئے سورج ڈوبنے تک **مغفِرت** کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو رَکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور **حُورِعین** (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تو اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم اس کے دیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں۔ اور اگر وہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** یا **سُبْحٰنَ اللّٰہِ** یا **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھتا ہے تو ستّر ہزار فِرِشتے اُس کا ثواب سُورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ (ایضاً ص ۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

جنَّتی پھل

﴿۹﴾ جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی تو **اللہ** تَعَالٰی اسے جنَّتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنَّتی شراب سے سیراب کرے گا۔ (ایضاً ص ۴۱۰ حدیث ۳۹۱۷)

سونے کا دستر خوان

﴿۱۰﴾ قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک **سونے کا دستر خوان** رکھا جائے گا، جس سے وہ کھائیں گے حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنتَظِر ہوں گے۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج٨ص٢١٤ حدیث٢٣٦٤٠)

سات قسم کے اعمال

﴿۱۱﴾ "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اعمال سات قِسم پر ہیں، دو عمل واجِب کرنے والے، دو عملوں کی جزا ان کی مِثْل، ایک عمل کی جزا اپنے سے دس گُنا، ایک عمل کی سات سو گُنا تک اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کا ثواب **اللہ** تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پس جو دو واجب کرنے والے ہیں ﴿۱﴾ وہ شخص جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں ملا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت اِخلاص کے ساتھ اس طرح کی کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا تو اس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی ﴿۲﴾ اور جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کیلئے دوزخ واجِب ہوگئی۔ اور جس نے ایک گناہ کیا تو اس کی مِثْل (یعنی ایک ہی گناہ کی) جزا پائے گا اور جس نے صِرْف نیکی کا ارادہ کیا تو ایک نیکی کی جزا پائے گا۔ اور جس نے نیکی کر لی تو وہ دس (نیکیوں کا اَجْر) پائے گا اور جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنا مال خَرْچ کیا تو اس کے خَرْچ کئے ہوئے ایک دِرہم کو سات سو دِرہم اور ایک دینار کو سات سو دینار میں بڑھا دیا جائے گا اور روزہ **اللہ** تعالیٰ کیلئے ہے اس کے رکھنے والے کا ثواب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔"

(شُعَبُ الایمان ج٣ص٢٩٨ حدیث٣٥٨٩)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا وہ یا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے بے حساب یا **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ گناہوں کا عذاب ہو اتب بھی بِالآخر یقیناً داخِلِ جنّت ہوگا۔ اور جس کا (**مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ کُفْر پر ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ جس نے ایک گناہ کیا اُس کو ایک ہی گناہ کا بدلہ ملے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کے قُربان! صِرْف **نیکی کی نِیّت** کرنے پر ایک نیکی کا ثواب اور اگر نیکی کر لی تو ثواب دس گُنا، راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرْچ کرنے والے کو سات سو گُنا اور **روزہ دار** کی بھی کتنی زبردست عَظَمت ہے کہ اس کے ثواب کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہیں جانتا۔

مَدَنی حساب اَجر

حضرتِ سیِّدُ نا کَعْبُ الْاَحْبَار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''بروزِ قیامت ایک مُنادی اس طرح نِدا کرے گا، ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کواس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجْر دیا جائے گا سوائے قُراٰن والوں (یعنی عالمِ قراٰن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حدو بے حساب اَجْر دیا جائے گا۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص ۴۱۳ حدیث ۳۹۲۸)

یرقان سے صحّت مل گئی

روزوں کی بَرَکتوں کو دوبالا کرنے اور اپنے باطِن میں عِلْمِ دین سے اُجالا کرنے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** کو اپنالیجئے۔ اپنی اِصلاح کی خاطر مکتبۃُ الْمدینہ سے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ لے کر پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّے دار کو جَمْع کروایئے اور سُنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کرنا اپنا معمول بنایئے، **مَدَنی قافلے** کی بھی کیا خوب **مَدَنی بہاریں** ہیں! 1994ء کی بات ہے، زم زم نگر (حیدر آباد، بابُ الْاِسلام سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بچّوں کی امّی کا **یَرقان** کافی بڑھ چکا تھا اور وہ بابُ الْمدینہ کراچی کے اندر اپنے مَیکے میں زیرِ علاج تھیں۔ اُن اسلامی بھائی نے **63 دن کیلئے مَدَنی قافلے** میں سفر اِختیار کیا اور اسی ضِمن میں بابُ الْمدینہ کراچی تشریف لائے، فون پر گھر پر رابطہ کیا، طبیعت کافی تشویشناک تھی، بلوربن (Bilirubin) تشویشناک حد تک بڑھ چکا تھا تقریباً 25 گلوکوز کی ڈرِپیں لگانے کے باوُجود خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا تھا۔ انہوں نے اُن کو تسلّی دیتے ہوئے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں **مَدَنی قافلے کا مسافر** ہوں، عاشِقانِ رسول کی صُحبتیں مُیسَّر ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے سب بہتر ہوجائے گا۔ اس کے بعد بھی انہوں نے برابر رابطہ رکھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ روز بروز صحّت بہتر ہوتی جارہی تھی۔ پانچویں دن بابُ الْمدینہ سے آگے سفر درپیش تھا، انہوں نے جب فون کیا تو انہیں یہ خبرِ فرحت اثر سننے کو ملی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **بلوربن کی رپورٹ**

نارمل آگئی ہے اور ڈاکٹر نے اطمینان کا اِظہار کیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے وہ خوشی خوشی عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں مزید آگے سفر پر روانہ ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں روزہ رکھنے کے بے شُمار فضائل ہیں وَہیں بِغیر کسی صحیح مجبوری کے رَمضانُ المبارَک کا روزہ ترک کرنے پر سخت وَعیدیں بھی ہیں۔ **رَمَضان شریف** کا ایک بھی روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بوجھ کر ضائع کر دے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت نہیں پاسکتا۔ چُنانچہ

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروردگار دوجہاں کے مالک ومُختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ''جس نے **رَمَضان** کے ایک دن کا **روزہ** بغیر رُخصت وبغیر مرض اِفطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانے بھر کا **روزہ** بھی اُس کی قضا نہیں ہوسکتا اگر چہ بعد میں رکھ بھی لے۔'' (ترمذی ج۲ ص ۱۷۵ حدیث ۷۲۳) یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ المُبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۹۸۵ مُلَخَّصاً)

اُلٹے لٹکے ہوئے لوگ

جو لوگ **روزہ** رکھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑ ڈالتے ہیں وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قہر وغَضَب سے خوب ڈریں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا: ''میں سویا ہوا تھا تو خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر لے گئے، جب میں پہاڑ کے درمیانی حصّے پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا: ''یہ کیسی آوازیں ہیں؟'' تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنَّمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ اُن کو اُن کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر (اُلٹا)

لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جبڑے پھاڑ دیئے گئے تھے جن سے خون بہ رہا تھا، تو میں نے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' تو مجھے بتایا گیا کہ ''یہ لوگ روزہ اِفطار کرتے تھے قبل اِس کے کہ روزہ اِفطار کرنا حلال ہو۔''

(الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ج۹ ص۲۸٦ حديث۷٤٤۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان کا **روزہ** بِلا اجازتِ شَرعی توڑ دینا بَہُت بڑا گُناہ ہے۔ وَقْت سے پہلے اِفطار کرنے سے مُراد یہ ہے کہ **روزہ** تو رکھ لیا مگر سُورج غُروب ہونے سے پہلے پہلے جان بُوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بِغیر توڑ ڈالا۔ اس حدیثِ پاک میں جو عذاب بیان کیا گیا ہے وہ **روزہ** رکھ کر توڑ دینے والے کیلئے ہے اور جو بِلا عُذرِ شَرعی **روزۂ رَمَضان** ترک کر دیتا ہے وہ بھی سَخْت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفیل ہمیں اپنے قہر و غضب سے بچائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تین بدبخت

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جس نے **ماہِ رَمَضان** کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بدبخت) ہے، جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بدبخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بدبخت) ہے۔''

(مُعجَم اَوسَط ج۲ ص٦۲ حديث۳۸۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناک مٹی میں مل جائے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اُس شخص کی ناک مٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینا داخل ہوا پھر اُس کی مَغفِرت ہونے

سے قبل گزر گیا اور اس آدمی کی ناک مٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اس کے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا اور اس کے والِدین نے اس کو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔" (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرسکا) (مسند احمد ج ۳ ص ٦١ حدیث ۷۴۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کے تین درجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی اگرچہ ظاہِری شَرط یہی ہے کہ روزہ دار قَصْداً کھانے پینے اور جِماع سے باز رہے۔ تاہم روزے کے کچھ باطِنی آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضَروری ہے تاکہ حقیقی معنوں میں ہم روزہ کی بَرَکتیں حاصِل کرسکیں۔ چُنانچِہ روزے کے تین دَرَجے ہیں:

(۱) عوام کا روزہ (۲) خَواص کا روزہ (۳) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ

(۱) عوام کا روزہ

روزے کے لُغوی معنٰی ہیں: "رُکنا" لہٰذا شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک قَصْداً کھانے پینے اور جِماع سے "رُکے رہنے" کو روزہ کہتے ہیں اور یہی **عوام** یعنی عام لوگوں کا **روزہ** ہے۔

(۲) خَواص کا روزہ

کھانے پینے اور جِماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جِسم کے تمام اَعْضا کو بُرائیوں سے "روکنا" **خَواص** یعنی خاص لوگوں کا **روزہ** ہے۔

(۳) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ

اپنے آپ کو تمام تر اُمور سے "روک" کر صِرف اور صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہونا، یہ **اَخَصُّ الْخَواص** یعنی خاصُ الْخاص لوگوں کا **روزہ** ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۶٦ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضَرورت اِس اَمر کی ہے کہ کھانے پینے وغیرہ سے "رُکے رہنے" کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تر اَعْضائے بَدَن کو بھی روزے کا پابند بنایا جائے۔

داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''روزے کی حقیقت ''رُکنا'' ہے اور رُکے رہنے کی بہُت سی شَرائِط ہیں مَثَلاً مِعْدے کو کھانے پینے سے رَوکے رکھنا، آنکھ کو بدنگاہی سے روکے رکھنا، کان کو غیبت سُننے، زَبان کو فُضول اور فِتنہ انگیز باتیں کرنے اور جِسْم کو حُکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی مُخالَفت سے روکے رکھنا روزہ ہے۔ جب بندہ اِن تمام شَرائِط کی پیروی کرے گا تب وہ حقیقتاً روزہ دار ہوگا۔'' (کَشفُ المَحجوب ص ۳۵۴،۳۵۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزہ رکھ کر بھی گناہ توبہ! توبہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدارا! اپنے حالِ زار پر تَرس کھایئے اور غور فرمایئے! کہ روزہ دار ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بِالکل جائز تھا، اب خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمَضان شریف سے پہلے حلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مُقدّس دِنوں میں منْع کردی گئیں تو جو چیزیں رَمَضانُ الْمُبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا، والِدین کوستانا، لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہوجائیں گی! روزہ دار جب رَمَضانُ الْمبارَک میں حلال وطیِّب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، حرام کام کیوں نہ چھوڑے؟ اب فرمایئے! جو شخص پاک اور حلال کھانا پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام بدستُور جاری رکھے وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ حاجت نہیں

یاد رکھئے! نبیوں کے سلطان، سَرورِ ذیشان، مَحْبوبِ رَحمٰن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: ''جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔'' (بُخاری ج ۱ ص ۶۲۸ حدیث ۱۹۰۳)

حضرتِ علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بُری بات سے مُراد ہر ناجائز گفتگو ہے جیسے جُھوٹ، بُہتان، غیبت، تُہمت، گالی، لَعن طَعن وغیرہ جن سے بچنا ضَروری ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ٤ ص ٤٩١) ایک اور مقام پر فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے: "صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لَغْو اور بے ہُودہ باتوں (یعنی وہ بات جس کے کرنے میں مَعاصی (یعنی نافرمانی) ہے اُس) سے بچاجائے۔" (المُستدرَك ج ٢ ص ٦٧ حدیث ١٦١١)

میں روزہ دار ہوں

حُضُور سراپا نُور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تم سے اگر کوئی لڑائی کرے، گالی دے تو تم اُس سے کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ١ ص ٨٧ حدیث ١)

اَعضا کے روزوں کی تعریف

اَعضا کا روزہ یعنی "جسم کے تمام حِصّوں کو گُناہوں سے بچانا۔" یہ صِرف روزوں ہی کیلئے مخصوص نہیں، بلکہ پُوری زندگی اِن اَعضا کو گناہوں سے بچانا ضروری ہے اور یہ جبھی ممکن ہے کہ ہمارے دِلوں میں خوب خوفِ خُدا عزّوجلّ پیدا ہوجائے۔ آہ! قیامت کے اُس ہَوشرُبا منظر کو یاد کیجئے جب ہر طرف "نَفسی نَفسی" کا عالَم ہوگا، سُورج آگ برسا رہا ہوگا، زَبانیں شِدّتِ پیاس کے سبب مُنہ سے باہَر نِکل پڑی ہوں گی، بیوی شَوہر سے، ماں اپنے لَختِ جِگر سے اور باپ اپنے نورِ نظر سے نَظر بچا رہا ہوگا، مُجرِموں کو پکڑ پکڑ کر لایا جارہا ہوگا، اُن کے مُنہ پر مُہر ماردی جائے گی اور اُن کے اَعضا اُن کے گُناہوں کی داستان سُنا رہے ہوں گے جِس کا "سُوْرَۃُ یٰسٓ" کی آیت نمبر 65 میں یوں تذکرہ کیا گیا ہے:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: آج ہم اِن کے مُونھوں پر مُہر کردیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

آہ! اے کمزور و ناتُواں اسلامی بھائیو! قِیامت کے اُس کڑے وَقت سے اپنے دِل کو ڈرایئے اور ہر وقت

اپنے اَعضائے بَدَن کو مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) سے باز رکھئے۔ اب اَعضا کے روزے کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں:

آنکھ کا روزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھ کا روزہ اِس طرح رکھنا چاہیئے کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرف اور صِرف جائز اُمور ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے مسجِد دیکھئے، قُرانِ کریم دیکھئے، مَزاراتِ اَولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی زیارت کیجئے، عُلَمائے کِرام، مشائخِ عِظام اور **اللہ** تبارَکَ وَ تَعالیٰ کے نیک بندوں کا دیدار کیجئے، **اللہ** عزّوجلّ دِکھائے تو کعبۂ مُعظَّمہ کے اَنوار دیکھئے، **مکّۂ مُکرّمہ** زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی مَہکی مَہکی گلیاں اور وہاں کے وادی و کُہسار دیکھئے، **مدینۂ منوّرہ** زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کے دَر و دیوار دیکھئے، سبز سبز گُنبد و مینار دیکھئے، میٹھے میٹھے مدینے کے صحرا و گلزار دیکھئے، سُنہری جالیوں کے اَنوار دیکھئے، جنّت کی پیاری پیاری کیاری کی بہار دیکھئے۔ تاجدارِ اَہلِ سُنّت حُضور مفتیٔ اَعظم ہِند سیِّدُنا محمد مُصطَفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن خدائے حنّان و منّان عزّوجلّ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کرتے ہیں: ؎

کچھ ایسا کردے مِرے کردگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش شریف)

پیارے روزہ دارو! آنکھ کا روزہ رکھئے اور ضَرور رکھئے بلکہ **آنکھ کا روزہ** تو ڈبل بارہ گھنٹے، تیسوں دِن اور بارہ مہینے ہونا چاہیئے۔ **اللہ** عزّوجلّ کی عطا کردہ **آنکھوں** سے ہرگز ہرگز **فلمیں** نہ دیکھئے، **ڈرامے** نہ دیکھئے، **نامَحرم** عورتوں کو نہ دیکھئے، شَہوت کے ساتھ **اَمرَدوں** کو نہ دیکھئے، کسی کا کُھلا ہوا سِتْر نہ دیکھئے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ بِلا ضَرورت اپنا کُھلا ہوا سِتْر بھی مت دیکھئے، **اللہ** عزّوجلّ کی یاد سے غافِل کرنے والے **کھیل تماشے** مَثَلاً ریچھ اور بندر کا ناچ وغیرہ نہ دیکھئے (ان کو نچانا اور ان کا ناچ دیکھنا دونوں کام ناجائز ہیں) کِرکِٹ، کبڈّی، فُٹ بال، ہاکی، تاش، شَطْرَنج، وِڈیو گیمز، ٹیبل فُٹ بال وغیرہ

وغیرہ کھیل نہ دیکھئے۔ (جب دیکھنے کی اِجازت نہیں تو کھیلنے کی اِجازت کس طرح ہوسکتی ہے؟ اور اِن میں بَعض کھیل تو ایسے ہیں جو نیکر یا جِڈّی پہن کر کھیلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گُھٹنے بلکہ **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ رانیں تک کُھلی رہتی ہیں اور اِس طرح دُوسروں کے آگے رانیں یا گُھٹنے کھولے رہنا گناہ ہے اور دُوسروں کو اِس طرف نظر کرنا بھی گناہ) کسی کے گھر میں بے اِجازت نہ جھانکئے، کسی کا خط یا چِٹّھی یا ڈائری کی تحریر شَرعی اجازت کے بِغیر نہ دیکھئے، **یادرکھئے! فرمانِ مُصطَفٰے** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: ’’جو اپنے بھائی کا خط بِغیر اِجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔‘‘ (اَلمُستَدرَک ج ۵ ص ۳۸۴ حدیث ۷۷۷۹)

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہو ایسی ہمیں حیا یارب!
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارب
دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گُنبد کی
بس ان کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارب (وسائلِ بخشش ص ۸۳، ۸۷)

کان کا روزہ

کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صِرف وصِرف جائز باتیں سُنیں۔ مَثَلاً **کانوں** سے تِلاوت و نَعت سُنئے، سُنّتوں بھرے بیانات سُنئے، اچّھی بات، اَذان و اِقامت سُنئے، سُن کر جواب دیجئے، ہرگز ہرگز گانے باجے اور مُوسیقی نہ سُنئے، جُھوٹے چُٹکلے نہ سُنئے، کسی کی غیبت نہ سُنئے، کسی کی چُغلی نہ سُنئے، کسی کے عَیب نہ سُنئے اور جب دو آدمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ **فرمانِ مُصطَفٰے** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: **جو شخص کسی قوم کی باتیں کان لگا کر سُنے حالانکہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں یا اس بات کو چُھپانا چاہتے ہوں تو قِیامت کے دن اس کے کانوں میں پِگھلا ہوا سِیسہ ڈالا جائے گا۔** (بُخاری ج ٤ ص ٤٢٣ حدیث ۷۰٤۲)

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی تری پسند کی باتیں فقط سنا یارب (وسائلِ بخشش ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زَبان کا روزہ

زَبان کا روزہ یہ ہے کہ زَبان صِرف وصِرف نیک وجائز باتوں کیلئے ہی حَرَکت میں آئے۔ مَثَلاً زَبان سے تِلاوتِ قُراٰن کیجئے، ذِکر و دُرُود کا وِرْد کیجئے۔ نَعت شریف پڑھئے، دَرْس دیجئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے، اچّھی اور پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے۔ فُضُول ''بک بک'' سے بچتے رہئے۔ خبردار! گالی گلوچ، جُھوٹ، غِیبت، چُغلی وغیرہ سے زَبان ناپاک نہ ہونے پائے کہ ''چمچہ اگر نَجاست سے آلودہ ہوگیا تو دو ایک گلاس پانی سے پاک ہوجائے گا مگر زَبان بے حَیائی کی باتوں سے ناپاک ہوگئی تو اِسے سات سَمُندر بھی نہیں دھوسکیں گے۔''

زَبان کی بے اِحتیاطی کی تباہ کاریاں

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضْوان کو ایک دِن روزہ رکھنے کا حُکْم دیا اور ارشاد فرمایا: جب تک میں اِجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی اِفْطار نہ کرے۔ لوگوں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضْوان ایک ایک کر کے حاضِرِ خدمتِ بابَرَکت ہوکر عَرْض کرتے رہے: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں روزے سے رہا، اِجازت دیجئے تاکہ روزہ کھول دُوں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُسے اِجازت مَرحمت فرمادیتے۔ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حاضِر ہوکر عَرْض کی: آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دوعورَتوں نے روزہ رکھا اور وہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں آنے سے حَیا محسوس کرتی ہیں، اُنہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے رُخِ انور پھیرلیا، اُنہوں نے پھر عَرْض کی، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر چہرۂ انور پھیرلیا، اُنہوں نے پھر یِہی بات دُہرائی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر چہرۂ انور پھیرلیا وہ پھر یِہی بات دُہرانے لگے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر رُخِ انور پھیرلیا، پھر

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ''اُن دونوں نے روزہ نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حُکم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو قے کر دیں۔'' وہ صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں فرمانِ شاہی سُنایا۔ اُن دونوں نے قے کی، تو قے سے جما ہوا خُون نِکلا۔ اُن صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدمتِ بابرَکت میں واپَس حاضِر ہو کر صُورتِ حال عَرض کی۔ مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قَسَم! جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔ (کیوں کہ انہوں نے غیبت کی تھی) (ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ٧٢ رقم ٣١)

ایک اور رِوایت میں ہے کہ جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مُنہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عَرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ دونوں پیاس کی شِدَّت سے مَرنے کے قریب ہیں۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حُکم فرمایا: ''اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ'' وہ دونوں حاضِر ہوئیں۔ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک پِیالہ منگوایا اور اُن میں سے ایک کو حُکم فرمایا: اِس میں قے کرو! اُس نے خون، پِیپ اور گوشت کی قے کی، حتّٰی کہ آدھا پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُوسری کو حُکم دیا کہ تم بھی اِس میں قے کرو! اُس نے بھی اِسی طرح کی قے کی، یہاں تک کہ پِیالہ بھر گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گُلشن کے مَہکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِن دونوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حلال کردہ چیزوں (یعنی کھانے، پینے وغیرہ) سے تو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (عِلاوہ روزے کے بھی) حرام رکھا ہے اُن (حرام چیزوں) سے روزہ اِفطار کر ڈالا! ہُوا یُوں کہ ایک لڑکی دُوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) لگیں۔[1] (مُسندِ اِمام احمد ج ٩ ص ١٦٥ حدیث ٢٣٧١٤)

[1] مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ''غیبت کی تباہ کاریاں'' پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیبت جیسے گناہِ کبیرہ سے بچنے کا خوب ذِہن بنے گا۔

عِلمِ غیبِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ **اللہ** عزّوجلّ کی عَطا سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو **عِلمِ غیب** حاصِل ہے اور آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنے غلاموں کے تمام مُعامَلات معلوم ہوجاتے ہیں۔ جبھی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجِد شریف میں بیٹھے بیٹھے **غیب کی خبر** ارشاد فرمادی۔ بَہَرحال **روزہ** ہو یا نہ ہو، **زَبان کا قُفلِ مدینہ** ہی بھلا ورنہ یہ ایسے گُل کھلاتی ہے کہ توبہ! اگر ان **تین اُصُولوں** کو پیشِ نظر رکھ لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عزّوجلّ بڑا نَفْع ہوگا: ﴿۱﴾ بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے ﴿۲﴾ فُضُول بات سے خاموشی اَفْضَل ہے ﴿۳﴾ اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

مِری زبان پہ قُفلِ مدینہ لگ جائے   فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہاتھوں کا روزہ

ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صِرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں۔ مَثَلاً باطہارت قرانِ کریم کو ہاتھ لگایئے، نیک لوگوں سے مُصافَحہ کیجئے۔ فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: ''**اللہ** عزّوجلّ کی خاطر آپَس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم مِلیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) پر دُرُود پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔'' (ابو یعلیٰ ج ۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱) ہوسکے تو کسی **یتیم** کے سر پر شَفْقَت سے ہاتھ پھیریئے کہ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عِوَض ایک ایک نیکی مِلے گی۔ (بچّہ یا بچّی اُس وَقت تک ہی یتیم ہیں جب تک نابالغ ہیں جُوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ لڑکا 12 اور 15 سال کے درمیان بالغ اور لڑکی 9 اور 15 سال کے درمیان بالِغہ ہوتی ہے) خبردار! کسی پر **ظُلْماً** ہاتھ نہ اُٹھیں، **رِشوت** لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال **چُرائیں**، نہ **تاش** کھیلیں نہ پتنگ اُڑائیں، نہ کسی **نامَحْرم عورت** سے مُصافَحہ کریں۔ (بلکہ شَہوَت کا اندیشہ ہو تو **اَمْرَد** سے بھی ہاتھ نہ مِلائیں)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یا رب! (وسائلِ بخشش ص۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پاؤں کا روزہ پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اُٹھیں تو صِرف وصِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں۔ مَثَلاً پاؤں چلیں تو مساجِد کی طرف چلیں، مَزاراتِ اولیا رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی کی طرف چلیں، عُلَما وصُلَحا کی زِیارت کے لئے چلیں، سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیلئے چلیں، نیک صُحبتوں کی طرف چلیں، کسی کی مدد کیلئے چلیں، کاش! **مکّۂ مکرّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً **ومدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کی طرف چلیں، سوئے مِنٰی وعَرَفات ومُزدَلفہ چلیں، طواف وسَعی میں چلیں۔ ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، ڈرامہ گاہ کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، شَطرَنج، لُڈو، تاش، کِرکِٹ، فُٹ بال، وِڈیو گیمز، ٹیبل فُٹ بال وغیرہ وغیرہ کھیل کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں کبھی تو ایسے بھی چلیں کہ بس مدینہ ہی مدینہ لَب پر ہو اور سَفَر بھی مدینے کا ہو۔ ؎

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یا رب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی مَعنوں میں روزے کی بَرَکتیں تو اُسی وَقت نصیب ہوں گی، جب ہم تمام اَعْضا کا بھی **روزہ** رکھیں گے، ورنہ بُھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصِل نہ ہوگا جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ عالی وَقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: ''بہُت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے روزے سے بُھوک اور پیاس کے سِوا کچھ حاصِل نہیں ہوتا، اور بہُت سے قِیام کرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے قِیام سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔'' (ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۲۰ حدیث ۱۶۹۰)

K الیکٹرک میں نوکری مل گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور سُنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ سُبْحٰنَ اللہ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سُنّتوں بھرے اجتِماعات اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا خوب مدنی بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ چُنانچہ 19.6.2003 کو اورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے دعوت دینے پر **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کی طرف رُخ ہوا مگر پابندی نہیں تھی۔ بے روزگاری کے سَبَب پریشانی تھی، انہوں نے ایک اسلامی بھائی کی ''انفرادی کوشش'' کے نتیجے میں 41 روزہ **مَدَنی اِنعامات ومَدَنی قافلہ کورس** کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں داخِلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عاشِقانِ رسول** کی صحبتوں اور بَرَکتوں نے ان پر مَدَنی رنگ چڑھا دیا، اور جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ **مَدَنی قافلہ کورس** پورا کرنے کے دوسرے یا تیسرے دن ان کے بعض دوستوں نے بتایا: K الیکٹرک (K-Electric) کو ملازِموں کی ضَرورت ہے، ہم نے بھی درخواستیں جَمع کروا دی ہیں آپ بھی کروا دیجئے۔ انہوں نے کہا: آج کل صِرْف درخواستوں پر کہاں! سِفارِشوں (بلکہ رشوتوں) پر نوکریوں کی ترکیب بنتی ہے! اپنے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ بِالآخِر اُن کے اِصرار پر انہوں نے ''درخواست'' جَمع کروا دی۔ ابتِداءً تحریری ٹیسٹ ہوئے پھر انٹرویو کے بعد میڈیکل ٹیسٹ کی صورت بنی۔ بے شُمار اثر و رُسوخ والی درخواستوں کے باوُجود وہ واحِد ایسے تھے کہ ہر جگہ کامیاب رہے! فائنل انٹرویو میں ان کے گھر والوں نے زور دیا کہ پینٹ شرٹ پہن کر جاؤ، مگر وہ تو عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے انگریزی لباس ترک کر چکے تھے لہٰذا سفید شلوار قمیص میں ہی پَہُنچ گئے۔ افسر نے ان کا مذہبی حُلیہ دیکھ کر بعض اسلامی معلومات کے سُوالات کئے۔ جن کے انہوں نے جوابات دے دیئے کیوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے یہ سب ''مَدَنی اِنْعامات و مَدَنی قافِلہ کورس'' کے اندر سیکھے ہوئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر کسی سفارش و رشوت کے انہیں ملازمت مل گئی۔ ان کے

گھر والے **دعوتِ اسلامی** کے ''مَدَنی قافِلہ کورس'' اور مَدَنی ماحول کی بَرَکت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی** کے مُحِبّ بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دعوتِ اسلامی کی **علاقائی مُشاوَرت** کے ذِمّے دار کی حیثیّت سے اپنے عَلاقے میں **سُنّتوں** کے ڈَنکے بجانے اور **مَدَنی اِنعامات** ومَدَنی قافِلوں کی دھومیں مچانے کی سعادت بھی ملی۔

نوکری چاہئے، آیئے آیئے　قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو

تنگدستی مٹے، دور آفت ہٹے　لینے کو بَرَکتیں، قافلے میں چلو　(وسائلِ بخشش ص۶۷۵،۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کی نیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کیلئے **نیّت** شَرط ہے۔ لہٰذا ''بے نیّتِ روزہ اگر کوئی اِسلامی بھائی یا اسلامی بہن صُبحِ صادِق کے بعد سے لے کر غُروبِ آفتاب تک بالکل نہ کھائے پئے تب بھی اُس کا **روزہ** نہ ہوگا'' (ماخوذ از رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۳) رَمَضان شریف کا **روزہ** ہو یا **نَفْل** یا **نَذْرِ مُعَیَّن** کا روزہ (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے کسی مخصوص دِن کے روزے کی مَنَّت مانی ہو مَثَلاً خُود سُن سکے اتنی آواز سے یوں کہا ہو کہ ''مجھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِس سال رَبیعُ الاوّل شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ ہے۔'' تو یہ **نَذْرِ مُعَیَّن** ہے اور اِس مَنّت کا پُورا کرنا واجب ہوگیا۔) اِن تینوں قِسم کے روزوں کے لئے غُروبِ آفتاب کے بعد سے لے کر ''نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی'' (اسے ضَحْوۂ کُبریٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے پہلے تک جب بھی **نیّت** کرلیں **روزہ** ہو جائے گا۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۳)

نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی کا وَقْت معلوم کرنے کا طریقہ

جس دِن کا **نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی** معلوم کرنا ہو اُس دِن کے صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک کا وَقْت شُمار کرلیجئے اور اُس سارے وَقْت کے دو حِصّے کرلیجئے پہلا آدھا حِصّہ خَتْم ہوتے ہی ''نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی'' کا وَقْت شُروع ہوگیا۔ مَثَلاً آج صُبحِ صادِق ٹھیک پانچ بجے ہے اور غُروبِ آفتاب ٹھیک چھ بجے۔ تو دونوں کے درمیان کا وَقْت کُل تیرہ گھنٹے ہوا، اِن کے

دو حِصّے کریں تو دونوں میں کا ہر ایک حِصّہ ساڑھے چھ گھنٹے کا ہوا۔اب صُبحِ صادِق کے پانچ بجے کے بعد والے اِبتِدائی ساڑھے چھ گھنٹے ساتھ مِلا لیجئے ، تو اِس طرح دِن کے ساڑھے گیارہ بجے کے فوراً بعد ''نِصفُ النَّہارِ شَرعی'' کا وَقت شُروع ہو گیا تو اب ان تین طرح کے روزوں کی نِیَّت نہیں ہو سکتی۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۹۳ مُلَخَّصاً)

بیان کردہ تین قِسم کے روزوں کے عِلاوہ دیگر جتنی بھی اَقسامِ روزہ ہیں اُن سب کیلئے یہ لازِمی ہے کہ راتوں رات یعنی غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر صُبحِ صادِق تک نِیَّت کر لیجئے ، اگر صُبحِ صادِق ہو گئی تو اب نِیَّت نہیں ہو سکے گی۔ مَثَلاً قضائے روزۂ رَمَضان ، کَفّارے کے روزے ، قضائے روزۂ نَفل (روزۂ نَفل شُروع کرنے سے واجِب ہو جاتا ہے ، اب بے عُذرِ شَرعی توڑنا گُناہ ہے۔ اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ عُذر سے ہو یا بلا عُذر ، اِس کی قضا بہر حال واجِب ہے) ''روزۂ نَذرِ غیرِ مُعَیَّن'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے روزہ کی مَنَّت تو مانی ہو مگر دِن مخصوص نہ کیا ہو اِس مَنَّت کا بھی پورا کرنا واجِب ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مانی ہوئی ہر شَرعی مَنَّت کا پورا کرنا واجِب ہے جب کہ زَبان سے اِس طرح کے اَلفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سن سکے ، مَثَلاً اِس طرح کہا: ''مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک روزہ ہے'' اب چُونکہ اِس میں دِن مخصوص نہیں کیا کہ کون سا روزہ رکھوں گا لہٰذا زِندگی میں جب بھی مَنَّت کی نِیَّت سے روزہ رکھ لیں گے مَنَّت ادا ہو جائے گی۔ مَنَّت کیلئے زَبان سے کہنا شَرط ہے اور یہ بھی شَرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سُن لیں ، مَنَّت کے اَلفاظ اِتنی آواز سے ادا تو کئے کہ خود سُن لیتا مگر بہرا پن یا کسی قِسم کے شور وغل وغیرہ کی وجہ سے سن نہ پایا جب بھی مَنَّت ہو گئی اِس کا پورا کرنا واجِب ہے) وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی نِیَّت رات میں ہی کر لینی ضَروری ہے۔ (ایضاً)

''مجھے ماہِ رَمَضان پیارا ہے'' کے بیس حُروف کی نسبت سے روزے کی نیَّت کے 20 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ ادائے روزۂ رَمَضان اور نَذرِ مُعَیَّن (یعنی مقرَّر کردہ منّت) اور نَفل کے روزوں کیلئے نِیَّت کا وَقت غُروبِ آفتاب کے

بعد سے ضَحْوۂ کُبریٰ یعنی نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی سے پہلے پہلے تک ہے اِس پورے وَقت کے دَوران آپ جب بھی نِیَّت کرلیں گے یہ روزے ہوجائیں گے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمحتار ج۳ ص۳۹۳)

﴿۲﴾ **نِیَّت** دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شَرط نہیں، مگر زَبان سے کہہ لینا مُستَحَب ہے اگر رات میں روزۂ رَمَضان کی نِیَّت کریں تو یُوں کہیں: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَان۔

ترجَمہ: میں نے نِیَّت کی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے کل اِس رَمَضان کا فَرض روزہ رکھوں گا۔

﴿۳﴾ اگر دن میں نِیَّت کریں تو یُوں کہیں: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ہٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَان۔

ترجَمہ: میں نے نِیَّت کی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے آج اِس رَمَضان کا فَرض روزہ رکھوں گا۔ (جَوہرہ ج۱ ص۱۷۵)

﴿۴﴾ **عَرَبی** میں نِیَّت کے کلِمات ادا کرنے اُسی وَقت **نِیَّت** شُمار کئے جائیں گے جبکہ اُن کے معنٰی بھی آتے ہوں، اور یہ بھی یادرہے کہ زَبان سے **نِیَّت** کرنا خواہ کسی بھی زَبان میں ہو اُسی وَقت کارآمد ہوگا جبکہ اُس وَقت دِل میں بھی **نِیَّت** مَوجُود ہو۔ (اَیضاً)

﴿۵﴾ **نِیَّت** اپنی مادَری زَبان میں بھی کی جاسکتی ہے، عَرَبی میں کریں خواہ کسی اور زَبان میں، **نِیَّت** کرتے وَقت دِل میں اِرادہ مَوجُود ہونا شَرط ہے، وَرنہ بے خیالی میں صِرف زَبان سے رَٹے رَٹائے جملے ادا کرلینے سے **نِیَّت** نہ ہوگی۔ ہاں زَبان سے رَٹی ہوئی **نِیَّت** کہہ لی مگر بعد میں نِیَّت کیلئے مقرّرہ وَقت کے اندر دِل میں بھی نِیَّت کرلی تو اب نِیَّت صحیح ہے۔ (رَدُّالمحتار ج۳ ص۳۳۲)

﴿۶﴾ **اگر دِن میں نِیَّت کریں تو ضَروری ہے کہ یہ نِیَّت کریں کہ میں صُبحِ صادِق سے روزہ دار ہوں۔ اگر اِس طرح نِیَّت** کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صُبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔ (جَوہرہ ج۱ ص۱۷۵ و رَدُّالمحتار ج۳ ص۳۹۴)

﴿۷﴾ دِن میں وہ نِیَّت کام کی ہے کہ صُبحِ صادِق سے **نِیَّت** کرتے وَقت تک روزے کے خِلاف کوئی اَمر (یعنی مُعامَلہ) نہ پایا گیا

ہو۔البتّہ صُبحِ صادِق کے بعد بھول کر کھا پی لیا یا جِماع کر لیا تب بھی نِیَّت صحیح ہو جائے گی۔(مُلَخَّص از رَدُّالْمحتار ج۳ ص۳۶۷)

﴿۸﴾ آپ نے اگر یوں نِیَّت کی کہ ''کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے''۔یہ نِیَّت صحیح نہیں، آپ روزہ دار نہ ہوئے۔ (عَالمگِیری ج۱ ص۱۹۵)

﴿۹﴾ ماہِ رَمَضان کے دِن میں نہ روزے کی نِیَّت کی نہ یہ کہ ''روزہ نہیں'' اگرچِہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا ہے تو روزہ نہ ہوگا۔ (عَالمگِیری ج۱ ص۱۹۵)

﴿۱۰﴾ غُروبِ آفتاب کے بعد سے لے کر رات کے کسی وَقْت میں بھی نِیَّت کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھایا پِیا تو نِیَّت نہ ٹُوٹی، وہ پہلی ہی کافی ہے پھر سے نِیَّت کرنا ضَروری نہیں۔ (جَوْھَرہ ج۱ ص۱۷۵)

﴿۱۱﴾ آپ نے اگر رات میں روزے کی نِیَّت تو کی مگر پھر راتوں رات پکّا اِرادہ کر لیا کہ ''روزہ نہیں رکھوں گا'' تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی نِیَّت جاتی رہی۔اگر نئی نِیَّت نہ کی اور دِن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تو روزہ نہ ہوا۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۳۹۸)

﴿۱۲﴾ دَورانِ نَماز کلام (بات چیت) کی نِیَّت تو کی مگر بات نہیں کی تو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔اِسی طرح روزے کے دَوران توڑنے کی صِرف نِیَّت کر لینے سے روزہ نہیں ٹُوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔ (جَوْھَرہ ج۱ ص۱۷۵)

﴿۱۳﴾ سَحَری کھانا بھی نِیَّت ہی ہے خواہ ماہِ رَمَضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سَحَری کھاتے وَقْت یہ اِرادہ ہے کہ صُبح کو روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سَحَری کھانا نِیَّت نہیں۔ (اَیضاً ص۱۷۶)

﴿۱۴﴾ رَمَضانُ الْمُبارَک کے ہر روزے کے لئے نئی نِیَّت ضَروری ہے۔پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پُورے ماہِ رَمَضان کے روزے کی نِیَّت کر بھی لی تو یہ نِیَّت صِرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔ (اَیضاً)

﴿۱۵﴾ ادائے رَمَضان اور نَذْرِ مُعَیَّن اور نَفْل کے علاوہ باقی روزے مَثَلاً قضائے رَمَضان اور نَذْرِ غیرِ مُعَیَّن اور نَفْل کی قضا اور نَذْرِ مُعَیَّن کی قَضا اور کَفّارے کا روزہ اور تَمَتُّع[1] کا روزہ اِن سب میں عَین صُبْح چمکتے (یعنی ٹھیک صُبْحِ صادق کے) وَقْت یا رات میں نیّت کرنا ضَروری ہے اور یہ بھی ضَروری ہے کہ جو **روزہ** رکھنا ہے خاص اُسی مَخْصُوص روزے کی **نیّت** کریں۔ اگر اِن روزوں کی **نیّت** دِن میں (یعنی صُبْحِ صادِق سے لیکر ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے پہلے) کی تو نَفْل ہوئے پھر بھی اِن کا پُورا کرنا ضَروری ہے، توڑیں گے تو قضا واجِب ہوگی، اگر چِہ یہ بات آپ کے عِلْم میں ہو کہ میں جو **روزہ** رکھنا چاہتا تھا یہ وہ **روزہ** نہیں ہے بلکہ نَفْل ہی ہے۔ (دُرِّمُختَار ج۳ ص۳۹۳)

﴿۱۶﴾ آپ نے یہ گُمان کر کے **روزہ** رکھا کہ میرے ذِمّے روزے کی قضا ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گُمان غَلَط تھا۔ اگر فوراً توڑ دیں تو کوئی حَرَج نہیں، البتّہ بہتر یِہی ہے کہ پورا کرلیں۔ اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازِم ہوگیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قضا واجِب ہے۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۳۹۹)

﴿۱۷﴾ رات میں آپ نے قضا روزے کی **نیّت** کی، اگر اب صُبْح شُروع ہوجانے کے بعد اِسے نَفْل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کرسکتے۔ (ایضاً ص۳۹۸) **ہاں راتوں رات نیّت تبدیل کی جاسکتی تھی۔**

﴿۱۸﴾ دَورانِ نَماز بھی اگر روزے کی **نیّت** کی تو یہ **نیّت** صحیح ہے۔ (دُرِّمُختَار و رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۳۹۸)

﴿۱۹﴾ کئی روزے قضا ہوں تو **نیّت** میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس **رَمَضان** کے پہلے روزے کی قضا، دوسرے کی قضا اور

---

[1] : حَج کی تین قسمیں ہیں (۱) قِران (۲) تَمَتُّع (۳) اِفراد۔ قِران اور تَمَتُّع والے پر حج ادا کرنے کے بعد بطورِ شُکرانہ حج کی قُربانی کرنا واجِب ہے جبکہ اِفراد والے کیلئے مُستحب۔ اگر قِران اور تَمَتُّع والے بہت زیادہ مسکین اور مُحتاج ہیں مگر قِران اور تَمَتُّع کی نیت کرلی ہے اور اب ان کے پاس نہ کوئی قُربانی کے لائق جانور ہے نہ رقم نہ ہی کوئی ایسا سامان وغیرہ ہے جسے فروخت کر کے قُربانی کا اِنتِظام کرسکیں تو اب قُربانی کے بدلے ان پر دس روزے واجِب ہوں گے۔ تین روزے حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوّالُ المُکرم سے نویں ذُوا الحجّۃِ الحرام تک اِحرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ترتیب وار رکھنا ضَروری نہیں، ناغہ کرکے بھی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نویں ذُوا الحجّۃِ الحرام کو رکھیں اور پھر تیرہ ذُوا الحجّۃِ الحرام کے بعد بقیہ سات روزے جب چاہیں رکھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر رکھیں۔

اگر کچھ اِس سال کے قضا ہو گئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ نِیّت ہونی چاہیے کہ اِس رَمضان کی قضا اور اُس رَمضان کی قضا اور اگر دِن اور سال کو مُعَیَّن (یعنی Fix) نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔(عالمگیری ج۱ ص۱۹۶)

﴿۲۰﴾ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے رَمضان کا روزہ رکھ لینے کے بعد قصداً (یعنی جان بُوجھ کر) توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اِس روزے کی قضا بھی ہے اور (اگر کَفّارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کَفّارے کے بھی۔ اب آپ نے اِکسٹھ روزے رکھ لئے قضا کا دِن مُعَیَّن (fix) نہ کیا تو اِس میں قضا اور کَفّارہ دونوں ادا ہو گئے۔ (ایضاً)

داڑھی والی بچّی!

روزہ اور دیگر اعمال کی نیّتیں سیکھنے کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہانوں کی بَرَکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک خوشگوار وخوشبودار "مَدَنی بہار" آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ رنچھوڑ لائن (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار عاشِقانِ رسول کے تین دن کے مَدَنی قافلے میں ایک تقریباً 26 سالہ اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے، وہ دُعا میں بَہُت گریہ وزاری کرتے تھے۔ اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا کہ میری ایک ہی مَدَنی مُنّی ہے اور اُس کے چِہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شُروع ہو گئے ہیں! اِس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سَبَب سامنے نہیں آرہا اور کوئی بھی عِلاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شُرکائے مَدَنی قافلہ نے ان کی مَدَنی مُنّی کیلئے دُعا کی۔ سفر مکمّل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مَسَرَّت سے جُھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچّی کی امّی نے بتایا کہ آپ کے مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مَدَنی مُنّی کے چِہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

سَحَری کرنا سُنّت ہے

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں روزے جیسی عظیمُ الشّان نعمت عنایت عطا فرمائی اور ساتھ ہی قُوّت کیلئے سَحَری کی نہ صِرف اِجازت مَرحمت فرمائی، بلکہ اِس میں ہمارے لئے ڈھیروں ثوابِ آخرت بھی رکھ دیا۔

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ کبھی سَحَری کرنے سے رہ جاتے ہیں تو فخریہ یوں کہتے سنائی دیتے ہیں: ''ہم نے تو آج بِغیر سَحَری کے روزہ رکھا ہے!'' **مکّی مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے دِیوانو!** یہ فخر کا موقع ہرگز نہیں، **سَحَری کی سُنَّت** چھوٹنے پر تو افسوس ہونا چاہیے کہ افسوس! تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک عظیم سُنّت چھوٹ گئی۔

ہزار سال کی عبادت سے بہتر

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شَرَفُ الدّین **المعروف** بابا بُلبُل شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''**اللہُ ربُّ العِزّت** نے مجھے اپنی رَحمت سے اِتنی طاقت بَخشی ہے کہ میں بِغیر کھائے پیئے اور بِغیر ساز و سامان کے بھی اپنی زندگی گُزار سکتا ہوں۔ مگر چُونکہ یہ اُمور حُضُور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّت نہیں ہیں، اِس لئے میں اِن سے بچتا ہوں، **میرے نزدیک سُنّت کی پیروی ہزار سال کی** (نفل) **عِبادت سے بہتر ہے۔**'' بہرحال تمام تر اَعمال کا حُسن و جمال اِتّباعِ سُنّتِ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پنہاں ہے۔

سونے کے بعد سَحَری کی اِجازت نہ تھی

اِبتِداءً روزہ رکھنے والے کو غُروبِ آفتاب کے بعد صِرف اُس وَقت تک کھانے پینے کی اِجازت تھی جب تک وہ سو نہ جائے، اگر سو گیا تو اب بیدار ہو کر کھانا پینا ممنوع تھا۔ مگر ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے بندوں پر اِحسانِ عظیم فرماتے ہوئے سَحَری کی اِجازت مَرحمت فرمادی، اِس کا سَبَب بیان کرتے ہوئے **خزائنُ العِرفان** میں صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی نَقل کرتے ہیں:

سَحَری کی اجازت کی حکایت

حضرتِ سَیِّدُ نا صِرمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مِحنَتی شخص تھے۔ایک دن بَحالتِ **روزہ** اپنی زمین میں دِن بھر کام کرکے شام کو گھر آئے۔اپنی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانا طَلَب کیا، وہ پکانے میں مصروف ہوئیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھکے ہوئے تھے، آنکھ لگ گئی۔کھانا تیّار کرکے جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے سے اِنکار کر دیا۔کیوں کہ اُن دِنوں (غُروبِ آفتاب کے بعد) سوجانے والے کیلئے کھانا پینا مَمنُوع ہوجاتا تھا۔چُنانچِہ کھائے پیے بِغیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دِن بھی **روزہ** رکھ لیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوری کے سَبَب **بے ہوش** ہوگئے۔ (تفسیرِ خازن ج۱ ص۱۲۶) تو ان کے حق میں یہ آیتِ مُقدَّسہ نازِل ہوئی:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (پ۲،البقرۃ:۱۸۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پَوپھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پُورے کرو۔

اِس آیتِ مُقدَّسہ میں رات کو سِیاہ ڈورے سے اور صُبحِ صادِق کو سفید ڈورے سے **تَشبیہ** (تَش۔بِیہ) دی گئی۔ معنٰی یہ ہیں کہ تمہارے لئے رَمَضانُ الْمُبارَك کی راتوں میں کھانا پینا مُباح (یعنی جائز) قرار دے دیا گیا ہے۔

(خزائن العرفان ص ٦٢ بتصرف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزے کا **اَذانِ فَجر** سے کوئی تَعلُّق نہیں یعنی فَجر کی اَذان کے دَوران کھانے پینے کا کوئی جَواز ہی نہیں۔اَذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے آپ کو کھانا پینا بند کرنا ہوگا۔

"سُنّت" کے تین حُرُوف کی نسبت سے سَحَری کے مُتَعلِّق 3 فرامینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ روزہ رکھنے کیلئے سَحَری کھا کر قُوَّت حاصِل کرو اور دن (یعنی دوپہر) کے وَقْت آرام (یعنی قَیلُولہ) کرکے رات کی عِبادت کیلئے طاقت حاصِل کرو۔ (ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۲۱ حدیث۱۶۹۳)

﴿۲﴾ تین آدمی جتنا بھی کھالیں اُن سے کوئی حِساب نہ ہوگا بشرطیکہ کھانا حَلال ہو (۱) روزہ دار اِفطار کے وَقْت (۲) سَحَری کھانے والا (۳) مجاہِد جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے میں سَرحدِ اسلام کی حِفاظَت کرے۔ (مُعجَم کبیر ج۱۱ ص۲۸۵ حدیث ۱۲۰۱۲)

﴿۳﴾ سَحَری پوری کی پوری بَرَکت ہے پَس تم نہ چھوڑو چاہے یِہی ہو کہ تم پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے فِرِشتے رَحمت بھیجتے ہیں سَحَری کرنے والوں پر۔ (مُسند امام احمد ج۴ ص۸۸ حدیث۱۱۳۹۶)

کیا روزے کے لیے سَحَری شرط ہے؟

سَحَری روزے کیلئے شَرط نہیں، سَحَری کے بِغیر بھی روزہ ہوسکتا ہے مگر جان بُوجھ کر سَحَری نہ کرنا مُناسِب نہیں کہ ایک عظیم سُنَّت سے مَحرُومی ہے اور سَحَری میں خُوب ڈٹ کر کھانا ہی ضَروری نہیں، چند کھجوریں اور پانی ہی اگر بہ نِیّتِ سَحَری استِعمال کر لیں جب بھی کافی ہے۔

کھجور اور پانی سے سَحَری

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بِن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَحَری کے وَقْت مجھ سے فرمایا: "میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے مجھے کچھ کھلاؤ۔" تو میں نے کچھ کھجوریں اور ایک برتن میں پانی پیش کیا۔

(السُّنَنُ الکُبریٰ لِلنَّسائی ج۲ ص۸۰ حدیث۲۴۷۷)

کھجور سے سحری کرنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزہ دار کیلئے ایک تو سحری کرنا بذاتِ خود سُنَّت اور کھجور سے سحری کرنا دوسری سُنَّت، کیوں کہ **اللہ** تعالیٰ کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور سے سحری کرنے کی ترغیب دی ہے۔ چُنانچہ سَیِّدُنا سائِب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نِعْمَ السَّحُوْرُ التَّمْرُ۔ یعنی کھجور بہترین سحری ہے۔'' (مُعجَم کبیر ج۷ ص۱۵۹ حدیث ۶۶۸۹)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ یعنی کھجور مومن کی کیا ہی اچھی سحری ہے۔''

(ابوداوٗد ج ۲ ص۴۴۳ حدیث ۲۳۴۵)

سحری کا وقت کب ہوتا ہے؟

حنفیوں کے بہُت بڑے عالم حضرتِ عَلّامہ مولانا علی قاری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی فرماتے ہیں: ''بعضوں کے نزدیک سحری کا وَقت آدھی رات سے شُروع ہوجاتا ہے۔'' (مِرقاۃُ المفاتیح ج٤ ص٤٧٧)

سحری میں تاخیر اَفضل ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا یَعْلٰی بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تین چیزوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ محبوب رکھتا ہے (۱) اِفطار میں جلدی اور (۲) سحری میں تاخیر اور (۳) نَماز (کے قیام) میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔'' (مُعجَم اَوسَط ج۵ ص۳۲۰ حدیث ۷۴۷۰)

سحری میں تاخیر سے کونسا وقت مُراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سحری میں تاخیر کرنا مُستَحَب ہے مگر اتنی تاخیر بھی نہ کی جائے کہ صُبحِ صادِق کا شُبہ ہونے لگے! یہاں ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہوتا ہے کہ ''تاخیر'' سے مُراد کون سا وَقت ہے؟ مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الحَنّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں فرماتے ہیں: ''اِس سے مُراد رات کا چھٹا حِصّہ ہے۔'' پھر سُوال ذِہن میں اُبھرا کہ رات کا

چھٹا حِصّہ کیسے معلوم کیا جائے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ **غُروبِ آفتاب سے لے کر صُبحِ صادِق تک رات کہلاتی ہے۔** مَثَلاً کسی دِن **سات** بجے شام کو سُورج غُروب ہوا اور پھر **چار** بجے صُبحِ صادِق ہوئی۔ اِس طرح غروبِ آفتاب سے لے کر صُبحِ صادِق تک جو نو گھنٹے کا وَقفہ گُزرا وہ رات کہلایا۔ اب رات کے اِن نو گھنٹوں کے برابر برابر چھ حِصّے کر دیجئے۔ ہر حِصّہ **ڈیڑھ گھنٹے** کا ہوا، اب رات کے آخِری ڈیڑھ گھنٹے (یعنی اڑھائی بجے تا چار بجے) کے دوران صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے **سَحَری** کرنا تاخیر سے کرنا ہوا۔ **سَحَری** و اِفطار کا وَقت روزانہ بدلتا رہتا ہے۔ بیان کئے ہوئے طریقے کے مُطابِق جب چاہیں رات کا چھٹا حِصّہ نِکال سکتے ہیں۔ اگر رات **سَحَری** کرلی اور روزے کی نِیَّت بھی کرلی۔ تب بھی بَقِیَّہ رات کے دوران کھا پی سکتے ہیں، نئی نِیَّت کی حاجت نہیں۔

اَذانِ فجر نَماز کیلئے ہے نہ کہ روزہ بند کرنے کیلئے!

بَعض لوگ صُبحِ صادِق کے بعد فَجر کی اَذان کے دوران کھاتے پیتے رہتے ہیں، اور بَعض کان لگا کر سُنتے ہیں کہ ابھی فُلاں مسجِد کی اَذان خَتم نہیں ہوئی یا کہتے ہیں: وہ سُنو! دُور سے اَذان کی آواز آرہی ہے! اور یوں کچھ نہ کچھ کھا لیتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر اپنی اِصطِلاح میں ''روزہ بند'' کرتے ہیں۔ آہ! اِس طرح ''روزہ بند'' تو کیا کریں گے روزے کو بِالکل ہی ''کُھلا'' چھوڑ دیتے ہیں اور یوں صُبحِ صادِق کے بعد کھا پی لینے کے سبب ان کا روزہ ہوتا ہی نہیں، اور سارا دن بُھوک پیاس کے سوا کچھ ان کے ہاتھ آتا ہی نہیں۔ ''روزہ بند'' کرنے کا تَعلُّق اَذانِ فَجر سے نہیں صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضَروری ہے، جیسا کہ آیتِ مُقَدَّسہ کے تحت گزرا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو عَقلِ سَلیم عطا فرمائے اور صحیح اَوقات کی مَعلومات کر کے روزہ نَماز وغیرہ عِبادات دُرُست بجالانے کی توفیق مَرحمت فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کھانا پینا بند کر دیجئے

عِلمِ دین سے دُوری کے سبب آج کل کافی لوگ اَذان یا سائرن ہی پر **سَحَری** و اِفطار کا دار و مَدار رکھتے ہیں بلکہ بَعض تو اَذانِ فَجر کے دَوران ہی ''روزہ بند''

کرتے ہیں۔ اِس عام غَلَطی کو دُور کرنے کیلئے کیا ہی اچھا ہو کہ **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں روزانہ صُبْحِ صادِق سے تین مِنَٹ پہلے ہر مَسجِد میں بُلند آواز سے صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد کہنے کے بعد اِس طرح تین بار اِعلان کر دیا جائے: "**عاشِقانِ رسول مُتَوَجِّہ ہوں، آج سَحَری کا آخِری وَقْت (مَثَلاً) چار بج کر بارہ مِنَٹ ہے، وَقْت خَتْم ہو رہا ہے، فوراً کھانا پینا بند کر دیجئے، اَذان کا ہر گز اِنْتِظار نہ فرمایئے، اَذانِ سَحَری کا وَقْت خَتْم ہو جانے کے بعد نَمازِ فَجْر کے لئے دی جاتی ہے۔**"

ہر ایک کو یہ بات ذِہن نشین کرنی ضَروری ہے کہ اَذانِ **فَجْر** صُبْحِ صادِق کے بعد ہی دینی ہوتی ہے اور وہ "روزہ بند" کرنے کیلئے نہیں بلکہ صِرْف **نَمازِ فَجْر** کیلئے دی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی قافِلے کی نیّت کرتے ہی مشکل آسان ہوگئی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر فرماتے رہئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا وآخرت کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آپ کی ذَوق اَفزائی کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک "مَدَنی بہار" گوش گزار کرتا ہوں، چُنانچِہ لانڈھی (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بڑے بھائی کی شادی کے دن قریب آرہے تھے، اَخراجات کا اِنتِظام نہیں تھا، انہیں سَخت تشویش تھی، قَرض لینے کا ذِہن بھی نہیں بن رہا تھا کہ ادا کرنے میں تاخیر کی صورت میں جان سے پیاری مَدَنی تحریک، "**دعوتِ اسلامی**" کے نام پر بٹّا لگ سکتا ہے۔ ایک دن اِنْتِہائی پریشانی کے عالَم میں انہوں نے نَمازِ ظُہر ادا کی اور دل ہی دل میں نیّت کی کہ اگر رقم کا اِنتِظام ہو گیا تو **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کروں گا۔ نَماز سے فراغت کے بعد ابھی نَمازیوں سے مُلاقات اور **اِنْفِرادی کوشش** میں مَصرُوف تھے کہ امام صاحِب جو رِشتے میں ان کے تایا جان

تھے اوران کی پریشانی سے واقِف بھی۔ اُنہوں نے انہیں بُلایا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر سُوال کے خود ہی رَقْم دینے کا وعدہ فرمالیا۔ وہ اسلامی بھائی دوسرے ہی دن مَدَنی قافِلے کے مسافر بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے ان کی اُلجھن دُور ہوگئی۔ تاریخ طے ہوتے وَقت بارِ قَرض تلے دَبے ہوئے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑے بھائی جان کی شادی بھی ہوگئی اور قَرض بھی اُتر گیا۔

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو شادیاں بھی رچیں، قافلے میں چلو
قرض اتر جائے گا، خوب رزق آئے گا سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹے بھائی کی مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے ادائے قَرض کا انتِظام، رَقْم کا اِہتِمام اور بڑے بھائی کی شادی والا کام ہوگیا۔

قرض سے نجات کا عمل

ہر نَماز کے بعد سات بار **سُوْرَۃُ قُرَیْش** (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر دُعا مانگئے۔ پہاڑ جتنا قرض ہو گا تب بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہو جائے گا۔ عَمَل تا حُصُولِ مُراد جاری رکھیے۔

قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (ترجمہ: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حلال رِزْق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فَضْل وکرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کردے) تا حُصُولِ مُراد ہر نَماز کے بعد 11، 11 بار اور صُبح وشام 100، 100 بار روزانہ (اوّل وآخِر ایک ایک بار دُرُود شریف) پڑھئے۔ مروی ہوا کہ ایک مُکاتَب[۱] نے حضرتِ

[۱]: مُکاتب: اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا مُعاہدہ کیا ہوا ہو۔ (جَوْھَرہ ج۲ ص۱۴۲ مُلَخَّصاً)

مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں عرض کی: ''میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے۔'' آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صِیر[1] جتنا دَین (یعنی قرض) ہوگا تو اللہ تعالٰی تمہاری طرف سے ادا کردے گا، تم یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ (ترجمہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حلال رِزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل وکرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کردے) (تِرمِذی ج ۵ ص ۳۲۹ حدیث ۳۵۷۴)

صُبح وشام کی تعریف: آدھی رات کے بعد سے لے کر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبح اور اِبتِداءِ وقتِ ظُہر سے غُروبِ آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔

مَدَنی مشورہ: پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرکے وہاں دُعا مانگے، اگر خود مجبور ہے مَثَلاً اسلامی بہن ہے تو اپنے گھر میں سے کسی اور کو سفر پر بھجوائے۔

اِفطار کا بیان

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہوجائے، اِفطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے، نہ سائرن کا اِنتِظار کیجئے نہ اَذان کا، فوراً کوئی چیز کھا یا پی لیجئے مگر کھجور یا چھوارا یا پانی سے اِفطار کرنا سُنّت ہے۔ ''فتاوٰی رضویہ'' میں ہے، **سوال:** روزہ اِفطار کرنا کس چیز سے مَسنون (سُنّت) ہے۔ **جواب:** خُرمائے تَر (یعنی کھجور) اور نہ ہو تو خُشک (یعنی چھوارا) اور نہ ہو تو پانی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۶۲۸-۶۲۹)

[1]: صِیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (اَلنِّھایۃ ج ۳ ص ۶۱)

اِفطار کی دُعا

اِفطار کرلینے کے بعد مَثَلاً **کھجور** کھا کر یا تھوڑا سا پانی پی لینے کے بعد سُنَّت پر عمل کرنے کی نِیَّت سے نیچے دی ہوئی دُعا بھی پڑھیے، کہ مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بوقتِ اِفْطار یہ دُعا پڑھتے: **اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔** (ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزْق سے اِفطار کیا۔) (ابو داوٗد ج ۲ ص ۴۴۷ حدیث ۲۳۵۸) دوسری حدیثِ پاک میں **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اے علی! جب تم رَمَضان کے مہینے میں روزہ رکھو تو اِفطار کے بعد یہ دُعا پڑھو: **اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔** (ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزْق سے اِفطار کیا) تو تمہارے لیے تمام روزے داروں کی مِثْل اَجْر لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہیں کی جائے گی۔" (بُغْیۃ الباحِث عن زوائِدِ مسندِ الحارث ج ۱ ص ۵۲۷ حدیث ۴۶۹) اس کے بعد ہو سکے تو مزید دُعائیں بھی کیجئے کہ وقتِ قبول ہے۔

اِفطار کے لیے اذان شرط نہیں

اِفْطار کی دُعا عُموماً قبل اَز اِفطار پڑھنے کا رواج ہے مگر امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے "فتاوٰی رضویہ (مُخَرَّجہ) جلد 10 صَفْحَہ 631" میں اپنی تحقیق یِہی پیش کی ہے کہ دُعا اِفطار کے بعد پڑھی جائے۔ اِفطار کیلئے اَذان شَرْط نہیں، ورنہ اُن عَلاقوں یا شہروں میں روزہ کیسے کھلے گا جہاں مَساجِد ہی نہیں یا اَذان کی آواز نہیں آتی۔ بہرحال اَذان نَمازِ مغرِب کیلئے ہوتی ہے۔ جہاں مَساجِد ہوں! زہے نصیب! وہاں یہ طریقہ رائج ہو جائے کہ جیسے ہی آفتاب غُروب ہونے کا یقین ہو جائے، بُلند آواز سے "صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد" کہنے کے بعد اس طرح تین بار اعلان کر دیا جائے: **"عاشِقانِ رسول! روزہ اِفْطار کر لیجئے۔"**

"مدینہ" کے پانچ حُروف کی نسبت سے اِفطار کے فضائل کے مُتعلِّق 5 فرامینِ مُصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ "ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک اِفطار میں جلدی کریں گے۔" (بُخاری ج۱ ص۶٤٥ حدیث۱۹۵۷)

اِفْطار کروانے کی عظیمُ الشّان فضیلت

﴿۲﴾ "جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے اِسْتِغْفار کرتے ہیں اور جبرِیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) شبِ قَدر میں اُس کیلئے اِسْتِغْفار کرتے ہیں۔" (مُعجم کبیر ج٦ ص۲٦۲ حدیث٦۱٦۲)

جِبرِیل امین کے مُصافَحہ کرنے کی عَلامت

﴿۳﴾ "جو حَلال کمائی سے رَمَضان میں روزہ اِفْطار کروائے رَمَضان کی تمام راتوں میں فِرِشتے اُس پر دُرُود بھیجتے ہیں اور شبِ قَدر میں جِبرِیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) اُس سے مُصافَحہ کرتے ہیں اور جس سے جِبرِیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) مُصافَحہ کرلیں اُس کی آنکھیں اَشک بار ہوجاتی ہیں اور اس کا دل نَرم ہوجاتا ہے۔" (جَمعُ الْجَوامِع ج۷ ص۲۱۷ حدیث۲۲۵۳٤)

﴿٤﴾ "جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جنّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔" (ابن خُزَیمہ ج ۳ ص ۱۹۲ حدیث۱۸۸۷)

﴿۵﴾ "جب تم میں کوئی روزہ اِفْطار کرے تو کھجور یا چُھوہارے سے اِفْطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ مِلے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔" (تِرمذی ج۲ ص۱٦۲ حدیث٦۹۵)

سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِفطار

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نَماز سے پہلے تَر

کھجوروں سے روزہ اِفطار فرماتے، تَر **کھجوریں** نہ ہوتیں تو چند خُشک **کھجوریں** یعنی چھوہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چُلّو پانی پیتے۔'' (ابوداوٗد ج۲ ص۴۴۷ حدیث۲۳۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مُبارکہ میں **سَحَری** اور اِفطار میں **کھجور** کے استِعمال کی ترغیب موجود ہے، بے شک **کھجور** میں لاتعداد برکتیں اور کئی بیماریوں کا عِلاج ہے۔

سیِّدی اعلیٰ حضرت کی پچّیس پُشت شریف کے پچّیس حُروف کی نسبت سے کھجور کے 25 مَدَنی پھول

《۱》 **اللہ** کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحّت نِشان ہے: ''**عالِیہ**'' (یعنی مدینۃ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں مسجِدِ قُبا شریف کی جانب ایک جگہ کا نام) کی **عَجوہ** (مدینۂ منورہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کی سب سے عظیم کھجور کا نام) میں ہر بیماری سے شِفا ہے۔ ایک روایت کے مطابِق ''سات روز تک روزانہ **سات عَجْوَہ کھجوریں** کھانا جُذام (یعنی کوڑھ) میں نَفْع دیتا ہے۔'' (الکامل لابن عدی ج۷ ص ۴۰۷)

《۲》 **میٹھے میٹھے آقا**، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نِشان ہے: **عَجْوَہ** کھجور جنّت سے ہے، اس میں **زَہر** سے شِفا ہے۔ (ترمذی ٤ ص۱۷ حدیث ۲۰۷۳) **بُخاری** شریف کی روایت کے مُطابِق جس نے نَہار مُنہ **عَجْوَہ** کھجور کے سات دانے کھالئے اس دن اسے **جادو** اور **زَہر** بھی نُقصان نہ دے سکیں گے۔ (بُخاری ج۳ ص۵۴۰ حدیث ۵۴۴۵)

《۳》 **سَیِّدُنا** ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، کھجور کھانے سے **قُولَنْج** (یعنی بڑی انتڑی کا درد) نہیں ہوتا۔ (کَنزُ العُمّال ج۱۰ ص۱۲ حدیث ۲۸۱۹۱)

《٤》 **طبیبوں** کے طبیب، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحّت نِشان ہے:

''نہار مُنہ کھجور کھاؤ اس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیرص۳۹۸ حدیث۶۳۹۴)

﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا رَبِیع بن خُثَیم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک حامِلہ کے لئے کھجور سے اور مریض کیلئے شَہد سے بہتر کسی چیز میں شِفا نہیں۔'' (تفسیرِ دُرِّ مَنْثُورج۵ ص۵۰۵)

﴿۶﴾ سیِّدی محمد احمد ذَہبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''حامِلہ کو کھجوریں کھلانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت بُردبار اور نَرم مِزاج ہوگا۔''

﴿۷﴾ جو فاقے (یعنی بھوک) کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو اُس کیلئے کھجور بہُت مُفید ہے کیونکہ یہ غذائیت سے بھرپور ہے اس کے کھانے سے جلد توانائی بحال ہوجاتی ہے، لہٰذا کھجور سے اِفْطار کرنے میں یہ حِکمت بھی ہے۔

﴿۸﴾ روزے میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تبخیر (تَب۔خیر) مِعْدہ اور جگر کے وَرَم کا سَخت خَطرہ ہے، کھجور کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے نقصان کا خطرہ ٹل جاتا ہے، مگر سَخت ٹھنڈا پانی ہرگز نہیں پینا چاہئے۔

﴿۹﴾ کھجور اور ککڑی[1]، نیز کھجور اور تَربوز ایک ساتھ کھانا نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے[2] اس میں بھی حکمتوں کے مدنی پھول ہیں۔ طبیبوں کا کہنا ہے کہ اس سے جِنْسی و جسمانی کمزوری اور دُبلا پَن دور ہوتا ہے۔ مکّھن کے ساتھ کھجور کھانا بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے۔ (ابن ماجہ ج۴ ص۴۱ حدیث ۳۳۳۴)

﴿۱۰﴾ کھجور کھانے سے پُرانی قَبض دُور ہوتی ہے۔

﴿۱۱﴾ دَمے، دل، گُردے، مَثانے، پِتّے اور آنتوں کے اَمراض میں کھجور مُفید ہے۔ یہ بَلْغَم خارِج کرتی، مُنہ کی خُشکی دور کرتی اور پیشاب آور ہے۔

﴿۱۲﴾ دل کی بیماری اور کالا مَوتیا کیلئے کھجور گُٹھلی سمیت کوٹ کر کھانا مُفید ہے۔

[1] مسلم ص۱۱۳۰ حدیث ۲۰۴۳۔ [2] شمائلِ تِرمذی ص۱۲۱ حدیث ۱۹۰

﴿۱۳﴾ کَھجور بھگو کر اس کا پانی پی لینے سے **جگر** کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ **دَسْت** کی بیماری میں بھی یہ پانی مُفید ہے۔
(رات کو بھگو کر صبح نِہار مُنہ اس کا پانی پئیں مگر بھگونے کے لئے پانی ڈال کر فریزر میں نہ رکھیں)

﴿۱۴﴾ کَھجور دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقَوِّی (مُ۔قَوْ۔وِی یعنی طاقت دینے والی) غِذا ہے، یہ غذا بیماری کے بعد کی کمزوری دور کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔

﴿۱۵﴾ کَھجور کھانے سے زَخْم جلدی بھرتا ہے۔

﴿۱۶﴾ **یَرْقان** (یعنی پیلیا) کیلئے کَھجور بہترین دَوا ہے۔

﴿۱۷﴾ تازہ پکّی کھجوریں صَفرا (یعنی "**پِت**"، جس سے قَے کے ذَریعے کڑوا پانی نکلتا ہے) اور تیزابیت کو خَتْم کرتی ہیں۔

﴿۱۸﴾ کَھجور کی گُٹھلیاں آگ میں جلا کر اس کا مَنْجن بنا لیجئے، یہ دانت چمکدار اور مُنہ کی بد بُو دور کرتا ہے۔

﴿۱۹﴾ کَھجور کی جلی ہوئی گُٹھلیوں کی راکھ لگانے سے زَخْم کا خون بند ہوتا اور زَخْم بھر جاتا ہے۔

﴿۲۰﴾ کَھجور کی گُٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر دھونی لینے سے بواسیر کے مَسّے خُشک ہو جاتے ہیں۔

﴿۲۱﴾ کَھجور کے درخت کی جڑوں یا پتّوں کی راکھ سے مَنْجن کرنا دانتوں کے درد کیلئے مفید ہے، جڑوں یا پتّوں کو پانی میں اُبال کر اُس سے کلیاں کرنا بھی **دانتوں** کے دَرْد میں فائِدے مند ہے۔

﴿۲۲﴾ جسے کَھجور کھانے سے کسی قِسْم کا نقصان (side effect) ہوتا ہو وہ اَنار کے رس یا خَشْخاش یا کالی مِرچ کے ساتھ اِستِعمال کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

﴿۲۳﴾ **اُدھ** پکّی اور پُرانی کَھجوریں بَیک وَقْت (یعنی ایک ہی وَقْت میں) کھانا نقصان دِہ ہے۔ اسی طرح کَھجور کے ساتھ انگور یا کِشْمِش یا مُنَقّٰی ملا کر کھانا، کَھجور اور اَنْجیر بَیک وَقْت کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کَھجوریں کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں کَھجوریں کھانا مُضِر یعنی نُقصان دِہ ہے۔

﴿۲۴﴾ **ایک** وَقْت میں 5 تولہ (یعنی 58.32 گرام) سے زیادہ کھجوریں نہ کھائیں۔ پُرانی کھجور کھاتے وَقْت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیوں کہ اس میں بعض اَوقات سُرسُریاں (یعنی چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتی ہیں، لہٰذا صاف کر کے کھایئے۔ جس کھجور میں کیڑے ہونے کا گُمان ہو اُسے صاف کئے بغیر کھانا مکروہ ہے۔ بیچنے والے چمکانے کیلئے اکثر سرسوں کا تیل لگا دیتے ہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ کھجوریں چند منٹ کیلئے پانی میں بھگو دیجئے تاکہ مکّھیوں کی بیٹ اور میل کچیل وغیرہ چھوٹ جائے پھر دھو کر استِعمال فرمایئے۔ دَرَخْت کی پکی ہوئی کھجوریں **زیادہ مُفید** ہوتی ہیں۔ (مگر دھوئے بغیر کھجوریں بلکہ کوئی سا پھل اور سبزی وغیرہ استعمال نہ کریں ورنہ گرد وغبار، مکھیوں، کیڑے مکوڑوں کی بیٹ اور جراثیم کُش دواؤں کے اثرات پیٹ میں جا کر بیماریوں کا باعث ہو سکتے ہیں)

﴿۲۵﴾ **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْماً کی کھجوروں کی گٹھلیاں مت پھینکئے، کسی ادب کی جگہ ڈال دیجئے یا دریا بُرد فرما دیجئے، بلکہ ہو سکے تو سَروتے (سَ۔رَوْ۔تے) سے باریک ٹکڑیاں کر کے یا پیس کر ڈِبیہ میں ڈال کر جیب میں رکھ لیجئے اور چھالیہ کی جگہ استِعمال کر کے اس کی بَرَکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دنیا کے کسی بھی خطّے کی ہو جب **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْماً کی فَضاؤں میں داخل ہوئی تو مدینے کی ہو گئی لہٰذا عاشِقانِ رسول اُس کا اَدب کرتے ہیں۔

کیا حدیث میں بتایا ہوا عِلاج ہر ایک کر سکتا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ ''کھجور کے 25 مدنی پھول'' میں مختلف اَمراض میں ''کھجور'' کے ذریعے عِلاج تجویز کیا گیا ہے، اِس سلسلے میں آیندہ سُطُور کا بغور مُطالعہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نَفْع بخش پائیں گے۔ چُنانچہ (حدیث پاک: ''فِی الْحَبَّۃِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّام۔ یعنی کالا دانہ (کلونجی) میں موت کے سِوا ہر بیماری سے شِفا ہے'' کے تَحت) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: ہر مرض (میں شِفا) سے مُراد ہر بَلغمی اور رُطُوبت کے اَمراض میں (شِفا ہے)، کیونکہ **کلونجی** گرم اور خُشک ہوتی ہے لہٰذا مَرطُوب (یعنی تَری والی) اور سردی کی

بیماریوں میں مُفید ہوگی۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: یہاں مُراد عَرَب کی عام بیماریاں ہیں (مرقات) یعنی کلونجی عَرَب کی عام بیماریوں میں مُفید ہے۔ خیال رہے کہ احادیثِ شریفہ کی دوائیں کسی حاذِق طبیب (یعنی ماہر طبیب) کی رائے سے استِعمال کرنی چاہئیں (اہلِ عرب کو تجویز کردہ دوائیں) صِرف (اپنی) رائے سے استِعمال نہ کریں کہ ہمارے (طَبْعی) مِزاج اہلِ عَرَب کے (طَبْعی) مِزاج سے جُداگانہ ہیں۔ (مراۃ ج۶ص۲۱۶،۲۱۷) ساتھ ہی یہ بھی خاص تاکید ہے کہ **اِس کتاب میں دیا ہوا کوئی بھی نُسخہ اپنے طبیب سے مشورہ کئے بِغیر استِعمال نہ کیا جائے اگرچِہ یہ نُسخہ اُسی بیماری کیلئے ہو جس سے آپ دوچار ہوں۔** یاد رہے! لوگوں کی طَبْعی (طَب۔عی) کیفیّات جُدا جُدا ہوتی ہیں، بسا اوقات ایک ہی **دوا** کسی کیلئے شِفا و آرام کا باعث بنتی ہے تو کسی کیلئے **موت کا پیام** لاتی ہے۔ لہٰذا آپ کی جسمانی کیفیّات سے واقف آپ کا مخصوص طبیب ہی یہ طے کرسکتا ہے کہ آپ کو کون سا نُسخہ مُوافِق آسکتا ہے اور کون سا نہیں۔

اِفطار کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: (1) ''بے شک روزہ دار کے لئے اِفطار کے وَقْت ایک ایسی دُعا ہوتی ہے جو رَدّ نہیں کی جاتی۔'' (ابنِ ماجہ ج۲ ص۲۵۰ حدیث ۱۷۵۳)

(2) ''تین شخصوں کی دُعا رَدّ نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ بادشاہِ عادِل کی اور ﴿۲﴾ روزہ دار کی بوقتِ اِفْطار اور ﴿۳﴾ مَظْلُوم کی۔ اِن تینوں کی دُعا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بادَلوں سے بھی اُوپر اُٹھالیتا ہے اور آسمان کے دروازے اُس کیلئے کُھل جاتے ہیں اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: ''مجھے میری عزّت کی قَسَم! میں تیری ضَرور مَدَد فرماؤں گا اگرچِہ کچھ دیر بعد۔'' (ایضاً ص ۳۴۹ حدیث ۱۷۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم کھانے پینے میں رہ جاتے ہیں

پیارے روزہ دارو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِفْطار کے وَقْت دُعا قبول ہوتی ہے، آہ! اِس قَبولیّت کی گھڑی میں ہمارا نَفْس اِس موقع پر سخت آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ اِس وَقْت اکثر ہمارے آگے اَنواع و اَقسام کے پَھلوں، کباب، سموسوں، پکوڑوں

کے ساتھ ساتھ گرمی کا موسم ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے شربت کے جام بھی مَوجود ہوتے ہیں، اِدھر سورج غُروب ہوا، اُدھر کھانوں اور شربتوں پر ہم ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں کہ دُعا یاد ہی نہیں رہتی! دُعا تو دُعا ہمارے کچھ اسلامی بھائی اِفطار کے دَوران کھانے پینے میں اس قَدَر مشغول ہو جاتے ہیں کہ ان کو نَمازِ مغرب کی پُوری جَماعت تک نہیں مِلتی، بلکہ مَعَاذَاللّٰہ بعض تو اِس قَدَر سُستی کرتے ہیں کہ گھر ہی میں اِفْطار کر کے وَہیں پر بغیر جَماعت نَماز پڑھ لیتے ہیں۔ تَوبہ! توبہ!!

جنّت کے طلب گارو! اتنی بھی غفلت مت کیجئے!! نَمازِ باجَماعت کی شریعت میں نہایت سخت تاکید آئی ہے۔ یاد رکھئے! بِلا کسی صحیح شَرْعی مجبوری کے مسجِد کی پنج وَقتہ نَماز کی پہلی جَماعت ترک کر دینا گُناہ ہے۔

غذا سے اِفطار کے بعد نَماز کیلئے مُنہ صاف کرنا ضَروری ہے

بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ کَھجور سے اِفْطار کر کے فوراً اچّھی طرح مُنہ صاف کر لے اور نَمازِ باجَماعت میں شریک ہو جائے۔ آج کل مسجِد میں لوگ پھل پکوڑے وغیرہ کھانے کے بعد اچّھی طرح مُنہ صاف نہیں کرتے یوں ہی جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں حالانکہ غِذا کا معمولی ذرّہ یا ذائِقہ بھی مُنہ میں نہیں ہونا چاہئے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مُتَعَدّد اَحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ ''جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے مُنہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وَقْت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت اِیذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔'' حُضُورِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مِسواک کر لے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قراءت (قِرا۔ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اس کے مُنہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتے کے مُنہ میں داخِل ہو جاتی ہے[1] اور ''طَبَرانی نے کبیر'' میں حضرتِ سیِّدُنا ابو اَیُّوب اَنصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت کی ہے

[1] شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۳۸۱ رقم ۲۱۱۷۔

کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رِیزے پھنسے ہوں۔(مُعجَم کبِیر ج ٤ ص١٧٧ حدیث ٤٠٦١، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج١٠ص ٦٢٤۔٦٢٥) مسجِد میں اَفطار کرنے والوں کیلئے اکثر مُنہ صاف کرنا دشوار ہوتا ہے کہ اچّھی طرح صفائی کرنے بیٹھیں تو جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا مشورہ ہے کہ صِرْف ایک آدھ کھجور کھا کر پانی پی لیں پانی کو مُنہ کے اندر خوب جُنْبِش دیں یعنی ہلائیں تاکہ کھجور کی مٹھاس اور اس کے اَجزا چھوٹ کر پانی کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں ضَرورتاً دانتوں میں خِلال بھی کریں۔ اگر مُنہ صاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ صِرْف پانی سے افطار کرلیجئے۔ مجھے وہ روزہ دار بڑے پیارے لگتے ہیں جو طرح طرح کی نعمتوں کے تھالوں سے بے نیاز ہو کر غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد کی پہلی صَف میں، پانی لے کر بیٹھ جائیں کہ اِس طرح اِفْطار سے جلدی فراغت بھی ملے، مُنہ بھی صاف رہے اور پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز بھی نصیب ہوجائے۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! گُزَشْتہ حدیثِ مُبارَک میں فرمایا گیا ہے کہ ''اِفْطار کے وَقْت دُعا رَدّ نہیں کی جاتی۔'' بَعض اَوقات قَبُولِیَّتِ دُعا کے اِظہار میں تاخیر ہوجاتی ہے تو ذِہن میں یہ بات آتی ہے کہ دُعا آخر قبول کیوں نہیں ہوئی! جبکہ حدیثِ مُبارَک میں تو قبولِ دُعا کی بِشارت آئی ہے۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** بظاہِر تاخیر سے نہ گھبرایئے۔ سیِّدی **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے والدِ گرامی حضرتِ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سیِّدُنا نَقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''**اَحْسَنُ الْوِعاءِ لِاٰدابِ الدُّعاءِ**'' صَفْحَہ **55** پر نَقْل کرتے ہیں:

دُعا کے تین فوائد

سَرورِ معصوم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے روایت ہے: دُعا بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی: ﴿۱﴾ یا اُس کا گُناہ بَخشا جاتا ہے۔ یا ﴿۲﴾ دنیا میں اُسے فائِدہ حاصِل ہوتا ہے۔ یا ﴿۳﴾ اُس کے لئے آخرت میں بَھلائی جَمْع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُستَجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنّا کرے گا: کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قَبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے

واسطے جمع رہتیں۔ (اَلْمُستدرَک ج۲ص۱٦٥حدیث۱۸٦۲،احسنُ الوعاء، ص٥٥)

دُعا میں پانچ سَعادتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعا رائگاں تو جاتی ہی نہیں، اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہِر نہ بھی ہو تب بھی آخِرت میں اَجرو ثواب مِل ہی جائے گا لہٰذا دُعا میں سُستی کرنا مُناسب نہیں۔

"یاعفوُّ" کے پانچ حُروف کی نسبت سے 5 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **پہلا** فائدہ یہ ہے کہ **اللہ** عزّوجلّ کے حُکم کی پَیروی ہوتی ہے کہ اُس کا حُکم ہے مجھ سے دُعا مانگا کرو۔ چُنانچہ پارہ 24 **سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن** آیت 60 میں ارشاد ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

﴿۲﴾ **دُعا** مانگنا سُنَّت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اکثر اَوقات **دُعا** مانگتے۔ لہٰذا دُعا مانگنے میں **اِتّباعِ سُنّت** کا بھی شَرَف حاصِل ہوگا۔

﴿۳﴾ **دُعا** مانگنے میں اِطاعتِ رَسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بھی ہے کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **دُعا** کی اپنے غلاموں کو تاکید فرماتے رہتے۔

﴿٤﴾ **دُعا** مانگنے والا عابِدوں کے زُمرے (یعنی گروہ) میں داخِل ہوتا ہے کہ دُعا بذاتِ خُود ایک عبادت بلکہ عبادت کا بھی مَغز ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔** یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔ (ترمذی ج٥ص۲٤۳حدیث۳۳۸۲)

﴿۵﴾ دُعا مانگنے سے یا تو اُس کا گُناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخرت کا ذَخیرہ بن جاتی ہے۔

نہ جانے کون سا گُناہ ہو گیا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ دُعا مانگنے میں **اللہ** رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حَبیب ماہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت بھی ہے، دُعا مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعا مانگنے سے عِبادت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخرت کے مُتَعَدِّد فوائِد حاصِل ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعا کی قَبُولیَّت کیلئے بَہُت جلدی مچاتے بلکہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! باتیں بناتے ہیں کہ ہم تَو اتنے عَرصے سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وَظائف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر ہماری حاجَت پُوری ہوتی ہی نہیں، بلکہ بعض یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں:

''کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے! جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!!''

نماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں!!!

حیرت انگیز تو یہ ہے کہ اس طرح کی ''بَھڑاس'' نِکالنے والے بسا اَوقات بے نَمازی ہوتے ہیں! گویا نماز نہ پڑھنا تو (**مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ) کوئی گُناہ ہی نہیں ہے! چِہرہ دیکھو تو دُشمنانِ مُصْطَفٰے آتَش پَرَستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم سُنَّت داڑھی مُبارَک چِہرے سے غائِب! نیز جُھوٹ، غیبت، چُغلی، وَعْدہ خلافی، بدگُمانی، بدنِگاہی، والِدَین کی نافرمانی، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ گُناہ عادت میں شامل ہونے کے باوُجُود زبان پر یہ اَلفاظِ شکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں: ؎

''کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے! جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!!''

جِگری دوست کی بات ہم نہ مانیں!

ذرا سوچئے تو سہی! کوئی جِگری دوست کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا کام نہ کریں۔ اِتّفاق سے کبھی اُسی دوست سے کام پڑ جائے تو آپ پہلے ہی سَہمے رہیں گے کہ میں نے تو اُس کا ایک بھی کام نہیں کیا، اب وہ بھلا میرا کام کیسے کرے گا! اگر آپ نے ہِمّت کرکے بات کی اور اُس نے کام نہ کیا تب بھی آپ شِکْوَہ نہیں کرسکیں گے، کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے اُس دوست کا کام نہیں کیا تھا۔

اب ذرا ٹھنڈے دِل سے غور کیجئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے اَحکام جاری فرمائے، مگر ہم اُس کے کون کون سے حکم پر عمل کرتے ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اُس کے کئی اَحکامات کی بجا آوری میں ہم نے غَفلت سے کام لیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے بات سمجھ میں آگئی ہو کہ خود تو اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے حُکموں پر عمل نہ کریں، مگر وہ کسی بات (یعنی دُعا) کا اثر ظاہِر نہ فرمائے تو شِکْوَہ وشِکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جِگری دوست کی کوئی بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی خَتْم کردے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمانِ عالی کی خلاف وَرزی کریں، پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فِہرِس سے خارِج نہیں کرتا، لُطف وکرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمایئے! جو بندے اِحسان فراموشی کا مُظاہَرہ کررہے ہیں اگر وہ بھی بَطورِ سزا اپنے اِحسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے؟ یقیناً اُس کی عِنایت کے بغیر بندہ ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتا، ارے! وہ اپنی عظیمُ الشّان نعمت ہوا جو کہ بِالکل مُفت عطا فرما رکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو لاشوں کے اَنْبار لگ جائیں!!

قبولیتِ دُعا میں تاخیر کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اَوقات قبولیّتِ دُعا کی تاخیر میں کافی مَصْلَحَتیں ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حُضور، سراپا نُور، فیض گنجُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرسُرور ہے: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی پیارا دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالٰی جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) سے

ارشاد فرماتا ہے: ''ٹھہرو! ابھی نہ دو تاکہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔'' اور جب کوئی کافر یا فاسِق دُعا کرتا ہے، فرماتا ہے، ''اے جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام)! اِس کا کام جلدی کردو، تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز مکروہ (یعنی ناپسند) ہے۔''

(کَنْزُ الْعُمَّال ج۲ ص۳۹ حدیث۳۲۶۱، اَحسَنُ الْوِعَاء ص۹۹)

نیک بندے کی دُعا قبول ہونے میں تاخیر کی حکمت (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا یَحْیٰی بن سَعید بن قَطَّان (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان) نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو خواب میں دیکھا، عَرض کی: اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اکثر دُعا کرتا ہوں اور تُو قبول نہیں فرماتا؟ حُکم ہوا: ''اے یَحْیٰی! میں تیری آواز کو پسند کرتا ہوں، اِس واسِطے تیری دُعا کی قَبولِیَّت میں تاخیر کرتا ہوں۔'' (رسالہ قُشیریہ ص۲۹۷، اَحسَنُ الْوِعَاء ص۹۹)

''**فضائلِ دُعا**'' صَفْحَہ 97 میں **آدابِ دُعا** بیان کرتے ہوئے حضرتِ رئیسُ **الْمُتَکَلِّمِین** مولانا نَقی عَلی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

جلدی مچانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی!

(دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) **دُعا** کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خُدائے تعالٰی تین آدمیوں کی **دُعا** قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گُناہ کی **دُعا** مانگے۔ دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطعِ رِحْم ہو۔ تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے **دُعا** مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی۔ (مسلم ص۱۴۶۳ حدیث۲۷۳۵)

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی **دُعا** نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی رِشتے دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی **دُعا** بھی نہ مانگیں اور **دُعا** کی قَبولِیَّت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ **دُعا** قبول نہیں کی جائے گی۔

اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعاءِ پر اعلٰی حضرت، امامِ اَہلِ سُنَّت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حاشِیہ تحریر فرمایا ہے اور اس کا نام **ذَیْلُ الْمُدَّعاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعاءِ** رکھا ہے۔ **مکتبۃُ الْمدینہ** نے تخریج و

تَسہیل کے ساتھ اِسے ''فضائلِ دُعا'' کے نام سے شائع کیا ہے۔اسی کتاب کے حاشیے میں ایک مَقام پر دُعا کی قبولیَّت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مَخْصُوص اور نہایَت ہی عِلْمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

افسروں کے پاس تو بار بار دھکّے کھاتے ہو مگر......

سَگانِ دُنیا (یعنی دُنیوی اَفسروں) کے اُمّیدواروں (یعنی اُن سے کام نِکلوانے کے آرزو مندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمّیدواری (اور انتظار) میں گُزارتے ہیں، صُبْح وشام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں، (دَھکّے کھاتے ہیں) اور وہ (اَفسران) ہیں کہ رُخ نہیں مِلاتے، جواب نہیں دیتے، جِھڑکتے، دِل تنگ ہوتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، اُمّیدواری میں لگایا تو بیگار (بے کار محنت) سَر پر ڈالی، یہ حضرت گِرہ (یعنی اُمّید وار جیب) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار (فُضُول محنت) کی بَلا اُٹھاتے ہیں، اور وہاں (یعنی افسروں کے پاس دَھکّے کھانے میں) برسوں گزریں ہُنُوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (ہی) ہے، مگر یہ (دنیوی افسروں کے پاس دھکّے کھانے والے) نہ اُمّید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن، اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْن عَزَّ جَلَالُہٗ کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گُزرا اور شِکایَت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثر نہ ہوا! یہ اَحْمق اپنے لئے اِجابَت (یعنی قبولیَّت) کا دروازہ خُود بند کر لیتے ہیں۔ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ، یَقُوْلُ: دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ**۔ ترجمہ: ''تُمہاری دُعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٢٠٠ حدیث ٦٣٤٠)

بعض تو اِس پر ایسے جامے سے باہَر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں کہ اَعْمال واَدْعِیَہ (یعنی اَوراد و دُعاؤں) کے اَثر سے بے اِعْتِقاد، بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے وَعدۂ کرم سے بے اِعْتِماد، **وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْجَوَاد**۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اَے بے حَیا! بے شرمو!! ذرا اپنے گِریبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے

کہے اور تم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اَوّل تو آپ لجاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غَرَض دِیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اَصلاً محلِّ شِکایَت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو، کہ تم **مالِک عَلَی الْاِطْلَاق عَزَّ جَلَالُہٗ** کے کتنے اَحکام بَجالاتے ہو؟ اُس کے حکم بَجانہ لانا اور اپنی دَرخواست کا خواہی نَخواہی (ہرصُورت میں) قَبول چاہنا کیسی بے حَیائی ہے!

او اَحمَق! پھر فَرق دیکھ! اپنے سَر سے پاؤں تک نَظرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہَر وَقْت ہر آن کتنی کتنی ہزار دَرْ ہزار دَرْ ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم بندے (یعنی فِرِشتے) تیری حِفاظت کو پَہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سَر سے پاؤں تک صِحّت و عافِیت، بلاؤں سے حفاظَت، کھانے کا ہَضْم، فُضْلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفْع، خون کی رَوانی، اَعْضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کِس مُنہ سے شِکایَت کرتا ہے؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بَھلائی کا ہے میں ہے! تُو کیا جانے کیسی سَخت بَلا آنے والی تھی کہ اِس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دُعا نے دَفْع کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وَعدہ سچّا ہے اور قَبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعْتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ **وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی** (اور **اللہ** کی پناہ وہ پاک ہے اور عَظَمت والا)۔

اَے ذَلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شَرَف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک، مُتَعالی (یعنی بُلند) نام لینے، اپنی طرف مُنہ کرنے، اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اس فَضْلِ عظیم پر نثار۔

او بے صَبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اِس آستانِ رَفیع کی خاک پر لَوٹ جا۔ اور لپٹارہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ پکارنے، اُس سے مناجات کرنے کی لَذّت میں ایسا ڈوب جا کہ اِرادہ ومراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اِس دروازے سے ہرگز محروم نہ پھریگا کہ **مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْمِ انْفَتَحَ** (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کُھل گیا) **وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ** (اور توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے)۔

(فضائلِ دُعا ص ۱۰۰ تا ۱۰۴)

دُعا کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے

حضرتِ سیِّدُنا مولانا نَقی علی خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اے عزیز! تیرا پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ترجمہ: میں دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب مُجھ سے دُعا مانگے۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۸۶)

فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ (پ ۲۳، صٰفّٰت: ۷۵) ترجمہ: ہم کیا اَچّھے قبول کرنے والے ہیں۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (پ ۲۴، مؤمن: ۶۰) ترجمہ: مُجھ سے دُعا مانگو میں قبول فرماؤں۔

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے دَر سے محروم نہیں کرے گا اور اپنے وَعدے کو وَفا فرمائے گا۔ وہ اپنے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے فرماتا ہے:

وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ (پ ۳۰، الضحیٰ: ۱۰) ترجمہ: سائل کو نہ جھڑک۔

آپ کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دُور کرے گا! بلکہ وہ تجھ پر نَظَرِ کرم رکھتا ہے کہ تیری دُعا کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَال۔**

(فضائلِ دُعا ص ۹۸)

عِرقُ النِّساء کا دَرد جاتا رہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے دُعا مانگنے والوں کے مسائل حل ہونے کے کافی واقِعات ہیں۔ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ہمارا **مَدَنی قافلہ** ٹھٹھہ شہر وارِد ہوا، شُرکا میں سے ایک اسلامی بھائی کو **عِرقُ النِّساء** کا شدید دَرد اُٹھتا تھا، بے چارے شدّتِ درد سے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ایک بار دَرد کے سَبَب رات بھر سو نہ سکے۔آخری دن **امیرِ قافِلہ** نے فرمایا: آیئے! سب مل کر ان کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ چُنانچہ دُعا شُروع ہوئی، ان اسلامی بھائی کا بیان ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَورانِ دُعا ہی دَرد میں کمی آنی شُروع ہوگئی اور کچھ دیر کے بعد **عِرقُ النِّساء کا دَرد بالکل جاتا رہا۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقْت کافی عَرصہ ہو چُکا ہے وہ دن، آج کا دن ان کو پھر کبھی **عِرقُ النِّساء** کی تکلیف نہیں ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں عَلاقائی **مَدَنی قافِلہ** ذِمّے دار کی حیثیّت سے مَدَنی قافِلوں کی دھومیں مچانے کی خدمت بھی ملی۔

گر ہو عِرقُ النِّسا، عارِضہ کوئی سا دے خدا صِحّتیں، قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۷۵، ۶۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے **عِرقُ النِّساء** جیسی مُوذی بیماری سے نجات مل گئی۔ **عِرقُ النِّساء** کی پہچان یہ ہے کہ اِس میں چڈّھے (یعنی ران کے جوڑ) سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک شدید دَرد ہوتا ہے۔یہ مرض برسوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔

عرق النساء کے دو روحانی علاج

﴿۱﴾ دَرد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اوّل آخر دُرُود شریف، **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** ایک بار اور سات مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر دم کر دیجئے: **اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ** (یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے مَرَض دُور فرمادے) اگر دوسرا دم کرے تو عَنِّیْ کی جگہ عَنْہُ (یعنی اس سے) کہے۔ (مدّت: تاحُصُولِ شِفا) ﴿۲﴾ **یَا مُحْیِیْ** سات بار پڑھ کر گیس ہو یا پیٹھ یا پیٹ میں تکلیف یا عِرْقُ النِّساء یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عُضْو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اپنے اوپر دم کردیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ (مدّتِ علاج: تاحُصُولِ شِفا)

روزہ توڑنے والی 14 چیزیں

﴿۱﴾ کھانے، پینے یا ہَمبِستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۵)

﴿۲﴾ حُقّہ، سِگار، سگریٹ، چُرٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے، اگرچِہ اپنے خیال میں حَلْق تک دُھواں نہ پہنچتا ہو۔ (ایضاً ص۹۸۶)

﴿۳﴾ پان یا صِرف تَمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچِہ بار بار اس کی پیک تھوکتے رہیں، کیوں کہ حَلْق میں اُس کے باریک اَجزا ضرور پہنچتے ہیں۔ (ایضاً)

﴿۴﴾ شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو مُنہ میں رکھنے سے گُھل جاتی ہیں مُنہ میں رکھی اور تھوک نِگل گئے، روزہ جاتا رہا۔ (ایضاً)

﴿۵﴾ دانتوں کے دَرمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گئے یا کم ہی تھی مگر مُنہ سے نکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (دُرِّ مُختَار ج۳ ص۴۵۲)

﴿۶﴾ دانتوں سے خون نِکل کر حَلْق سے نیچے اُترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اُس کا مَزا حَلْق میں محسوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مَزا بھی حَلْق میں محسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔ (ایضاً ص۴۲۲)

﴿۷﴾ روزہ یاد رہنے کے باوُجود حُقْنَہ[1] لیا۔ یا ناک کے نتھنوں سے دوا چڑھائی روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۴)

[1]: یعنی کسی دوا کی بتّی یا پچکاری پیچھے کے مقام میں چڑھانا جس سے اِجابت ہوجائے۔

﴿۸﴾ کُلّی کررہے تھے بِلاقَصد (یعنی بغیر ارادے کے) پانی حَلْق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دِماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) ہو۔ یوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز پھینکی وہ اُس کے حَلْق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

﴿۹﴾ سوتے میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھالیا، یا مُنہ کھلا تھا، پانی کا قَطرہ یا بارِش کا اَولا حَلْق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۸۶، جوہرہ ج ۱ ص ۱۷۸)

﴿۱۰﴾ دُوسرے کا تھوک نگل لیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ میں لے کر نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

﴿۱۱﴾ جب تک تھوک یا بَلغَم منہ کے اندر موجود ہو اُسے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا، بار بار تھوکتے رہنا ضَروری نہیں۔

﴿۱۲﴾ مُنہ میں رنگین ڈورا وغیرہ رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل لیا روزہ جاتا رہا۔ (اَیضاً)

﴿۱۳﴾ آنسو مُنہ میں چلا گیا اور نگل لیا، اگر قَطرہ دو قَطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی نمکینی پورے مُنہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینے کا بھی یہی حُکم ہے۔ (اَیضاً)

﴿۱۴﴾ پاخانے کا مَقام باہَر نکل پڑا تو حکم ہے کہ کپڑے سے خوب پونچھ کر اُٹھے کہ تری بالکل باقی نہ رہے۔ اور اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑا ہوگیا کہ پانی اندر کو چلا گیا تو روزہ فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) گیا۔ اِسی وجہ سے فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ روزہ دار اِستِنجا (یعنی پانی سے پاکی حاصل) کرنے میں سانس نہ لے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۸۸، عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴)

روزے میں قے ہونا (Vomiting)

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ جس کو ماہِ رَمَضان میں خود بخود قے آئی اس کا روزہ نہ ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ گیا (کنزُ العُمّال ج ۸ ص ۲۳۰ حدیث ۲۳۸۱۴) ﴿۲﴾ "جس کو خود بخود

قے آئی اس پر قضا نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قے کی وہ روزے کی قضا کرے۔'' (تِرمذی ج ۲ ص ۱۷۳ حدیث ۷۲۰)

قے کے سات اَحکام

﴿۱﴾ **روزے** میں خود بخود کتنی ہی **قے** (یعنی اُلٹی۔Vomiting) ہوجائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۵۰) ﴿۲﴾ **اگر روزہ** یاد ہونے کے باوُجود قَصْداً (یعنی جان بُوجھ کر) **قے** کی اور اگر وہ مُنہ بھر ہے (مُنہ بھر کی تعریف آگے آتی ہے) **تو** اب روزہ ٹوٹ جائے گا (ایضاً ص ۴۵۱) ﴿۳﴾ **قصداً** (یعنی جان بوجھ کر) مُنہ بھر ہونے والی **قے** سے بھی اِس صورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یاصَفْرا (یعنی کڑوا پانی) یا خُون آئے (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴) ﴿۴﴾ اگر (مُنہ بھر) **قے** میں صِرف بَلْغَم نِکلا **تو روزہ** نہیں ٹوٹے گا (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۵۲) ﴿۵﴾ **قصداً قے** کی مگر تھوڑی سی آئی، مُنہ بھر نہ آئی **تو** اب بھی **روزہ نہ** ٹوٹا (ایضاً ص ۴۵۱) ﴿۶﴾ **مُنہ بھر** سے کم قے ہوئی اور مُنہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خُود ہی لوٹا دی، ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا (اَیضاً ص ۴۵۰) ﴿۷﴾ **مُنہ بھر** قے بِلا اختِیار ہوگئی **تو روزہ** نہ ٹوٹا **البتّہ** اگر اس میں سے ایک چنے کے برابر بھی واپس لوٹا دی **تو روزہ** ٹوٹ جائے گا اور ایک چنے سے کم ہو **تو روزہ** نہ ٹوٹا۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۵۰)

مُنہ بھر قے کی تعریف | مُنہ بھر قے کے مَعنٰی یہ ہیں: ''اُسے بِلا تکلُّف نہ روکا جاسکے۔'' (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱)

''مدینہ'' کے پانچ حُروف کی نسبت سے وُضو میں قے کے 5 اَحکامِ شرعی

﴿۱﴾ **وُضو** کی حالت میں (جان بُوجھ کر قے کریں یا خود بخود ہوجائے دونوں صُورتوں میں) اگر مُنہ بھر قے آئی اور اس میں کھانا، پانی یا صَفْرا (کڑوا پانی) آیا تو وُضو ٹوٹ جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۶)

﴿۲﴾ اگر بَلْغَم کی مُنہ بھر قے ہوئی تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً)

﴿۳﴾ بہتے خُون کی قے وُضو توڑ دیتی ہے۔ (اَیضاً)

﴿٤﴾ بہتے خُون کی قے سے وُضو اُس وَقت ٹوٹتا ہے جبکہ خُون تھوک سے مغلُوب (یعنی کم) نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۳۰۶، رَدُّالْمُحتار ج۱ص۲٦۷) یعنی خُون کی وجہ سے قے سُرخ ہورہی ہے تو خُون غالِب ہے وُضو ٹوٹ گیا اور اگر تھوک زیادہ ہے اور خُون کم تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ خُون کم ہونے کی نشانی یہ ہے کہ پُوری قے جو تھوک پر مُشتَمِل ہے وہ زَرد (یعنی پیلی) ہوگی۔

﴿٥﴾ اگر قے میں جما ہوا خُون نِکلا اور وہ مُنہ بھر سے کم ہے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (مُلَخَّص اَز: بہارِ شریعت ج۱ص۳۰۶)

قے کا اہم مسئلہ

مُنہ بھر قے (علاوہ بَلْغَم کے) ناپاک ہے، اِس کا کوئی چھینٹا کپڑے یا جسم پر نہ گرنے پائے اِس کی اِحتیاط فرمایئے۔ اکثر لوگ اِس میں بڑی بے اِحتیاطی کرتے ہیں، کپڑوں پر چھینٹے پڑنے کی کوئی پروا نہیں کی جاتی اور مُنہ وغیرہ پر جو ناپاک قے لگ جاتی ہے اُس کو بھی بِلاجِھجک اپنے کپڑوں سے پونچھ لیتے ہیں۔ اللّٰہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ ہمیں نَجاست سے بچنے کا ذِہن عنایت فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون و مکان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جس روزہ دار نے بُھول کر کھایا پیا وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کِھلایا اور پلایا۔''

(مسلم ص۵۸۲ حدیث ۱۱۵۵)

''واہ کیا بات ہے ماہِ رمضان کی'' کے اِکیس حُرُوف کی نسبت سے روزہ نہ ٹوٹنے کے 21 احکام

﴿۱﴾ **بُھول** کر کھایا، پِیا یا جِماع کیا روزہ فاسِد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فَرض ہو یا نَفْل۔ (دُرِّمُختار، رَدُّ المحتار ج۳ص۴۱۹)

روزہ دار کو بھول کر کھاتا پیتا دیکھے تو کیا کرے

﴿۲﴾ **کسی** روزہ دار کو اِن اَفعال میں دیکھیں تو یاد دِلانا واجِب ہے، ہاں روزہ دار بَہُت ہی کمزور ہو کہ یاد دِلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اِتنی بڑھ جائے گی کہ اِس کیلئے **روزہ** رکھنا ہی دُشوار ہوجائے گا اور اگر کھالے گا تو **روزہ** بھی اچّھی طرح پُورا کرلے گا اور دیگر عِبادَتیں بھی بَخُوبی ادا کر سکے گا (اور چُونکہ بُھول کر کھاپی رہا ہے اِس لئے اِس کا روزہ تو ہوہی جائے گا) لہٰذا اِس صورت میں یاد نہ دِلانا ہی بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۱) بَعض مَشائِخ کرام (رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام) فرماتے ہیں: ''**جوان** کو دیکھے تو یاد دِلادے اور **بوڑھے** کو دیکھے تو یاد نہ دِلانے میں حَرَج نہیں۔'' مگر یہ حُکْم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ **جوان** اکثر قَوی (یعنی طاقتور) ہوتے ہیں اور **بوڑھے** اکثر کمزور۔ چُنانچہ اَصْل حُکْم یِہی ہے کہ جَوانی اور بڑھاپے کو کوئی دَخْل نہیں، بلکہ قُوّت وضُعْف (یعنی طاقت اور کمزوری) کا لحاظ ہے لہٰذا اگر **جوان** اِس قَدَر کمزور ہو تو یاد نہ دِلانے میں حَرَج نہیں اور **بوڑھا** قَوی (یعنی طاقتور) ہو تو یاد دِلانا واجِب ہے۔ (رَدُّ المُحتار ج۳ص۴۲۰)

﴿۳﴾ روزہ یاد ہونے کے باوُجود بھی مَکّھی یا غُبار یا دُھواں حَلْق میں چلے جانے سے **روزہ** نہیں ٹُوٹتا۔ خواہ غُبار آٹے کا ہو جو چکّی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اُڑتا ہے یا غَلّے (یعنی اناج) کا غُبار ہو یا ہَوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کُھر یا ٹاپ سے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۲، دُرِّ مُختار، رَدُّ المحتار ج۳ص۴۲۰)

﴿٤﴾ اسی طرح بس یا کار کا دُھواں یا اُن سے غُبار اُڑ کر حلق میں پہنچا اگرچِہ روزہ دار ہونا یاد تھا، روزہ نہیں جائے گا۔

﴿٥﴾ اگر بتّی سُلگ رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں لوبان یا اگر بتّی سُلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوُجُود مُنہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (اَیضاً، اَیضاً ص ۴۲۱)

﴿٦﴾ بھری سِینگی[1] لگوائی یا تیل یا سُرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا، تیل یا سُرمے کا مزا حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تُھوک میں سُرمے کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص ۴۲۰)

﴿٧﴾ غُسل کیا اور پانی کی خنکی (خُ۔نَ۔کی یعنی ٹھنڈک) اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

﴿٨﴾ کُلّی کی اور پانی بِالکل پھینک دیا صِرف کچھ تری مُنہ میں باقی رہ گئی تھی تُھوک کے ساتھ اِسے نِگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص ۴۲۰)

﴿٩﴾ دوا کوٹی اور حلق میں اِس کا مزا محسوس ہوا روزہ نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً ص ۴۲۲)

﴿١٠﴾ کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص ۴۲۲) اَلْبتّہ کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو تو کان میں پانی ڈالنے سے حلق کے نیچے چلا جائے گا اور روزہ ٹوٹ جائے گا۔

﴿١١﴾ تنکے سے کان کھجایا اور اُس پر کان کا میل لگ گیا پھر وُہی میل لگا ہوا تنکا کان میں ڈالا اگرچِہ چند بار ایسا کیا ہو جب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (اَیضاً)

﴿١٢﴾ دانت یا مُنہ میں خفیف (یعنی معمولی) چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لُعاب کیساتھ خود ہی اُتر جائے گی اور وہ اُتر گئی، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً)

﴿١٣﴾ تِل یا تِل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تُھوک کے ساتھ حلق سے اُتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزا حلق میں

---

[1] یہ دَرد کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہوا سینگ دَرد کی جگہ رکھ کر مُنہ کے ذَرِیعے جسم کی گرمی کھینچتے ہیں۔

محسُوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتحُ القدیر ج۲ ص۲۵۹)

﴿۱۴﴾ تھوک یا بَلْغَم مُنہ میں آیا پھر اُسے نِگل گیا تو روزہ نہ گیا۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّ المحتار ج۳ ص۴۲۸)

﴿۱۵﴾ اِسی طرح ناک میں رِینٹھ جَمْع ہوگئی، سانس کے ذَرِیْعے کھینچ کر نِگل جانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔

(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۲۲)

﴿۱۶﴾ دانتوں سے خُون نِکل کر حَلْق تک پہنچا مگر حَلْق سے نیچے نہ اُترا تو روزہ نہ گیا۔ (اَیضاً)

﴿۱۷﴾ مکّھی حَلْق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قصداً (یعنی جان بوجھ کر) نِگلی تو چلا گیا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳)

﴿۱۸﴾ بھولے سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی لُقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی مُنہ کا پانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا۔ اگر مُنہ میں کا لُقمہ یا پانی یاد آنے کے باوُجود نِگل گئے تو روزہ گیا۔ (اَیضاً)

﴿۱۹﴾ صُبحِ صادِق سے پہلے کھا یا پی رہے تھے اور صبح ہوتے ہی (یعنی سَحَری کا وَقْت خَتْم ہوتے ہی) مُنہ میں کا سب کچھ اُگل دیا تو روزہ نہ گیا، اور اگر نِگل لیا تو جاتا رہا۔ (اَیضاً)

﴿۲۰﴾ غیبت کی تو روزہ نہ گیا۔ اگرچِہ غیبت سَخْت کبیرہ گُناہ ہے، قراٰنِ مجید میں غیبت کرنے کی نِسبت فرمایا: ''جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔'' اور حدیثِ پاک میں فرمایا: ''غیبت زِنا سے سَخْت تر ہے۔'' (مُعجَم اَوسَط ج۵ ص۶۳ حدیث ۶۵۹۰)

غیبت کی وجہ سے روزے کی نورانیّت جاتی رہتی ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۹۸۴)

﴿۲۱﴾ جَنابت (یعنی غُسْل فرض ہونے) کی حالت میں صُبْح کی بلکہ اگرچِہ سارے دِن جُنُب (یعنی بے غُسْل) رہا روزہ نہ گیا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۲۸) مگر اتنی دیر تک قَصْداً (یعنی جان بُوجھ کر) غُسْل نہ کرنا کہ نَماز قَضا ہوجائے گُناہ و حرام ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا: ''جس گھر میں جُنُب ہو اُس میں رَحْمت کے فِرِشتے نہیں آتے۔''

(ابوداوٗد ج۱ ص۱۰۹ حدیث ۲۲۷ ، بہارِ شریعت ج۱ ص۹۸۴)

مکروہاتِ روزہ

اب روزے کے مکرُوہات کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے روزہ ہوتو جاتا ہے مگر اُس کی نُورانیّت چلی جاتی ہے۔ لفظ ''نبی'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے پہلے تین احادیثِ مُبارَکہ ملاحظہ فرمایئے۔ پھر فِقہی اَحکام عَرض کئے جائیں گے ﴿۱﴾ ''جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِس کی کچھ حاجت نہیں کہ اُس نے کھانا، پینا چھوڑ دیا ہے''[1] ﴿۲﴾ ''روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو، روزہ تو یہ ہے کہ لَغْو و بیہودہ باتوں سے بچا جائے''[2] ﴿۳﴾ ''روزہ سِپَر(یعنی ڈھال) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو'' عَرض کی گئی: کس چیز سے پھاڑے گا؟ اِرشاد فرمایا: ''جھوٹ یا غیبت سے۔''[3]

''رَمَضانُ المُبارَک'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے مکروہاتِ روزہ پر مُشتَمِل 12 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ جُھوٹ، چُغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزے میں اور زِیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزے میں کراہت آتی ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۹۹۶)

﴿۲﴾ روزہ دار کو بِلا عُذْر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لئے عُذر یہ ہے کہ مَثَلاً عورت کا شوہر بدمزاج ہے کہ نمک کم یا زیادہ ہوگا تو اُس کی ناراضی کا باعِث ہوگا، اِس وجہ سے چکھنے میں حَرَج نہیں۔ چبانے کیلئے عُذر یہ ہے کہ اِتنا چھوٹا بچّہ ہے کہ روٹی نہیں چبا سکتا اور کوئی نَرم غذا نہیں جو اُسے کھلائی جا سکے، نہ حَیض و نفاس[4] والی یا کوئی اور ایسا ہے کہ اُسے چبا کر دے۔ تو بچّے کے کھلانے کیلئے روٹی وغیرہ چبانا مکْروہ نہیں۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۵۳) مگر پوری اِحتِیاط رکھئے کہ غذا کا کوئی ذَرّہ حَلْق سے نیچے نہ اترنے پائے۔

---

[1] بُخاری ج ۱ ص ۶۲۸ حدیث۱۹۰۳۔ [2] اَلْمُستَدرَک ج۲ ص۶۷ حدیث ۱۶۱۱۔ [3] مُعجَم اَوسَط ج۳ ص۲۶۴ حدیث۴۵۳۶۔

[4] حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو روزہ، نَماز، تِلاوت، مسجد میں جانا، طوافِ کعبہ کرنا حرام ہے۔ نماز مُعاف ہے مگر بعدِ فراغت روزہ قضا کرنا فرض ہے۔

چکھنا کسے کہتے ہیں؟

چکھنے کے معنٰی وہ نہیں جو آج کل عام مُحاوَرہ ہے یعنی کسی چیز کا مَزا دَرْیافت کرنے کیلئے اُس میں سے تھوڑا کھالیا جاتا ہے! کہ یُوں ہو تو کراہت کیسی روزہ ہی جاتا رہے گا بلکہ کفّارے کے شرائط پائے جائیں تو کفّارہ بھی لازِم ہوگا۔ چکھنے سے مُراد یہ ہے کہ صِرْف زبان پر رکھ کر مَزا دَرْیافت کرلیں اور اُسے تھوک دیں، اُس میں سے حَلْق میں کچھ بھی نہ جانے پائے۔ (بہارشریعت ج۱ص۹۹۶)

《۳》 **کوئی** چیز خریدی اور اُس کا چکھنا ضَروری ہے کہ اگر نہ چکھا تو نقصان ہوگا تو ایسی صُورت میں چکھنے میں حَرَج نہیں ورنہ مکْرُوْہ ہے۔ (دُرِّمُختارج ۳ ص۴۵۳)

《۴》 **بیوی** کا بَوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدَن کو چُھونا مکروہ نہیں۔ ہاں یہ اَندیشہ ہو کہ **اِنْزال** ہوجائے گا (یعنی مَنی نکل جائے گی) یا جِماع میں مُبْتَلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چُوسنا روزے میں مُطْلَقاً مکروہ ہیں۔ یوں ہی مُباشَرتِ فاحِشہ (یعنی شَرمگاہ سے شرمگاہ ٹکرانا)[1] (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۴۵۴)

《۵》 **گلاب** یا مشک وغیرہ سُونگھنا، داڑھی مُونچھ میں تیل لگانا اور سُرمہ لگانا مکروہ نہیں۔ (اَیضاً ص۴۵۵)

《۶》 **روزے** کی حالت میں ہر قِسْم کا **عِطْر** سُونگھ بھی سکتے ہیں اور لگا بھی سکتے ہیں۔ (اَیضاً) اِسی طرح روزے میں بدن پر تیل کی مالش (Massage) کرنے میں بھی حرج نہیں۔

《۷》 **روزے** میں مِسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دِنوں میں سُنَّت ہے وَیسے ہی **روزے** میں بھی سُنَّت ہے، **مِسواک** خُشک ہو یا تَر، اگرچہ پانی سے تَر کی ہو، زَوال سے پہلے کریں یا بعد، کسی وَقْت بھی مکروہ نہیں۔ (اَیضاً ص۴۵۸)

《۸》 **اکثر** لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کیلئے مسواک کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے مَذْہبِ حنفیہ کے خِلاف ہے۔ (بہارشریعت ج۱ص۹۹۷) حضرتِ سَیِّدُنا عامر بن رَبیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے: ''میں نے رسولِ پاک

---

[1] : شادی شدگان ''مِلاپ'' کی نیّتوں وغیرہ کی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحہ نمبر 386 تا 385 پر مسئلہ نمبر 142 تا 141 کا مُطالَعہ فرمالیں۔

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شُمار بار روزے میں مِسواک کرتے دیکھا۔'' (تِرمذی ج ۲ ص ۱۷٦ حدیث ۷۲۵)

《۹》 اگر مِسواک چَبانے سے ریشے چُھوٹیں یا مَزا محسُوس ہو تو ایسی **مِسواک** روزے میں نہیں کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۵۱۱) اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے **مِسواک** چَباتے یا دانت مانجھتے ہوئے اس کا ریشہ یا کوئی جُز حلْق سے نیچے اتر گیا اور اس کا مَزا حلْق میں محسوس ہوا تو **روزہ** فاسِد ہو جائے گا۔ اور اگر اتنے سارے ریشے حلق سے نیچے اُتر گئے جو ایک چنے کی مِقدار کے برابر ہوں تو اگرچہ حلق میں ذائِقہ محسوس نہ ہو تب بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

《۱۰》 وُضو و غُسل کے علاوہ ٹھنڈک پہنچانے کی غَرَض سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بدن پر بِھیگا کپڑا لپیٹنا بھی مکروہ نہیں۔ ہاں پریشانی ظاہِر کرنے کیلئے بِھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے کہ عِبادت میں دِل تنگ ہونا اچّھی بات نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۹۷، رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ٤۵۹)

《۱۱》 **بعض** اِسلامی بھائی روزے میں بار بار تھوکتے رہتے ہیں، شاید وہ سمجھتے ہیں کہ روزے میں تھوک نہیں نگلنا چاہئے، ایسا نہیں۔ اَلبتَّہ مُنہ میں تھوک اِکٹھا کر کے نِگل جانا، یہ تو بغیر **روزہ** کے بھی ناپسندیدہ ہے اور روزے میں **مکروہ**۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۹۸)

《۱۲》 **رَمَضانُ المُبارَک** کے دِنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضُعف (یعنی کمزوری) آ جائے کہ **روزہ** توڑنے کا ظنِّ غالِب ہو۔ لہٰذا نانبائی کو چاہئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ٤٦٠) مِعمار و مزدور اور دیگر مَشَقَّت کے کام کرنے والے اس مسئلے پر غور فرمالیں۔

آسمان پر سے کاغذ کا پُرزہ گرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزوں کے شَرعی اَحکام سیکھنے کا جذبہ اُجاگر کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تجربہ کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ وہ دینی منافِع حاصل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ترغیب کیلئے

مَدَنی قافِلے کی ایک **مدنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے: قصبہ کالونی (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! ان کی شادی ہوئی تو ان کے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذِہن کے مُطابِق سب کو وَہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اَولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروادیا ہے! انہوں نے مَنّت مانی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے **ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے** میں سفر کروں گا۔ ان کی مَدَنی مُنّی کی امّی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آ کر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا: ''**بِلال**''۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے کی (نیّت کی) بَرَکت سے ان کے یہاں **مَدَنی مُنّے** کی آمد ہوگئی! نہ صِرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے **دو مَدَنی مُنّے** مزید پیدا ہوئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم دیکھئے! **ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے** کی (نیّت کی) بَرَکت صِرف ان تک مَحدود نہ رہی، بلکہ ان کے خاندان میں جو بھی اَولادِ نَرینہ سے مَحروم تھا سب کے یہاں **مَدَنی مُنّے** تَوَلُّد (یعنی پیدا) ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں عَلاقائی مَدَنی قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیّت سے مَدَنی قافلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوششیں کرنے کی سعادت بھی ملی۔

آ کے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب مَدَنی مُنّے ملیں، قافِلے میں چلو
کھوٹی قسمت کھری، گود ہو گی ہری مُنّا مُنّی ملیں، قافِلے میں چلو (وسائل بخشش ص ۶۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مانگی مُراد نہ ملنا بھی اِنعام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں بَر آتی ہیں! اُمّیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہوجاتی ہیں، دلوں کی پژمُردہ کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں اور خانماں برباد وں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ ضَروری نہیں ہر ایک

کی دلی مُراد لازِمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سُوال پورا نہیں کیا جاتا، اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے اِنعام ہوتا ہے۔ مَثَلاً یِہی کہ وہ اولادِ نرینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مُنّیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بارہا بہتر بھی ہوتا ہے۔ چُنانچِہ پارہ دوسرا **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی آیت نمبر 216 میں ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔ (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۶)

بیٹی کے فضائل

یاد رکھئے! بیٹی کی فضیلت کسی طرح کم نہیں اس ضِمن میں مُلاحَظہ ہوں **تین فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پَروَرِش کی وہ جنّت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اُس جِہاد کرنے والے کی مِثْل اَجْر ملے گا جس نے دورانِ جِہاد روزے رکھے اور نَماز قائم کی۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۳ ص ۴۶ حدیث ۲۶) ﴿۲﴾ جس کی **تین بیٹیاں** ہوں، وہ ان کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے تو اُس کیلئے جنّت واجب ہوجاتی ہے۔ عرض کی گئی: اور دو ہوں تو؟ فرمایا: اور دو ہوں تب بھی۔ عرض کی گئی: اگر ایک ہو تو؟ فرمایا: ''اگر ایک ہو تو بھی۔'' (مُعجَم اَوسَط ج ۴ ص ۳۴۷ حدیث ۶۱۹۹ مُلَخَّصاً) ﴿۳﴾ جس نے اپنی دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتے دار بچّیوں پر ثواب کی نیّت سے خرچ کیا یہاں تک کہ **اللہ** تعالٰی انہیں بے نیاز کردے (یعنی ان کا نِکاح ہوجائے یا وہ صاحِبِ مال ہوجائیں یا ان کی وفات ہوجائے) تو وہ اس کیلئے آگ سے آڑ ہوجائیں گی۔ (مسند امام احمد ج ۱۰ ص ۱۷۹ حدیث ۲۶۵۷۸)

روزہ نہ رکھنے کی مجبوریاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سَبَب **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** میں **روزہ نہ رکھنے** کی اِجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں **روزہ** مُعاف نہیں وہ مجبوری خَتْم ہوجانے کے بعد اس کی **قضا** رکھنا فرض ہے، البتّہ **قضا** کا گُناہ نہیں ہوگا جیسا کہ ''بہارِ شریعت

جلد اوّل صَفْحَہ 1002 ''پر ''دُرِّمُختار'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ سفر وحَمل اور بچّے کو دُودھ پلانا اور مَرَض اور بُڑھاپا اور خوفِ ہلاکت و اِکراہ (یعنی اگر کوئی جان سے مارڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا تو ایسی صورت میں روزہ فاسِد کر دینا یا ترک کرنا گناہ نہیں۔ ''اِکراہ سے مُراد یہی ہے'') ونقصانِ عَقْل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عُذر ہیں اِن وُجُوہ سے اگر کوئی **روزہ** نہ رکھے تو گُناہ گار نہیں۔

(دُرِّمُختار ج۳ ص۴٦٢)

شَرعی سفر کی تعریف

دورانِ سَفَر بھی **روزہ** نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ سَفَر کی مِقْدار بھی ذِہن نشین کر لیجئے۔ سَیِّدی و مُرشِدی امامِ اَہلِ سُنّت، **اعلیٰ حضرت**، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تحقیق کے مُطابِق شَرعاً **سفر** کی مِقْدار **ساڑھے ستاون میل** (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) ہے جو کوئی اِتنی مِقْدار کا فاصِلہ طے کرنے کی غَرَض سے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہَر نِکل آیا، وہ اب شَرعاً **مُسافر** ہے، اُسے **روزہ** قَضا کر کے رکھنے کی اِجازت ہے اور **نَماز** میں بھی وہ **قَصْر** کرے گا۔ **مُسافِر** اگر **روزہ** رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے مگر چار رَکْعَت والی فرض نَمازوں میں اُسے قَصْر کرنا واجب ہے، نہیں کرے گا تو گُناہ گار ہو گا۔ اور قَصْدًا چار پڑھیں اور دو پر قَعْدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رَکْعَتیں نَفْل ہو گئیں مگر گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجِب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے (اور نماز کا اِعادہ بھی واجِب ہے) اور دو رَکْعت پر قَعْدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ **نَماز** نَفْل ہو گئی۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۷۴۳ مُلَخّصاً) ''اور جَہالَتاً (یعنی علم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس **نَماز** کا پھیرنا بھی واجِب ہے'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص۲۷۰ مُلَخَّصاً)

یعنی معلومات نہ ہونے کی بِنا پر بھی آج تک جتنی **نَمازیں** سفر میں پوری پڑھی ہیں ان کا حساب لگا کر چار رَکعتی فرض کی جگہ قَصْر کی نِیّت سے دو دو فرض لوٹانے ہوں گے۔ ہاں **مُسافِر** کو مُقیم امام کے پیچھے فرض چار پورے پڑھنے ہوتے ہیں، سُنّتیں اور وِتْر لوٹانے کی ضَرورت نہیں۔ **قَصْر** صِرف ظُہر، عَصْر اور عشا کی فَرض رَکْعتوں میں کرنا ہے۔ یعنی اِن میں چار رَکْعت فَرض

کی جگہ دو رَکعت ادا کی جائیں گی، باقی سُنَّتوں اور وِتْر کی رَکعتیں پُوری ادا کی جائیں گی، دُوسرے شہر یا گاؤں وغیرہ میں پہنچنے کے بعد جب تک پندرہ دِن سے کم مُدَّت تک قِیام کی نِیَّت تھی **مُسافِر** ہی کہلائے گا اور **مُسافِر** کے اَحکام رہیں گے اور اگر **مُسافِر** نے وہاں پُہَنچ کر پندرہ دِن یا اُس سے زِیادہ قِیام کی نِیَّت کرلی تَو اب **مُسافِر** کے اَحکام خَتْم ہوجائیں گے اور وہ مُقیم کہلائے گا۔ اب اسے **روزہ** بھی رکھنا ہوگا اور نَماز بھی قَصر نہیں کرے گا۔ سفر کے مُتَعَلِّق ضَروری اَحکام کی تفصیلی معلومات حاصِل کرنے کیلئے بہارِ شریعت حِصّہ چہارُم کے باب ''نمازِ مسافِر کا بیان'' یا مکتبۃُ الْمدینہ کے رسالے ''مُسافِر کی نَماز'' کا مُطالَعہ فرمائیں۔

''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ'' کے تینتیس حُرُوف کی نسبت سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت پر مبنی 33 مَدَنی پھول

(وہ مجبوری خَتْم ہوجانے کی صورت میں ہر روزے کے بدلے ایک روزہ قضا رکھنا ہوگا)

﴿۱﴾ **مُسافِر** کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اِختیار ہے۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۴۶۲)

﴿۲﴾ اگر خود اُس **مُسافِر** کو اور اُس کے ساتھ والے کو **روزہ** رکھنے میں ضَرَر (یعنی نقصان) نہ پہنچے تَو **روزہ** رکھنا سفر میں بہتر ہے اور اگر دونوں یا اُن میں سے کسی ایک کو نُقصان ہو رہا ہو تَو **روزہ** نہ رکھنا بہتر ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۶۵)

﴿۳﴾ **مُسافِر** نے **ضَحوَۂ کُبریٰ**[1] سے پیشتر اِقامت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تَو **روزے** کی نیّت کرلینا واجِب ہے۔ (جَوْھَرہ ج۱ ص۱۸۶)

﴿۴﴾ دِن میں اگر سَفَر کیا تَو اُس دِن کا **روزہ** چھوڑ دینے کیلئے آج کا سَفَر عُذْر نہیں۔ البتّہ اگر دَورانِ سَفَر توڑ دیں گے تو

---

[1] ضَحوَۂ کُبریٰ کی تعریف صفحہ 100 تا 101 پر دیکھ لیجئے۔

کفّارہ لازِم نہ آئے گا مگر گُناہ ضَرور ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۶) اور روزہ **قضا** کرنا فرض رہے گا۔

﴿۵﴾ **اگر سَفَر شُروع کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سَفَر کیا تو** (اگر کفّارے کے شرائط پائے گئے تو قضا کے ساتھ ساتھ) **کفّارہ** بھی لازِم آئے گا۔ (اَیضاً)

﴿۶﴾ **اگر دن میں سَفَر شُروع کیا** (اور دَورانِ سَفَر روزہ توڑا نہ تھا) اور مکان پر کوئی چیز بھول گئے تھے اسے لینے واپس آئے اوراب اگر آ کر **روزہ** توڑ ڈالا تو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) **کفّارہ** بھی واجِب ہے۔ اگر دَورانِ سَفَر ہی توڑ دیا ہوتا تو صِرف **قضا** رکھنا فَرض ہوتا جیسا کہ نمبر **4** میں گُزرا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷)

﴿۷﴾ **کسی کو روزہ توڑ ڈالنے پر مجبور کیا گیا تو روزہ تو توڑ سکتا ہے مگر صَبر کیا تو اَجر** ملے گا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۶۲)

(مجبوری کی تعریف صَفْحَہ 143 پر دیکھ لیجئے)

﴿۸﴾ **سانپ** نے ڈَس لیا اور جان خَطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دے۔ (اَیضاً)

﴿۹﴾ **جن** لوگوں نے اِن مجبوریوں کے سبب **روزہ** توڑا اُن پر فَرض ہے کہ اُن روزوں کی **قضا** رکھیں اور اِن قضا روزوں میں ترتیب فَرض نہیں، لہٰذا اگر اُن روزوں کی قضا کرنے سے قَبْل **نَفْل روزے** رکھے تو یہ نَفْل روزے ہوگئے، مگر حُکم یہ ہے کہ عُذْر جانے کے بعد آیندہ **رَمَضَانُ الْمُبارَك** کے آنے سے پہلے پہلے **قضا** رکھ لیں۔ حدیثِ پاک میں فرمایا: "جس پر گُزَشتہ رَمَضانُ الْمُبارَك کی قضا باقی ہے اور وہ نہ رکھے، اُس کے اِس رَمَضانُ المبارَك کے روزے قبول نہ ہوں گے۔" (مسند امام احمد ج ۳ ص ۲۶۶ حدیث ۸۶۲۹) اگر وَقْت گزرتا گیا اور قضا روزے نہ رکھے یہاں تک کہ دُوسرا **رَمَضان شریف** آگیا تو اب **قضا** روزے رکھنے کے بجائے پہلے اِسی **رَمَضانُ الْمُبارَك** کے **روزے** رکھ لیجئے، **قضا** بعد میں رکھ لیجئے۔ بلکہ اگر غیرِ مَریض و مُسافِر نے قضا کی نِیّت کی جب بھی **قضا** نہیں بلکہ اِسی رَمَضان شریف کے روزے ہیں۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۶۵)

﴿۱۰﴾ **بُھوک** اور پِیاس ایسی ہو کہ ہَلاک (یعنی جان چلی جانے) کا خوفِ صحیح ہو یا نُقصانِ عَقْل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ (دُرِّمُختار، ردُّ المُحتار ج۳ ص۴٦۲)

فاسِق یا غیر مسلم ڈاکٹر روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے تو؟

﴿۱۱﴾ فُقَہاءِ کِرام نے روزہ نہ رکھنے کیلئے جو رُخصتیں بیان کی ہیں ان میں یہ بھی داخِل ہے کہ مَریض کو مَرض بڑھ جانے یا دیر میں اچّھا ہونے یا تَندُرُست کو بیمار ہو جانے کا گُمانِ غالِب ہو تو اِجازت ہے کہ اُس دِن **روزہ** نہ رکھے۔ اس گُمانِ غالِب کے حُصُول (یعنی حاصِل کرنے) کی تیسری صورت کسی مسلمان، حاذِق طبیب مَسْتُور یعنی غیرِ فاسِق ماہر ڈاکٹر کی خبر بھی ہے لیکن فی زمانہ ایسے طبیب (ڈاکٹر) کا ملنا بَہُت ہی مشکل ہے تو اب ضَرورتِ زمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے اس بات کی اِجازت ہے کہ اگر کوئی قابلِ اعتِماد فاسِق یا غیر مسلم طبیب (ڈاکٹر) بھی روزہ رکھنے کو صحّت کیلئے نُقصان دِہ قرار دے اور روزہ تَرک کرنے کا کہے اور مَریض بھی اپنی طرف سے ظن وتحرّی (یعنی اچّھی طرح غور) کرے جس سے اُسے روزہ توڑنا یا نہ رکھنا ہی سمجھ آئے تو اب اگر اس نے اپنے ظنِّ غالِب (یعنی مضبوط سوچ) پر عَمل کرتے ہوئے روزہ توڑا یا روزہ نہ رکھا تو اسے گُناہ نہیں ہوگا اور روزہ توڑنے کی صورت میں کَفّارہ بھی اس پر لازِم نہ ہوگا مگر قضا بہرصورت ضَرور فَرض ہوگی اور تحرّی (یعنی غور کرنے) میں یہ بھی ضَروری ہے کہ مَریض کا دل اِس بات پر جمے کہ یہ طبیب (یعنی ڈاکٹر) خواہ مخواہ روزہ توڑنے کا نہیں کہہ رہا اور اس میں بھی زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ ایک سے زائِد ڈاکٹرز سے رائے لے۔

روزہ اور حَیض و نفاس

﴿۱۲﴾ **روزے** کی حالت میں حَیض یا نِفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قَضا رکھے، فَرض تھا تو قَضا فَرض ہے اور نَفْل تھا تو قَضا واجِب۔ حَیض ونِفاس کی حالت میں سجدۂ شُکر و سجدۂ تِلاوت حرام ہے اور آیتِ سجدہ سُننے سے اس

پر سجدہ واجِب نہیں۔ (بہارِشریعت ج۱ص۳۸۲) ﴿۱۳﴾ **حَیض** یا نِفاس کی حالت میں **نَماز**، روزہ حرام ہے اور ایسی حالت میں نَماز وروزہ صحیح ہوتے ہی نہیں۔ نیز تلاوتِ قرانِ پاک یا قرانِ پاک کی آیاتِ مُقدّسہ یا اُن کا ترجَمہ چھونا یہ سب بھی حرام ہے۔ (ایضاً ص۳۷۹،۳۸۰) ﴿۱۴﴾ **حَیض** یا نِفاس والی کے لئے اِختیار ہے کہ چُھپ کر کھائے یا ظاہراً، روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضَروری نہیں۔ (جوہرہ ج۱ص۱۸۶) ﴿۱۵﴾ **مگر** چُھپ کر کھانا بہتر ہے خُصوصاً حَیض والی کے لئے۔ (بہارِشریعت ج۱ص۱۰۰۴) ﴿۱۶﴾ **حَمل** والی یا دُودھ پِلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچّے کی جان جانے کا صحیح اَندیشہ ہے تو اِجازت ہے کہ اِس وَقت **روزہ** نہ رکھے، خواہ دُودھ پلانے والی بچّے کی ماں ہو یا دائی، اگرچِہ **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں دُودھ پلانے کی نوکری اِختیار کی ہو۔ (دُرِّمُختار، ردُّ الْمُحتار ج۳ص۴۶۳)

عُمْر رسیدہ بُزُرگ کے روزے

﴿۱۷﴾ ''**شیخِ فانی**''، یعنی وہ مُعَمَّر بزرگ جن کی عُمر ایسی ہوگئی کہ اب وہ روز بروز کمزور ہی ہوتے جائیں گے، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز (یعنی مجبور و بے بس) ہو جائیں یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آیندہ روزے کی طاقت آنے کی اُمّید ہے اُنہیں اب روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے، لہٰذا ہر روزے کے بدلے میں ''فِدْیہ'' یعنی دونوں وقت ایک **مسکین** کو بھر پیٹ کھانا کِھلانا اُس پر واجِب ہے یا ہر روزے کے بدلے ایک **صَدَقۂ فِطْر** کی مِقدار **مسکین** کو دے دیں۔

(دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۷۱) (صَدَقۂ فِطْر کی ایک مقدار 2 کلو میں 80 گرام کم گیہوں یا اُس کا آٹا یا اُن گیہوں کی رقم ہے)

﴿۱۸﴾ **اگر** ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزے نہیں رکھ سکتا تو نہ رکھے مگر اِس کے بدلے سردیوں میں رکھنا فرض ہے۔ (ردُّالْمُحتار ج۳ص۴۷۲)

﴿۱۹﴾ **اگر** فِدْیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی تو دیا ہوا **فِدْیہ** صَدَقۂ نَفْل ہوگیا۔ اُن روزوں کی **قضا** رکھیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷)

﴿۲۰﴾ یہ اِختیار ہے کہ شُروعِ رَمَضان ہی میں پُورے رَمَضان (کے تمام روزوں) کا ایک دَم **فِدْیہ** دے دیں یا آخر

میں (سب اِکٹھے دے) دیں۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۷۲)

《۲۱》 **فِدیہ** دینے میں یہ ضَروری نہیں کہ جتنے فِدیے ہوں اُتنے ہی مَساکین کو الگ الگ دیں، بلکہ ایک ہی مسکین کو کئی دِن کے (ایک ساتھ) بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ (اَیضاً)

نَفْل روزہ توڑنے میں صِرْف قَضا ہوتی ہے کفّارہ نہیں

《۲۲》 **نَفْل** روزہ قَصْداً شروع کرنے والے پر اب پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے کہ توڑ دیا تو **قَضا** واجب ہوگی۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ۳ ص ۴۷۳)

《۲۳》 **اگر آپ** نے یہ گُمان کر کے **روزہ** رکھا کہ میرے ذِمّے کوئی **روزہ** ہے **مگر روزہ** شُروع کرنے کے بعد **معلوم** ہوا کہ مجھ پر کسی قِسْم کا کوئی **روزہ** نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو **کچھ** نہیں اور یہ **معلوم** کرنے کے بعد اگر فوراً نہ توڑا، تو اب نہیں توڑ سکتے، اگر توڑیں گے تو **قَضا** واجِب ہوگی۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۷۳)

《۲۴》 **نَفْل** روزہ قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) نہیں توڑا بلکہ بلا اِختیار ٹوٹ گیا، مَثَلاً دَورانِ **روزہ** عورت کو حَیض آگیا، جب بھی **قَضا** واجب ہے۔ (اَیضاً ص۴۷۴)

سال میں پانچ روزے حرام ہیں

《۲۵》 **عیدُالْفِطْر** یا بَقَر عید کے چار دِن یعنی 10، 11، 12، 13 **ذُوالْحِجَّةِ الْحرام** میں سے کسی بھی دِن کا روزہ نَفْل رکھا تو (چونکہ اِن پانچ دِنوں میں روزہ رکھنا **حرام** ہے لہٰذا) اِس روزے کا پُورا کرنا واجِب نہیں، نہ اِس کے توڑنے پر **قَضا** واجِب، بلکہ اِس کا توڑ دینا ہی **واجِب** ہے اور اگر اِن دِنوں میں روزہ رکھنے کی مَنّت مانی تو مَنّت پُوری کرنی واجِب ہے مگر اِن دِنوں میں نہیں بلکہ اور دِنوں میں۔ (رَدُّ الْمُحتار ج۳ ص۴۷۴)

《۲۶》 **نَفْل** روزہ بِلا عُذْر توڑ دینا **ناجائز** ہے، مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے گا تو میزبان کو اَذِیّت ہوگی تو نَفْل روزہ توڑ دینے کیلئے یہ عُذْر ہے، بشرطیکہ یہ بھروسا ہو کہ اِس کی

قضا رکھ لے گا اور ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے توڑ دے بعد کو نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۰۷، عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۸)

دعوت کے سبب روزہ توڑنا

﴿۲۷﴾ **دعوت** کے سبب ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے (نفل) روزہ توڑ سکتا ہے جبکہ دعوت کرنے والا محض (یعنی صِرف) اس کی موجودگی پر راضی نہ ہو اور اس کے نہ کھانے کے سبب ناراض ہو بشرطیکہ یہ بھروسا ہو کہ بعد میں رکھ لے گا، لہٰذا اب روزہ توڑ لے اور اُس کی قضا رکھے۔ لیکن اگر دعوت کرنے والا محض (یعنی صِرف) اس کی موجودگی پر راضی ہو جائے اور نہ کھانے پر ناراض نہ ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۸)

﴿۲۸﴾ **نَفْل** روزہ زَوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے، اور اِس میں **عَصر** سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعدِ عَصر نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۴۷۷)

بیوی بِلا اجازتِ شوہر نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی

﴿۲۹﴾ **عورت** بغیر شوہر کی اِجازت کے نَفْل اور مَنّت وقَسَم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لئے تو شوہر تُڑوا سکتا ہے مگر توڑے گی تو **قضا** واجِب ہوگی مگر اِس کی **قضا** میں بھی شوہر کی اِجازت دَرکار ہے۔ یا شوہر اور اُس کے دَرمیان جُدائی ہو جائے یعنی طلاقِ بائن (طلاقِ بائن: اُس طلاق کو کہتے ہیں جس سے بیوی نکاح سے باہَر ہو جاتی ہے، اب شوہر رُجوع نہیں کر سکتا) دے دے یا مر جائے۔ ہاں اگر **روزہ** رکھنے میں شوہر کا کچھ حَرَج نہ ہو، مَثَلاً وہ سَفر میں ہے یا بیمار ہے یا اِحْرام میں ہے تو ان حالتوں میں بِغیر اِجازت کے بھی **قضا** رکھ سکتی ہے بلکہ وہ مَنْع کرے جب بھی رکھ سکتی ہے۔ اَلْبتّہ اِن دنوں میں بھی شوہر کی اِجازت کے بغیر نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (رَدُّالْمحتار ج ۳ ص ۴۷۷، ۴۷۸)

﴿۳۰﴾ **رَمضانُ الْمُبارَك** اور قضائے **رَمضانُ الْمُبارَك** کیلئے شوہر کی اِجازت کی کچھ ضَرورت نہیں بلکہ اُس کی مُمانَعَت پر بھی رکھے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۴۷۸)

﴿۳۱﴾ اگر آپ کسی کے مُلازِم ہیں یا اُس کے یہاں مزدوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اِجازت کے بغیر **نَفْل روزہ** نہیں رکھ سکتے کیوں کہ **روزے** کی وجہ سے کام میں سُستی آئے گی۔ ہاں **روزہ** رکھنے کے باوُجود آپ باقاعدہ کام کرسکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قِسْم کی کوتاہی نہیں ہوتی، کام پورا ہوجاتا ہے تو اب **نَفْل روزے** کی اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔ (ردُّالْمحتار ج۳ ص۴۷۸)

﴿۳۲﴾ **نَفْل** روزے کیلئے بیٹی کو باپ، ماں کو بیٹے، بَہن کو بھائی سے اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔ (اَیضاً)

﴿۳۳﴾ **ماں** باپ اگر بیٹے کو روزۂ **نَفْل** سے مَنْع کردیں اِس وجہ سے کہ مَرَض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اِطاعت کرے۔ (اَیضاً)

اب **''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''** کے بارہ حُرُوف کی نِسبت سے **''12 مَدنی پھول''** ان چیزوں کے **مُتَعَلِّق** بیان کئے جاتے ہیں جن کے کرنے سے صِرْف قضا لازِم آتی ہے۔ قضا کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روزے کے بدلے رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد قضا کی نیّت سے ایک روزہ رکھ لیں۔

''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کے بارہ حُرُوف کی نِسبت سے اُن چیزوں سے مُتَعَلِّق ''12 مَدَنی پھول'' جن سے صِرْف قضا لازِم آتی ہے

﴿۱﴾ یہ گُمان تھا کہ صُبْح نہیں ہوئی اور کھایا، پیا یا جِماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صُبْح ہوچکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اِس **روزے کی قضا** کرنا ضَروری ہے یعنی اِس **روزے** کے بدلے میں ایک **روزہ** رکھنا ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۹۸۹، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۳۰)

کسی کے مجبور کرنے پر روزہ توڑنا

﴿۲﴾ کھانے پر سخت مجبور کیا گیا یعنی **اِکراہِ شَرْعی** پایا گیا، اب چونکہ مَجْبوری ہے، لہٰذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو

صِرف **قضا** لازِم ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۹) اس مَسئلے کا خُلاصہ یہ ہے کہ کوئی شخص قَتْل یا عُضو کاٹ ڈالنے یا شدید مار لگانے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال! اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا تو اب ''اِکْراہِ شَرْعی'' پایا گیا اور ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رُخصت ہے مگر بعد میں اِس روزے کی قَضا لازِمی ہے۔

﴿۳﴾ **بُھول** کر کھایا، پیا یا جِماع کیا تھا یا نظر کرنے سے اِنْزال ہوا تھا (یعنی مَنی نکل گئی تھی) یا اِحتِلام ہوا یا قَے ہوئی اور ان سب صورَتوں میں یہ گمان کیا کہ **روزہ** جاتا رہا، اب قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) کھالیا تو صِرف **قَضا** فرض ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۳۱)

﴿۴﴾ **روزے** کی حالت میں ناک میں دَوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی **قضا** لازِم ہے۔ (اَیضاًص ۴۳۲)

﴿۵﴾ **پتّھر**، کنکری، مِٹّی، رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ ایسی چیز کھائی جن سے لوگ گِھن کرتے ہوں، اِن سے روزہ تو ٹوٹ گیا مگر صِرف **قضا** کرنا ہوگا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۳۳ مُلَخّصاً)

﴿۶﴾ **بارِش** کا پانی یا اولا حلْق میں چلا گیا تو **روزہ** ٹوٹ گیا اور **قضا** لازِم ہے۔ (اَیضاًص ۴۳۴ مُلَخّصاً)

﴿۷﴾ **بَہُت** سارا پسینہ یا آنسو نِگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، **قضا** کرنا ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۹)

﴿۸﴾ **گُمان** کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، سَحَری کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سَحَری کا وَقْت خَتْم ہو چُکا تھا۔ اِس صُورت میں بھی **روزہ** گیا اور قَضا کرنا ہوگا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۳۶)

﴿۹﴾ **اِسی** طرح گُمان کر کے کہ سُورج غُروب ہو چُکا ہے، کھا پی لیا اور بعد میں **معلوم** ہوا کہ سُورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی **روزہ** ٹوٹ گیا اور **قضا** کریں۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۳۶، بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۹)

﴿۱۰﴾ **اگر** غُروبِ آفتاب سے پہلے ہی **سائرن** کی آواز گُونج اُٹھی یا **اَذانِ** مَغْرِب شُروع ہوگئی اور **روزہ اِفْطار** کرلیا اور

بعد میں معلوم ہوا کہ **سائرَن** یا **اَذان** **وَقْت** سے پہلے ہی شُروع ہو گئے تھے، **روزہ ٹوٹ گیا قَضا** کرنا ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ص۴۳۹ ماخوذاً)

﴿۱۱﴾ **آج کل** بے پروائی کا دَور دَورا ہے، ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے روزے کی خود حفاظت کرے۔ **سائرَن، ریڈیو، ٹی وی** کے اِعلان بلکہ مسجِد کی **اَذان** پر بھی اِکْتِفا کرنے کے بجائے **خُود سَحَری و اِفْطار** کے **وَقْت** کی **صحیح صحیح معلومات** رکھے۔

﴿۱۲﴾ **وُضُو** کر رہا تھا پانی ناک میں ڈالا اور دِماغ تک چڑھ گیا یا حَلْق کے نیچے اُتر گیا، روزہ دار ہونا یاد تھا **تو روزہ ٹوٹ** گیا اور **قَضا** لازِم ہے۔ ہاں اُس **وَقْت** روزہ دار ہونا یاد نہیں تھا **تو روزہ نہ گیا**۔ (عالمگیری ج۱ص۲۰۲)

کفّارے کے اَحکام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ رکھ کر بِغیر کسی صحیح مَجْبوری کے جان بُوجھ کر توڑ دینے سے بعض صورتوں میں صِرْف **قَضا** لازِم آتی ہے اور بعض صُورتوں میں **قَضا** کے ساتھ ساتھ **کَفّارہ** بھی واجب ہو جاتا ہے۔

روزے کے کفّارے کا طریقہ

روزہ توڑنے کا کَفّارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مَثَلاً اِس کے پاس نہ لونڈی، غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غلام مُیَسَّر نہیں، جیسا کہ آج کل لونڈی غلام نہیں ملتے تو اب **پے دَرْ پے ساٹھ روزے** رکھے۔ (یاد رہے! اگر سنِ ہجری کے مہینے کی یکم (پہلی) سے شُروع کریں تو دو ماہ پورے روزے رکھئے، ہوسکتا ہے کہ دونوں مہینے اُنتیس اُنتیس کے ہوں تو 58 روزوں سے کفّارہ ادا ہو جائے گا اور اگر یکم کے بعد کسی دن سے روزے شُروع کریں تو اب پے دَر پے 60 روزے رکھنے ہوں گے) یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو **ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وَقْت کھانا کھلائے** یہ ضَروری ہے کہ جس کو ایک وَقْت کھلایا دوسرے وَقْت بھی اُسی کو کھلائے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ **ساٹھ مَساکین کو ایک ایک صَدَقۂ فِطْر** (مَثَلاً 2 کلو میں 80 گرام کم گیہوں یا اُس کی رقم) کا مالِک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکٹھے ساٹھ صَدَقۂ فِطْر نہیں دے سکتے، ہاں یہ

کرسکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک **صَدَقۂ فِطْر** دیں[1]۔ روزوں کی صورت میں (دورانِ کفّارہ) اگر درمیان میں ایک دِن کا بھی روزہ چُھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے پہلے کے روزے شاملِ حساب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ (59) رکھ چُکا تھا، چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عُذر کے سَبَب چُھوٹا ہو۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص ۹۹۴ مُلخصاً)

عورت اور کفّارے کے روزے

اگر عورت نے **رَمَضان** کا روزہ توڑ دیا اور کفّارے میں **روزے** رکھ رہی تھی اور حَیض آ گیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں اُن کا رکھنا کافی ہے۔ ہاں اگر اس حَیض کے بعد ''آئِسہ'' ہوگئی یعنی اب ایسی عُمْر ہوگئی کہ حَیض نہ آئے گا، تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے در پے دو مہینے کے **روزے** رکھ سکتی ہے اور اگر اِثنائے کفّارہ میں (یعنی کفّارہ کے روزے رکھنے کے دوران) عورت کے بچّہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ص ۲۱۴)

آئسہ کتنی عُمر میں

کم سے کم نو برس کی عُمْر سے حَیض شُروع ہوگا اور انتہائی عُمْر حَیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عُمْر والی عورت کو **آئِسہ** اور اس عُمْر کو ''سِنِ اَیاس'' کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص ۳۷۲)

کفّارہ واجب ہونے کی ایک صورت

جو کوئی رات سے ہی **رَمَضان** کے ادا روزے کی **نِیّت** کر چکا ہو اور پھر صُبْح یا دِن میں کسی بھی وَقْت بلکہ اگر **اِفْطار** سے ایک لمحہ بھی قَبل کسی صحیح مجبوری کے بِغیر کسی ایسی چیز جس سے طبیعتِ اِنسانی نفرت نہ کرتی ہو (مَثَلاً کھانا، پانی، چائے، پھل، بِسکٹ، شربت، شہد، مٹھائی وغیرہ وغیرہ) سے عَمْداً (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑ ڈالے تو اب **رَمَضان شریف** کے بعد اِس روزے کی قضا کی نیّت سے ایک روزہ رکھنا ہوگا اور اُس کا **کفّارہ** بھی دینا ہوگا۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان

---

[1] کفّارے میں صدقۂ فطر دینے کا مسئلہ بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحہ 215 پر سے دیکھا جاسکتا ہے۔

عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کسی نے بِلا عُذرِ شَرعی رَمَضانُ الْمُبارَک کا ادا روزہ جس کی نیّت رات سے کی تھی بِالْقَصْد (یعنی جان بوجھ کر) کسی غِذا یا دوا یا نَفْع رَساں شَئی (یعنی نَفْع پہنچانے والی چیز) سے توڑ ڈالا اور شام تک (یعنی اِفطار سے پہلے) کوئی ایسا عارِضہ لاحِق نہ ہوا جس کے باعِث شَرعاً آج روزہ رکھنا ضَرور نہ ہوتا (مَثَلاً عورت کو اُسی دن میں حَیض یا نِفاس آ گیا یا روزہ توڑنے کے بعد اُسی دن میں ایسا بیمار ہو گیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے) تَو اس جُرم کے جُرمانے میں ساٹھ روزے پے در پے رکھنے ہوتے ہیں۔ ویسے جو روزہ نہ رکھا ہو اس کی قضا صِرْف ایک روزہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۱۰ص۵۱۹)

یَا اللہ کرم کر کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے کفّارے سے مُتعلِّق 11 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کسی عاقِل بالغ مُقیم (یعنی جو شَرعی مُسافِر نہ ہو) نے ادائے روزۂ رَمَضان کی نِیّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کیا یا کَروایا، یا کوئی بھی چیز لَذّت کیلئے کھائی یا پی تَو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضا اور کَفّارہ دونوں لازِم ہیں۔ (بہارشریعت ج۱ص۹۹۱)

﴿۲﴾ جس جگہ روزہ توڑنے سے کَفّارہ لازِم آتا ہے، اُس میں شَرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رَمَضانُ الْمُبارَک کی نِیّت کی ہو، اگر دِن میں نِیّت کی اور توڑ دیا تو کَفّارہ لازِم نہیں صِرْف قضا کافی ہے۔ (جَوْھَرہ ج ۱ ص ۱۸۰)

﴿۳﴾ قَے آئی یا بھول کر کھایا یا جِماع کیا اور اِن سب صورَتوں میں اِسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر بھی کھالیا تو کَفّارہ لازِم نہیں۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ص ۴۳۱)

﴿۴﴾ اِحتِلام ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اِس کے باوُجُود کھالیا تو کَفّارہ لازِم ہے۔ (اَیضاً)

﴿۵﴾ اپنا لُعاب (یعنی تُھوک) تُھوک کر چاٹ لیا یا دُوسرے کا تھوک نِگل لیا تو کَفّارہ نہیں مگر محبوب (یعنی پیارے) کا لَذّت یا مُعظَّمِ دینی (یعنی بُزُرگ) کا تَبَرُّک کے طور پر تُھوک نِگل لیا تو کَفّارہ لازِم ہے۔ (اَیضاًص ۴۴۴) خربوزے یا تربُوز کا چِھلکا کھایا،

اگر خُشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اِس کے کھانے سے گھِن کرتے ہوں، تو **کفّارہ** نہیں، ورنہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

﴿۶﴾ **کچّے** چاول، باجرہ، مَسُور، مُونگ کھائی تو **کفّارہ** لازِم نہیں، یِہی حُکم کچّے جَو کا ہے اور بُھنے ہوئے ہوں تو **کفّارہ** لازِم۔

(بہارشریعت ج۱ص۹۹۳، عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

﴿۷﴾ **سَحَری** کا نوالہ مُنہ میں تھا کہ صُبْحِ صادِق کا وَقْت ہوگیا، یا بُھول کر کھا رہے تھے، نوالہ مُنہ میں تھا کہ یاد آ گیا، پھر بھی نِگل لیا تو اِن دونوں صُورَتوں میں **کفّارہ** واجِب اور اگر نوالہ مُنہ سے نِکال کر پھر کھا لیا ہو تو صِرف **قضا** واجب ہوگی **کفّارہ** نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

﴿۸﴾ **باری** سے بُخار آتا تھا اور آج باری کا دِن تھا لہٰذا یہ گُمان کر کے کہ بُخار آئے گا، روزہ قَصْداً (یعنی ارادۃً) توڑ دیا تو اِس صورت میں **کفّارہ** ساقِط ہے (یعنی کَفّارے کی ضَرورت نہیں صِرف قضا کافی ہے) یوں ہی عورت کو مُعَیَّن (یعنی مقرّرہ) تاریخ پر حَیض آتا تھا اور آج حَیض آنے کا دِن تھا اُس نے قَصْداً روزہ توڑ دیا اور حَیض نہ آیا تو **کفّارہ** ساقِط ہوگیا۔ (مگر قضا فرض ہے) (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتَار ج۳ص۴۴۸)

﴿۹﴾ **اگر** دو روزے توڑے تو دونوں کیلئے **دو کَفّارے** دے اگرچِہ پہلے کا اَبھی کَفّارہ ادا نہ کیا تھا جب کہ دونوں دو رَمَضان کے ہوں، اور اگر دونوں روزے ایک ہی رَمَضان کے ہوں اور پہلے کا **کَفّارہ** نہ ادا کیا ہو تو ایک ہی کَفّارہ دونوں کیلئے کافی ہے۔ (جَوْهرہ ج ۱ ص ۱۸۲)

﴿۱۰﴾ **کَفّارہ** لازِم ہونے کے لئے یہ بھی ضَروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا اَمر (یعنی مُعامَلہ) واقِع نہ ہوا ہو جو روزے کے مُنافی (یعنی خِلاف۔ اُلٹ) ہے یا بِغیر اختیار ایسا اَمر (یعنی مُعامَلہ) نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی رُخصت ہوتی، مَثَلاً عورت کو اُس دن حَیض یا نِفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اُسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کَفّارہ ساقِط ہے اور سفر سے ساقِط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری اَمر (مُعامَلہ) ہے۔ (اَیضاً ص ۱۸۱)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

خبر دار! خبر دار! خبر دار!

﴿۱۱﴾ جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفّارہ لازِم نہیں ان میں شرط ہے کہ ایک بار ایسا ہوا ہو اور مَعْصِیت (یعنی نافرمانی) کا قَصْد (ارادہ) نہ کیا ہو ورنہ ان میں کفّارہ دینا ہوگا۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ٤٤٠)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بدل گیا!

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کے کیا کہنے اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا ہی بات ہے! ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** ملاحظہ ہو۔ شالیمار ٹاؤن (مرکزُ الْاولیالاہور) کے ایک اسلامی بھائی بے حد بگڑے ہوئے انسان تھے، فلموں ڈراموں کے رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک آوارہ گردیاں وغیرہ ان کے مَعْمولات تھے۔ ان حَرَکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی ان سے کتراتے، اپنے گھروں میں ان کی آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو ان کی صُحبت سے بچاتے تھے۔ ان کی گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صُبحِ بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ **دعوتِ اسلامی** والے ایک **عاشقِ رسول** کی ان پر شفْقت بھری نظر پڑ گئی، انہوں نے نہایت شفْقت کے ساتھ **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے انہیں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی رغبت دِلائی، بات ان کے دل میں اُتر گئی اور انہوں نے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کی صُحبتوں نے ان کے دل میں نیکیوں کی مَحبّت ڈال دی۔ گناہوں سے توبہ کا تُحفہ اور سُنّتوں بھرے **مَدَنی لباس** کا جذبہ ملا، سر پر **سبز سبز عمامہ** سجا اور سنّتوں کے مَدَنی پھول لُٹانے میں مشغول ہو گئے۔ جو عزیز و اقرِبا دیکھ کر کتراتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں، پہلے وہ خاندان کے اندر بدترین تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہوگئے ہیں۔

جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

بے نمازیوں میں بیٹھنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُری صُحبتوں کا کتنا زبردست نقصان ہوتا ہے۔ بُری صُحبت میں رہ کر بگڑ جانے والے آدمی پر لوگ تھوتھو کرتے ہیں اور اچّھی صُحبتوں کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ گناہوں سے بھی بچت ہوتی اور لوگ بھی مَحَبَّت کرتے ہیں۔ ہمیشہ ایسی صُحبت اختیار کرنی چاہئے جس سے عبادت کا شوق اور سنّت پر عمل کرنے کا ذوق بڑھے۔ ہمنشین (یعنی ہم صُحبت) ایسا ہو جسے دیکھ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے، اُس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دنیا کی مَحَبَّت میں کمی اور فکرِ آخرت میں زِیادَتی ہو۔ مُصاحِب (یعنی جس کی صُحبت میں رہیں وہ) ایسا ہو کہ اُس کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحَبَّت** میں اِضافہ ہو۔ غیر سنجیدہ حرکتیں کرنے والوں، فیشن پرستوں اور بے نَمازیوں کی صُحبت سے بچنا چاہئے۔ بے نَمازیوں کی بابت کئے گئے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: (بے نمازیوں کو) بہ نَرمی سمجھائیں، ترکِ نَماز و ترکِ جماعت و ترکِ مسجد پر قرانِ عظیم و احادیث میں جو سخت وعیدیں ہیں بار بار سُنائیں جن کے دلوں میں ایمان ہے انھیں ضرور نَفع پہنچے گا۔ **اللہ** تبارَکَ وَتَعالٰی پارہ 27 **سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت** کی آیت نمبر 55 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اللہ کے کلام و اَحکام یاد دلاؤ کہ بیشک ان کا یاد دلانا ایمان والوں کو نَفع دے گا۔ اور جو کسی طرح نہ مانیں اُس پر اگر کسی کا دباؤ ہے اس کے ذَرِیعے سے دباؤ ڈالیں اور یُوں بھی باز نہ آئے تو اس سے سلام و کلام، میل جول یک لَخْت (یعنی بِالکل) تَرک کر دیں، قَالَ اللّٰہ تعالٰی (یعنی **اللہ** تبارَکَ وَتَعالٰی ارشاد فرماتا ہے):

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام: ۶۸) ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۱۹۱، ۱۹۲)

روزۂ رمضان کی فرضیت کا انکار

سُوال: جو روزۂ رَمَضان کی فرضِیّت کا اِنکار کرے وہ کیسا ہے؟

جواب: کافِر ہے۔ (ماخوذ ازفتاوٰی رضویه ج ١٤ ص٣٥٦)

روزہ دار کو بُرا بھلا کہنا کیسا؟

سُوال: جو رَمَضانُ الْمبارَک کے **روزے** رکھنے کی وجہ سے کسی مسلمان کو بُرا بھلا کہے اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''جو روزہ رکھنے والے پر روزہ رکھنے کے سبب طَعن وتشنیع کرے (یعنی بُرا بھلا کہے) وہ **کافِر** ہے۔'' (ماخوذ ازفتاوٰی رضویه ج١٤ص٣٥٦)

"روزہ وہ رکھے جس کے پاس کھانا نہ ہو" کہنا کیسا؟

سُوال: ولید ایک بار رَمَضانُ المبارَک میں کہنے لگا: ''روزہ تو وہ رکھے جس کے پاس کھانے پینے کو نہ ہو!'' کیا ولید نے یہ کُفر نہیں بکا؟

جواب: ضَرور کُفر بکا۔ اِس قَولِ بدتر از بَول میں روزۂ **رَمَضانُ الْمبارَک** کی تحقیر کے ساتھ ساتھ اِس کی فرضیّت کا بھی اِنکار پایا جا رہا ہے۔ صدرُ الشَّریعه، بدرُ الطَّریقه، علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **روزۂ رَمَضان** نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ **روزہ** وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے: جب خُدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اِسی قسم کی اور باتیں جن سے **روزہ** کی ہَتک (ہ۔تَک) وتحقیر ہو کہنا کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت ج٢ص٤٦٥)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ تراویح

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔''

(تِرمذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تراویح سے صغیرہ گناہ مُعاف ہوتے ہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو رَمَضان میں ایمان کے ساتھ اور طَلَبِ ثواب کے لیے قِیام کرے، تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مسلم ص ۳۸۲ حدیث ۷۵۹) **مُفسّرِ** شہیر حکیمُ **الاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: تراویح کی پابندی کی بَرَکت سے سارے صَغیرہ (یعنی چھوٹے) گُناہ مُعاف ہو جائیں گے کیونکہ گُناہِ کبیرہ (یعنی بڑے گناہ) توبہ سے اور حُقُوقُ العِباد (**اللہ** تعالٰی کی بارگاہ میں توبہ کے ساتھ) حق والے کے مُعاف کرنے سے مُعاف ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۸)

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بے شک **اللہ** تبارَک وَتَعالٰی نے رَمَضان کے روزے تم پر فرض کئے اور میں نے

تمہارے لیے رَمَضان کے قِیام کو سُنَّت قرار دیا ہے لہٰذا جو شخص رَمَضان میں روزے رکھے اور ایمان کے ساتھ اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے قِیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے وِلادت کے دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (نَسائی ص ۳۶۹ حدیث ۲۲۰۷)

سُنّت کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ الْمبارَک میں جہاں ہمیں بے شمار نعمتیں مُیَسَّر آتی ہیں انہی میں تَراویح کی سُنّت بھی شامِل ہے اور سُنّت کی عَظَمت کے کیا کہنے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (ابنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

تَراویح سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور اس میں کم از کم ایک بار خَتْمِ قران بھی سنّتِ مُؤَکَّدہ۔

عاشقانِ کلامُ اللہ کی سات حکایات

﴿۱﴾ ہمارے امامِ اعظم سیِّدُنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ رَمَضانُ الْمبارَک میں 61 بار قرانِ کریم خَتْم کیا کرتے۔ تیس دن میں، تیس رات میں اور ایک تَراویح میں نیز آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 45 برس عِشا کے وُضُو سے نَمازِ فَجْر ادا فرمائی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۵) ﴿۲﴾ ایک رِوایت کے مُطابِق امامِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے زندگی میں 55 حج کئے اور جس مکان میں وفات پائی اُس میں سات ہزار بار قرانِ مجید خَتْم فرمائے تھے۔ (دُرِّمُختار ج۱ ص۱۲۶، الخیرات الحسان ص ۵۰) ﴿۳﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''اِمامُ الْاَئمّہ سیِّدُنا امامِ اعظم (ابوحنیفہ) رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تیس برس کامِل ہر رات ایک رَکْعت میں قرانِ کریم خَتْم کیا ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۷ ص۴۷۶) ﴿۴﴾ عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام نے فرمایا ہے: سَلَف صالحین (رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین) میں بعض اَکابِر دن رات میں دو خَتْم فرماتے بعض چار بعض آٹھ۔

﴿۵﴾ میزانُ الشَّریعۃ اَز امام عبدُ الْوَہّاب شَعْرانی (قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی) میں ہے کہ سیِّدی علی مَرْصَفِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار خَتْم فرمائے۔ (المیزانُ الشریعة الکبرٰی ج ١ ص ٧٩) ﴿٦﴾ آثار میں ہے، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بایاں پاؤں رِکاب میں رکھ کر قراٰنِ مجید شُروع فرماتے اور دَہنا (سیدھا) پاؤں رِکاب تک نہ پہنچتا کہ کلام شریف خَتْم ہوجاتا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٧ ص ٤٧٧) ﴿٧﴾ بُخاری شریف میں فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی سُواری تیّار کرنے کا حکم فرماتے اور اس سے پہلے کہ سُواری پر زِین کَس دی جائے زَبُور شریف خَتْم فرمالیتے۔ (بُخاری ج ٢ ص ٤٤٧ حدیث ٣٤١٧ ملخّصاً)

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان سب پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

وسوسہ اور اس کا عِلاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کسی کو وَسْوَسہ آئے کہ ایک دن میں کئی بار بلکہ لمحہ بھر میں خَتْمِ قراٰنِ پاک یا خَتْمِ زَبور شریف کیسے ممکن ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی کرامات اور حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مُعْجِزہ ہے اور مُعْجِزہ اور کرامت عادۃً مُحال ہوتے ہیں یعنی ان کا بَطورِ عادت ظاہر ہونا ممکن نہیں ہوتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دورانِ تلاوت حَرف چبانا

افسوس! آج کل دینی مُعامَلات میں سُستی کا دَور دورہ ہے، عُمُوماً تَراویح میں قراٰنِ کریم ایک بار بھی صحیح معنوں میں خَتْم نہیں ہو پاتا۔ قراٰنِ پاک تَرتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو اکثر لوگ اُس کے ساتھ تَراویح پڑھنے کیلئے تیّار ہی نہیں ہوتے! اب وُہی حافِظ پسند کیا جاتا ہے جو تَراویح سے جلد فارِغ کردے۔ یاد رکھئے! تَراویح اور نَماز کے علاوہ بھی تِلاوت میں حَرْف چبا جانا حرام ہے۔ اگر تَراویح میں حافِظ صاحِب پورے قراٰنِ کریم میں سے

صِرف ایک حَرف بھی چبا گئے تو ختمِ قراٰن کی سُنّت ادا نہ ہوگی۔ بلکہ دورانِ نَماز حَرف چَب جانے کی وجہ سے معنٰی فاسِد ہونے یا مُہمَل یعنی بے معنٰی ہوجانے کی صورت میں وہ نَماز بھی فاسِد ہو جائے گی۔ لہٰذا کسی آیت میں کوئی حَرف ''چَب'' گیا یا دُرست ''مَخرَج'' سے نہ نکلا اور بدل گیا تو لوگوں سے شرمائے بِغیر پلٹ پڑیے اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھئے۔ ایک افسوس ناک اَمْر یہ بھی ہے کہ حُفّاظ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے تَرتیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا! تیزی سے نہ پڑھیں تو بھول جاتے ہیں! ایسوں کی خدمتوں میں ہمدردانہ مشورہ ہے، لوگوں سے نہ شرمائیں، خدا کی قسم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی بَہُت بھاری پڑے گی لہٰذا بِلا تاخیر تَجوید کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحِب کی مدد سے ازابتِدا تا انتِہا اپنا حِفْظ دُرُست فرمالیں۔ مَدّو لین[1] کا خیال رکھنا لازِمی ہے نیز مَد، غُنَّہ، اِظْہار، اِخْفا وغیرہ کی بھی رِعایت فرمائیں۔ صاحِبِ بہارِ شریعت حضرتِ صَدْرُ الشَّریعہ بَدْرُ الطَّریقہ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''**فرضوں میں** ٹھہر ٹھہر کر قِراءَت کرے اور **تَراویح** میں مُتَوَسِّط (یعنی درمیانہ) انداز پر اور **رات کے نوافِل** میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم ''مَد'' کا جو دَرَجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ **حرام** ہے۔ اس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قراٰن پڑھنے کا حُکم ہے۔'' (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۴۷، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۳۲۰)

پارہ 29 **سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل** کی چوتھی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور قراٰن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

تَرتیل سے پڑھنا کسے کہتے ہیں!

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''کمالین علیٰ حاشیہ جلالین'' کے حوالے سے ''تَرتیل'' کی وضاحت کرتے ہوئے نَقْل کرتے ہیں: ''قراٰنِ مجید اِس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اِس کی آیات و الفاظ گن سکے۔''

[1] واؤ، ی اور الف ساکن اور قبل کی حرکت موافق ہو (یعنی واؤ کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر اور الف کے پہلے زبر) تو اس کو مد اور واؤ اور ی ساکن ماقبل مفتوح کو لین کہتے ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۶ ص۲۷۶) نیز فرض نَماز میں اس طرح تِلاوت کرے کہ جُدا جُدا ہر حَرف سمجھ آئے، تراویح میں مُتَوَسِّط (یعنی درمیانہ) طریقے پر اور رات کے نوافِل میں اتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص۳۲۰)

''مَدارِكُ التَّنْزِيل'' میں ہے: ''قراٰن کو آہستہ اورٹھہر کر پڑھو، اس کا معنٰی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ، حُرُوف جُدا جُدا، وَقْف کی حفاظت اور تمام حَرَکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے، ''تَرْتِيْلًا'' اس مسئلے میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تِلاوت کرنے والے کے لئے نہایت ہی ضَروری ہے۔'' (مدارکُ التّنزیل ص۱۲۹۲، فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۶ ص۲۷۸،۲۷۹)

(تَرتیل کے اَحکام جاننے کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد 6 صَفْحہ 275 تا 282 کا مُطالَعہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تراویح کی اُجرت لینا دینا کیسا؟

قراٰنِ کریم پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنے اندر اِخلاص پیدا کرنا ضَروری ہے اگر حافِظ اپنی تیزی دکھانے، خوش آوازی کی داد پانے اور نام چمکانے کیلئے قراٰنِ کریم پڑھے گا تو ثواب تو دُور کی بات ہے، اُلٹا حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑے گا! اِسی طرح اُجرت کا لین دین بھی نہ ہو، طے کرنے ہی کو اُجرت نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں تراویح پڑھانے آتے اِسی لئے ہیں کہ معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچِہ طے نہ ہوا ہو، تو یہ بھی اُجرت ہی ہے۔ اُجرت رَقْم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غَلّہ (یعنی اناج) وغیرہ کی صورت میں بھی اُجرت، اُجرت ہی ہے۔ ہاں اگر حافِظ صاحِب نیّت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پڑھوانے والا کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا۔ پھر بعد میں حافِظ صاحِب کی خدمت کردیں تو حَرَج نہیں کہ بُخاری شریف کی پہلی حدیثِ مبارَک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔ یعنی اَعْمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (بُخاری ج۱ ص۶ حدیث۱)

تلاوت و ذکر و نعت کی اُجرت حرام ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں اُجرت دے کر میّت کے ایصالِ ثواب کیلئے ختمِ قراٰن و ذِکرُ اللّٰہ عزّوجلّ کروانے سے مُتعلِّق جب اِستِفتا پیش ہوا تو جواباً ارشاد فرمایا: ”**تلاوتِ قراٰن و ذکرِ الٰہی عزّوجلّ پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے،** لینے دینے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں اور جب یہ فِعلِ حرام کے مُرتکِب ہیں تو ثواب کس چیز کا اَموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمّید اور زیادہ سَخت واَشد (یعنی شدید ترین جُرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقۂ جائزہ شَرعیہ بھی حاصل ہو (یعنی شرعاً جائز بھی رہے) تو اِس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اُتنی دیر کی ہر شخص کی **مُعَیَّن** (مقرّر) کردیں۔ مَثَلاً پڑھوانے والا کہے: ”میں نے تجھے آج فُلاں وَقْت سے فُلاں وَقْت کیلئے اِس اُجرت پر نوکر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔“ وہ کہے: ”میں نے قَبول کیا۔“ اب وہ اُتنی دیر کے واسطے اَجیر (یعنی مُلازِم) ہوگیا، جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُس سے کہے فُلاں مَیِّت کے لئے اِتنا قراٰنِ عظیم یا اِس قَدَر کلمۂ طیِّبہ یا دُرُود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۵۳۷)

تراویح کی اُجرت کا شَرعی حِیلہ

اِس مبارک فتوے کی روشنی میں **تراویح** کیلئے حافِظ صاحِب کی بھی ترکیب ہوسکتی ہے۔ مَثَلاً مسجِد کمیٹی والے اُجرت طے کر کے حافِظ صاحِب کو ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں نَمازِ عشا کیلئے **اِمامت** پر رکھ لیں اور حافِظ صاحِب بِالتَّبَع یعنی ساتھ ہی ساتھ **تراویح** بھی پڑھا دیا کریں کیوں کہ رَمَضانُ الْمبارَک میں تراویح بھی نَمازِ عشا کے ساتھ ہی شامل ہوتی ہے۔ یا یوں کریں کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں روزانہ دو یا تین گھنٹے کیلئے (مَثَلاً رات 8 تا 11) حافِظ صاحِب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رَقْم بھی بتا دیں، اگر حافِظ صاحِب منظور فرمالیں گے تو وہ ملازِم ہوگئے۔

اب روزانہ حافِظ صاحِب کی ان تین گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ **تراویح** پڑھا دیا کریں۔ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا مؤذِّنی ہو یا کسی قسم کی مزدوری جس کام کیلئے بھی **اِجارہ** کرتے وَقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اُجرت یا تنخواہ کا لین دَین یقینی ہے تو پہلے سے رَقَم **طے کرنا واجِب** ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہاں جہاں پہلے ہی سے اُجرت کی مقرَّرہ رقم معلوم ہو مَثَلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں بوری لادنے ، لے جانے کی فی بوری مزدوری کی رقم وغیرہ۔ تو اب بار بار طے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ذِہن میں رکھئے کہ جب حافِظ صاحِب کو (یا جس کو بھی جس کام کیلئے) نوکر رکھا اُس وَقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسب ہوگا دے دیں گے یا آپ کو راضی کر دیں گے، بلکہ صَراحَۃً یعنی واضح طور پر رقم کی مِقدار بتانی ہوگی، مَثَلاً ہم آپ کو 12 ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضَروری ہے کہ حافِظ صاحِب بھی منظور فرمالیں۔ اب بارہ ہزار دینے ہی ہوں گے۔ یاد رہے! مسجِد کے چندے سے دی جانے والی اُجرت وہاں کے عُرف سے زائد نہیں ہونی چاہئے، پہلے سے موجود امام صاحِب دل برداشتہ نہ ہوں اِس کا بھی خیال رکھا جائے، پورے ماہِ رَمَضان میں نَمازِ عشا کی امامت کی چُھٹّی کے سبب امام صاحِب کو مسجِد کے چندے سے اُس ماہ کی عشا کی نَمازوں کی تنخواہ دے سکتے ہیں کیونکہ ہمارے ہاں اسی طرح کا عُرف یعنی معمول جاری ہے۔ ہاں حافِظ صاحِب کو مطالَبے کے بِغیر اپنی مرضی سے طے شدہ سے زائد مسجِد کے چَندے سے نہیں بلکہ اپنے پلّے سے یا اسی مقصد کے لیے جَمْع کی ہوئی رقم دے دیں تب بھی جائز ہے۔ جو حافِظ صاحِبان، یا نعت خوان بِغیر پیسوں کے **تراویح**، قراٰن خوانی یا نعت خوانی میں حصّہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی وجہ سے ناجائز کام کا اِرتِکاب نہ کریں۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مُطابِق عمل کر کے پاک روزی حاصِل کریں۔ اور اگر سَخْت مجبوری نہ ہو تو حِیلے کے ذَرِیْعے بھی رَقْم حاصِل کرنے سے گُریز کریں کہ **جس کا عمل ہو بے غَرَض اُس کی جزا کچھ اور ہے**۔ ایک اِمتحان سَخْت امتحان یہ ہے کہ جو رَقْم قبول نہیں کرتا اُس کی کافی واہ! واہ! ہوتی ہے۔ یہاں اپنے آپ کو حُبِّ جاہ اور ریاکاری سے بچانا ضَروری ہے، بِلا حاجت دوسروں سے تذکرہ کرنے

سے بچنا اور دُعائے اِخلاص کرتے رہنا ایسے مواقع پر مُفید ہوتا ہے۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو　　کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی　(وسائلِ بخشش ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ختمِ قراٰن اور رِقّت

جہاں تراویح میں ایک بار قراٰنِ پاک کی تلاوت کی جائے وہاں بہتر یہ ہے کہ **ستّائیسویں شب** کو خَتم کریں، رِقّت وسوز کے ساتھ اِخْتِتام ہو اور یہ اِحساس دل کو تڑپا کر رکھ دے کہ میں نے صحیح معنوں میں قراٰنِ پاک پڑھا یا سنا نہیں، کوتاہیاں بھی ہوئیں، دل جَمْعی بھی نہ رہی، **اِخلاص** میں بھی کمی تھی۔ **صد ہزار افسوس!** دُنیوی شخصیّت کا کلام تو توجُّہ کے ساتھ سنا جاتا ہے مگر سب کے خالق و مالِک اپنے پیارے پیارے **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کا پاکیزہ کلام دھیان سے نہ سنا، ساتھ ہی یہ بھی غم ہو کہ افسوس! اب ماہِ **رَمَضانُ الْمُبارَک** چند گھڑیوں کا مہمان رَہ گیا، نہ جانے آیِندہ سال اس کی تشریف آوری کے وَقْت اس کی بہاریں لوٹنے کیلئے میں زندہ رہوں گا یا نہیں! اِس طرح کے تصوُّرات جما کر اپنی غَفْلتوں پر خود کو شرمندہ کرے اور ہو سکے تو روئے اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنائے کہ اچھّوں کی نَقْل بھی اچھی ہے، اگر کسی کی آنکھ سے مَحبَّتِ قراٰن و فِراقِ رَمَضان میں ایک آدھ قطرہ آنسو ٹپک کر مقبولِ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہو گیا تو کیا بعید کہ اُسی کے صَدْقے خدائے غَفّار عَزَّوَجَلَّ سبھی حاضِرین کو بَخْش دے۔

لاج رکھ لے گناہ گاروں کی　　نام رَحْمٰن ہے ترا یارب!
عیب میرے نہ کھول محشر میں　　نام ستّار ہے ترا یارب!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل　　نام غفّار ہے ترا یارب!
تو کریم اور کریم بھی ایسا!
کہ نہیں جس کا دوسرا یارب!　(ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تراویح کی جماعت بدعتِ حسنہ ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے خود بھی تراویح ادا فرمائی اور اسے خوب پسند بھی فرمایا، چُنانچِہ صاحِبِ قراٰن، مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ''جو ایمان وطَلَبِ ثواب کے سبب سے رَمَضان میں قِیام کرے اُس کے پچھلے گناہ (یعنی صغیرہ گناہ) بَخش دیئے جائیں گے۔''[1] پھر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس اندیشے کی وجہ سے ترک فرمائی کہ کہیں امّت پر (تراویح) فرض نہ کر دی جائے۔[2] ''بُخاری شریف'' میں ہے: امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَرفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے (اپنے دورِ خِلافت میں) ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کی ایک رات مسجِد میں دیکھا کہ لوگ جُداجُدا انداز پر (تراویح) ادا کر رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ حضرات کسی کی اِقتِدا میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں مناسِب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جَمْع کر دوں۔ لہٰذا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِنْ کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سب کا امام بنا دیا، پھر جب دوسری رات تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ باجماعت (تراویح) ادا کر رہے ہیں (تو بہُت خوش ہوئے اور) فرمایا: نِعْمَ الْبِدْعَةُ ھٰذِہٖ۔ یعنی ''یہ اچّھی بدعت ہے۔'' (بُخاری ج۱ ص۶۵۸ حدیث ۲۰۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو ہمارا کتنا خیال ہے! مَحْض اِس خوف سے جماعتِ تراویح پر ہمیشگی نہ فرمائی کہ کہیں اُمّت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اِس حدیثِ پاک سے بَعض وَساوِس کا علاج بھی ہو گیا۔ مَثَلاً تراویح کی باقاعِدہ جماعت سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بھی جاری فرما سکتے تھے مگر نہ فرمائی اور یوں اسلام میں اچّھے اچّھے طریقے رائج کرنے کا اپنے غلاموں کو موقع فراہم کیا۔ جو کام شاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے نہیں کیا وہ کام سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مَحْض اپنی مرضی سے نہیں کیا بلکہ سرکارِ عالَم مدار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ

[1] بخاری ج۱ ص۶۵۸ حدیث ۲۰۰۹　[2] ایضاً حدیث ۲۰۱۲

والہٖ وسلَّم نے تاقِیامت ایسے اچّھے اچّھے کام جاری کرتے رہنے کی اپنی حیاتِ ظاہِری میں ہی اجازت مَرحمت فرمادی تھی۔ چُنانچِہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''جو کوئی اسلام میں **اچّھا طریقہ** جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُس کا بھی جو (لوگ) اِس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اِسلام میں **بُرا طریقہ** جاری کرے اُس پر اِس کا گناہ بھی ہے اور ان (لوگوں) کا بھی جو اِس کے بعد اِس پر عمل کریں اور اُن کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔''

(مُسلم ص۵۰۸ حدیث۱۰۱۷)

کرمِ یا نبیَّ اللہ کے بارہ حُروف کی نسبت سے 12 اچّھے کام یعنی بِدعاتِ حَسنہ

اِس حدیثِ مبارَک سے معلوم ہوا، قِیامت تک اسلام میں اچّھے اچّھے نئے طریقے جاری کرنے کی اجازت ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نکالے بھی جارہے ہیں جیسا کہ ﴿۱﴾ **امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **تَراویح** کی باقاعِدہ جماعت کا اہتِمام کیا اور اس کو خود ''**اچّھی بدعت**'' بھی قرار دیا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی جو نیا اچّھا کام جاری کریں وہ بھی **بدعتِ حَسَنہ** کہلاتا ہے ﴿۲﴾ مسجِد میں امام کیلئے طاق نُما **محراب** نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے **حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **مسجِدُ النَّبَوِی الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں **محراب** بنانے کی سعادت حاصل کی اِس نئی ایجاد (بدعتِ حَسَنہ) کو اس قَدَر مقبولیّت حاصل ہے کہ اب دنیا بھر میں مسجِد کی پہچان اسی سے ہے ﴿۳﴾ اِسی طرح مساجِد پر **گُنبد و مینار** بنانا بھی بعد کی ایجاد ہے، یہاں تک کہ مسجِدُ الْحرام کے **مَنارے** بھی سرکارِ مدینہ وصَحابۂ کرام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم و عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دَور میں نہیں تھے ﴿۴﴾ ایمانِ مُفَصَّل ﴿۵﴾ ایمانِ مُجمَل ﴿۶﴾ چھ کلمے اور ان کی

تعداد وترکیب کہ یہ پہلا یہ دوسرا اور ان کے نام ﴿۷﴾ قراٰنِ کریم کے تیس پارے بنانا، اِعراب لگانا، ان میں رُکوع بنانا، رُموزِ اَوقاف کی علامات لگانا۔ بلکہ نُقطے بھی بعد میں لگائے گئے، خوبصورت جِلدیں چھاپنا وغیرہ ﴿۸﴾ احادیثِ مبارکہ کو کتابی شکل دینا، اس کی اَسناد پر جَرح کرنا، ان کی صحیح، حَسَن، ضعیف اور مَوضُوع وغیرہ اَقسام بنانا ﴿۹﴾ فقہ، اُصولِ فِقہ وعِلمِ کلام ﴿۱۰﴾ زکوٰۃ وفطرہ سِکّہٴ رائجُ الْوقت بلکہ باتصویر نوٹوں سے ادا کرنا ﴿۱۱﴾ اونٹوں وغیرہ کے بجائے سفینے یا ہوائی جہاز کے ذَرِیعے سفرِ حج کرنا ﴿۱۲﴾ شریعت وطریقت کے چاروں سلسلے یعنی حَنَفی، شافِعی، مالکی، حَنبلی اسی طرح قادِری، نَقشبندی، سُہروردی اور چِشتی۔

ہر بدعت گمراہی نہیں ہے

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہو کہ ان دو اَحادیث مُبارَکہ (۱) كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنَّم میں (لے جانے والی) ہے۔ (صَحیح اِبن خُزَیمہ ج۳ ص۱۴۳ حدیث۱۷۸۵)

(۲) شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ یعنی بدترین کام نئے طریقے ہیں ہر **بدعت** (نئی بات) گمراہی ہے۔ (مسلم ص۴۳۰ حدیث۸۶۷) کے کیا معنٰی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں اَحادیثِ مبارَکہ حق ہیں۔ یہاں **بدعت** سے مُراد بدعتِ سَیِّئَہ (سَیْ۔یِ۔ءَ ہ) یعنی **بُری بدعت** ہے اور یقیناً ہر وہ **بدعت** بُری ہے جو کسی سُنّت کے خِلاف یا سُنّت کو مٹانے والی ہو۔ جیسا کہ دیگر احادیثِ مقدّسہ میں اس مسئلے کی وضاحت موجود ہے، چنانچہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر وہ گمراہ کرنے والی **بدعت** جس سے **اللہ** اور اس کا رسول راضی نہ ہو، تو اُس گمراہی والی **بدعت** کو جاری کرنے والے پر اُس **بدعت** پر عمل کرنے والوں کی مِثْل گناہ ہے، اُسے گناہ مل جانا لوگوں کے گناہوں میں کمی نہیں کرے گا۔" (ترمذی ج ۴ ص۳۰۹ حدیث۲۶۸۶) بُخاری شریف میں **فرمانِ مُصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ۔" (بخاری ج۲ ص۲۱۱ حدیث ۲۶۹۷) یعنی "جو ہمارے دین میں ایسی نئی

بات نکالے جو اُس (کی اصل) میں سے نہ ہو وہ مَردود ہے۔'' ان اَحادیثِ مُبارَکہ سے **معلوم** ہوا ایسی نئی بات جو سنّت سے دُور کر کے گمراہ کرنے والی ہو، جس کی اَصل دین میں نہ ہو وہ **بدعتِ سَیِّـئہ** یعنی بُری بدعت ہے، جبکہ دین میں ایسی نئی بات جو **سُنّت** پر عمل کرنے میں مدد کرنے والی ہو یا جس کی اصل دین سے ثابت ہو وہ بدعتِ حَسَنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی حدیثِ پاک، ''**کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّار**'' کے تَحت فرماتے ہیں: جو بدعت اُصول اور قواعدِ سنّت کے مُوافِق اور اُس کے مُطابِق قِیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت وسنّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو **بدعتِ حَسَنہ** کہتے ہیں اور جو اس کے خِلاف ہو وہ بدعت گمراہی کہلاتی ہے۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج۱ ص۱۳۵)

بدعتِ حسنہ کے بغیر گزارہ نہیں

اچھی اور بُری بدعات کی تقسیم ضَروری ہے کیوں کہ کئی اچھی اچھی بدعتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو صِرف اس لئے تَرک کر دیا جائے کہ **قُرُونِ ثَلاثہ** یعنی (۱) شاہِ خَیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان (۲) تابِعینِ عِظام اور (۳) تبعِ تابعینِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے اَدوارِ پُرانوار میں نہیں تھیں، تو دین کا موجودہ نِظام ہی نہ چل سکے، جیسا کہ دِینی مدارِس، ان میں دَرسِ نِظامی، قُراٰن واَحادیث اور اسلامی کتابوں کی پریس میں چھپائی وغیرہ وغیرہ یہ تمام کام پہلے نہ تھے بعد میں جاری ہوئے اور **بدعتِ حَسَنہ** میں شامل ہیں۔ ربِّ مُجیب عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یقیناً یہ سارے اچّھے اچّھے کام اپنی حیاتِ ظاہِری میں بھی رائج فرما سکتے تھے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مَحبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلاموں کے لئے **ثوابِ جارِیہ** کمانے کے بے شُمار مَواقع فراہم کر دیئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے صَدَقۂ جارِیہ کی خاطر جو شریعت سے نہیں ٹکراتی ہیں ایسی نئی ایجادوں کی دھوم مچا دی۔ کسی نے اَذان سے پہلے دُرُود وسلام پڑھنے کا رَواج ڈالا، کسی نے عیدِ میلادُ النَّبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم منانے کا طریقہ نکالا پھر اس میں چَراغاں اور سبز سبز پرچموں اور مرحبا کی دھومیں مچاتے جلوسِ میلاد کا سلسلہ ہوا، کسی نے گیارھویں شریف تو کسی

نے اَعراسِ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کی بنیاد رکھ دی اور اب بھی یہ سلسلے جاری ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں نے سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں اُذْکُرُوا اللّٰہ! (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرو!) اور صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! (یعنی حبیب پر دُرُود بھیجو!) کے نعرے لگانے کی بالکل نئی ترکیب نکال کر اللہ اللہ اور دُرُود وسلام کی پُرکیف صداؤں کا حَسین سماں قائم کردیا!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو (وسائلِ بخشش ص ۳۱۵)

سبز گُنبد کی تاریخ

سبز سبز گُنبد جس کے دیدار کے لئے ہر عاشق کا دل بے قرار ہوتا اور آنکھ اشک بار ہو جایا کرتی ہے یہ بھی بدعتِ حَسَنہ ہے کیوں کہ وہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے سینکڑوں برس بعد بنا ہے، اِس کی مختصراً معلومات بھی حاصل کرلیجئے:

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور پر سب سے پہلا گُنبد شریف سن ۶۷۸ ھ (1269ء) میں تعمیر ہوا اور اس پر زَرد (یعنی پیلا) رنگ کروایا گیا۔ پھر مختلف اَدوار میں تغیُّر و تبدُّل ہوتا رہا یہاں تک کہ ۸۸۸ ھ (1483ء) میں کالے پتّھر سے نیا گُنبد بنایا گیا اور اس پر سفید رنگ کروایا گیا، سن ۹۸۰ ھ (1572ء) میں انتہائی حسین گُنبد بنایا گیا اور اُس کو رنگ برنگے پتّھروں سے سجایا گیا۔ سن ۱۲۳۳ ھ (1818ء) میں از سرِ نو اس کی تعمیر کی گئی۔ 1253 ھ مُطابِق 1837ء میں اِسے سبز رنگ کردیا گیا۔ جو اَلْقُبَّۃُ الْخَضراء یعنی سبز گُنبد کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد اب تک کسی نے اس میں ردّ و بدل نہیں کیا۔ ہاں سبز رنگ کو یہ سعادت ملتی رہتی ہے کہ وہ خُدّام کے ہاتھوں اُوپر پہنچ کر لِپٹ جاتا ہے۔ گُنبدِ خضرا جو کہ یقیناً قطعاً بدعتِ حَسَنہ ہے وہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کا مَرجَع، آنکھوں کا نور اور دل کا سُرور ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی، جو اس کو عِناداً (یعنی بُغض کی وجہ سے) مٹانا چاہے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود ہی مِٹ جائے گا۔

گُنْبَدِ خضرا! خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

اِن جیسے تمام نَو ایجاد نیک کاموں کی بنیاد وُہی حدیثِ پاک ہے جو **مُسلِم شریف** کے حوالے سے، صفحہ 168 پر گُزری جس میں فرمایا گیا ہے: ''جو کوئی اسلام میں اچّھا طریقہ جاری کرے اُس کو اِس کا ثواب ملے گا اور اُس کا بھی جو اِس کے بعد اس پر عمل کریں۔''[1]

دیدارِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقائد و اعمال کی اصلاح اور ضَروری معلومات کے حُصُول کی خاطِر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اس کی ایک ایمان افروز مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے **تین روزہ بینَ الْاَقوامی** سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) کے اِخْتِتام پر آگرہ تاج کالونی (بابُ الْمدینہ کراچی) کا ایک مَدَنی قافِلہ سفر کرتا ہوا ترکیب کے مُطابِق ایک مسجِد میں قِیام پذیر ہوا۔ شب کو جب سب سوگئے تو **مَدَنی قافِلے** میں شریک ایک نئے اسلامی بھائی کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور ان کو خواب میں **مدینے کے تاجدار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا دیدار ہوگیا! وہ بَہُت خوش ہوئے، **دعوتِ اسلامی** کی حقّانیّت کے دل وجان سے مُعْتَرِف ہو کر **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان کی کتابِ مستطاب ''جاءَ الْحق و زَھَقَ الْباطِل'' میں بدعات اور ان کی اَقسام وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔

اچھوں سے مَحَبَّت کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے ایک خوش قسمت اسلامی بھائی کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوگئی۔ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے والے خوش نصیبوں کو اچھّوں کی صُحبت اور نیک بندوں سے مَحَبَّت کرنے کا بہترین موقع نصیب ہو جاتا ہے۔ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اچھوں سے مَحَبَّت رکھنے کے **آٹھ فضائل** سنئے اور جھومئے:

"مَحَبَّتِ رسول" کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مَحَبَّت رکھنے کے متعلق 8 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ **اللہ** تَعَالٰی قِیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے تھے! آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا، آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں[1] ﴿2﴾ **اللہ** تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے: جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جُلتے ہیں اور مال خَرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجب ہوگئی[2] ﴿3﴾ **اللہ** تَعَالٰی نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے نُور کے مِنْبَر ہونگے، اَنْبیا و شُہدا اُن پر غِبْطہ (یعنی رشک) کریں گے[3] ﴿4﴾ دو شخصوں نے **اللہ** کے لئے باہم مَحَبَّت کی اور ایک مشرِق میں ہے دوسرا مغرِب میں، قِیامت کے دن **اللہ** تَعَالٰی دونوں کو جَمْع کرے گا اور فرمائے گا: یِہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی[4] ﴿5﴾ جنَّت میں یاقوت کے سُتُون ہیں، اُن پر زَبَرجَد کے بالا خانے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان میں کون رہے گا؟ فرمایا: ''وہ لوگ جو **اللہ** کے لئے آپس میں مَحَبَّت

[1]: مُسلِم ص۱۳۸۸ حدیث۲۵۶۶ [2]: الموطا ج۲ ص۴۳۹ حدیث۱۸۲۸ [3]: تِرمذی ج۴ ص۱۷۴ حدیث۲۳۹۷ [4]: شعب الایمان ج۶ ص۴۹۲ حدیث۹۰۲۲۔

رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں ملتے ہیں،[1] ﴿6﴾ **اللہ** کیلئے مَحبَّت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کُرسیوں پر ہوں گے[2] ﴿7﴾ جو کسی سے **اللہ** کے لیے مَحبَّت رکھے اور **اللہ** کے لیے دشمنی رکھے اور **اللہ** کے لیے دے اور **اللہ** کے لیے مَنْع کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کرلیا[3] ﴿8﴾ دو شخص جب **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے باہم مَحبَّت رکھتے ہیں، اُن کے درمیان میں جُدائی اُس وَقْت ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔[4] یعنی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جو مَحبَّت ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جُدا ہوجائے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے پڑھئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحہ 576 تا 579)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"تراویح پڑھیں اور خدا و رسول کی رحمتیں لوٹیں" کے پینتیس حُرُوف کی نسبت سے تراویح کے 35 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **تراویح** ہر عاقِل و بالِغ اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے **سُنَّتِ مُؤَکَّدہ** ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۵۹۶) اس کا تَرْک جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۸۸)

﴿۲﴾ **تراویح** کی بیس رَکْعَتیں ہیں۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عہد میں بیس رَکْعَتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔ (السُّنَنُ الکبرٰی لِلْبَیہقی ج ۲ ص ۶۹۹ حدیث ۴۶۱۷)

﴿۳﴾ **تراویح** کی جماعت **سنّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفَایہ** ہے، اگر مسجِد کے سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب **اِساءَت** کے مُرتکِب ہوئے (یعنی بُرا کیا) اور اگر چند اَفراد نے باجماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا جماعت کی فضیلت سے محروم رہا۔ (ہِدایہ ج ۱ ص ۷۰)

[1] شعب الایمان ج ۶ ص ۴۸۷ حدیث ۹۰۰۲۔ [2] مُعجَم کبیر ج ۴ ص ۱۵۰ حدیث ۳۹۷۳۔ [3] ابو داوٗد ج ۴ ص ۲۹۰ حدیث ۴۶۸۱۔ [4] الادب المفرد ص ۱۰۹ حدیث ۴۰۱۔

﴿٤﴾ **تراویح** کا وَقت عِشا کے فَرض پڑھنے کے بعد سے صُبحِ صادِق تک ہے۔ عِشا کے فَرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۱۵)

﴿٥﴾ **وِتر** کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص۵۹۷) جیسا کہ بعض اوقات 29 کو رُویتِ ہِلال کی شہادت (یعنی چاند نظر آنے کی گواہی) ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہوجاتا ہے۔

﴿٦﴾ **مُستَحَب** یہ ہے کہ **تراویح** میں تہائی رات تک تاخیر کریں، اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں۔ (لیکن عِشا کے فرض اتنے مؤخّر (Late) نہ کئے جائیں) (اَیضاًص۵۹۸)

﴿٧﴾ **تراویح** اگر فوت ہوئی تو اس کی قضا نہیں۔ (اَیضاً)

﴿٨﴾ بہتر یہ ہے کہ **تراویح** کی بیس رَکْعَتیں دو دو کر کے دس سلام کے ساتھ ادا کریں۔ (اَیضاص۵۹۹)

﴿٩﴾ **تراویح** کی بیس رَکْعَتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہِ (تنزیہی) ہے۔ (اَیضاً) ہر دو رَکْعَت پر **قَعْدہ** کرنا فَرض ہے، ہر **قَعْدے** میں **اَلتَّحِیَّاتُ** کے بعد دُرُود شریف بھی پڑھے اور طاق رَکْعَت (یعنی پہلی، تیسری، پانچویں وغیرہ) میں **ثَنا** پڑھے اور امام **تَعَوُّذ** و **تَسمِیَہ** بھی پڑھے۔

﴿١٠﴾ **جب** دو دو رَکْعَت کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر دو رَکْعَت پر الگ الگ نیّت کرے اور اگر بیس رَکْعَتوں کی ایک ساتھ نیّت کرلی تب بھی جائز ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص۵۹۷)

﴿١١﴾ **بِلا عُذر** تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض **فُقَہائے کِرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص۶۰۳)

﴿١٢﴾ **تراویح** مسجِد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے، اگر گھر میں باجماعت ادا کی تو تَرکِ جماعت کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو **مسجِد** میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۶) عِشا کے فَرض مسجِد میں باجماعت ادا کر کے پھر گھر

یا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے اگر بِلا عُذرِ شَرعی مسجد کے بجائے گھر یا ہال وغیرہ میں عِشا کے فرض کی جماعت قائم کر لی تو ترکِ واجِب کے گُناہ گار ہوں گے۔ اس کا تفصیلی مسئلہ فیضانِ سنّت (جلد اوّل) کے باب ''پیٹ کا قُفلِ مدینہ''، صَفْحہ 135 پر مُلاحظہ فرمالیجئے۔

﴿۱۳﴾ **نابالغ** امام کے پیچھے صِرف نابالغان ہی **تراویح** پڑھ سکتے ہیں۔

﴿۱۴﴾ **بالغ** کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نَماز حتّٰی کہ نَفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

﴿۱۵﴾ **تراویح** میں پورا کلامُ اللہ شریف پڑھنا اور سننا سُنَّتِ مُؤَکَّدہ علَی الْکِفَایہ ہے لہٰذا اگر چند لوگوں نے مل کر تراویح میں خَتْمِ قُراٰن کا اِہتمام کر لیا تو بَقِیّہ علاقے والوں کیلئے کِفایت کرے گا۔ ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 10 صَفْحہ 334 پر ہے: قُرآن دَر تراویح خَتْم کَرْدَن نہ فَرْض سْت وَ نہ سُنَّتِ عین۔ یعنی تراویح میں قُراٰنِ کریم خَتْم کرنا نہ فرض نہ سنّتِ عین ہے۔ اور صَفْحہ 335 پر ہے: خَتْمِ قُرآن دَر تراویح سنّتِ کِفایہ اَسْت۔ یعنی تراویح میں خَتْمِ قُراٰن سُنّتِ کِفایہ ہے۔

﴿۱۶﴾ **اگر** باشرائط حافِظ نہ مل سکے یا کسی وجہ سے خَتْم نہ ہو سکے تو **تراویح** میں کوئی سی بھی سورَتیں پڑھ لیجئے اگر چاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاس دو بار پڑھ لیجئے، اِس طرح بیس رَکْعَتیں یاد رکھنا آسان رہے گا۔ (ماخوذ از عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

﴿۱۷﴾ **ایک بار** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ جَہر کے ساتھ (یعنی اُونچی آواز سے) پڑھنا سنّت ہے اور ہر سُورت کی ابتِدا میں آہستہ پڑھنا مُسْتَحَب ہے۔ مُتَأَخِّرین (یعنی بعد میں آنے والے فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام) نے خَتْمِ **تراویح** میں تین بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھنا مُسْتَحَب کہا نیز بہتر یہ ہے کہ خَتْم کے دن پچھلی رَکْعَت میں الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْن تک پڑھے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۶۹۴، ۶۹۵)

﴿۱۸﴾ **اگر** کسی وجہ سے تراویح کی نَماز فاسِد ہو جائے تو جتنا قُراٰنِ پاک اُن رَکْعَتوں میں پڑھا تھا اُن کا اِعادہ

کریں تا کہ خَتْم میں نُقصان نہ رہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

﴿۱۹﴾ امام غَلَطی سے کوئی آیت یا سُورت چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ اُسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔ (اَیضاً)

﴿۲۰﴾ الگ الگ مسجِد میں تراویح پڑھ سکتا ہے جبکہ خَتْمِ قُراٰن میں نُقصان نہ ہو، مَثَلاً تین مَساجِد ایسی ہیں کہ ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں میں روزانہ باری باری جاسکتا ہے۔

﴿۲۱﴾ دو رَکْعَت پر بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سَجْدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے، آخر میں سَجدۂ سَہْو کرلے۔ اور اگر تیسری کا سَجْدہ کرلیا تو چار پوری کرلے مگر یہ دو شُمار ہوں گی۔ ہاں دو پر قَعْدہ کیا تھا تو چار ہوئیں۔ (اَیضاً)

﴿۲۲﴾ تین رَکْعَتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہیں تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رَکْعَتیں دوبارہ پڑھے۔ (اَیضاً)

﴿۲۳﴾ سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین، تو امام کو جو یاد ہو اُس کا اِعْتِبار ہے، اگر امام خود بھی تَذَبْذُب (یعنی شک وشبہ) کا شکار ہو تو جس پر اِعْتِماد ہو اُس کی بات مان لے۔ (اَیضاً ص۱۱۷)

﴿۲۴﴾ اگر لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ؟ تو دو رَکْعَت تنہا تنہا پڑھیں۔ (اَیضاً)

﴿۲۵﴾ افضل یہ ہے کہ تمام شَفْعوں میں قِراءَت برابر ہو اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں، اِسی طرح ہر شَفْع (کہ دو رَکْعَت پر مُشْتَمِل ہوتا ہے اس) کی پہلی اور دوسری رَکْعَت کی قِراءَت مَساوی (یعنی یکساں) ہو، دوسری کی قِراءَت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔ (اَیضاً)

﴿۲۶﴾ امام و مُقْتَدی ہر دو رَکْعَت کی پہلی میں ثَنا پڑھیں (امام اَعُوْذ اور بِسْمِ اللّٰہ بھی پڑھے) اور اَلتَّحِیَّات کے بعد دُرُودِ ابراہیم اور دُعا بھی۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۶۰۲)

﴿۲۷﴾ اگر مُقتدیوں پر گِرانی (دشواری) ہوتی ہو تو تشہُّد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پر اِکتِفا کرے۔

(بہارِشریعت ج۱ص۶۹۰، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۰۲)

﴿۲۸﴾ اگر ستّائیسویں کو یا اس سے قبل قراٰنِ پاک خَتْم ہو گیا تب بھی آخِرِ رَمَضان تک **تراویح** پڑھتے رہیں کہ سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

﴿۲۹﴾ ہر چار رَکْعتوں کے بعد اُتنی دیر بیٹھنا مُسْتَحَب ہے جتنی دیر میں چار رَکْعات پڑھی ہیں۔

(بہارِشریعت ج۱ص۶۹۰، عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

﴿۳۰﴾ اس بیٹھنے میں اسے اِختیار ہے کہ چُپ بیٹھا رہے یا ذِکْر و دُرُود اور تلاوت کرے یا چار رَکْعَتیں تنہا نَفْل پڑھے (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۶۰۰، بہارِشریعت ج۱ص۶۹۰) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَايَنَامُ وَلَايَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ، يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

﴿۳۱﴾ بیس رَکْعَتیں ہو چکنے کے بعد پانچواں تَرْوِیحہ بھی مُسْتَحَب ہے، اگر لوگوں پر گِراں ہو تو پانچویں بار نہ بیٹھے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

﴿۳۲﴾ مُقْتَدی کو جائز نہیں کہ بیٹھا رہے، جب امام رُکوع کرنے والا ہو تو کھڑا ہو جائے، یہ مُنافِقین سے مُشابَہت ہے۔ **سُوْرَةُ النِّسَآء** کی آیت نمبر 142 میں ہے: وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (ترجَمۂ کنزالایمان: اور (منافق) جب نَماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے) (بہارِشریعت ج۱ص۶۹۳، غُنیہ ص۴۱۰) فَرض کی جماعت میں بھی اگر امام

رُکوع سے اُٹھ گیا تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام قعدۂ اُولیٰ میں ہو تب بھی اُس کے کھڑے ہونے کا انتِظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں۔ اگر قعدے میں شامل ہو گئے اور امام کھڑا ہو گیا تو اَلتَّحِیّاتُ پوری کئے بِغیر نہ کھڑے ہوں۔

﴿۳۳﴾ رَمضان شریف میں وِتر جماعت سے پڑھنا افضل ہے، مگر جس نے عشا کے فَرض بِغیر جماعت کے پڑھے وہ وِتر بھی تنہا پڑھے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۹۲،۶۹۳ مُلَخَّصاً)

﴿۳۴﴾ یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وِتر پڑھائے اور دوسرا تراویح۔

﴿۳۵﴾ حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فَرض و وِتر کی جماعت کرواتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِنْ کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ تراویح پڑھاتے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱٦)

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عزَّوَجَلَّ! ہمیں نیک، مُخلِص اور دُرُست قُراٰنِ کریم پڑھنے والے حافِظ صاحِب کے پیچھے خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ **تراویح** ادا کرنے کی سعادت نصیب کر اور قبول بھی فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ ۱ کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پر **اللہ** عزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا بے حد کرم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کو لاعِلاج قرار دے دیا ان کا مَدَنی قافلوں میں خیر سے علاج ہو گیا! چُنانچہ **ماڑی پور** (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز **مَدَنی بہار** لکھ کر دی جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: ہاکس بے (بابُ الْمدینہ کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی جو کہ کینسر کے مریض تھے، انہوں نے تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلے** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ سفر بے چارے کافی سہمے ہوئے اور مایوس سے تھے۔ شُرَکائے قافِلہ ڈھارس بندھاتے اور ان کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ ایک دن صُبح کے وَقت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں قے ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی حَلْق سے نکل پڑی! قے کے بعد اُن کو کافی سُکون مل گیا۔ مَدَنی قافلے سے واپسی پر جب ڈاکٹروں سے رُجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کہ **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بَرَکت سے اُن کا **کینسر** کا مَرَض خَتْم ہو چکا تھا۔

اَلسر اور کینسر اب، یا ہو دردِ کمر چلئے ہمّت کریں، قافلے میں چلو
دور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قیمتی لباس میں نماز

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، سِراجُ الْاُمَّہ، کاشِفُ الْغُمَّہ، امامِ اعظم، فَقیہِ اَفْخَم حضرتِ سیِّدُنا **امام ابوحنیفہ نُعمان بن ثابِت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ رات کی نَماز کے لئے بیش قیمت قمیص، شلوار، عمامہ اور چادر پہنتے تھے جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار درہم تھی، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ہر رات نَماز ایسے لباس میں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب ہم لوگوں سے اچھے لباس میں ملتے ہیں تو **اللہ** تعالٰی سے اعلیٰ لباس میں ملاقات کیوں نہ کریں۔

(تفسیر رُوحُ البَیان ج۳ ص۱۵۴ ملخّصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ لَیلَۃُ الْقَدر

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ''جس نے مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنَّت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔'' (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لَیلَۃُ الْقَدر کو ''لَیلَۃُ الْقَدر'' کیوں کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! لَیلَۃُ الْقَدر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے اِس کو لَیلَۃُ الْقَدر اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں اور فِرِشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شَرافت وقَدْر کے باعث اس کو لَیلَۃُ الْقَدر کہتے ہیں اور یہ بھی مَنْقول ہے کہ چونکہ اس شب میں نیک اَعْمال مَقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو لَیلَۃُ الْقَدر کہتے ہیں۔ (تفسیر خازن ج ٤ ص ٤٧٣) اور بھی مُتَعَدِّد شَرافتیں اِس مُبارَک رات کو حاصِل ہیں۔

بُخاری شریف میں ہے، **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ''جس نے لَیلَۃُ الْقَدر میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا (یعنی نماز پڑھی) تو اُس کے گزَشتہ (صغیرہ) گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔'' (بُخاری ج ۱ ص ٦٦٠ حدیث ۲۰۱٤)

83 سال 4 ماہ کی عبادت سے زیادہ ثواب

اِس مُقدّس رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے، اِس رات عِبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی تِراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عِبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور اِس ''زیادہ'' کا عِلم اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے یا اُس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جانیں کہ کتنا ہے۔ اِس رات میں حضرتِ سَیِّدُنا جبریل علیہِ السّلام اور فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں اور پھر عِبادت کرنے والوں سے **مُصافحہ** کرتے ہیں۔ اِس مُبارَک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صُبحِ صادِق تک برقرار رہتی ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صِرف اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو اور آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے صَدقے میں آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت کو عطا کی گئی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙۛ سَلٰمٌ ۛ۫ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۠ (پ ۳۰، سورۃ القدر)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شُروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں اُتارا اور تم نے کیا جانا، کیا شبِ قدر؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اس میں فِرِشتے اور جبریل اُترتے ہیں اپنے رب کے حُکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صُبح چمکنے تک۔

مُفسِّرینِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی **سُوْرَۃُ الْقَدْر** کے ضِمن میں فرماتے ہیں: ''اِس رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ کریم لَوحِ مَحفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازِل فرمایا اور پھر تقریباً 23 برس کی مُدَّت میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر اسے بتدریج نازِل کیا۔'' (تفسیرِ صاوی ج ٦ ص ۲۳۹۸)

نبیِّ مُعظَّم، رسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالٰی نے میری اُمّت کو شبِ قدر

عطا کی اور یہ رات تم سے پہلے کسی اُمّت کو عطا نہیں فرمائی۔ (اَلْفِردوس بمأثور الْخِطاب ج ۱ ص ۱۷۳ حدیث ٦٤٧)

ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات

حضرتِ سیِّدُنا امام مُجاہِد علیہ رحمۃ اللہِ الواحد فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص ساری رات عبادت کرتا اور سارا دن جِہاد میں مَصروف رہتا تھا اور اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مُبارکہ نازِل فرمائی: ''لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ'' (ترجَمۂ کنز الایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر) یعنی شبِ قدر کا قِیام اس عابِد (یعنی عبادت گزار) کی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ (تفسیرِ طَبَری ج ۲٤ ص ۵۳۳)

ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں

اور ''تفسیرِ عَزیزی'' میں ہے: حضراتِ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جب حضرتِ شَمْعُون رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عِبادات وجہاد کا تذکِرہ سُنا تو انہیں حضرتِ شَمْعُون رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پر بڑا رَشک آیا اور مصطفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدمتِ بابَرَکت میں عَرض کیا: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں تو بَہُت تھوڑی عُمریں ملی ہیں، اِس میں بھی کچھ حِصّہ نیند میں گُزرتا ہے تو کچھ طَلَبِ مَعاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر اُمُورِ دُنیوی میں بھی کچھ وَقت صَرف ہوجاتا ہے۔ لٰہذا ہم تو حضرتِ شَمْعُون رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی طرح عِبادت کرہی نہیں سکتے، یُوں بَنی اِسرائیل ہم سے عِبادت میں بڑھ جائیں گے۔'' اُمّت کے غمخوار آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سُن کر غمگین ہوگئے۔ اُسی وَقت حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ اَمین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سُوْرَۃُ الْقَدْر لے کر حاضِرِ خدمتِ بابرکت ہوگئے اور تسلّی دے دی گئی کہ پیارے حبیب (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) رَنجیدہ نہ ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات عِنایَت فرمادی کہ اگر وہ اُس رات میں عِبادت کریں گے تو (حضرتِ) شَمْعُون (رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) کی ہزار ماہ کی عِبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔ (ماخوذ از تفسیرِ عَزیزی ج ۳ ص ۲۵۷)

باکرامت شمعون کی ایمان افروز حکایت

اِنہی حضرتِ شَمْعُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے بارے میں ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں ایک نہایت **ایمان اَفروز حِکایت** بیان کی گئی ہے، اِس کا مضمون کچھ اس طرح ہے: بنی اسرائیل کے ایک بُزُرگ **حضرتِ شَمْعُون** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عِبادت کی کہ رات کو قِیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کُفّار کے ساتھ جِہاد بھی کرتے۔ وہ اِس قَدَر **طاقتور** تھے کہ لوہے کی وَزْنی اور مَضْبوط **زَنْجیریں** ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔ **کُفّارِ** نابَنجار نے جب دیکھا کہ **حضرتِ شَمْعُون** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پر کوئی بھی حَربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد مال و دولت کا لالچ دے کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں **مَضْبوط رَسّیوں** سے باندھ کر اِن کے حوالے کردے۔ **بے وفا بیوی** نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو **رَسّیوں** سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعْضا کو حَرَکت دی، دیکھتے ہی دیکھتے رسّیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِسْتِفْسار کیا: ''مجھے کِس نے باندھ دیا تھا؟'' **بے وفا بیوی** نے جھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں نے تو آپ کی طاقت کا اندازہ کرنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ بات رَفع دَفع ہوگئی۔

بے وفا بیوی موقع کی تاک میں رہی۔ ایک بار پھر جب نیند کا غَلَبہ ہُوا تو اُس ظالمہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو **لوہے کی زنجیروں** میں اچھّی طرح جکڑ دیا۔ جُوں ہی آنکھ کُھلی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں **زنجیر** کی ایک ایک کڑی الگ کردی اور آزاد ہوگئے۔ بیوی یہ دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مَکّاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرادی کہ میں تو آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ) کو آزمارہی تھی۔ دَورانِ گفتگو (حضرتِ) **شَمْعُون** (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشا (یعنی ظاہر) کرتے ہوئے فرمایا: مجھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہے، اُس نے مجھے اپنی **وِلایت** کا شَرَف عِنایت فرمایا ہے، مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اَثر نہیں کرسکتی مگر، ''**میرے سَر کے بال**۔'' چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

آہ! اُسے دُنیا کی مَحبَّت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار موقعہ پا کر اُس نے آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) کو آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) ہی کے اُن **آٹھ گیسوؤں** (یعنی زلفوں) سے باندھ دیا جن کی درازی زمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمّت کے بُزرگ تھے، ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّتِ گیسو آدھے کان، پورے کان اور مُبارک کندھوں تک ہے، کندھوں سے نیچے تک مرد کو بال بڑھانا حرام ہے) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے آنکھ کھلنے پر زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دُنیا کی دولت کے نَشے میں بَدمست بے وفا عورت نے اپنے نیک و پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔

کُفّارِ بَد اَطْوار نے حضرتِ شَمْعُون (رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) **کو ایک سُتُون سے باندھ دیا اور اِنْتِہائی بے دردی کے ساتھ اُن کے ہونٹ اور کان کاٹ ڈالے۔** تب اس نیک بندے نے **اللہ** تعالٰی کی بارگاہ میں دعا کی کہ اسے ان بندھنوں کو توڑنے کی قُوّت بَخْشے اور ان کافروں پر یہ سُتُون مَع چھت گرا دے اور اسے ان سے نجات دے دے چُنانچِہ **اللہ** تعالٰی نے ان کو قُوّت بخشی وہ ہلے تو ان کے تمام بندھن ٹوٹ گئے، تب انہوں نے سُتون کو ہلایا جس کی وجہ سے چھت کافروں پر آ گری اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور اس نیک بندے کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے نجات بخشی۔

(ماخوذ از مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۳۰۶ وغیرہ)

آہ! ہمیں قدر کہاں!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ اپنے مَحبُوبِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت پر کس قَدَر مہربان ہے اور اُس نے ہم پر کیسا عظیمُ الشّان اِحسان فرمایا کہ اگر **شَبِ قَدر** میں عِبادت کرلیں تو **ایک ہزار ماہ** سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب پالیں۔ مگر **آہ!** ہمیں شَبِ قَدر کی قَدر کہاں! ایک صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی تو تھے کہ جن کی حسرت پر ہم سب کو اِتنا بڑا **اِنْعام** بغیر کسی خواہِش کے مِل گیا! بے شک اُنہوں نے اِس کی قَدر بھی کی مگر افسوس! ہم ناقَدرے ہی رہے! **آہ!** ہر سال مِلنے والے اِس عظیمُ الشّان **اِنعام** کو ہم غَفلت کی نَذر کر دیتے ہیں۔

مَدَنی اِنعامات کے رسالے کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قَدْر کی دل میں عَظمت بڑھانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے تعلُّق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ عِلمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40، خُصوصی (یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں) کیلئے **25** اور قیدیوں کیلئے **52 مَدَنی اِنْعامات** بصورتِ سُوالات مُرتَّب کئے گئے ہیں۔ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ **مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ** پُر کرکے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذِمّے دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو جَمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی اِنعامات نے نہ جانے کتنے ہی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کر دیا ہے! اِس کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو: نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: عَلاقے کی مسجِد کے امام صاحِب جو کہ **دعوتِ اسلامی** سے وابَستہ ہیں، انہوں نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو **مَدَنی اِنعامات** کا ایک رِسالہ تُحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رَہ گئے کہ اِس مختصر سے رِسالے میں ایک مُسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! **مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ** ملنے کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اُن کو **نَماز** کا جذبہ ملا اور نَمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجِد میں حاضِر ہوگئے اور اب پانچ وَقْت کے **نَمازی** بن چکے ہیں، **داڑھی مُبارک** بھی سجالی اور **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

عامِلینِ مَدَنی اِنعامات کے لیے بشارتِ عُظمٰی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے والے کس قَدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگایئے، چُنانچِہ زم زم نگر (حیدرآباد، بابُ الْاِسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح

حَلْفیہ بیان ہے کہ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مُصطفٰے جانِ رَحمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔لَبہائے مبارکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنْعامات سے مُتَعلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی مغفِرت فرمادے گا۔**

مَدَنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے　　قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ رات ہر طرح سے خَیریت وسَلامتی کی ضامن ہے۔ یہ رات اوّل تا آخر رَحمت ہی رَحمت ہے۔ مُفَسِّرِین کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعالٰی فرماتے ہیں: ''یہ رات سانپ بچھو، آفات وبلیّات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے، اِس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔''

تمام بھلائیوں سے محروم کون؟

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک بار جب ماہِ رَمَضان شریف تشریف لایا تو سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تمہارے پاس یہ مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو **ہزار مہینوں** سے بہتر ہے جو شخص اِس رات سے مَحروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بَھلائی سے مَحروم رہ گیا اور اِس کی بھلائی سے مَحروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً مَحرُوم ہے۔'' (ابنِ مَاجَہ ج ۲ ص ۲۹۸ حدیث ۱۶۴۴)

سبز جھنڈا

ایک فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حِصّہ ہے: ''جب شَبِ قَدر آتی ہے تو حُکمِ الٰہی سے (حضرتِ) **جبرِیل** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) ایک **سبز جھنڈا** لئے فِرشتوں کی بَہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں (اور ایک روایت کے مطابق: ''اِن فِرِشتوں کی تعداد زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے''[1]) اور وہ

[1]: مسند احمد ج ۳ ص ۶۰۶ حدیث ۱۰۷۳۹۔

سبز جھنڈا کعبۂ مُعَظّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔(حضرتِ) **جبریل** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے سو بازو ہیں، جن میں سے **دو بازو** صِرف اسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مَشْرِق ومَغْرِب میں پھیل جاتے ہیں، پھر (حضرتِ) **جبریل** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) فِرِشتوں کو حُکْم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات **قِیام، نَماز** یا ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہے اُس سے **سلام ومُصافحہ** کرو نیز اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچِہ صُبْح تک یِہی سِلسِلہ رہتا ہے۔ صُبْح ہونے پر (حضرتِ) **جبریل** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) فِرِشتوں کو واپَسی کا حُکْم دیتے ہیں۔ فِرِشتے عَرض کرتے ہیں: اے **جبریل** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **اُمّتِ محمدیّہ** (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کی حاجتوں کے بارے میں کیا مُعامَلہ فرمایا؟ (حضرتِ) **جبریل** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) فرماتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصوصی نظرِ کرم فرمائی اور **چار** قسم کے لوگوں کے علاوہ سب کو مُعاف فرمادیا'' صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: ''**یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ **چار** قِسْم کے لوگ کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿۲﴾ دُوسرے والِدَین کے نافرمان ﴿۳﴾ تیسرے قَطْعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رشتے داروں سے تعلُّقات توڑنے والے) اور ﴿٤﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں عداوت رکھتے ہیں اور آپس میں قَطْعِ تعلُّق کرنے والے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۳۶ حدیث۳۶۹۵)

لڑائی کا وبال

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادَہ بِن صامِت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شبِ قَدْر کے بارے میں بتائیں (کہ کِس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں **جھگڑ** رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ **قَدْر** بتاؤں لیکن فُلاں فُلاں شخص **جھگڑ** رہے تھے، اِس لئے اِس کا تَعَیُّن اُٹھالیا گیا، اور مُمکن ہے کہ اِسی میں تمہاری بہتری ہو، اب اِس کو (آخری عَشرے کی) **نویں، ساتویں** اور **پانچویں** راتوں میں ڈھونڈو۔'' (بُخاری ج ۱ ص ٦٦٣ حدیث۲۰۲۳)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان **مراۃ جلد 3** صَفْحہ **210** پراس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی میرے عِلْم سے اس کا تَقَرُّر دُور کردیا گیا اور مجھے بُھلادی گئی، یہ مطلب نہیں کہ خود شبِ قَدْر

ہی خَتم کردی اب وہ ہوا ہی نہ کرے گی۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے مَنحوس ہیں ان کا وبال بہت ہی زیادہ ہے ان کی وجہ سے **اللہ** کی آتی ہوئی رَحمتیں رُک جاتی ہیں۔

ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رَحمت سے دُوری کا سَبَب بَن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب کون کس کو سمجھائے! آج تو بڑے فخر سے کہا جارہا ہے کہ ''میاں اِس دُنیا میں شریف رہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تَو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمَعاش کے ساتھ بدمَعاش ہیں!'' صِرف اس قول ہی پر اِکتِفا نہیں، اب تو معمولی سی بات پر پہلے زَبان درازی، پھر دَست اندازی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ **اَفسوس!** آج کل بعض مُسلمان کبھی **پٹھان** بن کر کبھی **پنجابی** کہلا کر، کبھی **مُہاجِر** ہو کر، کبھی **سندھی** اور **بلوچ** قومیّت کا نعرہ لگا کر ایک دُوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں، ایک دوسرے کی اَملاک و اَموال کو آگ لگا رہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خِلاف صِرف نَسلی اور لسانی فَرق کی بِنا پر مَحاذ آرائی ہو رہی ہے۔ مُسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان تَو یہ ہے کہ: ''مُؤمنوں کی مِثال تو ایک جِسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جِسم اُس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔'' (بُخاری ج٤ ص١٠٣ حدیث٦٠١١)

ایک شاعِر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے:

مُبتلائے دَرد کوئی عُضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جِسم کی ہوتی ہے آنکھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں **لڑائی جھگڑا** کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگُساری کرنی چاہئے۔ مُسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لُوٹنے والا نہیں ہوتا۔

مسلمان، مؤمن اور مہاجر کی تعریف

حضرتِ سیِّدُنا فَضالہ بن عُبَید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حَجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں مؤمن کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' پھر ارشاد فرمایا: ''مؤمن وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اَموال سے بے خوف ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے دوسرے مُسلمان محفوظ رہیں اور مجاہد وہ ہے جس نے اطاعتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں اپنے نَفس کے ساتھ جِہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔'' (اَلْمُستَدرَك ج۱ ص ۱۵۸ حدیث ۲۴) اور ارشاد فرمایا: مُسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔ (اِتحاف السّادۃ ج۷ ص۱۷۷) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔ (اَبو داوٗد ج٤ ص ۳۹۱ حدیث ۵۰۰٤)

طریقِ مصطفٰے کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی
اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

ناقابلِ برداشت خارِش

حضرتِ سَیِّدُنا مُجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: دوزخیوں کو ایسی خارِش میں مُبتلا کر دیا جائے گا کہ کُھجاتے کُھجاتے اُن کی کھال اُدھڑ جائے گی یہاں تک کہ اُن میں سے کسی کی ہڈّیاں ظاہِر ہو جائیں گی۔ پھر ندا سُنائی دے گی، اے فُلاں: کیا اس سے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تب انہیں بتایا جائے گا: ''دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو سَتایا کرتے تھے یہ اُس کی سَزا ہے۔''

(اِتحافُ السّادۃ ج۷ ص۱۷۵)

تکلیف دُور کرنے کا ثواب

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: ''میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیوں کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخْت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو

تکلیف دیتا تھا۔'' (مُسلم ص ۱۴۱۰ حدیث ۲۶۱۸)

لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ سے دَرس حاصِل کیجئے اور آپس میں **لڑائی جھگڑا** اور لُوٹ مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مَردُود شیطان سے لڑیئے، بلکہ ضرور لڑیئے، **نَفسِ اَمّارہ** سے لڑائی کیجئے، بَوَقتِ جِہاد دین کے دشمنوں سے قِتال کیجئے، مگر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیئے۔

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم مسکرا رہے تھے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں کسی قسم کا لِسانی اور قومی اختِلاف نہیں، ہر زَبان بولنے والا اور ہر بَرادری سے تعلُّق رکھنے والا **تاجدارِ حرم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم ہی میں پناہ گُزیں ہے۔ آپ بھی ہر دم **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہئے اور عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوبی ہوئی زندگی گزارنے کیلئے اپنے آپ کو **مَدَنی اِنعامات** کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ ترغیب وتَحریص کیلئے ایک خوشگوار و خوشبودار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے، تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ الْمدینہ کراچی میں **مَدَنی قافلہ کورس** کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے **راولپنڈی** کے ایک مُبلِّغ نے جو کچھ حلفیہ لکھ کر دیا اس کا خُلاصہ ہے کہ: میں **عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ** میں سو رہا تھا، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل کی آنکھیں کھل گئیں، عالَمِ خواب میں دیکھا کہ **سرکارِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک بُلند چبوترے پر جلوہ افروز ہیں، قریب ہی **مَدَنی اِنعامات** کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی اِنْعامات کے ایک ایک کارڈ کو مُسکراتے ہوئے بغور مُلاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔

مَدَنی انعامات سے عطّار ہم کو پیار ہے

اِنْ شَآءَ اللّٰہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جادوگر کا جادو ناکام

حضرتِ سَیِّدُنا اسمٰعیل حقّی علَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نَقْل فرماتے ہیں: یہ رات آفات سے سَلامتی کی ہے کہ اس میں رَحْمت اور خیر (یعنی بھلائی) ہی زمین پر اُترتی ہے۔ اور نہ اِس میں شیطان بُرائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ جادوگر کا جادو اس میں چلتا ہے۔ (رُوحُ البَیان ج۱۰ص۴۸۵ مُلَخَّصاً)

علاماتِ شبِ قدر

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رِسالت میں شَبِ قَدْر کے بارے میں سوال کیا تو سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شبِ قَدر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشرے کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تئیسویں، پچّیسویں، ستّائیسویں یا اُنتیسویں شب میں تلاش کرو۔ تو جوکوئی ایمان کے ساتھ بہ نیّتِ ثواب اِس مُبارَک رات میں عِبادت کرے، اُس کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔ اُس کی عَلامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارَک شب کُھلی ہوئی، روشن اور بِالکل صاف وشفّاف ہوتی ہے، اِس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سَردی بلکہ یہ رات مُعْتَدِل ہوتی ہے، گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا ہوتا ہے، اِس پُوری رات میں شیاطین کو آسمان کے سِتارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس رات کے گُزرنے کے بعد جو صُبْح آتی ہے اُس میں سُورج بغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دِن طُلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔'' (اِس ایک دِن کے عِلاوہ ہر روز سُورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نِکلتا ہے)

(مُسند اِمام احمد ج۸ص۴۰۲، ۴۱۴ حدیث۲۲۷۷۶، ۲۲۸۲۹)

شبِ قدر کی پوشیدگی کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشرے کی **طاق راتوں** میں یا آخری رات میں سے چاہے وہ 30 ویں شب ہو کوئی ایک رات شبِ قدر ہے۔ اِس رات کو مَخفی (یعنی پوشیدہ) رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان اِس رات کی جُستجو (یعنی تلاش) میں ہر رات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گُزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون سی رات، **شبِ قدر** ہو۔

سَمندر کا پانی میٹھا ہوگا (حکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان ابنِ ابِی الْعاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غُلام نے اُن سے عَرض کی: ''اے آقا (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! مجھے کَشتی بانی کرتے ایک عرصہ گُزرا، میں نے سَمُندر کے پانی میں ایک ایسی عجیب بات محسوس کی۔'' پُوچھا: ''وہ عجیب بات کیا ہے؟'' عَرض کی: ''اے میرے آقا (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سَمُندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غُلام سے فرمایا: ''اِس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے مجھے مُطَّلع کرنا۔'' جب رَمَضان کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عَرض کی کہ ''آقا! آج سَمُندر کا پانی میٹھا ہو چُکا ہے۔'' (تفسیرِ عزیزی ج۳ ص۲۵۸، تفسیر کبیر ج۱۱ ص۲۳۰) **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کی مُتَعَدِّد علامات کا ذِکر گُزرا۔ ہمارے ذِہن میں یہ سُوال اُبھر سکتا ہے کہ ہماری عُمر کے کافی سال گزرے ہر سال شبِ قدر آتی اور تشریف لے جاتی ہے مگر ہمیں تو اب تک اِس کی عَلامات نَظر نہیں آئیں؟ اِس کے جواب میں عُلمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: اِن باتوں کا **تَعلُّق کَشف و کرامت** سے ہے،

انہیں عام آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ صِرف وُہی دیکھ سکتا ہے جس کو بَصیرت (یعنی قلبی نظر) کی نعمت حاصِل ہو۔ ہر وَقت مَعصیت کی نَجاست میں لَت پَت رہنے والا گُنہگار انسان اِن نظّاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے! ؎

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دِیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

طاق راتوں میں ڈھونڈو

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے: نبیوں کے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شَبِ قَدْر، رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشرے کی طاق راتوں (یعنی اِکّیسویں، تیئسویں، پچّیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں راتوں) میں تلاش کرو۔'' (بُخاری ج ۱ ص ۶۶۱ حدیث ۲۰۱۷)

آخری سات راتوں میں تلاش کرو

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رِوایت کرتے ہیں: بَحر و بَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شہنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مہر و ماہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے بعض صَحابۂ کِرام رِضوانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو خواب میں آخِری سات راتوں میں شَبِ قَدْر دِکھائی گئی۔ میٹھے میٹھے آقا، مَکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخِری سات راتوں میں مُتَّفِق ہو گئے ہیں۔ اِس لئے اِس کا تلاش کرنے والا اِسے آخِری سات راتوں میں تلاش کرے۔'' (بُخاری ج ۱ ص ۶۶۰ حدیث ۲۰۱۵)

لَیلَۃُ القَدْر پوشیدہ کیوں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سُنّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے بعض اَہم ترین مُعامَلات کو اپنی مَشِیَّت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ مَنقول ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضی کو گُناہوں میں اور اپنے

اَولیا رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔'' (آخلاقُ الصّالحین ص ٥٦) اِس کا خُلاصہ ہے کہ بندہ چھوٹی سمجھ کر کوئی نیکی نہ چھوڑے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کس نیکی پر راضی ہوگا، ہوسکتا ہے بظاہِر چھوٹی نظر آنے والی نیکی ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوجائے۔ مَثَلاً قیامت کے روز ایک گنہگار شخص صِرف اِس نیکی کے عِوض بَخش دیا جائے گا کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو دُنیا میں پانی پِلا دیا تھا۔ اِسی طرح اپنی ناراضی کو گُناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حِکْمت یہ ہے کہ بندہ کسی گُناہ کو چھوٹا تصوُّر کرکے کرنہ بیٹھے، بس ہر گُناہ سے بچتا رہے۔ کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ تَبارَکَ وَ تَعالٰی کس گُناہ سے ناراض ہوجائے گا۔ اِسی طرح اَولیا رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی کو بندوں میں اِس لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ اِنسان ہر نیک حقیقی پابندِ شَرع مسلمان کی رِعایت و تعظیم بجالائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ''وہ'' وَلیُّ اللہ ہو۔ جب ہم نیک لوگوں کی دل سے تعظیم کیا کریں گے، بدگُمانی سے بچتے رہیں گے اور ہر مسلمان کو اپنے سے اچّھا تصوُّر کرنے لگیں گے تو ہمارا مُعاشَرہ بھی صحیح ہوجائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری عاقبت بھی سَنْوَر جائے گی۔

حکمتوں کے مَدَنی پھول

امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''تفسیرِ کبیر'' میں فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قَدْر کو چند وُجوہ کی بنا پر پوشیدہ رکھا ہے۔ اوّل یہ کہ جس طرح دیگر اشیا کو پوشیدہ رکھا، مَثَلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا کو اِطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رَغبت حاصِل کریں۔ اپنے غَضَب کو گُناہوں میں پوشیدہ فرمایا کہ ہر گُناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے وَلی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں، قَبولیّتِ دعا کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں میں مُبالَغہ کریں اور اسمِ اعظم کو اَسما میں پوشیدہ رکھا کہ سب اَسما کی تعظیم کریں۔ اور صَلٰوۃِ وُسْطٰی کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر مُحافَظت (یعنی ہمیشگی اِختیار) کریں اور قَبولِ توبہ کو پوشیدہ رکھا کہ بندہ توبہ کی تمام اَقسام پر ہمیشگی اختیار کرے، اور موت کا وَقْت پوشیدہ رکھا کہ مُکلَّف (بندہ) خوف کھاتا رہے۔ اِسی طرح شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی

تمام راتوں کی تعظیم کرے۔ **دوسرے** یہ کہ گویا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اگر میں شبِ قَدْر کو مُعَیَّن (Fix) کر (کے تجھ پر ظاہر فرما) دیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُرأَت بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شَہوت تجھے اِس رات میں معصیت کے کَنارے لا چھوڑتی اور تو گُناہ میں مبتَلا ہو جاتا تو تیرا اِس رات کو جاننے کے باوُجود گناہ کرنا لاعِلْمی کے ساتھ گُناہ کرنے سے بڑھ کر سَخْت ہوتا، پس اِس وجہ سے میں نے اِسے پوشیدہ رکھا۔ **تیسرے** یہ کہ میں نے اِس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ اِس کی طلب میں محنت کرے اور اِس محنت کا ثواب کمائے۔ **چوتھے** یہ کہ جب بندے کو شبِ قَدْر کا تعین حاصل نہ ہوگا تو **رَمَضانُ المُبارَك** کی ہر رات میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں کوشش کرے گا اِس امّید پر کہ ہوسکتا ہے یِہی رات **شبِ قَدْر** ہو۔ (تفسیرِ کبیر ج ۱۱ ص ۲۹ مُلَخَّصاً)

سال میں کوئی سی بھی رات شبِ قدر ہوسکتی ہے

شبِ قَدْر کے تَعَیُّن میں عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کا کافی اِختِلاف پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بَعض بُزُرگوں رَحِمَہُمُ اللہُ تَعالٰی کے نزدیک شبِ قَدْر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے، مَثَلاً **فَقِیہُ الاُمَّۃ** حضرتِ سَیِّدُنا **عبدُ اللہ** ابنِ مَسْعُود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ہے: شبِ قَدْر وُہی شخص پاسکتا ہے جو پورے سال کی راتوں پر توجُّہ رکھے۔ (تفسیرِ کبیر ج ۱۱ ص ۲۳۰) اِس قَول کی تائید کرتے ہوئے امامُ الْعارِفِین سَیِّدُنا شَیخ **مُحیُ الدِّین** ابنِ عَرَبی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے **شَعْبانُ المُعَظَّم** کی پندرہویں شب (یعنی شبِ بَرَاءَت) اور ایک بار **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** ہی کی اُنیسویں شب میں شبِ قَدْر پائی ہے۔ نیز **رَمَضانُ المُبارَك** کی تیرہویں شب اور اٹھارہویں شب میں بھی دیکھی، اور مختلف سالوں میں **رَمَضانُ المُبارَك** کے آخری عَشْرے کی ہر طاق رات میں اِسے پایا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگرچِہ زیادہ تر **شبِ قَدْر** رَمَضان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تجرِبہ تو یِہی ہے کہ یہ پورا سال گھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اِس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔ (اِتحافُ السّادۃ ج ٤ ص ٣٩٢ ملخّصاً)

رَحمتِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مع شَیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما جلوہ گری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں **رَمَضانُ الْمُبارَک** کے اِعْتِکاف کی خوب بہاریں ہوتی ہیں، دنیا کے مختلف مقامات پر اسلامی بھائی مَساجِد میں اور اسلامی بہنیں ''مسجدِ بیت'' میں اِعتِکاف کی سعادت حاصل کرتے اور خوب جلوے سمیٹتے ہیں ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے: تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں فلموں کا ایسا رسیا تھا کہ ہمارے گاؤں کی سی ڈیز کی دکان کی تقریباً آدھی سی ڈیز دیکھ چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے طلبانی گاؤں کی مدنی مسجد میں آخری عشرۂ **رَمَضانُ الْمُبارَک** (۱۴۲۲ھ، 2001ء) کے **اِعْتِکاف** کی سعادت نصیب ہوگئی۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! **27 رَمَضانُ الْمُبارَک** کا ناقابلِ فراموش ایمان افروز واقعہ تحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں: شب بھر بیدار رہ کر میں نے خوب رو رو کر **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **دیدار** کی بھیک مانگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صبح دم مجھ پر بابِ کرم کُھل گیا، میں نے عالمِ غُنُودَگی میں اپنے آپ کو کسی مسجد کے اندر پایا، اتنے میں کسی نے اعلان کیا: ''**سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **تشریف لائیں گے اور نَماز کی امامت فرمائیں گے۔**'' کچھ ہی دیر میں رَحمتِ کونین، سلطانِ دارین، نانائے حسنَین، ہم دُکھیا دلوں کے چین، مَعَ شیخینِ کریمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم و رضی اللہ تعالٰی عنہم اَجْمَعِیْن جَلوَہ نُما ہوگئے اور میری آنکھ کُھل گئی۔ صِرف ایک جھلک نظر آئی اور وہ **حسین جلوہ** نگاہوں سے اوجھل ہوگیا، اس پر دل ایک دم بھر آیا اور آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہوگیا یہاں تک کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں اے کاش! ؎

اتنی مدت تک ہو دیدِ مُصْحَفِ عارِضِ نصیب
حفظ کرلوں ناظِرہ پڑھ پڑھ کے قُرانِ جمال (ذوقِ نعت)

اَلحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بعد میرے دل میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی مَحبّت اور بڑھ گئی بلکہ میں **دعوتِ اسلامی** ہی کا ہو کر رہ گیا۔ گھر سے ترکیب بنا کر میں نے بابُ الْمدینہ کراچی کا رُخ کیا اور **درسِ نِظامی** کرنے کیلئے جامِعۃُ الْمدینہ میں داخِلہ لے لیا۔ یہ بیان دیتے وَقْت درجہ اولیٰ میں عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذَیلی حلقے کے **قافِلہ ذِمّہ دار** کی حیثیّت سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جلوۂ یار کی آرزو ہے اگر، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف (وسائلِ بخشش ص۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امامِ اعظم امامِ شافعی اور صاحبین کے اقوال

سَیِّدُنا اِمامِ اعظم **ابُوحنیفہ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے اِس بارے میں دو قول مَنقول ہیں: ﴿۱﴾ لَیلَۃُ الْقَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن (Fix) نہیں ﴿۲﴾ سَیِّدُنا امامِ اعظم **ابوحنیفہ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَیلَۃُ الْقَدْر پورا سال گھومتی رہتی ہے، کبھی ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں۔ یِہی قول سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عبّاس، سَیِّدُنا عبد اللّٰہ ابنِ مسعود اور سَیِّدُنا عِکْرِمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم اَجْمَعِین سے بھی منقول ہے۔ (عُمدۃُ القاری ج۸ ص ۲۵۳ تحت الحدیث ۲۰۱۵)

سَیِّدُنا امام شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے نزدیک ''شبِ قَدْر'' رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عشرے میں ہے اور اس کی رات مُعَیَّن (Fix) ہے، اس میں قِیامت تک تبدیلی نہیں ہوگی۔ (اَیضاً)

سَیِّدُنا امام ابُویوسف اور **سَیِّدُنا امام محمد** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہما کے نزدیک لَیلَۃُ الْقَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک ہی میں

ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن (Fix) نہیں۔ اور ان کا ایک قول یہ ہے کہ **رَمَضانُ الْمُبارَک کی آخری پندرہ راتوں میں** لَیلَۃُ القَدر ہوتی ہے۔ (اَیضاً)

شبِ قدر بدلتی رہتی ہے

سیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے نزدیک **شبِ قدر** رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشرے کی **طاق راتوں** میں ہوتی ہے۔ مگر کوئی ایک رات مخصوص نہیں، ہر سال اِن طاق راتوں میں گُھومتی رہتی ہے، یعنی کبھی اِکیسویں شب لَیلَۃُ القَدر ہوجاتی ہے تو کبھی تئیسویں، کبھی پچّیسویں تو کبھی ستّائیسویں اور کبھی کبھی اُنتیسویں شب بھی **شبِ قدر** ہوجایا کرتی ہے۔ (عمدۃُ القاری ج ۱ ص ۳۳۰)

شیخ ابوالحسن شاذِلی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الولی اور شبِ قدر

سلسلۂ قادریہ شاذِلیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابُوالْحَسَن شاذِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَلی (مُتَوَفّٰی 656ھ) فرماتے ہیں: "جب کبھی **اتوار** یا **بُدھ** کو پہلا روزہ ہوا تو **اُنتیسویں شب**، اگر **پیر** کا پہلا روزہ ہوا تو **اِکیسویں** شب، اگر پہلا روزہ **منگل** یا **جُمعہ** کو ہوا تو **ستّائیسویں** شب اگر پہلا روزہ **جُمعرات** کو ہوا تو **پچّیسویں شب** اور اگر پہلا روزہ **ہفتے** کو ہوا تو میں نے تئیسویں شب میں شَبِ قدر کو پایا۔" (تفسیرِ صاوی ج ٦ ص ٢٤٠٠)

ستّائیسویں رات شبِ قدر

اگرچہ بُزُرگانِ دین اور مُفَسِّرین ومُحَدِّثین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی اَجْمَعِیْن کا شبِ قدر کے تَعَیُّن میں اِختِلاف ہے، تاہم بھاری اکثریّت کی رائے یِہی ہے کہ ہر سال ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی **ستّائیسویں شب** ہی **شَبِ قدر** ہے۔ سیِّدُالْاَنصار، سیِّدُالْقُرّاء، حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِن کَعب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے نزدیک **ستّائیسویں شبِ رَمَضان** ہی "شَبِ قدر" ہے۔

(مسلم ص ۳۸۳ حدیث ۷٦۲)

حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدُالعزیز مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بھی فرماتے ہیں کہ **شَبِ قدر** رَمَضان شریف کی

سَتّائیسویں رات ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی تائید کیلئے اُنہوں نے دو دلائل بیان فرمائے ہیں: ﴿۱﴾ ''لَیلَۃُ الْقَدر'' میں نو حُرُوف ہیں اور یہ کلِمہ **سُوْرَۃُ الْقَدْر** میں تین مرتبہ ہے، اِس طرح ''تین'' کو ''نو'' سے ضَرب دینے سے حاصلِ ضَرب ''ستّائیس'' آتا ہے جو کہ اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شبِ قدر ستّائیسویں رات ہے۔ ﴿۲﴾ اِس سُورہ مُبارکہ میں تیس کلِمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں۔ ستّائیسواں کلِمہ ''ھِیَ'' ہے جس کا مرکز لَیلَۃُ الْقَدر ہے۔ گویا **اللہ** تبارَکَ وَتَعالٰی کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اِشارہ ہے کہ رَمضان شریف کی ستّائیسویں شبِ قدر ہوتی ہے۔ (تفسیرِ عزیزی ج۳ص۲۵۹ ملخّصاً)

گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ'' [1] تین مرتبہ پڑھا تو اُس نے گویا شبِ قدر حاصل کر لی۔ (ابنِ عساکِر ج ۶۵ ص ۲۷۶) ہوسکے تو ہر رات تین بار یہ دُعا پڑھ لینی چاہیے۔

رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے خواہِشمندو! ہوسکے تو سارا ہی سال ہر رات اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل کر لینا چاہیے کہ نہ جانے کب شبِ قدر ہو جائے۔ ہر رات میں دو فرض نَمازیں آتی ہیں، دیگر نَمازوں کے ساتھ ساتھ مَغرِب وعِشا کی نَمازوں کی جماعَت کا بھی خُوب اِہتِمام ہونا چاہیے کہ اگر شبِ قدر میں ان دونوں کی جماعَت نصیب ہو گئی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا ہی پار ہے، بلکہ اسی طرح پانچوں نَمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ عِشا و فَجر کی جماعَت کی بھی خُصُوصِیَّت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔ دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: ﴿۱﴾ جس نے عِشا کی نَماز باجماعَت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قِیام کیا اور جس نے فَجر کی نَماز باجماعَت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قِیام کیا۔ (مُسلم ص ۳۲۹ حدیث ۶۵۶) ﴿۲﴾ ''جس نے عِشا کی نَماز باجماعَت پڑھی تحقیق اُس نے لَیلَۃُ الْقَدر سے اپنا حِصّہ حاصِل کرلیا۔'' (مُعجَم کبیر ج۸ص۱۷۹ حدیث ۷۷۴۵)

[1] ترجمہ: یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو حِلم والا اور کرم والا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور بڑے عرش کا مالِک ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے مُتلاشیو! اگر تمام سال یہی عادت جماعت رہی تو شبِ قدر میں بھی اِن دونوں نمازوں کی جماعت اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نصیب ہوجائے گی اور رات بھر سونے کے باوُجود اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزانہ کی طرح شبِ قدر میں بھی گویا ساری رات کی عِبادت کرنے والے قرار پائیں گے۔

شبِ قدر کی دُعا

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت فرماتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں عَرض کی: ''یارسولَ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! اگر مجھے **شبِ قدر** کا عِلم ہوجائے تو کیا پڑھوں؟'' فرمایا: اِس طرح دُعا مانگو: **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیۡمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیۡ**۔ یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بیشک تُو مُعاف فرمانے والا ہے اور مُعافی دینا پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے مُعاف فرمادے۔ (تِرمذی ج۵ ص۳۰۶ حدیث۳۵۲۴)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کاش! ہم روزانہ رات یہ دُعا کم از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو **شبِ قدر** نصیب ہوجائے گی۔ اور ستائیسویں شب تو یہ دُعا بار بار پڑھنی چاہئے۔

شبِ قدر کے نوافل

حضرتِ سیِّدُنا اِسمٰعیل حَقّی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''تفسیرِ رُوحُ الْبیان'' میں یہ روایت نَقل کرتے ہیں: جو **شبِ قدر** میں اِخلاصِ نِیّت سے نوافل پڑھے گا اُس کے اگلے پچھلے گُناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (رُوحُ البیان ج۱۰ ص۴۸۰)

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جب **رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری دس دِن** آتے تو عِبادت پر کمر باندھ لیتے، ان میں راتیں جاگا کرتے اور اپنے اَہل کو جگایا کرتے۔ (ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۵۷ حدیث۱۷۶۸)

حضرتِ سیِّدُنا اِسمٰعیل حَقّی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقل کرتے ہیں کہ **بُزُرگانِ دین** رحمہم اللہ المبین اس عَشرے کی ہر رات میں دو رَکعت نَفل **شبِ قدر** کی نیّت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بَعض اکابِر سے مَنقول ہے کہ جو **ہر رات دس آیات**

اِس نیّت سے پڑھ لے تو اس کی بَرَکت اور ثواب سے مَحروم نہ ہوگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مَنبعِ بَرَکات ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک بار جب **ماہِ رَمَضان شریف** تشریف لایا تو حُضُورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تمہارے پاس یہ مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اِس رات سے مَحروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے مَحروم رہ گیا اور اِس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہے۔'' (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۲۹۸ حدیث ۱۶۴۴)

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفَیل ہم گناہ گاروں کو لَیْلَۃُ الْقَدْر کی بَرَکتوں سے مالا مال کر اور زیادہ سے زیادہ اپنی عِبادت کی توفیق مَرحمت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق
مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش ص ۲۹۹)

بیٹی کے سات حُقُوق

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ۞ بیٹی کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ الٰہیہ جانے ۞ بیٹیوں سے زیادہ دِلجوئی وخاطر داری رکھے کہ ان کا دل بہُت تھوڑا ہوتا ہے ۞ دینے میں انہیں اور بیٹوں کو کانٹے (یعنی ترازو) کی تول برابر رکھے ۞ جو چیز دے پہلے انہیں (یعنی بیٹیوں کو) دے کر (پھر) بیٹوں کو دے ۞ نو برس کی عُمر سے نہ اپنے پاس سلائے نہ (اس کے سگے) بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے ۞ اس عُمر سے خاص نگہداشت (کڑی دیکھ بھال) شروع کرے، شادی بَرات میں جہاں گانا ناچ ہو ہرگز نہ جانے دے ۞ کسی فاسِق فاجِر خُصُوصاً بد مذہب کے نکاح میں نہ دے۔ (ماخوذ از: مشعلۃ الارشاد ص ۲۷ تا ۲۸)

ہُوا جاتا ہے رخصت ماہِ رَمضاں یارسولَ اللّٰہ

ہوا جاتا ہے رخصت ماہِ رَمضاں یارسولَ اللّٰہ
رہا اب چند گھڑیوں کا یہ مہماں یارسولَ اللّٰہ

خوشی کی لہر دوڑی ہر طرف رَمضان جب آیا
ہیں اب رنجیدہ رنجیدہ مسلماں یارسولَ اللّٰہ

مسرت ہی مسرت اور خوشی ہی تھی خوشی جس دم
نظر آیا ہلالِ ماہِ رَمضاں یارسولَ اللّٰہ

شہا! اب غم کے مارے خون کے آنسو بہاتے ہیں
چلا تڑپا کے ہائے ماہِ رَمضاں یارسولَ اللّٰہ

چلا اب جلد یہ رَمضاں ستائیس آ گئی تاریخ
فقط دو دن کا اب رَمضاں ہے مہماں یارسولَ اللّٰہ

فضائیں نور برساتیں ہوائیں مسکراتی تھیں
سماں اب ہوگیا ہر سمت ویراں یارسولَ اللّٰہ

ریاضت کچھ نہ کی ہم نے عبادت کچھ نہ کی ہم نے
رہے بس ہر گھڑی مشغولِ عصیاں یارسولَ اللّٰہ

میں ہائے جی چُراتا ہی رہا رب کی عبادت سے
گزارا غفلتوں میں سارا رَمضاں یارسولَ اللّٰہ

میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس
خدارا میری بخشش کا ہو ساماں یارسولَ اللّٰہ

جدائی کی گھڑی جاں سوز ہے عشاقِ رَمضاں پر
چلا ان کو رُلا کر ماہِ رَمضاں یارسولَ اللّٰہ

تڑپتے ہیں بلکتے ہیں قرار آتا نہیں ان کو
بہت بے چین ہیں عشاقِ رَمضاں یارسولَ اللّٰہ

گناہوں کی سیاہی چھا رہی ہے رُخ پہ محشر میں
مرا چہرہ پئے رَمضاں ہو تاباں یارسولَ اللّٰہ

مہِ رَمضاں کی رخصت جانِ عاشق پر قیامت ہے
گدا تیرے ہیں حیران و پریشاں یارسولَ اللّٰہ

خدا کے نیک بندے نیکیوں میں لگ گئے لیکن
گنہ کرتا رہا عطّارؔ ناداں یارسولَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش ص۶۷۸)

قلبِ عاشق ہے اب پارہ پارہ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں

(اس کلام میں بیچ میں کہیں کہیں مصرعے کسی نامعلوم شاعر کے ہیں، کلام نہایت پُرسوز تھا اس لئے کسی کی فرمائش پر اسی کلام کی مدد سے اپنے منتشر جذبات کو الفاظ کے قالب میں ڈھالنے کی سعی کی ہے۔)

قلبِ عاشق ہے اب پارہ پارہ ۔۔۔ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
کُلفتِ[1] ہجر و فُرقت نے مارا ۔۔۔ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
تیرے آنے سے دل خوش ہوا تھا ۔۔۔ اور ذوقِ عبادت بڑھا تھا
آہ! اب دل پہ ہے غم کا غلبہ ۔۔۔ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
مسجدوں میں بہار آگئی تھی ۔۔۔ جُوق در جُوق آتے نمازی
ہو گیا کم نمازوں کا جذبہ ۔۔۔ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
بزمِ اِفطار سجتی تھی کیسی! ۔۔۔ خوب سحری کی رونق بھی ہوتی
سب سماں ہو گیا سُونا سُونا ۔۔۔ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
تیرے دیوانے اب رو رہے ہیں ۔۔۔ مُضطرِب سب کے سب ہو رہے ہیں
ہائے اب وقتِ رُخصت ہے آیا ۔۔۔ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
تیرا غم ہم کو تڑپا رہا ہے ۔۔۔ آتشِ شوق بھڑکا رہا ہے
پھٹ رہا ہے ترے غم میں سینہ ۔۔۔ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
یاد رَمضاں کی تڑپا رہی ہے ۔۔۔ آنسوؤں کی جَھڑی لگ گئی ہے
کہہ رہا ہے یہ ہر ایک قطرہ ۔۔۔ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
دل کے ٹکڑے ہوئے جا رہے ہیں ۔۔۔ تیرے عاشق مرے جا رہے ہیں

[1]: رنج، تکلیف

رو رو کہتا ہے ہر اِک بیچارہ ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
حسرتا ماہِ رَمضاں کی رُخصت ۔۔۔ قلبِ عُشّاق پہ ہے قِیامت
کون دے گا اُنہیں اب دِلاسا ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
کوہِ غم عاشِقوں پہ پڑا ہے ۔۔۔ ہر کوئی خون اب رو رہا ہے
کہہ رہا ہے یہ ہر غم کا مارا ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
تم پہ لاکھوں سلام آہ! رَمضاں ۔۔۔ اَلْوَداع آہ! اے ربّ کے مہماں!
جاؤ حافِظ خدا اب تمہارا ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
نیکیاں کچھ نہ ہم کر سکے ہیں ۔۔۔ آہ! عِصیاں میں ہی دن کٹے ہیں
ہائے! غفلت میں تجھ کو گزارا ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
واسِطہ تجھ کو میٹھے نبی کا ۔۔۔ حَشر میں ہم کو مت بھول جانا
روزِ مَحشر ہمیں بخشوانا ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
جب گزر جائیں گے ماہ گیارہ ۔۔۔ تیری آمد کا پھر شور ہوگا
کیا مِری زندگی کا بھروسا ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
ماہِ رَمضاں کی رنگیں فضاؤ! ۔۔۔ ابرِ رَحمت سے مَملُو ہواؤ!
لو سلام آخری اب ہمارا ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں ۔۔۔ نَذر چند اشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مِرا کُل اَثاثہ ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
ہائے عطّارِ بدکار کاہِل ۔۔۔ رہ گیا یہ عبادت سے غافِل
اس سے خوش ہو کے ہونا روانہ ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
سالِ آئندہ شاہِ حرم تم ۔۔۔ کرنا عطّار پہ یہ کرم تم
تم مدینے میں رَمضاں دِکھانا ۔۔۔ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں

(وسائلِ بخشش ص ٦٥١)

رَمضان شریف کو بھاری مہینا کہنا

سُوال: رَمَضانُ الْمبارَك کی آمد پراس طرح کہنا کیسا کہ بہت بھاری مہینا آ گیا!

جواب: فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرماتے ہیں: جو رَمَضانُ الْمبارَك کی توہین کی نیّت سے کہے: ''بڑا بھاری مہینا آ گیا۔'' وہ **کافِر** ہے۔ (اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج ٥ ص ٢٠٦) ہاں اگر **روزہ** رکھنا اس پر مشکل ہے اوراس وجہ سے یہ کہتا ہےاور **روزہ** کی توہین اس کا مقصد نہیں تو **کفر** نہیں ۔لیکن اس طرح کہنا نہیں چاہئے کہ **الله** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے دل تنگ ہونا بُرا ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ٣٧٩)

روزوں کی تعداد سے بیزاری کا اظہار

سُوال: رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزوں کی تعداد کے بارے میں یہ کہنا کیسا کہ اب تو **روزے** رکھ رکھ کر میں **بور** ہو گیا ہوں۔

جواب: اس جملے میں کفریہ پہلو موجود ہے۔ چُنانچِہ ''فتاوٰی عالمگیری'' میں ہے: جو **روزۂ رَمَضان** کے بارے میں کہے: ''کتنے زیادہ ہیں میرا تو دل اُکتا گیا ہے۔'' یہ **قول کفر** ہے۔ (عالمگیری ج٢ ص ٢٧٠)

فرمانِ مُصطفٰی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلٰی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان

دُرُود شریف کی فضیلت

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشاد ہے: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عزّوجلّ اُس پر دس رَحمتیں بھیجتا ہے۔'' (مُسلِم ص۲۱۶ حدیث ۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان'' پڑھنا جائز ہے

''اَلْوداعِ ماہِ رَمضان'' کے ایسے اَشعار جن میں کوئی شَرعی خرابی نہ ہو اُن کا پڑھنا سننا مُباح و جائز ہے، البتّہ اس میں ثواب حاصل کرنے کیلئے **اچھی نیّت** ضروری ہے اور جس قدر اچّھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُسی قدر ثواب بھی زیادہ ملے گا۔

''رَمضانُ المُبارَک'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے ''اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان'' کے مُتعلّق 12 نیّتیں

﴿۱﴾ ''اَلْوداعِ ماہِ رَمضان'' پڑھنے سننے کے ذَرِیعے وَعظ و نصیحت حاصل کروں گا ﴿۲﴾ **اللہ** و رسول عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مَحبّت، ماہِ رَمضانُ المُبارَک کی اُلفت دل میں بڑھاؤں گا ﴿۳﴾ نیکیوں میں رغبت

حاصِل کروں گا ﴿٤﴾ گناہوں سے بچنے کا ذِہن بناؤں گا۔ (یہ نیّتیں اُسی صورت میں دُرُست ہوں گی جبکہ پڑھا جانے والا کلام شریعت کے مُطابِق ہو اور اُس میں وَعْظ ونصیحت وغیرہ شامل بھی ہو) ﴿٥﴾ **رَمَضانُ الْمُبارَك کی آخری گھڑی تک بارگاہِ الٰہی** میں اپنی مَغْفِرت کیلئے وقتاً فوقتاً گریہ وزاری کی کوشش کرتا رہوں گا۔ (آہ! آہ! آہ! ایک فرمانِ **مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یہ بھی ہے: ''محروم ہے وہ شخص جس نے **رَمَضان** کو پایا اور اس کی **مَغْفِرت** نہ ہوئی کہ **جب اس کی رَمَضان میں مَغْفِرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی!**'' (مُعجَم اَوسَط ج ٥ ص ٣٦٦ حدیث ٧٦٢٧))

واسِطہ رَمضان کا یارب! ہمیں تو بخش دے
نیکیوں کا اپنے پلّے کچھ نہیں سامان ہے (وسائلِ بخشش ص ٧٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٦﴾ اس نیّت سے ''اَلْوَداع ماہِ رَمَضان'' کے اجتماع میں شرکت کروں گا کہ نیکیوں کا جذبہ باقی رہے بلکہ مزید بڑھے۔ (کیونکہ **ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك** میں نیک لوگوں کے اندر نیکیوں کا جذبہ بڑھ جاتا ہے) ﴿٧﴾ بہُت سے لوگ خوفِ خدا کے سبب گناہوں سے رُک جاتے ہیں مگر افسوس! رَمَضان شریف جوں ہی رُخصت ہوتا ہے بے عملی ایک بار پھر بڑھ جاتی ہے اور نَمازیوں کی تعداد میں بھی کمی آجاتی ہے، آہ! مسجِدیں خالی خالی نظر آتی ہیں، ان تصوُّرات کے ساتھ نہ صِرف خود بھی بے عملی سے بچنے کی نیّت سے بلکہ دوسروں کے **متعلِّق** دل میں کُڑھن (یعنی دُکھ) رکھ کر سوز ورِقّت کے ساتھ **ماہِ رَمَضان کو اَلْوَداع** کر کے اپنا خوفِ خدا بڑھاؤں گا ﴿٨﴾ آیندہ سال ماہِ رَمَضان نصیب ہونے کی آرزو اور اُس میں خوب خوب نیکیاں کرنے کی **نیّت** شامل رکھ کر رو رو کر اِس سال کے ماہِ رَمَضان کو **اَلْوَداع** کروں گا ﴿٩﴾ **تَشَبُّہ بِالصّٰلِحِین** (یعنی نیک لوگوں سے مُشابَہت) اختیار کروں گا کہ سَلَف صالحین (یعنی گزشتہ زمانے کے بُزُرگانِ دین) رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین **رَمَضانُ الْمُبارَك** کی جُدائی پر غمگین ہوتے تھے ﴿١٠﴾ خائفین (یعنی خوفِ خدا رکھنے والوں) کے اجتماع کی بَرَکات حاصِل کروں گا (اَلْحَمْدُ لِلّٰه

اس طرح کے رُوح پرور اجتماعات **دعوتِ اسلامی** میں دیکھے جاسکتے ہیں) ﴿11﴾ اَشعار کی صورت میں مانگی جانے والی دُعاؤں میں شرکت کروں گا کہ اَلْوداع کے بعض اشعار، اِصلاحِ اعمال، خاتمہ بِالْخیر اور مَغْفِرت وغیرہ کی دُعا پر مشتمل ہوتے ہیں ﴿12﴾ **اللہ و رسول** اور نیک اعمال کی مَحَبَّت میں رونے کی کوشش کروں گا کہ اَلْوداع پڑھنے سننے والوں کو **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اور ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی مَحَبَّت میں عُموماً رونے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ جو عِلْمِ نیّت رکھتا ہے وہ مزید نیّتیں بڑھا سکتا ہے۔

ہائے عطّارِ بدکار کاہِل رہ گیا یہ عبادت سے غافل
اِس سے خوش ہو کے ہونا روانہ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص ۶۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آمدِ رَمضان پر مُبارَکباد دینا سُنَّت سے ثابت ہے

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان حدیثِ پاک کے اِس حصّے: اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ یعنی ”رَمضان کا مہینا آ گیا ہے جو کہ نہایت ہی بابَرَکت ہے“ کے تَحت ”مِراٰۃ“ جلد 3 صَفْحَہ 137 پر فرماتے ہیں: **بَرَکت** کے معنٰی ہیں بیٹھ جانا، جم جانا۔ اِسی لیے اُونٹ کے طویلے کو مُبارَکُ الْاِبِل کہا جاتا ہے کہ وہاں اُونٹ بیٹھتے بندھتے ہیں۔ اب وہ زیادتیِ خیر (یعنی بھلائی کا بڑھنا) جو آکر نہ جائے **بَرَکت** کہلاتی ہے، چونکہ ماہِ رَمضان میں حِسّی (یعنی محسوس کی جاسکنے والی) بَرَکتیں بھی ہیں اور غَیبی برکتیں بھی، اِس لیے اِس مہینے کا نام ”ماہِ مُبارَک“ بھی ہے۔ رَمضان میں قُدرتی طور پر مومنوں کے رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب 70 گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس **حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی آمد** (یعنی آنے) **پر خوش ہونا، ایک دوسرے کو مُبارَک باد دینا سنَّت** (سے ثابت) ہے اور جس کی آمد (یعنی آنے) پر **خوشی** ہونی چاہیے اُس کے جانے پر **غم** بھی ہونا چاہیے،

دیکھو! نِکاح خَتْم ہونے پر عورت کو شَرْعاً غم لازِم ہے، اسی لیے اکثر مسلمان **جُمعَۃُ الْوَداع** کو مغموم اور چشمِ پُرنَم (یعنی غمگین ہوتے اور رورہے) ہوتے ہیں اور خُطَبا (یعنی خطیب صاحِبان) اس دن میں کچھ **وَداعیہ کلمات** (اَلْوَداع ماہِ رَمضان سے متعلّق کچھ جُملے) کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی (بچی ہوئی) گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں۔ (مراۃ المناجیح ج۳ ص۱۳۷)

کوہِ غم عاشقوں پر پڑا ہے ہر کوئی خون اب رو رہا ہے
کہہ رہا ہے یہ ہر غم کا مارا اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص۶۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل غمِ رَمضان میں ڈوبنے لگتا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی عَظمتوں سے کون واقِف نہیں! اِس کے تشریف لانے پر مسلمانوں کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی، زندَگی کا انداز ہی تبدیل ہو جاتا ہے، مسجِدیں آباد ہوجاتیں اور عبادت وتلاوت کی لذّت بڑھ جاتی ہے، نیز سَحَر و اِفطار کی بھی اپنی اپنی کیا خوب بہاریں ہوتی ہیں! یہ ماہِ مُبارَک خوب خوب بارِشِ رَحمت برساتا، مَغْفِرت کی بِشارت سناتا اور گُنہگاروں کو جہنَّم سے آزادی دِلاتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں دنیا کی لاتعداد مساجِد کے اندر بے شمار عاشِقانِ رسول پورے ماہِ رَمضان شریف کا نیز ہزاروں ہزار عاشِقانِ رسول آخری عَشرے کا **اِعتِکاف** کرتے ہیں، اِعتِکاف میں ان کی سنّتوں بھری تربیَت کی جاتی ہے، انہیں نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت دلائی جاتی ہے، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خوب جام پینے کو ملتے ہیں۔ بہرحال کیا مُعتَکِف اور کیا غیر مُعتَکِف، سبھی ماہِ رَمضان کی بَرَکتیں لوٹتے ہیں۔ ماہِ رَمضان سے مَحبَّت کے اظہار کا ہر ایک کا اپنا انداز ہوتا ہے، رُخصت کے ایّام قریب آنے پر بِالخُصوص **مُعتَکِفین عاشِقانِ رَمضان کا دل غمِ رَمضان میں ڈوبنے لگتا ہے!**

قلبِ عاشق ہے اب پارہ پارہ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں
کُلفت ہِجْر و فُرقت نے مارا اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص۶۵۱)

الفاظ ومعانی: پارہ پارہ: ٹکڑے۔ **کُلفت:** رنج، تکلیف۔ **ہِجْر وفُرقت:** جُدائی۔

دل کو یہ غم کھائے جاتا ہے کہ آہ! محترم ماہ عنقریب ہم سے **وَداع** (یعنی رخصت) ہونے والا ہے! افسوس! مسجِد کے اِس پُر کیف و رُوح پَرْوَر مَدَنی ماحول سے نکل کر ایک بار پھر ہم دُنیا کی **جھنجھٹوں** میں پھنسنے والے ہیں، آہ! اب جلد ہی ہمیں غفلت بھرے بازاروں میں دوبارہ جانا پڑ جائے گا، ہائے! ہم جلد بہت جلد اِعتِکاف کی بَرَکتوں اور **رَمَضانُ الْمبارَک** کی رَحمتوں بھری فَضاؤں سے جُدا ہو جائیں گے! اِس طرح کی سوچوں کے سبب عاشِقانِ رَمَضان کے دل **غمِ رَمَضان** سے بھر جاتے ہیں!

تیرے آنے سے دل خوش ہوا تھا اور ذَوقِ عبادت بڑھا تھا
آہ! اب دل پہ ہے غم کا غَلبہ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص۶۵۱)

آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں

غفلت میں گزارے ہوئے ایّامِ رَمَضان کا خوب صدمہ ہوتا ہے، اپنی عبادتوں کی سُستیاں یاد آتی ہیں، دل پر ایک خوف سا چھا جاتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ہماری کوتاہیوں کے سبب ہمارا پیارا پیارا ربّ عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو گیا ہو! **اللہ** تعالٰی کی بے پایاں رحمتوں پر ٹکٹکی بھی لگی ہوتی ہے، خوف و رَجا یعنی ڈر اور اُمّید کی ملی جُلی کیفیات ہوتی ہیں، کبھی رَحمتوں کی اُمّید پر دل کی مُرجھائی ہوئی کَلی کِھل اُٹھتی اور رُخ پر بَشّاشَت (یعنی چہرے پر تازگی) کے آثار نُمایاں ہو جاتے ہیں تو کبھی خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا غَلَبہ ہوتا ہے تو دل غم میں ڈوب جاتا، چہرے پر اُداسی چھا جاتی اور **آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔**

کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں نَذْر چند اشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مِرا کُل اَثاثہ اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص۶۵۳)

الفاظ ومعانی: حُسنِ عمل: نیکیاں۔ **اَثاثہ:** سرمایہ۔

کیا مری زندگی کا بھروسا!

عاشقانِ رَمضان کو یہ احساس بِالخصوص تڑپا کر رکھ دیتا ہے کہ رَمضانُ المبارَک نے اگرچِہ آیِندہ سال پھر ضَرور تشریف لانا ہے مگر نہ جانے ہم زندہ رہیں گے یا نہیں!۔

جب گزر جائیں گے ماہ گیارہ تیری آمد کا پھر شور ہوگا

کیا مری زندگی کا بھروسا اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص ۶۵۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلے کے لوگوں کی دُعامیں سارا سال یادِ رمضان ہوتی!

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: پہلے کے لوگ رَمضانُ المبارَک سے قبل چھ مہینے رَمضان شریف کو پانے کی اور رَمضانُ المبارَک کے بعد چھ مہینے عباداتِ رَمضان کی قبولیّت کی دعا کیا کرتے تھے۔ (لطائف المعارف لابن رجب ص۳۷٦)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

عید کی چاند رات عاشقانِ رَمضان کے جذبات

رَمضانُ المبارَک کے آخِری دنوں یا لمحوں میں ماہِ رَمضان سے مَحَبَّت کی وجہ سے کوئی عاشقِ رَمضان رنجیدہ ہو جائے، غمِ رَمضان میں روئے، ماہِ رَمضان غفلت میں گزار دینے کے صدمے سے آنسو بہائے تو یہ بھی ایک نہایت عمدہ عمل ہے اور اچھّی نیّت پر یقیناً وہ ثواب کا حقدار ہے۔ بے شک رَمضانُ المبارَک میں بے شُمار گُنہگار بخشے جاتے ہیں مگر ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں کیا فیصلہ ہوا! یقیناً جو غافِل مسلمان ماہِ رَمضان میں مَغْفِرت سے مَحروم ہوا وہ بَہُت زیادہ مَحروم ہوا جیسا کہ ایک فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں یہ بھی ہے: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ

رَمَضَانُ ثُمَّ انسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَهٗ ۔یعنی ''اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رَمَضان آئے پھر اُس کی بخشش سے پہلے ہی گزر جائے۔'' (ترمذی ج۵ص۳۲۰ حدیث۳۵۵۶)

میں ہائے! جی چُراتا ہی رہا رب کی عبادت سے گزارا غفلتوں میں سارا رمضاں یارسولَ اللہ!

میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس! خدارا! میری بخشش کا ہو ساماں یارسولَ اللہ! (وسائلِ بخشش ص۶۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ رَمَضان کی ترغیب

آج (یعنی تادمِ تحریر) سے تقریباً 625 سال پہلے گزرے ہوئے قاہِرہ (مِصر) کے صُوفی بُزُرگ اور مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا کے مُقیم، مُبَلِّغِ اسلام، سیِّدُنا شیخ شُعَیب حَرِیْفِیش (حَری۔فِیش) رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ (سالِ وفات: 810 ہجری) فرماتے ہیں: اے لوگو! تم ماہِ رَمَضان کی جُدائی میں غمگین ہو جاؤ! کیونکہ یہ ایسا موسم ہے جس میں تم بارِشِ رَحمت اور دُعاؤں کی قَبولیّت کی سعادت پاتے ہو۔ (الروض الفائق ص۴۰ مُلَخَّصاً)

جاں فِدا تجھ پہ نانائے حَسَنَین! قلب ہے غمزدہ اور بے چَین

دل پہ صدمہ بڑھا جا رہا ہے ہائے! تڑپا کے رَمضاں چلا ہے (وسائلِ بخشش ص۶۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماہِ رَمَضان کی جُدائی میں کیوں نہ رویا جائے!

سیِّدُنا شیخ شُعَیب حَرِیْفِیش رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میرے بھائیو! ماہِ رَمَضان کے روزوں اور راتوں کے قِیام (یعنی راتوں کی عبادت) میں کیوں رغبت نہ کی جائے! اُس مُبارَک مہینے پر کیوں حسرت نہ کی جائے جس میں بندے کے تمام گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں اور اُس بابرَکت مہینے کی جُدائی پر کیوں نہ رویا جائے جس کے تشریف لے جانے سے

خوب نیکیاں کمانے کا موقع بھی جاتا رہتا ہے۔ (اَلرَّوضُ الفائق ص ۴۱)

خوب روتا ہے تڑپتا ہے غمِ رَمضان میں

جو مسلماں قدر دان و عاشقِ رَمضان ہے (وسائلِ بخشش ص۷۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جُمُعَۃُ الوَداع کے بیان میں جان دیدی (حکایت)

دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''حِکایتیں اور نصیحتیں'' صَفْحہ 96 تا 97 پر دی ہوئی حِکایت قدرے تَصَرُّف کے ساتھ بیان کی جاتی ہے: ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ماہِ رَمَضان کے جُمُعَۃُ الوَداع کے روز حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمّار عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الغَفّار کی مَحفل میں حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رَمَضان شریف کے روزوں کی فضیلت، راتوں کی عبادت اور مُخْلِصین یعنی خُلُوص کے ساتھ عبادت کرنے والوں کے لئے جو اَجْر تیّار کیا گیا ہے اُس کے مُتعلِّق بیان فرما رہے تھے اور یوں لگ رہا تھا گویا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے بیان کے اثر سے ٹھوس پتّھروں سے آگ ظاہر ہو رہی ہے۔ بِلا شُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! (ایسا ہو سکتا ہے) کیونکہ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ (پ ۱، البقرہ: ۷۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور پتّھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں۔

لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی مَحفل میں نہ کسی نے حَرَکت کی، نہ ہی کسی نے اپنے گناہوں پر ندامت کا اِظہار کیا، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مَحفل کی یہ حالت مُلاحَظہ کی تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا اپنے عُیُوب (یعنی عیبوں) سے آگاہ ہو کر کوئی رونے والا نہیں؟ کیا یہ توبہ واستِغفار کا مہینا نہیں؟ کیا یہ عَفْو و مَغْفِرت (یعنی مُعافی ملنے اور بخشے جانے) کا مہینا

نہیں؟ کیا اس ماہِ مُبارَک میں جنَّت کے دروازے نہیں کھولے جاتے؟ کیا اس میں جہنَّم کے دروازے بند نہیں کئے جاتے؟ کیا اِس میں شیاطین کو قید نہیں کیا جاتا؟ کیا اِس ماہِ صیام (یعنی روزوں کے مہینے) میں اِنْعام واِکْرام کی بارِشیں نہیں ہوتیں؟ کیا اس بابَرَکت ماہ میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تَجَلّی نہیں فرماتا؟ کیا اس ماہِ مبارک میں ہر رات بوقْتِ اِفْطار دس لاکھ گنہگار جہنَّم سے آزاد نہیں کئے جاتے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اس ثوابِ عظیم سے خود کو محروم رکھتے اور لباسِ مخالَفت میں اِتراتے ہو (مطلب یہ کہ عمل نہیں کرتے اور گناہوں میں مَصروف رہتے ہو)۔ ارشادِ ربّانی ہے:

اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۟ ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں۔ (پ۲۷، الطور:۱۵)

(اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا:) سب خُدائے غَفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضِر ہو کر توبہ واِسْتِغْفار کرو! تو تمام حاضِرین بُلند آواز سے گریہ وزاری کرنے اور رونے دھونے لگے، اِتنے میں ایک نوجوان روتا ہوا کھڑا ہوگیا اور عرض کرنے لگا: ''یاسیِّدی! (یعنی اے میرے آقا!) ارشاد فرمائیے کیا میرے روزے مقبول ہیں؟ کیا میرا (رَمضان کی) راتوں کا قِیام (یعنی راتوں میں عبادت کرنا) قبولیّت پانے والے عبادت گزاروں کے ساتھ لکھا جائے گا؟ حالانکہ مجھ سے بَہُت سارے گناہ سرزد ہوئے ہیں، میں نے تو اپنی تمام عُمر نافرمانیوں میں برباد کردی ہے، آہ! میں عذاب کے دن سے غافِل رہا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ اُس نے قراٰنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے توبہ کی۔ (پ۱۶، طٰہٰ:۸۲)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے قاری کو یہ آیتِ مُبارَکہ پڑھنے کا حکم فرمایا:

وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ (پ٢٥، الشُّورٰی:٢٥)

اُس نوجوان نے سن کر ایک زوردار چیخ ماری اور کہا: ''میری خوش نصیبی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اِحسان مجھ تک پہنچتا رہا لیکن اِس کے باوُجُود میں نافرمانیوں میں اضافہ کرتا رہا اور غَلَط راستے سے نہ لوٹا۔ کیا گزرے ہوئے وَقْت کی جگہ کوئی اور وقت ہوگا کہ جس میں **اللہ** تعالٰی درگزر فرمائے گا؟'' پھر اُس نے دوبارہ چیخ ماری اور اپنی جان جانِ آفریں کے سِپُرد کردی۔ (یعنی وفات پاگیا) یہ حِکایت نَقْل کرنے کے بعد صاحِبِ کتاب فرماتے ہیں:

میرے بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فِراق (یعنی جُدائی) پر کیوں نہ رویا جائے اور عَفْوو مغفِرت کے مہینے کی رُخصت پر کیوں نہ افسوس کیا جائے! اِس مہینے کی جُدائی پر کیوں نہ غم کیا جائے جس میں گنہگاروں کو جہنَّم سے آزادی نصیب ہوتی ہے! (اَلرّوضُ الفائق ص٤٥)

کر رہے ہیں تجھ کو رو رو کر مسلماں الوداع ۔۔۔ آہ! اب تو چند گھڑیوں کا فقط مہمان ہے

واسِطہ رَمضان کا یارب! ہمیں تُو بخش دے ۔۔۔ نیکیوں کا اپنے پلّے کچھ نہیں سامان ہے (وسائلِ بخشش ص٧٠٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ماہِ رَمضان کی آخری رات خوفِ خدا سے وفات (حکایت)

ماہِ رَمَضان عبادات وریاضات میں گزارنے کے بعد آخری رات وفات پانے والی ایک نیک بندی کی **حِکایت** مُلاحظہ فرمائیے اور اِس میں سے اپنے لئے عبرت کے **مَدَنی پھول** تلاش کیجئے چُنانچِہ

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابوفَرَج رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے **ماہِ رَمَضانُ المبارَک** میں ایک کنیز کی ضَرورت پڑی

جو ہمیں کھانا تیار کر دے، میں نے بازار میں ایک کنیز کو دیکھا، اُس کا چِہرہ زَرد (یعنی پیلا)، بدن کمزور اور جِلد (Skin) خُشک تھی۔ میں اُس پر تَرس کھاتے ہوئے اُسے خرید کر گھر لے آیا اور کہا: برتن پکڑ و اور رَمَضانُ الْمبارَک کی ضَروری اَشیا (یعنی چیزوں) کی خریداری کے لئے میرے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ کہنے لگی: اے میرے آقا! میں تو ایسے لوگوں کے پاس تھی جن کا پورا زمانہ ہی گویا رَمَضان ہوا کرتا تھا! (یعنی وہ لوگ رَمَضانُ الْمُبارَک کے فرض روزوں کے علاوہ نَفْل روزے بھی کثرت سے رکھتے اور دن رات عِبادات میں مشغول رہا کرتے تھے)۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے اندازہ لگایا کہ یہ ضَرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک بندی ہوگی۔ مَاشَآءَاللہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں وہ ساری ساری رات عبادت کرتی رہی اور جب آخری رات آئی تو میں نے اس کو کہا: عید کی ضَروری اَشیا خریدنے کے لئے میرے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ پوچھنے لگی: اے میرے آقا! عام لوگوں کی ضَروریات خریدیں گے یا خاص لوگوں کی؟ میں نے اس سے کہا: اپنی بات کی وضاحت کرو! تو کہنے لگی: ''عام لوگوں کی ضَروریات تو عید کے مشہور کھانے ہیں، جبکہ خاص لوگوں کی ضَروریات مخلوق سے کَنارا کَش ہونا، عبادت کے لئے فارِغ ہونا، نوافِل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل کرنا اور اُس کی بارگاہ میں عجز و انکساری کا اِظہار ہے۔'' یہ سُن کر میں نے کہا: میری مُراد کھانے کی ضَروری اَشیا ہیں۔ اُس نے پھر پوچھا: کون سا کھانا؟ جو جسموں کی غذا ہے وہ یا دِلوں کی؟ تو میں نے کہا: اپنی بات واضِح کرو! تو اُس نے مجھے بتایا: ''جسموں کی غذا تو کھانا پینا ہے جبکہ دلوں کی غذا گناہ چھوڑنا اور اپنے عُیُوب دُور کرنا، مَحبوب کے دیدار سے لُطف اندوز ہونا اور مقصود کے حُصُول (یعنی مُراد پوری ہونے) پر راضی ہونا ہے لیکن یہ چیزیں حاصِل کرنے کے لئے خُشُوع، پرہیزگاری، تَرکِ تکبُّر، مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجوع اور ظاہِر و باطِن میں صِرف اُسی پر بھروسا کرنا ہے۔'' پھر وہ کنیز نَماز کے لئے کھڑی ہوگئی، اُس نے پہلی رَکْعت میں پوری سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ پڑھی، پھر سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن شُروع کردی، پھر ایک سُورت خَتْم کر کے دوسری سُورت شُروع کرتی رہی یہاں تک کہ سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم کی آیت نمبر 17 پر پہنچ گئی:

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَأْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی اُمید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔

پھر وہ روتی ہوئی اِسی آیت کو دُہراتی رہی یہاں تک کہ بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑی جب میں نے اُسے ہِلایا جُلایا تو اس کی رُوح قفسِ عُنصری سے پَرواز کرچکی تھی۔ (اَلرّوضُ الفائق ص ۴۱) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُس پر رَحمت ہو اور اُس کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

دست بستہ اِلتجا ہے ہم سے راضی ہو کے جا بخشوانا حشر میں ہاں تو مہِ غُفران ہے

اَلسَّلام اے ماہِ رَمضاں تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام ہجر میں اب تیرا ہر عاشِق ہوا بے جان ہے (وسائلِ بخشش ص ۷۰۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”اَلْوَداع ماہِ رَمضان“ کا شرعی ثُبوت کیا ہے؟

”اَلْوَداع ماہِ رَمضان“ کے اَشعار پڑھنا سُننا یقیناً بَہُت عُمدہ کام ہے، یہ فرض یا واجب یا سنّت نہیں بلکہ صِرف مُباح وجائز ہے۔اور مُباح کام (یعنی ایسا عمل جس پر ثواب ملے نہ گناہ اس) میں اگر اچھی نیّت شامل کرلی جائے تو وہ مُستحب وکارِ ثواب بن جاتا ہے۔لٰہذا ”اَلْوَداع ماہِ رَمضان“ بھی اچھے مقصد مَثَلاً گناہوں اور کوتاہیوں پر ندامت اور آیندہ نیکیوں بھرا رَمضان گزارنے کی نیّت سے پڑھنا سُننا کارِ ثواب ہے۔اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ”خُطْبۃُ الْوَداع“ کے مُتعلِّق کئے جانے والے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: وہ (یعنی ”اَلْوداع“ کا خطبہ) اپنی ذات میں مُباح ہے، ہر مُباح نیّتِ حَسَن (یعنی اچھی نیّت) سے مُستحَب ہوجاتا ہے۔اور عُروض وعَوارض خلاف (یعنی شرعی ممنوعات پر مشتمل ہونے) سے مکروہ سے حرام تک (جیسے

مَردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ ہونا یا اسے یعنی اَلْوَداع کے خُطبے کو واجِب وضَروری سمجھنا یا عورتوں کا راگ سے اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز مَردوں تک پہنچے یا اَلْوَداع کے اَشعار کا خلافِ شَرع ہونا)۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۴۵۲) بَہَر حال **اَلْوَداع ماہِ رَمَضان** کے کہنے کا موجودہ انداز نیا ہی سہی مگر شَرعاً اس میں حَرَج نہیں۔ یاد رہے! مُباح کے کرنے یا نہ کرنے پر ملامت نہیں ہوتی۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''حلال وہ جسے **اللہ** نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ جسے **اللہ** نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس سے خاموشی فرمائی وہ مُعاف ہے۔'' (تِرمذی ج ۳ ص ۲۸۰ حدیث ۱۷۳۲)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان حدیثِ پاک کے اس حصّے ''جس سے خاموشی فرمائی وہ مُعاف ہے۔'' کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی جن چیزوں کو نہ قراٰنِ کریم نے حلال یا حرام کہا نہ حدیثِ پاک نے یعنی ان کا ذِکر ہی کہیں نہیں وہ حلال ہیں۔ یہاں ''مِرقات[1]'' اور ''اَشِعَّۃُ اللَّمعات[2]'' اور ''لَمعات[3]'' نے فرمایا کہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اَصل، اَشیا میں اِباحَت ہے یعنی جس سے قراٰن وحدیث میں خاموشی ہو وہ حلال ہے۔ آم، مالٹا یوں ہی پُلاؤ زَردہ، فِرنی، یوں ہی لَٹّھا مَلمَل۔ یوں ہی میلا د شریف و فاتحہ کی شیرِینی سب حلال ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ انہیں قراٰن و حدیث نے حرام نہیں کیا، یہ اسلام کا کُلّی (یعنی اکثری) قانون ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۴۳)

اَصل اَشیا میں اِباحت ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، **امام اَحمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے والِدِ ماجِد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان لکھتے ہیں: اَصل اَشیا میں اِباحَت ہے یعنی جس عمل کے فِعل وتَرک (یعنی کرنے اور چھوڑنے) میں شرعاً کچھ حَرَج نہ پایا جائے وہ شَرعاً مُباح وجائز ہے۔ (اُصُولُ الرَّشاد ص ۹۹ مُلَخَّصاً) (اس قاعدے وضابِطے: ''اَصل اَشیا میں اِباحَت ہے'' کی تفصیلات ''اُصُولُ الرَّشاد'' صَفْحَہ 99 تا 116 پر مُلاحَظہ فرمایئے)

[1]: مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۵۷ تحت الحدیث ۴۲۲۸۔ [2]: اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۵۴۰۔ [3]: لمعات التنقیح ج ۷ ص ۲۷۱ تحت الحدیث ۴۲۲۸۔

دین میں نئے اچھے طریقے نکالنے کی حدیث میں اجازت ہے

''اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان'' کے اَشعار پڑھنے سننے سے لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگتی، رَمَضانُ المبارَک کی اَہَمِیَّت قُلُوب میں اُجاگر ہوتی، اپنی کوتاہیاں یاد آتیں اور گناہوں سے توبہ کرنے کا ذِہن ملتا ہے لہٰذا یہ ایک عُمدہ انداز ہے۔ بے شک قِیامت تک کیلئے دین میں اچّھے اچّھے طریقے ایجاد کرتے رہنے کی خود حدیثِ پاک میں اجازت مَرحمت فرمائی گئی ہے چُنانچِہ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جو کوئی اسلام میں **اچّھا طریقہ** جاری کرے اس کے بعد اُس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں جیسا ثواب اس (جاری کرنے والے) کو بھی ملے گا اور اُن (عمل کرنے والوں) کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں **بُرا طریقہ** جاری کرے اس کے بعد اُس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں جیسا گناہ اس (جاری کرنے والے) کو بھی ملے گا اور اُن (عمل کرنے والوں) کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (مُسلم ص۱۴۳۸، حدیث۱۰۱۷)

عاشِقانِ ماہِ رَمضاں رو رہے ہیں پھوٹ کر — دل بڑا بے چین ہے اَفسردہ روح و جان ہے

داستانِ غم سنائیں کس کو جا کر آہ! ہم — یا رسولَ اللہ! دیکھو چل دیا رَمضان ہے (وسائلِ بخشش ص۷۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''اَلْوَداع'' سننے سے توبہ و نیکی کا جذبہ ملتا ہے

خلیفۂ امام احمد رضا خان، مُفَسِّرِ قراٰن، صاحِبِ تفسیر خزائنُ العرفان صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مفتی سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی سے بھی ''اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان'' پڑھنے کے مُتَعلِّق سوال ہوا جس کا جواب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اتنا خوب صورت دیا کہ اس کا ایک ایک لفظ اُمّت کی خیر خواہی، نیکی کی دعوت کے جذبے، مسلمانوں کی اِصلاح وفَلاح کا دَرد اور اَحکامِ اسلامیہ کی حِکمتوں پر مشتمل ہے اُس سُوال جواب کے بعض اِقتِباسات مَعَ خلاصہ مُلاحظہ فرمائیے: **سُوال:** رَمَضانُ المبارَک کے اَخیر جُمُعے کو **خُطبۃُ الْوَداع** پڑھا جاتا ہے جس میں رَمَضانُ المبارَک

کے فضائل و بَرَکات کا بیان ہوتا ہے اور اس ماہِ مُبارک کے رُخصت ہونے اور ایسے بابرکت مہینے میں حَسَنات وخیرات (یعنی نیکیوں اور بھلائیوں) کے ذخیرے جَمْع نہ کرنے پر حسرت وافسوس اور آیندہ کے لئے لوگوں کو عملِ خیر کی ترغیب اور باقی ایّامِ رَمَضان میں کثرتِ عبادت کا شوق دلایا جاتا ہے، مسلمان اس خُطْبے کو سن کر خوب روتے اور گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے اور آیندہ کے لئے نیکی کا عَزْم کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا کام جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ بعض لوگ **اَلْوداع** پڑھنے سے مَنْع کرتے ہیں۔

جواب: صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الہادِی نے اس خُطبے سے مَنْع کرنے والوں کے اِعتِراضات کا جواب دیا چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ: اِن مَنْع کرنے والوں کے پاس مُمانَعت کی کوئی شَرْعی دلیل موجود نہیں ہے اور نہ وہ کوئی ایک حدیث یا ایک فقہی عبارت اس کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) میں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر ایسے لوگوں کا طریقہ ہی یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی رائے اور خیال کو دین میں داخل کر دیتے ہیں اور اپنے خیال سے جس چیز کو چاہتے ہیں ناجائز کر ڈالتے ہیں! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: **خُطبةُ الْوَداع** آخر کس طرح ناجائز ہو گیا؟ خُطبے میں جو چیزیں شَرْعاً مطلوب ہیں (یعنی شریعت جو چیزیں چاہتی ہے) ان میں سے کونسی ان میں نہیں پائی جاتی؟ یا کون سا امرِ مَمنوع (یعنی ایسا کام جسے اسلام نے مَنْع فرمایا ہو وہ) اس میں داخل ہے؟ تذکیر (یعنی کوئی ایسی بات جس سے مسلمانوں کو نصیحت ہو) خُطْبے کی سنّتوں میں سے ایک سنّت ہے۔ رَمَضانُ الْمبارَك کے گزرے ہوئے اَیّام (یعنی دنوں) میں عملِ خیر (یعنی نیکیاں رہ جانے) پر حسرت وافسوس اور بابَرَکت ایّام کو غفلت میں گزارنے پر قَلَق وندامت (یعنی پچھتاوا) اور (اس مبارَک) مہینے کی رُخصتی کے وقت اپنی گُزَشتہ کوتاہیوں (یعنی گزری ہوئی سُستیوں) کو مدِّ نظر لا کر آیِندہ کے لیے تَیَقُّظ (یعنی ہوشیاری) وبیداری اور مسلمانوں کو عملِ خیر کی تَحریص وتَشْویق کا (یعنی نیکیوں پر ابھارنے کا) یہ بہترین طریقۂ تذکیر (یعنی نصیحت کا بہت اچھا انداز) ہے اور اِس (انداز "اَلْوداعِ ماہِ رَمضان") میں نہایت نافع وسُود مند نصیحت وپند

(یعنی انتہائی مُفید وَعظ ونصیحت) ہے، اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ روتے روتے لوگوں کی ہچکیاں بندھ جاتی ہیں اور انہیں سچّی توبہ نصیب ہوتی ہے، بارگاہِ الٰہی میں اِسْتِغْفار کرتے ہیں، آیندہ کے لیے عملِ نیک کا مُصَمَّم (یعنی پکّا) اِرادہ کرلیتے ہیں۔ اِس تذکیر (یعنی وَعظ ونصیحت) کو فُقَہانے سنّت فرمایا ہے۔ **فتاویٰ عالمگیری** میں ہے: **(عَاشِرُهَا) اَلْعِظَةُ وَ التَّذْكِيرُ** ۔یعنی ''خُطبے کی دسویں سنّت پند ونصیحت (یعنی نیکی کی دعوت) ہے۔'' (فتاویٰ صدرالافاضل ص ٤٦٦ تا ٤٨٢)

صدرُ الافاضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فتوے سے حاصل ہونے والے 9 مدنی پھول

۞ **رَمضانُ المُبارَك** کے آخری دِنوں میں **اَلْوَداع** پڑھنے سننے سے نیکیاں رہ جانے پر غم وافسوس ہوتا ہے جو کہ نہایت محمود یعنی پسندیدہ کام ہے اور ۞ ''**اَلْوَداع**'' رَمضان شریف کے مُبارک دِنوں کو غفلت میں گزارنے پر پچھتاوے کی ایک صورت ہے ۞ اِس سے گُزری ہوئی سُستیوں کو مَدِّنظر رکھتے ہوئے آیندہ کے لئے عملِ خیر یعنی نیکیاں کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ۞ یہ **اَلْوَداع** مسلمانوں کے دل میں نیکیوں کی حِرص اور لالچ پیدا کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے ۞ اس انداز سے **اَلْوَداع** میں انتہائی مُفید نصیحت ملتی ہے ۞ **اَلْوَداع** سے سچّی توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے (**دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں تو اس کا باقاعِدہ مُشاہدہ ہے بلکہ خود شرکت کرکے اِن بَرَکات کا نظارہ کرسکتے ہیں) اور بارگاہِ خداوندی میں رونا نصیب ہوتا ہے ۞ **اَلْوَداع** سے لوگ بارگاہِ الٰہی میں اِستغفار کرتے ہیں ۞ **اَلْوَداع** کی بَرَکت سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آیندہ نیکیاں کرنے کا پکّا اِرادہ کرلیتی ہے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُہت سے خوش نصیبوں کو اس نیّت پر اِستِقامت بھی مل جاتی ہے) ۞ خُطبۂ جُمُعہ میں **تذکیر** یعنی وَعظ ونصیحت کرنا **سنّت** ہے اور خُطبے میں **اَلْوَداع** پڑھنا اِسی سنّت پر عمل کی ایک صورت ہے (یعنی موجودہ ہیئت اگرچِہ سنّت نہیں لیکن اس کی اَصْل ثابت ہے جو کہ تذکیر ہے اور تذکیر (یعنی وَعظ ونصیحت) **سنّت** ہے)۔

یاد رہے! صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہَادِی کا فتوٰی خُطْبۂ جُمعہ میں **اَلْوداع** پڑھنے کے متعلِّق ہے لیکن **اَلْوداع** پڑھنے سننے کے جو فوائد و بَرَکات بیان ہوئے ہیں وہ اس خُطْبے کے علاوہ آخری جُمُعے کی نَماز کے بعد صلوٰۃ وسلام کے وَقْت اور یونہی رَمَضان شریف کے آخری دِنوں میں بعد نَمازِ عصر یا کسی دوسرے وَقْت پڑھنے سننے سے بھی حاصِل ہوتے ہیں۔

خُطَبِ عِلمی میں اَلْوداعی اشعار

کسی دور میں ہند کے اندر خوب پڑھی جانے والی خُطْبوں کی کتاب ''خُطَبِ عِلْمی'' میں نہایت حسرت کے ساتھ ماہِ رَمَضانُ الْمبارک کو اَلْوداع کہا گیا ہے۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے ''خُطَبِ عِلْمی'' کے مُصنِّف کا تعارُف ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: ''مولانا محمد حَسَن عِلْمی بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سُنّی صَحِیحُ الْعقیدہ اور واعِظ و ناصح (یعنی وَعظ و نصیحت کرنے والے) اور حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مدّاح (یعنی تعریف بیان کرنے والے) اور میرے جدِّ امجد قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز (یعنی دادا جان حضرت مولانا رضا علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان) کے شاگرد تھے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۴۴۷)

حضرت مولانا محمد حَسَن عِلْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے خُطْبوں کے مجموعے ''خُطَبِ عِلْمی'' میں ''جُمُعَۃُ الْوَداع'' کے خُطْبے میں رَمضانُ الْمبارَك کو ''اَلْوداع'' کہتے ہوئے لکھتے ہیں: **اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ فَتَحَسَّرُوْا عَلٰی اِتْمَامِہٖ وَتَأَسَّفُوْا عَلٰی اِخْتِتَامِہٖ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔** (یعنی: اَلْوداع اَلْوداع اے ماہِ رَمضان! (اے لوگو!) اس مہینے کے خَتْم ہونے پر حسرت و افسوس کرو! اَلْوداع اَلْوداع اے ماہِ رَمضان!) اُنہوں نے اپنی اسی کتاب کے اندر اُردو میں بھی **اَلْوداعی کلام** شامل فرمایا ہے، اس کلام میں سے 12 اَشعار پیش کئے جاتے ہیں، آپ بھی پڑھئے اور ہو سکے تو **غمِ رَمضان** میں آنسو بہایئے:

افسوس تُو رخصت ہوا ماہِ مبارک اَلْوداع

افسوس تُو رخصت ہوا، ماہِ مبارک اَلْوَداع
رورو کے دل نے یوں کہا: ماہِ مبارک اَلْوَداع

مدّت سے تھے ہم مُنتظر، شکرِ خُدا آیا تو پھر
پَر حَیف جلدی چل دیا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

دوزخ کے اندر بالیقیں، تھا قید شیطانِ لعین
مؤمن عذابوں سے بچا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

پڑھتا تھا سُنّت کوئی جب، یا کوئی پڑھتا مُستحب
پاتا ثواب اِک اَجر کا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

جو فرض ادا تجھ میں کرے، اَجر اُس کو ستّر کا ملے
تھا یُمن و رَحمت سے بھرا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

عاصیِ روزہ دار پر، پہنچے گی جب نارِ سَقَر
بن کر سِپَر لے گا بچا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

اب کوچ ہے پیشِ نظر، آنکھوں میں اَشک آتے ہیں بھر
کرتا ہے دل آہ و بُکا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

تُو ماہ، اِستِغفار کا، اور طاعتِ غَفّار کا
کچھ بھی نہ ہم سے ہوسکا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

گر زِیست ہے پھر پائیں گے، ورنہ بہت پچھتائیں گے
تُو اب ہے رخصت ہو چلا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

رُخصت سے ہے دل پُراَلَم، فُرقت سے جاں پر سخت غم
شِدّت سے ہے رنج و عَنا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

تعریف کیا کوئی کرے، خالی نہیں ہے فضل سے
روز اور شب صبح و مَسا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

عِلْمیؔ نہ کی کچھ بندگی، اَزبس کہ ہے شرمندگی
واحسرتا واحسرتا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلفاظ و معانی: **حَیف:** افسوس۔ **یُمن:** بَرَکت۔ **نارِ سَقَر:** دوزخ کی آگ۔ **سِپَر:** ڈھال۔ **آہ و بُکا:** رونا دھونا۔ **زِیست:** زندگی۔ **پُراَلَم:** غمگین۔ **فُرقت:** جُدائی۔ **عَنا:** غم۔ **مَسا:** شام۔ **اَزبس:** نتیجہ۔

خُطبے کا ایک اہم مسئلہ

''بہارِ شریعت'' میں ہے: غیر عَرَبی میں خُطبہ پڑھنا یا عَرَبی کے ساتھ دوسری زَبان خُطبے میں خلط کرنا (یعنی ملانا) خِلافِ سُنّتِ مُتَوارِثہ (یعنی ہمیشہ

سے چلی آنے والی سنّت کے خِلاف) ہے۔ یوہیں خُطْبے میں اَشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عَرَبی ہی کے ہوں، ہاں دو ایک شِعْرِ پَند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۷۶۹) لہٰذا اردو میں اَلْوَداع یا کوئی سا بھی کلام پڑھنا ہو تو خُطْبے سے پہلے یا نَماز کے بعد پڑھا جائے۔

"اَلْوداع ماہِ رَمضان" کی مدنی بہار

بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے عام لڑکوں کی طرح زندگی گزار رہے تھے، نَمازوں کی پابندی کا ذِہْن نہیں تھا، نہ اِسلامی حُلیے کی کوئی ترکیب تھی۔ غفلتوں میں زندگی کے قیمتی لمحات ضائع ہو رہے تھے۔ 1999ء میں اُنہوں نے میٹرک کا امتحان دیا، اِس کے بعد اسکول کی چھٹیاں ہوگئیں، اُنہی دِنوں "شبِ براءَت" کی تشریف آوری ہوئی اور اُن کے اپنے عَلاقے "ڈالمیا" کے قریب "کنزُ الْاِیمان مسجد" کا اِفتِتاح ہوا، وہاں نَمازِ مغرِب کے فَرض وسنّت کے بعد شَعبانُ الْمُعَظَّم کے چھ نوافل بھی پڑھائے گئے، پھر ماہِ رَمضانُ الْمُبارَك میں اِسی زیرِ تعمیر مسجِد میں اُنہیں "دعوتِ اسلامی" کی طرف سے کئے جانے والے اجتماعی اِعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعْتِکاف کرنے کی سعادت بھی ملی، اِس اعتِکاف کی بَرَکت سے بہت سا عِلْمِ دین سیکھنے کا موقع ملا اور آخری دن رُخصتِ ماہِ رَمضان کے موقع پر "اَلْوداع" پڑھی گئی تو عاشِقانِ رسول پر رِقَّت طاری تھی، اُن پر بھی رِقَّت طاری ہوئی اور وہ کافی دیر تک روتے رہے، یہاں تک کہ اِسلامی بھائیوں نے اُنہیں کھانے کے لئے بٹھایا مگر اُن کی ہچکیاں جاری ہی تھیں۔ پھر اُنہیں عمامہ شریف سجانے کا شَرَف ملا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن (تادمِ تحریر) وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہیں، کئی مَدَنی قافلوں میں سفر اور مدینۃُ الاولیا ملتان شریف کے تین دن کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی ملی، تادمِ تحریر 4 رَجَبُ الْمُرَجَّب 1438ھ چار سال سے مسجِد کے اندر منصبِ اِمامت پر بھی فائز ہیں۔ جامعۃُ الْمدینہ فیضانِ محمدی گلشن معمار (کراچی) میں عَصری عُلوم یعنی ریاضی اور انگلش کی تدریس بھی فرما رہے ہیں۔ اور (یہ الفاظ لکھتے وَقْت) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں تین بار عالَمی مَدَنی مرکز "فیضانِ مدینہ" میں اِجتماعی اِعْتِکاف کی سعادت بھی نصیب ہوچکی ہے۔ نیز تادمِ تحریر شعبۂ تعلیم (دعوتِ اسلامی) کی ڈویژن سطح کی ذمّے داری بھی حاصِل ہے۔

”مِسواک سنّت ہے“ کے دس حُروف کی نسبت سے مِسواک کے مُتعلِّق 10 فرامینِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ مِسواک کر کے دو رَکعتیں پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے[1] ﴿۲﴾ مِسواک کے ساتھ نَماز پڑھنا بغیر مِسواک کے نَماز پڑھنے سے 70 گُنا اَفضل ہے[2] ﴿۳﴾ چار چیزیں رسولوں کی سُنّت ہیں: (۱) عِطر لگانا (۲) نِکاح کرنا (۳) مِسواک کرنا اور (٤) حَیا کرنا[3] ﴿٤﴾ مِسواک کرو! مِسواک کرو! میرے پاس پیلے دانت لے کرنہ آیا کرو[4] ﴿۵﴾ مِسواک میں موت کے سوا ہر مرض سے شِفا ہے[5] ﴿٦﴾ اگر مجھے اپنی اُمّت کی مَشَقَّت و دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وُضو کے ساتھ مِسواک کرنے کا حُکم دیتا[6] ﴿۷﴾ مِسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی ہے اور یہ ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے[7] ﴿۸﴾ وُضو نِصف (یعنی آدھا) اِیمان ہے، اور مِسواک کرنا نِصف (یعنی آدھا) وُضو ہے[8] ﴿۹﴾ بندہ جب مِسواک کرلیتا ہے پھر نَماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فِرِشتہ اُس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت (قِرا۔ءَت) سنتا ہے، پھر اُس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مُنہ اس کے مُنہ پر رکھ دیتا ہے[9] ﴿۱۰﴾ ”جس شخص نے جُمُعے کے دِن غُسل کیا اور مِسواک کی، خُوشبو لگائی، عُمدہ کپڑے پہنے، پھر مسجِد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگا، بلکہ نَماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد (یعنی خُطبے میں اور) نَماز سے فارِغ ہونے تک خاموش رہا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے تمام گُناہوں کو جو اُس پورے ہفتے میں ہوئے تھے، مُعاف فرمادیتا ہے[10]۔“

[1] اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث۱۸ [2] شعب الایمان ج۳ ص۲٦ حدیث۲۷۷٤ [3] مُسندِ احمد بن حنبل ج۹ ص۱٤۷ حدیث۲۳٦٤۱ [4] جَمْعُ الْجَوامِع ج۱ ص۳۸۹ حدیث۲۸۷۵ [5] جامعِ صغیر ص۲۹۷ حدیث٤۸٤۰ [6] بُخاری ج۱ ص٦۳۷ [7] مُسندِ احمد بن حنبل ج۲ ص٤۳۸ حدیث۵۸٦۹ [8] مُصَنَّف ابنِ اَبی شیبه ج۱ ص۱۹۷ حدیث ۲۲ [9] البحر الزخار ج۲ ص۲۱٤ حدیث:٦۰۳ [10] مُسندِ احمد بن حنبل ج٤ ص۱٦۲ حدیث۱۱۷٦۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

فیضانِ اعتکاف

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صُبح وشام دس دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔

(مَجْمَعُ الزَّوائِد ج۱۰ ص۱۶۳ حدیث۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یوں تو اس کی ہر ہرگھڑی رَحمت بھری اور ہر ہرساعت اپنے جِلَو میں بے پایاں بَرَکتیں لئے ہوئے ہے، مگر اس ماہِ محترم میں **شبِ قدر** سب سے زیادہ اَہمِیَّت کی حامل ہے۔ اسے پانے کے لئے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ماہِ رَمَضانِ پاک کا پورا مہینا بھی **اِعْتِکاف** فرمایا ہے اور آخِری دس دن کا بَہُت زیادہ اِہتِمام تھا۔ یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عُذْر کے تَحت ''آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمَضانُ الْمُبارَک میں **اِعْتِکاف** نہ کرسکے تو شَوّالُ الْمُکَرَّم کے آخِری عَشرے میں **اِعْتِکاف** فرمایا۔'' (بُخاری ج۱ ص۶۷۱ حدیث۲۰۴۱) ''ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **اِعْتِکاف** رہ گیا تو اگلے رَمَضان شریف میں بیس دن کا **اِعْتِکاف** فرمایا۔'' (تِرمذی ج۲ ص۲۱۲ حدیث۸۰۳ مُلَخَّصاً)

اعتکاف پُرانی عبادت ہے

پچھلی اُمّتوں میں بھی اِعتکاف کی عبادت موجود تھی۔ چُنانچِہ پارہ اوّل سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 125 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۱۲۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب سُتھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رُکوع و سُجود والوں کیلئے۔

مسجدوں کو صاف رکھنے کا حکم ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طواف ونَماز واِعتِکاف کیلئے کعبۂ مُشَرَّفہ کی پاکیز گی اور صفائی کا خودربِّ کعبہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فرمان جاری کیا گیا ہے۔ مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ مسجِدوں کو پاک صاف رکھا جائے، وہاں گندگی اور بد بُودار چیز نہ لائی جائے یہ سنّتِ اَنبیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اِعتِکاف عبادت ہے اور پچھلی اُمّتوں کی نَمازوں میں رُکوع سُجود دونوں تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجِدوں کا مُتَوَلّی ہونا چاہئے اور مُتَوَلّی صالح (پرہیزگار) انسان ہو۔'' مزید آگے فرماتے ہیں: ''طواف ونَماز واِعتِکاف بڑی پُرانی عبادتیں ہیں جو زمانۂ ابراہیمی میں بھی تھیں۔'' (نورالعرفان ص ۲۹)

دس دن کا اعتکاف

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عَشَرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بعد آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات

اِعتِکاف کرتی رہیں۔ (بُخاری ج۱ ص٦٦٤ حدیث٢٠٢٦)

عاشقوں کی دُھن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اِعتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشَرہ کا اِعتِکاف سُنّت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق افزا ہے کہ ہم پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ایک پیاری پیاری سُنّت ادا کر رہے ہیں۔ عاشِقوں کی تو دُھن یِہی ہوتی ہے کہ فُلاں فُلاں کام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کیا ہے بس اسی لئے ہمیں بھی کرنا ہے، مگر عمل کرنے کیلئے یہ ضَروری ہے کہ ہمارے لئے کوئی شَرعی مُمانَعت نہ ہو۔

اُونٹنی کے ساتھ پھیرے لگانے کی حکمت

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بَہُت زیادہ مُتَّبِعِ سنّت تھے اور ادائے مصطَفٰے کو ادا کرنے کا جذبہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اندر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا چُنانچِہ ایک مَقام پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی اُونٹنی کو گھمایا، پوچھنے پر ارشاد فرمایا: ”مجھے اس کے بارے میں معلوم نہیں، صِرف اتنا یاد ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو اس مقام پر ایسا کرتے دیکھا تھا لہٰذا میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔“ (اَلشِّفاء ج ۲ ص ۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُعتَکِف کا مقصودِ اصلی انتظارِ نمازِ باجماعت

فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ”اِعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِلِ دنیا سے کنارہ کش ہوجاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتَکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حُکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اِعتِکاف کا

مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اور ان کے ساتھ مُشابَہت رکھتا ہے جو شب و روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔'' (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خوشنودی کیلئے ایک دن کا اِعتِکاف کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنّم کے درمیان تین خندقیں حائل کردے گا ہر خندق کی مَسافت (یعنی دُوری) مشرق و مغرِب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔'' (مُعجَم اَوسَط ج۵ ص۲۷۹ حدیث ۷۳۲۶)

سابقہ گناہوں کی بخشش

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابدقرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِہٖ** ۔ ترجَمہ: ''جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے **اعتِکاف** کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (جامع صَغیر ص۵۱۶ حدیث ۸۴۸۰)

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی جائے اعتکاف

حضرتِ سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ماہِ رَمَضان کے **آخری عَشرے کا اِعتِکاف** فرمایا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا **عبد اللہ** ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے مجھے مسجِد میں وہ جگہ دکھائی جہاں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِعتِکاف فرماتے تھے۔

(مسلم ص۵۹۷ حدیث ۱۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجِدِ نَبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں جس جگہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِعْتِکاف کیلئے سَریر (یعنی تخت) بچھاتے تھے وہاں بطورِ یادگار ایک مبارَک سُتون بنام ''اُسْطُوَانَۃُ السَّرِیْر'' آج بھی قائم ہے۔ خوش نصیب عاشِقانِ رسول اس کی زیارت کرتے اور حُصولِ بَرَکت کیلئے یہاں نوافِل ادا کرتے ہیں۔

سارے مہینے کا اعتِکاف

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یکُم رَمَضان سے بیس رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ''میں نے شبِ قَدْر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشرے کا اعتِکاف کیا پھر درمیانی عَشرے کا اعتِکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدْر آخری عَشرے میں ہے لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔'' (مُسلم ص۵۹۴ حدیث۱۱۶۷)

تُرکی خیمے میں اعتِکاف

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک تُرکی خیمے کے اندر رَمَضانُ الْمُبارَک کے پہلے عَشرے کا اِعتِکاف فرمایا، پھر درمیانی عَشرے کا، پھر سرِ اَقدس باہَر نکالا اور فرمایا: ''میں نے پہلے عَشرے کا اِعتِکاف شبِ قَدْر تلاش کرنے کیلئے کیا، پھر اسی مقصد کے تحت دوسرے عَشرے کا اِعتِکاف بھی کیا، پھر مجھے اللہ تعالٰی کی طرف سے یہ خبر دی گئی کہ شبِ قَدْر آخری عَشرے میں ہے۔ لہٰذا جو شخص میرے ساتھ اعتِکاف کرنا چاہے وہ آخری عَشرے کا اِعتِکاف کرے۔ اس لئے کہ مجھے پہلے شبِ قَدْر دکھادی گئی تھی پھر بُھلادی گئی، اور اب میں نے یہ دیکھا ہے کہ شبِ قَدْر کی صُبح کو گیلی مِٹّی میں سَجدہ کررہا ہوں۔ لہٰذا اب تم شبِ قَدْر کو آخری عَشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اُس شب بارِش ہوئی اور مسجِد شریف کی چھت مُبارَک ٹپکنے لگی، چُنانچِہ اکیس رَمَضانُ الْمُبارَک کی صُبح کو میری آنکھوں نے میٹھے میٹھے آقا، مکّی

مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارک پیشانی پر گیلی مٹّی کا نشان عالی شان تھا۔ (مِشکٰوۃ ج ۱ ص ۳۹۲ حدیث ۲۰۸۶)

اعتکاف کا عظیم مقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں زندگی میں ایک بار تو اِس ادائے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہئے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اِعتِکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قَدْر کی تلاش ہے۔ اور راجِح (یعنی غالِب) یہی ہے کہ شبِ قَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری دس[۱۰] دنوں کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ اِس حدیث مبارَک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُس بار شبِ قَدْر اِکیسویں[۲۱] شب تھی مگر یہ فرمانا کہ ''آخری عَشرے کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کرو۔'' اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ شبِ قَدْر بدلتی رہتی ہے۔ یعنی کبھی اِکیسویں[۲۱]، کبھی تئیسویں[۲۳]، کبھی پچّیسویں[۲۵] کبھی سَتّائیسویں[۲۷] تو کبھی اُنتیسویں[۲۹] شب۔ مسلمانوں کو شبِ قَدْر کی سعادت حاصِل کرنے کیلئے آخری عَشرے کے اِعتِکاف کی ترغیب دلائی گئی ہے، کیوں کہ مُعْتَکِف دسوں[۱۰] دن مسجد ہی میں گزارتا ہے اور ان دس[۱۰] دنوں میں کوئی سی ایک رات شبِ قَدْر ہوتی ہے۔ اور یوں وہ شبِ قَدْر مسجد میں گزارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایک اور نُکتہ اس حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خاک پر سَجدہ ادا فرمایا جبھی تو خاک کے خوش نصیب ذَرّات سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نُورانی پیشانی سے چمٹ گئے تھے۔

زمین پر بِلا حائل سجدہ کرنا مستحب ہے

فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: ''زمین پر بِلا حائل (یعنی مُصلّٰی، کپڑا وغیرہ نہ ہویں) سَجدہ کرنا افضل ہے۔'' (مراقی الفلاح ص ۱۹۰) حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیشہ زمین ہی پر سَجدہ کرتے یعنی سَجدے کی جگہ مُصلّٰی وغیرہ نہ بچھاتے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۱ ص ۲۰۴)

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دو حج اور دو عمروں کا ثواب

﴿۱﴾ ''جس نے رَمَضانُ الْمُبارَك میں دس دن کا اِعتِکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عُمرے کئے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۴۲۵ حدیث ۳۹۶۶) ﴿۲﴾ ''اِعتِکاف کرنے والا گُناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔''

(ابنِ ماجہ ج۲ص۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱)

بغیر کیے نیکیوں کا ثواب

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان حدیث نمبر 2 کے تَحت مراٰۃ جلد 3 صَفْحَہ 217 پر فرماتے ہیں: ''یعنی اِعتِکاف کا فوری فائدہ تو یہ ہے کہ یہ مُعتَکِف کو گناہوں سے باز رکھتا ہے۔ عَکْف کے معنٰی ہیں روکنا، باز رکھنا، کیونکہ اکثر گناہ غیبت، جُھوٹ اور چُغلی وغیرہ لوگوں سے اِختلاط کے باعث ہوتی ہے مُعتَکِف گوشہ نشین ہے اور جو اس سے ملنے آتا ہے وہ بھی مسجِد و اعتِکاف کا لحاظ رکھتے ہوئے بُری باتیں نہ کرتا ہے نہ کراتا ہے۔ یعنی مُعتَکِف اِعتِکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہوگیا جیسے زیارتِ قُبُورِ مسلمان سے ملاقات بیمار کی مزاج پرسی، نمازِ جنازہ میں حاضِری اسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ غازی، حاجی، طالبِ علمِ دین کا بھی یہی حال ہے۔''

روزانہ حج کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَنقول ہے: ''مُعتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۴۲۵ حدیث ۳۹۶۸)

اعتکاف کی تعریف

''مسجِد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بہ نیّت اِعتِکاف ٹھہرنا اِعتِکاف ہے۔'' اس کیلئے مسلمان کا عاقِل ہونا اور جنابت اور حَیض ونفاس سے پاک ہونا شَرط ہے۔ بُلُوغ شَرط نہیں، نابالغ بھی جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیّتِ اِعتکاف مسجِد میں ٹھہرے تو اُس کا اِعتکاف صحیح ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۲۱۱)

اعتکاف کے لفظی معنٰی

اِعتِکاف کے لُغوی معنٰی ہیں: ''ایک جگہ جمے رہنا'' مطلب یہ کہ مُعتَکِف اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عَظمت میں اُس کی عبادت پر کمر بستہ ہوکر ایک جگہ جَم کر بیٹھا رہتا ہے۔ اس کی یِہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوجائے۔

اب تو غنی کے در پر بستر جمادیئے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عطا خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: مُعتَکِف کی مِثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالٰی کے در پر آ پڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تک تُو میری مَغفِرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔'' (بَدائعُ الصنائع ج۲ ص۲۷۳)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں (حدائقِ بخشش ص۱۰۱)

اعتکاف کی قسمیں

اِعتِکاف کی تین قسمیں ہیں ﴿۱﴾ اعتکافِ واجِب ﴿۲﴾ اعتکافِ سُنّت ﴿۳﴾ اِعتکافِ نَفل۔

اعتکافِ واجب

اِعتِکاف کی نَذر (یعنی مَنّت) مانی یعنی زَبان سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے میں فُلاں دن یا اتنے دن کا اِعتِکاف کروں گا۔'' تواب جتنے

دن کا کہا ہے اُتنے دن کا **اِعتِکاف** کرنا واجب ہو گیا۔ **مَنَّت** کے اَلفاظ **زَبان** سے ادا کرنا شَرط ہے، صِرف دل ہی دل میں **مَنَّت** کی نیّت کر لینے سے **مَنَّت** صحیح نہیں ہوتی۔ (اور ایسی مَنَّت کا پورا کرنا واجِب نہیں ہوتا) (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۹۵ مُلَخَّصاً)

مَنَّت کا اِعتِکاف مَرد مسجِد میں کرے اور عورت **مسجِدِ بیت** میں، اِس میں روزہ بھی شَرط ہے۔ (عورت گھر میں جو جگہ نَماز کیلئے مخصوص کر لے اُسے ''مسجِدِ بیت'' کہتے ہیں)[1]

اِعتِکافِ سنّت

رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخِری عَشرے کا اِعتِکاف ''سُنَّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفایہ'' ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۹۵) اگر سب تَرک کریں تو سب سے مُطالبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بریُ الذِّمّہ۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۱)

اِس اِعتِکاف میں یہ ضَروری ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَك کی **بیسویں** تاریخ کو غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد کے اندر بہ نیّتِ **اِعتِکاف** موجود ہو اور **اُنتیس** (اُن۔تیس) کے چاند کے بعد یا **تیس** کے غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد سے باہَر نکلے۔ اگر 20 رَمَضانُ الْمبارَك کو غروبِ آفتاب کے بعد مسجِد میں داخِل ہوئے تو **اِعتِکاف** کی سنّتِ مُؤَکَّدہ ادا نہ ہوئی۔

اِعتِکاف کی نیّت اِس طرح کیجئے

''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخِری عَشرے کے سنّتِ اِعْتِکاف کی نیّت کرتا ہوں۔'' (دل میں نیّت ہونا شَرط ہے، دل میں نیّت حاضِر ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے)

اِعتِکافِ نفل

نَذر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے علاوہ جو اِعتِکاف کیا جائے وہ مُستَحَب و سنّتِ غیر مُؤَکَّدہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۱) اِس کیلئے نہ روزہ شَرط ہے نہ کوئی وَقت کی قید، جب بھی مسجِد

[1]: مَنَّت کے بارے میں تفصیلی اَحکام جاننے کیلئے بہارِ شریعت جلد 1 صَفْحَہ 1015 تا 1019 اور بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحَہ 311 تا 318 کا مُطالعہ کیجئے۔

میں داخِل ہوں اِعتِکاف کی نیّت کر لیجئے، جب مسجِد سے باہَر نکلیں گے اِعتِکاف خَتْم ہو جائے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جب مسجِد میں جائے اِعتِکاف کی نیّت کر لے، جب تک مسجد ہی میں رہے گا اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۹۸) نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کر لیا کہ ''میں سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کرتا ہوں۔'' آپ مُعتَکِف ہو گئے، دل میں نیّت حاضر ہوتے ہوئے زَبان سے بھی یِہی الفاظ کہہ لینا بہتر ہے۔ مادَری زَبان میں بھی نیّت ہو سکتی ہے مگر عَرَبی میں زیادہ بہتر جبکہ معنٰی ذِہن میں موجود ہوں۔ ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحہ 317 پر ہے:

''نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف

ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی۔''

مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قدیم اور مشہور دروازے ''بابُ الرَّحْمَۃ'' سے داخِل ہوں تو سامنے ہی سُتونِ مبارک ہے اُس پر یاددِہانی کیلئے قدیم زمانے سے نُمایاں طور پر نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف لکھا ہوا ہے۔

مسجد میں کھانا پینا

یاد رکھئے! مسجِد کے اندر کھانے پینے، سَحَر و اِفطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شَرْعاً اجازت نہیں، اگر اِعتِکاف کی نیّت تھی تو ضِمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضَروری ہے کہ اِعتِکاف کی نیّت صرف کھانے، پینے اور سونے وغیرہ کیلئے نہ کی جائے، ثواب کیلئے کی جائے۔ رَدُّالْمُحتَار (شامی) میں ہے: ''اگر کوئی مسجِد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔'' (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۵۰۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے دنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں میں پورے ماہِ رَمَضان اور آخری عَشَرے کے اجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے،

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے مُعتکِفین کیلئے باقاعدہ تربیتی جدْوَل بھی پیش کیا جاتا ہے۔

اجتماعی اعتکاف کی 41 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ۔ ''مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (مُعجَم کبِیر ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

اپنے اِعتِکاف کی عظیمُ الشّان نیکی کے ساتھ مزید اچھی اچھی نیّتیں شامل کر کے ثواب میں خوب اِضافہ کیجئے۔ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ کارڈ میں سے سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بیان کردہ مسجِد میں جانے کی 40 نیّتوں میں سے حسبِ حال نیّتیں کرنے کے ساتھ ساتھ موقع کی مناسبت سے مزید یہ نیّتیں بھی کر کے گھر سے نکلئے، (مسجِد میں آکر بھی حسبِ حال نیّتیں کی جاسکتی ہیں، جب بھی اچھی اچھی نیّتیں کریں ثواب کی نیت پیشِ نظر رکھا کریں)

﴿۱﴾ یکسوئی کے ساتھ عبادت بجالانے، ذاتی مُطالعہ یا اہلِ عِلْم کے مُیَسَّر ہونے پر اس سے عِلْمِ دین سیکھنے کے مواقع سے فائدہ اٹھانے، لَیْلَۃُ الْقَدْر کی بَرَکتیں پانے اور ماہِ رَمضانُ المُبارَک کے قیمتی لمحات سے مکمَّل فائدہ اٹھانے کے لئے پورے ماہِ رَمضانُ المُبارَک (یا آخری دس دن) کے سنّتِ اِعتِکاف کیلئے جارہا ہوں ﴿۲﴾ تصوُّف کے ان اُصولوں (اَلِف) تَقْلیلِ طَعام (یعنی کم کھانا) (ب) تَقْلیلِ کلام (یعنی کم بولنا) (ج) تَقْلیلِ مَنام (یعنی کم سونا) پر کاربند رہوں گا ﴿۳﴾ روزانہ پانچوں نَمازیں پہلی صَف میں ﴿۴﴾ تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ﴿۵﴾ باجَماعت ادا کروں گا ﴿۶﴾ ہر اَذان اور ﴿۷﴾ ہر اِقامت کا جواب دوں گا ﴿۸﴾ ہر بار مَعَ اوّل و آخر دُرُود شریف اَذان کے بعد کی دُعا پڑھوں گا ﴿۹﴾ روزانہ تہجُّد ﴿۱۰﴾ اِشْراق ﴿۱۱﴾ چاشْت و ﴿۱۲﴾ اَوّابین کے نوافِل ادا کروں گا ﴿۱۳﴾ تلاوت اور ﴿۱۴﴾ دُرُود شریف کی کثرت کروں گا ﴿۱۵﴾ روزانہ رات سُورۃُ الْمُلْک پڑھوں یا سُنوں گا ﴿۱۶﴾ کم از کم طاق (ODD) راتوں میں صلوٰۃُ التّسبیح ادا کروں گا ﴿۱۷﴾ تمام سُنّتوں بھرے حلقوں اور ﴿۱۸﴾ بیانات میں اوّل تا آخر شرکت کروں گا ﴿۱۹﴾ رِشتے داروں اور مُلاقاتیوں کو بھی اِنفرادی کوشش کر کے سنّتوں بھرے حلقوں میں بٹھاؤں گا ﴿۲۰﴾ زَبان پر

قُفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فُضُول گوئی سے بچوں گا اور ممکن ہوا تو اس نیّتِ خیر کے ساتھ ضَرورت کی بات بھی حتَّی الْاِمکان لکھ کر یا اِشارے سے کروں گا تا کہ فُضُول، یا بُری باتوں میں نہ جا پڑوں یا شور و غُل کا سبب نہ بن جاؤں ﴿۲۱﴾ مسجِد کو ہر طرح کی بدبُو سے بچاؤں گا ﴿۲۲﴾ مسجِد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں کے گُچّھے وغیرہ اُٹھا کر ڈالنے کیلئے اپنی جیب میں شاپر رکھوں گا۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: ''جو مسجِد سے اَذِیّت کی چیز نکالے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا'' (ابنِ ماجہ ج۱ ص۴۱۹ حدیث۷۵۷) ﴿۲۳﴾ اپنے پسینے اور مُنہ کی رال وغیرہ کی آلودَگی سے مسجِد کے فَرش یا دری یا کارپیٹ کو بچانے کیلئے صِرف اپنی ذاتی چادر یا چٹائی پر ہی سوؤں گا ﴿۲۴﴾ بہ نیّتِ حیا، سونے میں **پردے میں پردہ** رہے اس کا ہر طرح سے خیال رکھوں گا (سوتے وَقت پاجامے پر تہبند باندھ کر مزید اوپر سے چادر اوڑھ لینا مفید ہے۔ جامعۃُ الْمدینہ، مَدَنی قافلے اور گھر وغیرہ میں ہر جگہ سوتے وَقت اس کا خیال رکھنا چاہئے) ﴿۲۵﴾ مسجِد میں گندگی نہ ہو اس لئے وُضوخانہ فِنائے مسجِد میں ہونے کی صورت میں تیل کنگھی وَہیں کروں گا اور جو بال جھڑیں گے اُٹھا لوں گا (اگر کوئی وُضو کیلئے مُنتظِر ہو تو نشِست سے ہٹ کر تیل کنگھی کیجئے) ﴿۲۶﴾ بغیر اجازت کسی کی کوئی چیز استعمال نہ کر کے خود کو گناہ سے بچاؤں گا مَثَلاً اِستنجا خانے جانے کیلئے دوسروں کے چپّل وغیرہ استِعمال نہیں کروں گا بلکہ ﴿۲۷﴾ جن سے پہلے سے لین دین اور دوستی نہیں تھی ان سے ہلکی پھلکی چیزیں بھی عارِیۃً نہ مانگ کر خود کو خلافِ مُروَّت کام سے بچاؤں گا اور اگر وہ چیز اُس کے استِعمال میں ہے تو اُسے پریشانی نہ پہنچانے کی نیّت بھی مدِّ نظر رکھوں گا لہٰذا چپّل، چادر، تکیہ وغیرہ کسی چیز کیلئے دوسروں سے سُوال نہیں کروں گا ﴿۲۸﴾ وَقف اِملاک کو نقصان سے محفوظ رکھنے، نَمازیوں کو اَذِیّت سے بچانے اور مسجِد اِنتِظامیہ کو پریشانی سے دُور رکھنے کے لئے کھانا فِنائے مسجِد میں وہ بھی کھانے کی مَخصوص دری یا دسترخوان وغیرہ بچھا کر اس پر کھاؤں گا، نَماز کی دری پر ہرگز نہیں کھاؤں گا ﴿۲۹﴾ کھانا کم ہونے کی صورت میں بھوک کے باوُجود ایثار کی نیّت سے آہستہ آہستہ کھاؤں گا تا کہ دوسرے اسلامی بھائی زِیادہ کھا سکیں۔ ایثار کا ثواب بے شُمار ہے چُنانچہ تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

کا فرمانِ بَخشِش نِشان ہے: ''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر کسی اور کو ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بَخش دیتا ہے'' (ابنِ عساکِر ج ۳۱ ص ۱۴۲) ﴿۳۰﴾ پیٹ کا **قُفلِ مدینہ** لگاؤں گا یعنی خواہش سے کم کھاؤں گا تاکہ عِبادت میں سُستی واقع نہ ہو اور زیادہ کھانے کی وجہ سے صحّت میں کوئی ایسی خرابی نہ ہو جائے جو عبادات کو مُتأَثِّر کرے ﴿۳۱﴾ اگر کسی نے زیادَتی کی تو اللہ تعالٰی کی رضا کے لئے **صَبْر** کروں گا اور ﴿۳۲﴾ اُس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے مُعاف کروں گا ﴿۳۳﴾ خُصُوصاً پڑوسی **مُعْتَکِف** کے ساتھ اور عُمُوماً ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلوک کروں گا ﴿۳۴﴾ اِعتِکاف کے حلقہ نگران کی انتِظامی معاملات اور جَدْوَل کے تعلُّق سے اِطاعت کروں گا تاکہ مسجِد کے اجتماعی نظم و نَسَق میں کوئی خَلَل نہ پڑے اور بدانتِظامی پیدا نہ ہو ﴿۳۵﴾ **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کروں گا ﴿۳۶﴾ اسلامی بھائیوں کے سامنے موقع کی مُناسبت سے مُسکرا مُسکرا کر صَدَقے کا ثواب کماؤں گا ﴿۳۷﴾ کوئی میری طرف دیکھ کر مُسکرائے گا تو یہ دُعا پڑھوں گا: اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہنستا رکھے) ﴿۳۸﴾ اپنے لئے، گھر والوں، اَحباب اور ساری اُمّت کیلئے دُعائیں کروں گا ﴿۳۹﴾ اگر کوئی **مُعْتَکِف** بیمار ہو گیا تو جتنا ہو سکا اُس کی دلجوئی اور خدمت کروں گا ﴿۴۰﴾ بُزُرگ (یعنی عُمر رسیدہ) مُعتکِفین کے ساتھ بَہُت زیادہ حُسنِ سُلوک کروں گا ﴿۴۱﴾ دورانِ اِعْتِکاف حَسْبِ توفیق رسائل تقسیم کروں گا (ہر **مُعتَکِف** اسلامی بھائی کی خدمت میں دَرْد بھری مَدَنی اِلتجا ہے کہ حسبِ توفیق یا دورانِ اِعْتِکاف کم از کم 112 روپے کے مکتبۃُ الْمدینہ کے رسائل یا سنّتوں بھرے بیان کی .C.D یا مَدَنی پھولوں کے مَدَنی پمفلٹ آنے والے ملاقاتیوں وغیرہ میں ضَرور تقسیم فرمائیں۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں تقسیمِ رسائل کا ثواب بھی زِیادہ ملے گا)

اِعْتِکاف کس مسجد میں کرے؟

مسجِد جامع ہونا اِعتِکاف کے لیے شَرط نہیں بلکہ مسجِد جَماعت میں بھی ہو سکتا ہے۔ مسجِد جماعت وہ ہے جس میں امام و مُؤَذِّن مقرّر ہوں، اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مُطلقاً ہر مسجِد میں اِعتِکاف صحیح ہے

اگرچِہ وہ مسجِد جماعت نہ ہو، خُصوصاً اس زمانہ میں کہ بہتیری مسجِدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ مُؤَذِّن۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۹۳)

سب سے افضل مسجِدِ حَرَم شریف میں اعتِکاف ہے پھر مسجِدُ النَّبَوِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پھر مسجِدِ اقصٰی (یعنی بَیْتُ الْمَقْدِس) میں پھر اُس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ (جَوْہَرہ ص۱۸۸، بہارِشریعت ج۱ص۱۰۲۰۔۱۰۲۱)

مُعتکِف اور احترامِ مسجِد

پیارے مُعتَکِف اسلامی بھائیو! آپ کو دس روز مسجِد ہی میں گزارنے ہیں اِس لئے چند باتیں احترامِ مسجِد سے مُتَعَلِّق سیکھ لیجئے۔ دَورانِ اعتِکاف مسجِد کے اندر ضَرورۃً دُنیَوی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن اس طرح کہ کسی نَمازی یا عبادت کرنے والے یا سونے والے کو تَشویش نہ ہو۔ یادرکھئے! مسجِد میں بِلاضَرورت دُنیَوی بات چیت کی مُعتَکِف کو بھی اجازت نہیں۔

اللہ ان پر کرم نہ کرے گا

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی شان ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مَساجِد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایسے لوگوں کی کوئی حاجت نہیں۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص ٨٦ حدیث ٢٩٦٢)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی **اللہ** ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ رب کو کسی بندے کی ضَرورت نہیں، وہ ضَرورتوں سے پاک ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۱ص۴۵۷)

اللہ تیری گمشدہ چیز نہ ملائے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو کسی کو مسجِد میں گمشدہ چیز ڈھونڈتے سنے (یا دیکھے) تو کہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرے تجھے وہ چیز نہ ملے۔'' کیونکہ مسجِدیں اس لیے نہیں بنی ہیں۔ (مسلم ص٢٨٤ حدیث ٥٦٨)

تو تمہیں سزا دیتا

حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں مسجِد میں کھڑا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری میں نے دیکھا تو وہ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے، اُنھوں نے مجھ سے (اشارہ کرکے) فرمایا: ''اُن دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!'' میں ان دونوں کو لے آیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن سے اِسْتِفْسار فرمایا: ''تم کہاں سے تعلُّق رکھتے ہو؟'' عرض کی: ''طائف سے۔'' فرمایا: ''اگر تم مدینۂ منوَّرہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجِد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضَرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مسجِد میں اپنی آوازیں بُلند کرتے ہو!'' (بُخاری ج۱ ص۱۷۸ حدیث ۴۷۰)

مُباح کلام نیکیوں کو کھا جاتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی، مُحقِّق علی الْاِطلاق شیخ ابنِ ہُمام علیہ رحمۃ اللہ السلام کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: ''مسجِد میں مُباح (یعنی جس میں نہ ثواب ہو نہ گناہ ایسی جائز) بات کرنا مکروہ ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔'' (مِرقاۃُ المَفاتیح ج ۲ ص ۴۴۹)

40 سال کے اعمال برباد فرمادے

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: جو مسجِد میں دُنیا کی بات کرے، اللہ عزَّوَجَلَّ اُس کے چالیس برس کے نیک اعمال اَکارت (یعنی برباد) فرمادے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۶ ص۳۱۱، غمزُ العُیون ج۳ ص ۱۹۰)

مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے

سیِّدُنا اَنس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پَروَرْدگار دو جہاں کے مالِک و مُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلضَّحِكُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِی الْقَبْرِ۔

ترجمہ : ''مسجِد میں ہنسنا قَبْر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱)

قبر میں اندھیرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا رِوایات بار بار پڑھئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرز یئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجِد میں داخِل تو ہوئے ثواب کمانے مگر خوب ہنس بول کر نیکیاں برباد کر کے باہَر نکلے کہ مسجِد میں بلا اجازتِ شَرعی دُنیا کی جائز بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے، لہٰذا مسجِد میں پُرسُکون اور خاموش رہئے۔ بیان بھی کریں یا سنیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی آئے۔ نہ خود ہنسئے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجِد میں ہنسنا قَبْر میں اندھیرا لاتا ہے۔ ہاں ضَرورتاً مسکرانا مَنْع نہیں۔ مسجِد کے اِحتِرام کا ذِہْن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کا معمول بنایئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ

مفتیِ دعوتِ اسلامی کا اعتکاف

حَویلیاں کینٹ (خیبر پختونخواہ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے، بچّے جوان ہو چکے تھے پھر بھی فیشن کا آسیب نہیں اُترتا تھا۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں بابُ الْمدینہ کراچی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **عاشِقانِ رسول** کا ایک ماہ کا مَدَنی قافِلہ **حویلیاں** تشریف فرما ہوا۔ اُس **مَدَنی قافِلے** کی خُصُوصیَّت یہ تھی کہ اُس میں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شوریٰ کے رُکن **مفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ محمد فاروق عطّاری مَدَنی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی شریک تھے۔ اس اسلامی بھائی کے بڑے صاحِبزادے انہیں **مَدَنی قافِلے** والے **عاشِقانِ رسول** سے ملوانے لے گئے۔ **مفتیِ دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کی **اِنفرادی کوشش** سے وہ بھی مَدَنی قافِلے کے ساتھ آخری عَشَرے میں مُعتَکِف ہو گئے۔ **مفتیِ دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کے حُسنِ اَخلاق نے ان کا دل جیت لیا، دیگر **عاشِقانِ رسول** نے بھی ان پر خوب اِنفرادی کوشش کی، حتّٰی کہ ان کا دل موم ہو گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے قَلب میں **مَدَنی انقلاب**

برپا ہوگیا۔ انہوں نے فیشن سے مُنہ موڑا، سنّتوں سے رِشتہ جوڑا، داڑھی مُنڈانا چھوڑا، بُرائیوں سے ناطہ توڑا اور بھرپور طریقے پر مَدَنی ماحول سے تعلُّق جوڑا۔ اَلْغَرَض انہوں نے گناہوں سے توبہ کرلی، داڑھی رکھ لی اور **عمامہ شریف** کا تاج سر پر سجا لیا۔ مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے کے بعد ان کی کوشش یہ ہوتی کہ جو بھی سنّت معلوم ہو جائے اُس پر عمل کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے تنظیمی طور پر **حلقہ سطح کے ذمّے دار** بھی بنے۔

آئیں گی سنّتیں جائیں گی شامتیں   مَدنی ماحول میں کر لو تُم اعتِکاف
تم سدھر جاؤ گے، پاؤ گے برکتیں   مَدنی ماحول میں کر لو تُم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفتیِ دعوتِ اسلامی نے بعدِ وفات بھی مَدَنی قافِلے کی دعوت دی

مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کی بھی کیا بات ہے! مَدَنی ماحول میں رہ کر انہوں نے مَدَنی قافلوں میں خوب سفر کیا اور بے شُمار اسلامی بھائیوں کی اصلاح کر کے اپنے لئے ثوابِ جارِیہ کا ذخیرہ جمع کر کے 18 مُحرّمُ الحرام (۱۴۲۷ھ۔ 17.2.2006) کو بعدِ نمازِ جُمعہ رِحلت فرمائی اور دنیا سے جانے کے بعد بھی خواب میں اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے ایک اسلامی بھائی کو **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بنا دیا اور پھر مَدَنی قافلے میں پہنچ کر بھی اُس کو **جلوہ** دِکھایا اور بِاِذنِ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَثانے کے مَرَض سے چھٹکارا دِلایا چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کو **مَثانے** میں کچھ عرصے سے تکلیف تھی، انہوں نے خواب میں **حضرتِ قبلہ مفتیِ دعوتِ اسلامی مولانا الحاج الحافظ محمد فاروق عطّاری مَدَنی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی زِیارت کی، انہوں نے انہیں مَدَنی قافِلے میں سفر کا حُکم فرمایا۔ انہوں نے سفر کی نیت کرلی مگر جُمادَی الاُولٰی (۱۴۲۷ھ) میں سفر نہ کرسکے۔ 24 جُمادَی الآخِرۃ (۱۴۲۷ھ) کو انہوں نے تین روزہ مَدَنی قافلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ قافلے والی مسجد میں پہنچ کر جب لیٹے تو

خواب کی دنیا میں پہنچ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ **مفتی دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی **پردے میں پردہ** کئے (یعنی گود میں چادر پھیلا کر رانیں وغیرہ چھپائے) تشریف فرما ہیں اور اپنے ملفوظات سے نواز رہے ہیں، مگر وہ ان کے ارشادات سمجھ نہ پائے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **انہیں مثانے کی تکلیف سے نَجات مل چکی ہے۔**

درد گرچہ تمہارے مَثانے میں ہے   درسِ فاروق دیں قافِلے میں چلو

فائدہ آخرت کے بنانے میں ہے   سب مُبلّغ کہیں قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص۶۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے اُنیس حُروف کی نسبت سے مسجِد کے متعلِّق 19 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **مروی** ہوا کہ ایک مسجِد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اُسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم ان (مسجِد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہَلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۶ص۳۱۲)

﴿۲﴾ **رِوایَت** کیا گیا ہے کہ "جو لوگ **غیبت** کرتے اور جو لوگ مسجِد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے مُنہ سے گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فِرِشتے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" سُبْحٰنَ اللّٰہ ! جب مُباح وجائز بات بلاضَرورتِ شَرعِیّہ کرنے کو مسجِد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجِد میں) حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا! (ایضاً)

﴿۳﴾ **درزی** کو اجازت نہیں کہ مسجِد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے، ہاں بچّوں کو روکنے اور مسجِد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حَرَج

نہیں۔اسی طرح کاتِب (یعنی لکھنے والے) کو (مسجِد میں) اُجرت پر کتابت کرنے (یعنی لکھنے) کی اجازت نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰)

﴿۴﴾ **مسجِد** کے اندر کسی قسم کا کوڑا (یعنی کچرا) ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی ''جَذْبُ الْقُلُوب'' میں نَقْل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تِنکا یا ذَرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خَس (معمولی ذَرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلوب ص ۲۲۲)

﴿۵﴾ **مسجِد** کی دیوار، اِس کے فرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے میل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگا یا تِنکا وغیرہ نوچنا سب شَرعاً ممنوع ہے۔

﴿۶﴾ **ضَرورتاً** (مسجِد کے اندر) اپنے رومال وغیرہ سے ناک پونچھنے میں مضایقہ نہیں۔

﴿۷﴾ **مسجِد** کا کوڑا (کچرا) جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے اَدَبی ہو۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۴۷)

﴿۸﴾ **جوتے** اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گرد کے ذَرّات لگے ہوں تو رومال وغیرہ سے پونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ مسجِد میں گرد کا کوئی ذَرّہ نہ گرنے پائے اِس کا خیال رکھئے۔

﴿۹﴾ **وُضُو** کے بعد پاؤں وُضوخانے ہی پر خُشک کر لیجئے، گیلے پاؤں سے مسجِد کا فرش گندا اور دریاں میلی ہو جاتی ہیں۔

اب میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے ملفوظاتِ شریفہ سے بعض آدابِ مسجد پیش کئے جا رہے ہیں:

﴿۱۰﴾ **مسجِد** میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک پیدا ہو مَنْع ہے۔

﴿۱۱﴾ **وُضُو** کرنے کے بعد اَعضائے وُضُو سے ایک بھی چھینٹ پانی فَرشِ مسجد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اَعضائے وُضُو سے وُضُو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا، ناجائز وگناہ ہے)

﴿۱۲﴾ **مسجِد** کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقْت (مَثَلاً صَحْن میں داخِل ہوں تب بھی اور صَحْن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حَتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو اُس پر بھی پہلے سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجِد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنْبَر پر جانے کا ارادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

﴿۱۳﴾ **مسجِد** میں اگر چھینک آئے تو کوشِش کریں آہِستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اسی طرح ڈکار کو ضَبْط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حَتَّی الْاِمکان آواز دبائی جائے اگرچِہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصاً مجلس میں یا کسی معظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں ڈکار لی آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مدّت تک بھوکے رہیں گے۔'' (ترمذی ج٤ ص٢١٧ حدیث ٢٤٨٦) اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہئے۔ اگرچِہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو کیونکہ یہ شَیطان کا قَہْقَہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حَتَّی الْاِمکان مُنہ بند رکھیں مُنہ کھولنے سے شیطان مُنہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں اور اس طرح بھی نہ رکے تو حَتَّی الْاِمکان مُنہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے مُنہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اور اَنْبِیاءِ کرام علیہِمُ الصّلٰوۃُ وَالسّلام اس سے مَحفوظ ہیں۔ لہٰذا جَماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ ''اَنْبِیاءِ کرام علیہِمُ الصّلٰوۃُ وَالسّلام کو جَماہی نہیں آتی۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی۔ (رَدُّالْمُحتار ج٢ ص ٤٩٨، ٤٩٩)

﴿۱٤﴾ **تَمَسْخُر** (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سَخْت ناجائز۔

﴿۱۵﴾ **مسجِد** میں ہنسا مَنْع ہے کہ قَبْر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَبَسُّم (یعنی مُسکرانے) میں حَرَج نہیں۔

﴿۱۶﴾ مسجِد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ مَوسِم گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجِد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چھتری وغیرہ رکھتے وَقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اِس کی ممانَعت ہے۔ غَرَض مسجِد کا اِحترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

﴿۱۷﴾ مسجِد میں حَدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) مَنْع ہے ضَرورت ہو تو (جو اعتِکاف میں نہیں ہیں وہ) باہَر چلے جائیں۔ لہٰذا مُعْتَکِف کو چاہیے کہ ایّامِ اِعْتِکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وَقْت کے سوا کسی وَقْت اِخراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہَر نہ جاسکے گا۔ (البتّہ فِنائے مسجِد میں موجود بیتُ الْخَلا میں رِیح خارِج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)

﴿۱۸﴾ قِبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ مَنْع ہے، مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ ابراہیم اَدہَم (یعنی ابراہیم بن اَدہم) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی: ''ابراہیم! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟'' مَعاً (یعنی فوراً) پاؤں سَمیٹے اور ایسے سَمیٹے کہ وَقْتِ انتِقال ہی پھیلے۔ (انوار القدسیۃ لِلشّعرانی ج ۲ ص ۶۷) (چھوٹے بچّوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت اِحتیاط کیجئے کہ ان کے پاؤں قِبلے کی طرف نہ ہوں اور مُتاتے (پوٹّی کرواتے) وقت بھی ضَروری ہے کہ اُس کا رُخ یا پیٹھ قِبلے کی طرف نہ ہو)

﴿۱۹﴾ اِستِعمال شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا گستاخی و بے اَدَبی ہے۔ (مُلَخَّص از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳۱۷ تا ۳۲۳)

کرم از پئے مصطَفٰے میرے رب ہو
مجھے مسجِدوں کا میسّر ادب ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجد میں خوشبودار رکھئے!

مسجد میں بلغم دیکھ کر سرکار کی ناگواری

ایک مرتبہ حُضورِ اکرم، رسُولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسجدُ النَّبوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں قِبلے کی طرف بلغم پڑا دیکھا تو ناراضی کا اظہار فرمایا۔ یہ دیکھ کر ایک اَنصاری صَحابِیَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اُٹھ کر اُسے کُھرچ کر صاف کر کے وہاں خوشبو لگا دی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (مَسَرَّت آمیز لہجے میں) ارشاد فرمایا: ''یہ کتنا عُمدہ کام ہے۔'' (نَسائی ص۱۲۶ حدیث۷۲۵)

فاروقِ اعظم اور مسجد میں خوشبو

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر جُمُعَۃُ الْمُبارک کو مسجدُ النَّبوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں خوشبو کی دھونی دیا کرتے تھے۔ (اَبو یَعلٰی ج۱ ص۱۰۳ حدیث۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجد خوشبودار رکھئے!

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں: حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَحَلّوں میں مسجِدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔ (ابو داوٗد ج۱ ص۱۹۷ حدیث۴۵۵)

ایئر فریشنر سے کینسر ہو سکتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجِدیں عُود، لوبان اور اگربتّی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِ ثواب ہے، مسجِد کو بدبُو سے بچانا واجِب ہے لہٰذا دِیا سلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلایئے کہ اس سے بارُود کی بدبُو نکلتی ہے۔ بارُود کا بدبُودار دُھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

باہَر سے لوبان یا اگربتّی وغیرہ سلگا کر مسجِد میں لائیے۔ اگربتّیوں کو کسی بڑے طَشت وغیرہ میں رکھئے تاکہ اِس کی راکھ مسجِد میں نہ گرے۔ اگربتّی کے پیکِٹ پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو کُھرچ ڈالئے۔ مسجِد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ''ایئر فریشنر'' (Air Freshner) سے خوشبو کا چھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیاوی مادّے فضا میں پھیل جاتے اور سانس کے ذَرِیعے پھیپھڑوں میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طِبّی تحقیق کے مُطابِق ایئر فریشنر کے استِعمال سے جِلد کا سَرطان (Skin Cancer) ہوسکتا ہے۔ جہاں عُرف ہو وہاں مسجِد کے چندے سے خوشبو سُلگانے کی اجازت ہے اور جہاں عُرف نہ ہو وہاں خوشبو کی صَراحت کر کے الگ سے چندہ حاصل کیجئے۔

مُنہ میں بدبو ہو تو مسجِد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوک سے کم کھانے کی عادت بنائیے، ابھی خواہش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وَقت بے وَقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پِزّے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہوگیا اور خدانخواستہ ''گندہ دَہنی'' یعنی **مُنہ سے بدبو** آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیوں کہ مُنہ سے **بدبُو** آتی ہو تو مسجِد کا داخِلہ حرام ہے، یہاں تک کہ جس وَقت مُنہ سے **بدبُو** آرہی ہو اُس وَقت باجماعت نَماز پڑھنے کے لئے بھی مسجِد میں آنا گناہ ہے۔ چُونکہ فکرِ آخرت کی کمی کے باعِث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حِرص زیادہ اور آج کل ہر طرف ''فوڈ کلچر'' کا دَور دَورہ ہے، شاید اِس وجہ سے یا مُنہ کی صفائی میں کوتاہی کرنے کے سبب ایک تعداد ہے جن کے مُنہ سے **بدبُو** آتی ہے۔ مجھے بارہا کا تجرِبہ ہے کہ جب کوئی مُنہ قریب کر کے بات کرتا ہے تو اُس کے **مُنہ کی بدبُو** کے سبب سانس روکنا پڑتا ہے۔ افسوس! بدبُودار مُنہ والے کئی افراد **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مسجِد کے اندر مُعتَکِف بھی دیکھے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! شَرعی حکم یہ ہے کہ اگر دورانِ اِعتِکاف بھی مُنہ میں بدبُو کا مَرَض ہوجائے تو اعتِکاف توڑ کر مسجِد سے چلے جانا ہوگا۔ بعد میں ایک دن کے اِعتِکاف کی قضا کرلے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کباب سموسے اور دیگر تلی ہوئی چیزیں اور طرح

طرح کی مُرغَّن غذائیں ٹُھونس ٹھانس کر کھانے کے سبب مُنہ کی بدبو والے مریضوں میں اِضافہ ہو جاتا ہو تو کیا عجب! اس کا بہترین عِلاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی خواہش سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے نیز جب بھی کھا چکے خِلال کرنے اور خوب اچھی طرح کُلّیاں وغیرہ کر کے منہ صاف رکھنے کی عادت بنائے، ورنہ غذا کے اَجزا دانتوں کے خلا (Gaps) میں رہ جاتے، سڑتے اور بدبُو لاتے ہیں۔ صِرف مُنہ ہی کی بدبُو نہیں ہر طرح کی بدبو سے مسجِد کو بچانا واجِب ہے۔

مُنہ میں بدبُو ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے

فتاوٰی رضویہ جلد 7 صَفحہ 384 پر ہے: مُنہ میں بدبُو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجِد جانا حرام ہے جب تک مُنہ صاف نہ کرلے۔ اور دوسرے نَمازی کو اِیذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نَمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبُو سے ملائکہ کو اِیذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: ''جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فِرِشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔'' (مُسلِم ص۲۸۲ حدیث ٥٦٤)

بدبُو دار مرہم لگا کر مسجِد میں آنے کی مُمانَعَت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''جس کے بدن میں بدبُو ہو کہ اُس سے نَمازیوں کو اِیذا ہو مَثَلاً مَعَاذَاللّٰہ گندہ دَہَن (یعنی جس کو مُنہ سے بدبُو آنے کی بیماری ہو)، گندہ بَغَل (یعنی جس کے بغل سے بدبُو آنے کا مرض ہو) یا جس نے خارِش وغیرہ کے باعث گندھک مَلی (یا کوئی سا بدبودار مرہم یا لوشن لگایا) ہو اُسے بھی مسجِد میں نہ آنے دیا جائے۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ص۷۲)

کچّی پیاز کھانے سے بھی مُنہ بدبُو دار ہو جاتا ہے

کچّی مُولی، کچّی پیاز، کچّا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی بُو ناپسند ہو اسے کھا کر مسجِد میں اُس وَقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ مُنہ وغیرہ میں بُو باقی ہو کہ فِرِشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی

ہے۔ حدیث شریف میں ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، فاتِحُ القُلوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے پیاز، لہسن یا گَندنا (لہسن سے مِلتی جُلتی ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجِد کے قریب ہرگز نہ آئے۔'' (مُسلِم ص۲۸۲ حدیث ۵٦٤) اور فرمایا: ''اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بُو دُور کرلو۔'' (ابوداوٗد ج ۳ ص ۵۰٦ حدیث ۳۸۲۷)

مسجِد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بُو باقی ہو اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں بُو ہو جیسے گَندنا (یہ لہسن سے مِلتی جُلتی ترکاری ہے)، مُولی، کچّا گوشت اور مٹّی کا تیل، وہ دِیا سلائی (ماچس کی تیلی) جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو **گندہ ذِہنی** کا عارِضہ (یعنی منہ سے بد بُو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زَخم ہو یا کوئی بدبُودار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو مُنقطِع (یعنی ختم) نہ ہو اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ٦٤٨) کچّا گوشت وغیرہ پاک چیز کی اگر اس طرح پیکنگ کر لی جائے کہ معمولی سی بھی بدبو نہ آئے تو اب مسجِد میں لے جانے میں حَرَج نہیں۔

کچّی پیاز والے کچومر اور رائتے سے محتاط رہئے

کچّی پیاز والے آلو چنے، رائتے اور کچومر نیز کچّے لہسن والے اَچار چٹنی وغیرہ کھانے سے نَماز کے اوقات میں پرہیز کیجئے۔ اِفطار کے لئے مسجِد میں لائے جانے والے بازاری چھولے اور سموسوں میں اکثر کچّی پیاز کی ٹکڑیاں ہوتی ہیں، ان کو مسجِد میں نہ لائیے، بلکہ گھر میں بھی نَماز سے پہلے مت کھائیے۔

مجمع میں اگربتّی سلگانا

مسلمانوں کے اجتماع میں خوشبو پہنچانے کی نیّت سے اگربتّی وغیرہ جلانا کارِ ثواب ہے۔ اگر لوبان یا اگربتّی کے دھوئیں سے کسی کو تکلیف ہوتی ہو تو ایسے موقع پر خوشبو نہ جلائی جائے، اسی طرح مَجمَع پر ''خوشبودار پانی'' چھڑکنے سے بھی بچیں کہ عام طور پر اس سے لوگوں کو کوفت اور پریشانی ہوتی ہے۔

بدبُودار مُنہ لیکر مسلمانوں کے مجمع میں جانے کی مُمانعت

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مَجمَعوں، دَرسِ قراٰن کی مجلسوں، عُلَمائے دین واولیائے کاملین کی بارگاہوں میں بدبُودار مُنہ لے کر نہ جاؤ۔ مزید فرماتے ہیں: جب تک مُنہ میں **بدبُو** رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں کے جلسوں، مَجمَعوں میں نہ جاؤ۔ حُقّہ پینے والے، تمباکو والے، پان کھا کر کُلّی نہ کرنے والوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: جسے گندہ دَہنی کی بیماری ہو اُسے مسجِدوں کی حاضِری مُعاف ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج٦ ص ٢٥، ٢٦)

نَماز کے اوقات میں کچّی پیاز کھانا کیسا؟

سُوال: ''گندہ دَہَن'' کو مسجِد کی حاضِری مُعاف ہے، تو کیا کچّی پیاز والا رائتہ یا کچومر یا ایسے کباب سَموسے جن میں لہسن پیاز برابر پکے ہوئے نہ ہوں اور اُن کی بُو آتی ہو یا مَسلی ہوئی باجرے کی روٹی جس میں کچّا لہسن شامل ہوتا ہے ایسی غذا وغیرہ جماعت سے کچھ دیر پہلے اس نیّت سے کھا سکتے ہیں کہ مُنہ میں بُو ہوجائے اور جماعت واجِب نہ رہے!

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں۔ مَثَلاً جہاں عشا کی جماعت اوّل وَقْت میں ہوتی ہے وہاں نَمازِ مغرِب کے بعد ایسا کچومر یا سَلاد وغیرہ نہ کھائے جس میں کچّی مُولی یا کچّی پیاز یا کچّا لہسن ہو کیوں کہ اِتنی جلدی مُنہ صاف کر کے مسجِد میں پہنچنا دُشوار ہوتا ہے۔ ہاں اگر جلد مُنہ صاف کرنا مُمکِن ہے یا کسی اور وجہ سے مسجِد کی حاضِری سے معذور ہے مَثَلاً عورت۔ یا نَماز پڑھنے میں ابھی کافی دیر ہے اُس وَقْت تک **بُو** خَتْم ہوجائے گی تو کھانے میں مُضایَقہ نہیں۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت امامِ اَہلِ سنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''کچّا لہسن پیاز کھانا کہ بِلاشُبہہ حلال ہے اور اُسے کھا کر جب تک **بُو** زائل نہ ہو مسجِد میں جانا ممنوع مگر جو حُقّہ ایسا کثیف (یعنی گاڑھا) و بے اِہتمام ہو کہ **مَعَاذَ اللّٰہ** تغیُّر باقی (یعنی دیر پا بدبو) پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک کُلّی سے بھی **بِالکُلّی** (یعنی مکمّل طور پر) زائل (یعنی دور) نہ ہو تو

قُربِ جماعت میں اس کا پینا شَرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت وتَرکِ سجدہ یا بدبُو کے ساتھ دُخولِ مسجِد کا مُوجِب (سبب) ہوگا اور یہ دونوں مَمنوع و ناجائز ہیں اور (یہ شَرعی اُصول ہے کہ) ہر مُباح فی نَفسِہٖ (یعنی ہر وہ کام جو حقیقت میں جائز ہو مگر) امرِ مَمنوع کی طرف مُؤَدِّی (یعنی ممنوع کام کی طرف لے جانے والا) ہو مَمنوع و نا روا ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۵ص۹٤)

کچی پیاز کھاتے وقت بسمِ اللّٰہ پڑھنا مکروہ ہے

''فتاوٰی فیضُ الرّسول'' جلد 2 صَفْحَہ 506 پر ہے: حُقّہ، بیڑی، سگریٹ پینے اور (کچّے) لہسن، پیاز جیسی (بدبودار) چیز کھانے کے وَقْت اور نَجاست کی جگہوں میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا مکروہ (تنزیہی) ہے۔

نَجاست کی جگہوں میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا تو مکروہِ تنزیہی ہے البتّہ علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے لفظِ قِیْلَ سے ایک قول یہ بھی نَقْل فرمایا ہے کہ دُخان پینے کے وَقْت بھی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا مکروہ ہے اور پھر اسکی وضاحت میں علّامہ شامی نے ہر بدبُودار چیز مَثَلاً پیاز و لہسن کا بھی ذِکْر کیا ہے، اس اعتبار سے اس ایک قول پر بدبُودار چیز کھانے کے وَقْت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (مُلَخَّص اَز رَدُّالمُحتار ج ۱ ص۳۸) اور اگرچہ ''شامی'' میں تحریمی وتنزیہی کی صَراحت نہیں لیکن یہاں مُراد مکروہِ تنزیہی ہی ہے۔

مُنہ کی بدبُو معلوم کرنے کا طریقہ

اگر مُنہ میں کوئی تَغَیُّرِ رائِحہ (یعنی بدبُو) ہو تو جتنی بار مِسواک اور کلّیوں سے اس (بدبُو) کا اِزالہ (یعنی دُور کرنا ممکن) ہو (اُتنی بار کلّیاں وغیرہ کرنا) لازِم ہے، اس کے لیے کوئی حد مُقرّر نہیں۔ بدبودار کَثِیف (یعنی گاڑھا) بے احتِیاطی کا حُقّہ پینے والوں کو اس کا خیال (رکھنا) سخت ضَروری ہے اور اُن سے زیادہ سگریٹ والے کو کہ اس کی بدبُو مُرَکَّب تمباکو (یعنی جس میں کچھ چیزیں ملائی جاتی ہیں) سے (بھی) سَخت تر اور زیادہ دیرپا ہے اور ان سب سے زائد اَشَد ضَرورت تمباکو کھانے والوں کو ہے جن کے مُنہ میں اُس کا جِرْم (یعنی دھوئیں کے بجائے خود تمباکو ہی) دبا رہتا اور مُنہ اپنی بدبُو سے بسا دیتا ہے۔ یہ سب لوگ وہاں تک مِسواک اور کُلّیاں کریں کہ مُنہ بِالکل صاف ہو جائے اور بُو کا اَصلاً (بِالکل نام و) نِشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے مُنہ کے قریب لے

جا کر مُنہ کھول کر زور سے تین بار حَلْق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور مَعاً (یعنی فوراً) سونگھیں۔ بِغیر اس کے اندر کی **بدبُو** خود کم محسوس ہوتی ہے اور جب مُنہ میں **بدبُو** ہو تو مسجِد میں جانا **حرام**، نَماز میں داخِل ہونا **منع**۔ **وَاللّٰہُ الْھَادِی**۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱ ص ۶۲۳)

میرے آقا اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے سگریٹ کی بدبُو کو حُقّے اور مرکب تمباکو سے زائد قرار دیا ہے۔ یہ سگریٹ کی قسم پر منحصر ہے۔ کچھ سگریٹ حُقّے سے زیادہ اور کچھ کم بدبودار بھی ہوسکتے ہیں۔

مُنہ کی بدبُو کا علاج

اگر کسی چیز کے کھانے کے سبب منہ میں **بدبُو** آتی ہو تو ''ہرا دھنیا'' چبا کر کھایئے نیز گلاب کے تازہ یا سوکھے ہوئے پھولوں سے دانت مانجھیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے **بدبُو** آتی ہو تو ''کم خوری'' (یعنی کھانے میں کمی کرنے) کی سعادت حاصِل کر کے بھوک کی بَرَکتیں لوٹنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصّوں کے دَرْد، قبض، سینے کی جلن، مُنہ کے چھالے، بار بار ہونے والے (یعنی دائمی) نزلے کھانسی اور گلے کے دَرْد، مَسُوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بَہُت سارے اَمراض کے ساتھ ساتھ **مُنہ کی بدبُو** سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک باقی رہے اِس طرح سے کم کھانے میں **80 فیصد اَمراض** سے بچت ہوسکتی ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت جلد اوّل کے باب ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' کا مُطالَعہ فرمایئے) اگر نَفْس کی حِرص کا علاج ہوجائے تو کئی جسمانی اور روحانی اَمراض خود ہی دم توڑ جائیں۔

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۵۹)

مُنہ کی بدبُو کا مَدَنی علاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ۔

مُندَرَجۂ بالا دُرُود شریف موقع بہ موقع ایک ہی سانس میں 11 مرتبہ پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُنہ کی بدبُو زائل (یعنی دُور) ہوجائے گی۔ ایک ہی سانس میں پڑھنے کا

بہتر طریقہ یہ ہے کہ مُنہ بند کرکے آہِستہ آہِستہ ناک سے سانس لینا شُروع کیجئے اور مُمکِنہ حد تک ہوا پھیپھڑوں میں بھر لیجئے۔ اب دُرُود شریف پڑھنا شُروع کیجئے، چند بار اس طرح مَشق کریں گے تو سانس ٹوٹنے سے قَبل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مکمَّل گیارہ بار دُرُود شریف پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ طریقے پر ناک سے گہرا سانس لیکر ممکن حد تک روک رکھنے کے بعد مُنہ سے خارِج کرنا صِحّت کیلئے انتہائی مُفید ہے۔ دن بھر میں جب جب موقع ملے بِالخُصُوص کھلی فضا میں روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔ مجھے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو) ایک سِن رَسیدہ (یعنی بوڑھے) حکیم صاحِب نے بتایا تھا کہ میں سانس لینے کے بعد آدھے گھنٹے تک (یا کہا) دو گھنٹے تک ہوا کو اندر روک لیتا ہوں اور اِس دَوران اپنے وِرْد و وظائف بھی پڑھ سکتا ہوں۔ بقول اُن حکیم صاحِب کے سانس روکنے کے ایسے ایسے مَشّاق (یعنی مشق کرکے ماہر ہو جانے والے لوگ) بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں کہ صُبح سانس لیتے ہیں تو شام کو نکالتے ہیں!

اِستنجا خانے مسجد سے کتنی دُور ہونے چاہئیں؟

بارگاہِ رضویّت میں سُوال ہوا کہ نَمازیوں کیلئے اِستنجا خانے مسجِد سے کتنی دُور بنانے چاہئیں؟ اِس پر میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اَہلِ سنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے جواباً ارشاد فرمایا: مسجِد کو بُو سے بچانا واجِب ہے وَلہٰذا مسجِد میں مِٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیا سَلائی (یعنی بد بودار بارُود والی ماچس کی تِیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (ابن ماجه ج۱ ص۴۱۳ حدیث ۷۴۸) حالانکہ کچّے گوشت کی بُو بہت خَفیف (یعنی ہلکی) ہے۔ تو جہاں سے مسجِد میں بُو پہنچے وہاں تک (استنجا خانے بنانے کی) مُمانَعت کی جائے گی۔ (فتاوٰی رضویه ج ۱۶ ص ۲۳۲) کچّے گوشت کی بدبُو ہلکی ہوتی ہے جب یہ بھی مسجِد میں لے جانا جائز نہیں تو کچّی مچھلی لے جانا بدَرَجۂ اَولیٰ ناجائز ہوگا کیوں کہ اس کی بُو گوشت سے زیادہ تیز ہوتی ہے بلکہ بعض اَوقات پکانے والوں کی بے احتیاطی کے سبب اِس کا سالن کھانے سے ہاتھ اور مُنہ میں ناگوار بُو ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بو دُور کئے بِغیر مسجِد میں نہ جائے۔

اِستِنجا خانوں کی جب صَفائی کی جاتی ہے اُس وَقْت بدبُو کافی پھیلتی ہے لہٰذا (اِستِنجا خانے اور مسجِد کے درمیان) اتنا فاصِلہ رکھنا ضَروری ہے کہ صَفائی کے موقع پر بھی **بدبُو** مسجِد میں داخِل نہ ہو سکے۔ اِستِنجا خانے اِحاطۂ مسجِد میں کھلتے ہوں تو ضَرورتاً دیوار پاٹ کر باہَر کی جانب دروازے نکال کر بھی بدبُو سے مسجِد کو بچایا جا سکتا ہے۔

اپنے لباس وغیرہ پر غور کرنے کی عادت بنائیے

مسجِد میں **بدبُو** لے جانا حرام ہے، نیز ہر طرح کے **بدبُو** والے شخص کا داخِل ہونا بھی حرام ہے۔ مسجِد میں کسی تنکے سے خِلال بھی نہ کریں کہ جو پابندی سے ہر کھانے کے بعد اِس کے عادی نہیں ہوتے خِلال کرنے سے ان کے دانتوں سے بدبُو نکلتی ہے۔ مُعْتَکِف فِنائے مسجِد میں بھی اتنی دُور دانتوں کا خِلال کرے کہ بدبو اصلِ مسجِد میں داخِل نہ ہو۔ بدبودار زَخْم والا یا وہ مریض جس نے پیشاب یا پاخانے کی تھیلی (Urine bag ۞ Stool bag) لگائی ہوئی ہے وہ مسجِد میں داخِل نہ ہوں۔ اسی طرح لیبارٹری ٹیسٹ کروانے کیلئے لی ہوئی خون یا پیشاب کی شیشی، ذَبیحہ کے بَوقتِ ذَبح نکلے ہوئے خون سے آلود کپڑے وغیرہ کسی چیز میں چُھپا کر بھی مسجِد کے اندر نہیں لے جاسکتے چُنانچِہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: ''مسجِد میں نَجاست لے کر جانا اگرچِہ اس سے مسجِد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نَجاست لگی ہو اُس کو مسجِد میں جانا مَنْع ہے۔'' (رَدُّ الْمُحتار ج۲ ص۵۱۷) مسجِد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فَصْد کا خون لینا (یعنی رگ کھول کر فاسد خون نکالنا، ٹیسٹ کیلئے سرنج کے ذَرِیعے خون نکالنا) بھی جائز نہیں۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص۵۱۷) پاک بدبُو چُھپی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کے بدن میں پسینے کی بدبُو ہوتی ہے مگر لباس کے نیچے چُھپی ہوئی ہوتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی تو اِس صورت میں مسجِد کے اندر جانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ اسی طرح اگر رومال میں پسینے وغیرہ کی بدبُو ہے جیسا کہ گرمی میں مُنہ کا پسینہ پونچھنے سے اکثر ہو جاتی ہے تو ایسا رومال مسجِد کے اندر نہ نکالے، جیب ہی میں رہنے دے، اگر عِمامہ یا ٹوپی اُتارنے سے پسینے یا میل کُچیل وغیرہ کی بدبُو آتی ہے تو مسجِد میں نہ اُتارے۔ چُنانچِہ اِس کی مثال دیتے ہوئے **مُفَسِّرِ** شَہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرت مفتی

احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''ہاں اگر کسی صورت سے مِٹّی کے تیل کی بدبُو اُڑادی جائے یا اِس طرح لیمپ وغیرہ میں بند کیا جائے کہ اس کی بدبُو ظاہِر نہ ہو تو (مسجِد میں) جائز ہے۔'' (فتاوٰی نعیمیه ص ۴۹) ہر مسلمان کو اپنے مُنہ، بدن، رومال، لباس اور جوتی چپّل وغیرہ پر غور کرتے رہنا چاہیے کہ اس میں کہیں سے بدبُو تو نہیں آرہی اور ایسا مَیلا کُچیلا لباس پہن کر بھی مسجِد میں نہ آئیں جس سے لوگوں کو گِھن آئے۔ افسوس! دُنیوی افسروں وغیرہ کے پاس تو عمدہ لباس پہن کر جائیں اور اپنے پیارے پیارے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضِری کے وَقت یعنی نَماز میں نَفاست (صفائی اور پاکیزگی وغیرہ) کا کوئی اِہتمام نہ کریں، مسجِد میں آتے وَقت انسان کم ازکم وہ لباس تو پہنے جو دعوتوں میں پہن کر جاتا ہے، مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ لباس شریعت وسنّت کے مطابِق ہو۔

مسجِد میں بچّے کو لانے کی مُمانعت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''مسجِدوں کو بچّوں اور پاگلوں اور خرید وفروخت اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حُدُود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔'' (اِبن ماجه ج ۱ ص ۴۱۵ حدیث ۷۵۰)

بچّے اور پاگل کو جن سے **نَجاست** کا گمان ہو مسجِد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جوتیاں مسجِد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ اگر نَجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجِد میں چلے جانا سُوءِ ادب (یعنی بے اَدَبی) ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۵۱۸) **بچّے یا پاگل** (یا بے ہوش یا جس پر جِن آیا ہوا ہو اس) کو دم کروانے کیلئے چاہے ''پیمپر'' لگا ہو تب بھی مسجِد میں ہرگز نہ لے جایا جائے۔ اگر آپ ایسوں کو مسجِد میں لانے کی بُھول کر چکے ہیں جن کا لانا جائز نہ تھا تو فوراً توبہ کرکے آیندہ نہ لانے کا عَہد کیجئے۔ ہاں فِنائے مسجِد مَثَلاً امام صاحِب کے حُجرے میں لے جاسکتے ہیں جبکہ مسجِد کے اندر سے لے کر نہ گزرنا پڑے۔

مدینہ ۱ گوشت مچھلی بیچنے والے

گوشت یا مچھلی بیچنے والے کے لباس میں سخت بدبُو ہوتی ہے لہٰذا ان کو چاہیئے کہ فارِغ ہوکر اچھّی طرح نہائیں، صاف لباس زیبِ تن فرمائیں، خوشبو لگائیں اور پھر مسجِد میں آئیں۔ نہانا اور خوشبو لگانا شَرط نہیں صِرف مشورۃً عرض کیا ہے، کوئی بھی ایسی ترکیب کریں کہ بدبُو مکمَّل طور پر زائل (یعنی دُور) ہوجائے۔

مدینہ ۲ سونے سے منہ میں بدبُو ہو جاتی ہے

سوتے میں پیٹ کی گندی ہوائیں اُوپر کی طرف اٹھتی ہیں، لہٰذا بیدار ہونے پر مُنہ میں اکثر بدبُو ہوتی ہے۔ اِس ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ** جلد 23 صَفْحَہ 375 تا 376 سے "سُوال جواب" مُلاحظہ ہوں۔ **سُوال:** سونے سے اُٹھ کر آیۃُ الکُرسی پڑھنا کیسا ہے؟ بعض اُستاد حُقّہ پیتے ہیں اور شاگرد کو (قراٰنِ کریم) پڑھاتے جاتے ہیں۔ **جواب:** سونے سے اُٹھ کر ہاتھ دھو کر کُلّی کرلے اس کے بعد آیۃُ الکُرسی پڑھے۔ اگر منہ میں حُقّے وغیرہ کی بدبُو ہو یا کوئی کھانے پینے کی چیز ہو تو بغیر کُلّی کئے تِلاوت نہ کرے۔ جو اُستاد ایسا کرتے ہیں بُرا کرتے ہیں۔ وَاللّٰہُ تعالٰی اَعلم۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۳۷۵،۳۷۶) ہمارے مُعَطَّر مُعَطَّر آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وُجُودِ مسعود ہر وَقْت مہکتا رہتا تھا، مزاجِ مُبارک میں نہایت نَفاست (یعنی صفائی، پاکیزگی) تھی، سو کر اُٹھنے کے بعد **مِسواک** کرنا سُنَّت ہے۔ چُنانچہ **اُمُّ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے کہ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس رات کو وُضو کا پانی اور **مِسواک** رکھی جاتی تھی، جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات میں اُٹھتے تو پہلے قضائے حاجت کرتے پھر **مِسواک** فرماتے۔ (ابوداوٗد ج ۲ حدیث ۵۶)

مدینہ ۳ پسینے کی بدبُو والے کپڑے

خُصوصاً گرمی میں بعض لوگوں کے کپڑوں سے نمایاں طور پر پسینے کی بدبُو آرہی ہوتی ہے، ایسوں کو ایسی حالت میں مسجد کا داخِلہ حرام ہے۔ بعض غِذائیں ایسی ہوتی ہیں جن کے کھانے سے **بدبُودار پسینہ** آتا ہے ایسے اَفراد غذائیں تبدیل فرمائیں۔

مُنہ کی صفائی کا طریقہ

جو مِسواک اور کھانے کے بعد خِلال نہیں کرتے اور دانتوں کی صفائی کرنے میں سُست ہوتے ہیں اکثر اُن کے مُنہ **بدبُودار** ہوتے ہیں۔ صِرف رَسمی طور پر مِسواک اور خِلال کا تِنکا دانتوں سے مَس (Touch) کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ مسوڑھے زخمی نہ ہوں اِس احتِیاط کے ساتھ ممکنہ صورت میں غذا کا ایک ایک ذرّہ دانتوں سے نکالنا ہوگا ورنہ دانتوں کے درمیان غِذائی اَجزا پڑے پڑے سڑتے اور سخت سَڑانْد (یعنی بدبُو) کا باعث بنتے رہیں گے۔ دانتوں کی صفائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کوئی چیز کھانے اور چائے وغیرہ پینے کے بعد اور اِس کے علاوہ بھی جب جب موقع ملے مَثَلاً بیٹھے بیٹھے کوئی کام کر رہے ہیں اُس وَقت پانی کا گھونٹ منہ میں بھر لیں اور جُنْبِشیں دیتے رہیں یعنی ہِلاتے رہیں، اِس طرح مُنہ کا کچرا اور مَیل کُچیل صاف ہوتا رہے گا۔ سادہ پانی بھی چل جائے گا اور اگر نمک والا قابلِ برداشت گرم پانی ہو تو یہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک اچّھا ''ماؤتھ واش'' ثابِت ہوگا۔

داڑھی کو بدبُو سے بچایئے

داڑھی میں بسا اوقات غذائی اَجزا اٹک جاتے ہیں، کبھی سونے میں منہ کی **بدبُودار** رال بھی داخِل ہو جاتی ہے اور اِس طرح **بدبُو** آتی ہے لہٰذا وقتاً فوقتاً صابُن سے داڑھی دھو لینا مناسِب ہے اور اِسی طرح سَر کے بال بھی دھوتے رہیے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں ان کا اِکرام کرے۔'' (ابو داوٗد ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٤١٦٣) یعنی اُنہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے۔

(اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ٣ ص ٦١٧)

خوشبودار تیل بنانے کا آسان طریقہ

سَر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اَوقات **بدبُو** کا بھپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے۔ خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی

میں اپنے پسندیدہ عِطْر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ **خوشبودار تیل** تیّار ہے۔ (خوشبودار تیل بنانے کے مخصوص ایسینس بھی خوشبویات کی دُکانوں سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں)

ہو سکے تو روز نہایئے

جس سے بن پڑے وہ روزانہ نہائے کہ کافی حد تک بدن کی باہَری بدبُو زائل ہوگی اور یہ صِحّت کیلئے بھی مُفید ہے۔ (مگر مُعتکِفین مسجِد کے غُسل خانوں میں بلا سَخْت ضَرورت کے نہ نہائیں کہ نَمازیوں کیلئے وُضو کے پانی کی تنگی ہوسکتی ہے اور موٹر بھی بار بار چلنے کی وجہ سے خراب ہوسکتی ہے نیز تب نہائیں جب غُسل خانے فنائے مسجِد میں ہوں اگر خارِجِ مسجِد میں ہوں تو غُسلِ جُمعہ کی بھی اجازت نہیں صِرْف فرض غُسل کی اجازت ہے)

عمامہ وغیرہ کو بدبو سے بچانے کا طریقہ

بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشُعوری میں مسجِد کے اندر ''بدبُو'' پھیلانے کے جُرم میں پھنس جاتے ہیں۔ لہٰذا **مَدَنی اِلتجا** ہے کہ عمامہ، سربند شریف اور چادر استِعمال کرنے والے اسلامی بھائی موسِم کے اِعتِبار سے یا ضَرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بناتے رہیں، ورنہ مَیل کُچیل، پسینہ اور تَیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں **بدبُو** ہوجاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبو کے سبب کافی گِھن آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس زیادہ دیر تک کوئی مخصوص خوشبو یا **بدبُو** ہو اِس سے اُس کی ناک اَٹ جاتی ہے۔

عمامہ کیسا ہونا چاہئے

سَخْت ٹوپی پر بندھے بندھائے عمامے کا استِعمال بے شک جائز ہے مگر زیادہ دن بندھے رہنے سے اس کے اندر **بدبُو** پیدا ہوسکتی ہے۔ اگر ہو سکے تو ململ کے ہلکے پُھلکے کپڑے کا عمامہ شریف استِعمال کیجئے اور اس کیلئے سفید کپڑے کی ایسی ٹوپی پہنئے جو سر سے چِپڑی ہوئی ہو کہ سُنّت ہے۔ بندھا بندھایا عمامہ شریف سر پر رکھ لینے اور اُتار کر رکھ دینے کے بجائے باندھتے وقْت ایک ایک پیچ

کرکے باندھئے اور اِسی طرح کھولنے کی ترکیب کیجئے، ہوسکتا ہے یوں بار بار ہوا لگنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بدبُو سے بچت کی صورت ہو۔ عمامہ، سَربند، چادر اور لباس وغیرہ اُتار کر دھوپ میں ڈالنے سے بھی پسینے وغیرہ کی بدبُو دُور ہوسکتی ہے۔ نیز ان پر اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ عُمدہ عِطْر لگاتے رہنا بھی بدبُو دُور کرسکتا ہے۔ ضِمْناً عِطْر لگانے کی نیّتیں اور مَواقع بھی مُلاحَظہ فرمالیجئے:

خوشبو لگانے کی نیّتیں اور مواقع

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (مُعْجَم کبیر ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

ارشادِ غزالی: خوشبو اِستعمال کرنا جائز ہے البتہ اس پر ثواب پانے کے لئے اچھی نیّت ضَروری ہے۔ (اِحیاءُ العلوم ج٥ ص٩٧ مُلخصاً)

﴿١﴾ سنّتِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا ﴿٢﴾ لگانے سے قَبْل بِسمِ اللّٰہ ﴿٣﴾ خوشبو لیتے یا سونگھتے وَقْت اس نیّت سے دُرُود شریف پڑھوں گا کہ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے پسند کرتے اور بکثرت استِعمال فرماتے تھے اور ﴿٤﴾ ادائے شکرِ نعمت کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہوں گا ﴿٥﴾ ملائکہ اور ﴿٦﴾ مسلمانوں کو فرحت (خوشی) پہنچاؤں گا ﴿٧﴾ عَقْل بڑھے گی تو اَحکامِ شَرعی یاد کرنے، سنّتیں سیکھنے اور اہم دینی کام بآسانی انجام پانے پر قوّت حاصِل کروں گا (حضرتِ علّامہ زَبیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: اَطِبّا (یعنی طبیب لوگ) اس بات پر مُتّفق ہیں کہ خوشبو سے دماغ کو طاقت و دُرُستی ملتی ہے۔ (اِتحاف السادۃ ج ١٣ ص ٥٠) امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الکافی فرماتے ہیں: ''عُمدہ خوشبو لگانے سے عَقْل بڑھتی ہے۔'' (اِحیاءُ العلوم ج١ ص ٢٤٤)) ﴿٨﴾ اپنے بدن کی بدبُو سے لوگوں کو بچاؤں گا (خُصوصاً گرمیوں میں پسینے کی بدبو سے بچانے کی نیّت کی جاسکتی ہے) ﴿٩﴾ لباس وغیرہ سے بدبُو دُور کرکے مسلمانوں کو غیبت کے گناہ سے بچاؤں گا (کیونکہ کسی مسلمان کا لباس وغیرہ بدبُودار ہو تو اُس کے پیچھے سے مَثَلاً اِس طرح کہنا کہ: ''اِس کے لباس یا ہاتھوں یا مُنہ سے بدبُو آرہی تھی'' غیبت ہے۔ امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: جو بچ سکنے کے باوُجُود خود کو غیبت پر پیش کرے وہ بھی اس غیبت کے گناہ میں شریک

ہوگا (ایضاً ج۵ ص۹۸)) موقع کی مناسبت سے یہ نیّتیں بھی کی جاسکتی ہیں، مَثَلاً: ﴿۱۰﴾ نماز کیلئے زینت حاصِل کروں گا ﴿۱۱﴾ مسجد اللہ کا گھر ہے اس کی تعظیم کی نیّت ﴿۱۲﴾ نماز کی صَف میں ساتھ بیٹھے ہوؤں کو راحت پہنچانے کیلئے ﴿۱۳﴾ نمازِ تہجُّد ﴿۱۴﴾ جُمعہ ﴿۱۵﴾ پیر شریف ﴿۱۶﴾ رَمضانُ المُبارَك ﴿۱۷﴾ عیدُ الْفِطر ﴿۱۸﴾ عیدُ الْاَضْحٰی ﴿۱۹﴾ شبِ مِیلاد ﴿۲۰﴾ عیدِ مِیلادُ النَّبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ﴿۲۱﴾ جلوسِ مِیلاد ﴿۲۲﴾ شبِ معراجُ النَّبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ﴿۲۳﴾ شبِ بَراءَت ﴿۲۴﴾ گیارہویں شریف ﴿۲۵﴾ یومِ رضا ﴿۲۶﴾ دَرسِ قرآن و ﴿۲۷﴾ حدیث ﴿۲۸﴾ تِلاوت ﴿۲۹﴾ اَوراد و وظائف ﴿۳۰﴾ دُرُود شریف ﴿۳۱﴾ دینی کتاب کا مُطالعہ ﴿۳۲﴾ تدریسِ عِلمِ دین ﴿۳۳﴾ تعلیمِ عِلمِ دین ﴿۳۴﴾ فتویٰ نویسی ﴿۳۵﴾ دینی کُتُب کی تصنیف و تالیف ﴿۳۶﴾ سنّتوں بھرے اجتماع ﴿۳۷﴾ اجتماعِ ذِکر و نعت ﴿۳۸﴾ دَرسِ فیضانِ سنّت ﴿۳۹﴾ مَدَنی دورہ برائے نیکی کی دعوت ﴿۴۰﴾ سُنّتوں بھرا بیان کرتے وَقت ﴿۴۱﴾ عالم ﴿۴۲﴾ ماں ﴿۴۳﴾ باپ ﴿۴۴﴾ مومنِ صالح ﴿۴۵﴾ پیر صاحِب ﴿۴۶﴾ موئے مبارَک و تبرُّکاتِ شریفہ کی زیارت اور ﴿۴۷﴾ مزار شریف کی حاضِری کے مواقع پر بھی تعظیم کی نیّت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔ عُلَماءِ کرام سے درجِ ذیل (یعنی نیچے دیئے ہوئے) مواقع پر بھی خوشبو لگانے کا اِستِحباب (یعنی مُستَحب ہونا) ثابت ہے[1] ﴿۴۸﴾ وُضو کرنے کے بعد ﴿۴۹﴾ اِحرام کی نیّت کرنے سے پہلے لباس اور بدن دونوں پر ﴿۵۰﴾ حج کا اِحرام کُھل جانے پر طوافِ زیارت سے پہلے ﴿۵۱﴾ مرد و عورت دونوں کے لئے ''مِلاپ'' سے پہلے ﴿۵۲﴾ میِّت (یعنی جو مرنے کے قریب ہو اُس) کو نَزْع کے وقت ﴿۵۳﴾ میِّت کو نہلاتے وَقت خوشبو سلگانا بلکہ جس تخت یا چارپائی پر نہلانا ہو اسے تین یا پانچ یا سات بار دھونی دینا ﴿۵۴﴾ میِّت کو غُسل دینے کے بعد اس کے بدن پر کافور (جو کہ ایک خوشبودار مادّہ ہے اُس) کا پانی بہانا ﴿۵۵﴾ میِّت کو کفن پہنانے کے بعد داڑھی اور تمام

---

[1]: اس کی تفصیل دارُالْاِفتاء اہلِ سنّت کے فتویٰ نمبر: nor-7982 غیر مطبوعہ میں موجود ہے۔

بدن پر خوشبو ملنا اور مَواضعِ سُجود (یعنی بدن کے وہ حصّے جو سَجدے میں زمین پر لگتے ہیں اُن) پر کافور لگانا۔ جتنی اچّھی اچّھی نیّتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ جبکہ نیّت کا موقع مَحَل بھی ہو اور وہ نیّت شَرعاً دُرُست بھی ہو، زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دو تین نیّتیں تو کرہی لینی چاہئیں۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! آج تک ہم سے جتنی بار بھی مسجِد میں بدبُو لے جانے کا گناہ ہوا ہواُس سے توبہ کرتے ہیں اور یہ عَزْم کرتے ہیں کہ آیندہ کبھی بھی مسجِد میں کسی طرح کی بدبُو نہیں لے جائیں گے۔ **یاربِّ مصطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مسجِدیں خوشبودار رکھنے کی سعادت دے۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہر طرح کی ظاہری باطنی بدبوؤں سے پاک ہو کر مسجِد میں حاضِری کی سعادت عنایت فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے خوشبودار سرکارِ والا تبار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے ہمیں گناہوں کی بدبوؤں سے نَجات دے اور خوشبوؤں سے مہکتی ہوئی جنّتُ الفِردوس میں اپنے مُعطّر مُعطّر حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وَ اللہ جو مل جائے مِرے گل کا پسینا

مانگے نہ کبھی عِطر نہ پھر چاہے دُلھن پھول (حدائقِ بخشش شریف ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فِنائے مسجِد اور مُعتکِف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعتَکِف بِلاضَرورت بھی فِنائے مسجِد میں جائے تو اِعتِکاف نہیں ٹوٹتا۔ فِنائے مسجِد سے مُراد وہ جگہیں ہیں جو مسجِد کی مَصالِح یعنی ضَروریاتِ مسجِد کے لئے احاطۂ مسجِد کے اندر ہوں، جیسے مَنارہ، وُضوخانہ، اِستِنجا خانہ، غُسل خانہ، مسجِد سے مُتَّصِل مَدرَسہ، مسجِد سے مُلحَق اِمام و مُؤَذِّن وغیرہ کے حُجرے، جُوتے اُتارنے کی جگہ وغیرہ یہ مقامات بعض مُعامَلات میں حُکمِ مسجِد میں ہیں اور بعض مُعامَلات میں خارِجِ مسجِد۔ مَثَلاً یہاں پر جُنُبی (یعنی جس پر غُسل فرض ہو) جاسکتا ہے۔ اِسی طرح اِقتِدا اور اِعتِکاف کے مُعامَلے

میں یہ مقامات حُکمِ مسجِد میں ہیں۔ مُعتکِف بِلاضَرورت بھی یہاں جاسکتا ہے گویا وہ مسجِد ہی کے کسی ایک حصّے میں گیا۔

مُعتکف فنائے مسجد میں جاسکتا ہے

حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، صاحبِ بہارِ شریعت حضرت مولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''فِنائے مسجِد جو جگہ مسجِد سے باہَر اس سے مُلحَق ضَروریاتِ مسجِد کیلئے ہے، مَثَلاً جُوتا اُتارنے کی جگہ اور غُسل خانہ وغیرہ اِن میں جانے سے اِعْتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔'' مزید آگے فرماتے ہیں: '' فِنائے مسجِد اس مُعاملے میں حُکمِ مسجِد میں ہے۔''

(فتاویٰ امجدیہ ج ا ص ۳۹۹)

اِسی طرح مَنارہ بھی فِنائے مسجِد ہے، اگراس کا راستہ مسجِد کی چار دیواری (باؤنڈری وال) کے اندر ہوتو مُعتکِف بِلا تکلُّف اِس پر جاسکتا ہے اور اگر مسجِد کے باہَر سے راستہ ہوتو صِرف اَذان دینے کے لئے جاسکتا ہے کہ اذان دینا حاجتِ شَرعی ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''بلکہ جب وہ مدارِس متعلّقِ مسجِد حُدودِ مسجِد کے اندر ہیں، ان میں راستہ فاصِل نہیں صِرف ایک فَصیل (یعنی دیوار) سے صحنوں کا امتیاز کردیا ہےتو ان میں جانا مسجِد سے باہَر جانا ہی نہیں، یہاں تک کہ ایسی جگہ مُعتکِف کا جانا جائز کہ وہ گویا مسجِد ہی کا ایک قِطعہ (یعنی حصہ) ہے۔''

❁ **وضاحت:** اس عبارت کا صاف مفہوم یہ ہے کہ مدارِس مُتعلّقِ مسجِد تھے یعنی جس طرح مساجد میں ضِمنی مَدارِس لگائے جاتے ہیں جبکہ وہ جگہ جہاں مَدرَسہ لگتا ہے ضَروریات ومَصالحِ مسجِد کے لئے وَقْف ہوتی ہے تو درحقیقت ان مَدارِس میں جانا فنائے مسجِد ہی میں جانا ہوا، اس لئے امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا کہ وہاں مُعتکِف جاسکتا ہے۔ یہاں یہ غَلَط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ مَساجِد کے ساتھ مُتَّصِل جُداگانہ مَدارِس میں جانا بھی مُعتکِف کا جائز

ہے اس لئے کہ جُداگانہ مُستقِل مَدارِس پر فِنائے مسجِد کا ہرگز اِطلاق نہیں ہوتا ان کی مُستقِل وَقْف کی حیثیَّت ہوتی ہے اس لئے ایسے مَدارِس اگرچِہ مسجِد کے ساتھ مُتَّصِل اِحاطہ میں بنے ہوئے ہوں وہاں جانے سے اِعْتِکاف ٹوٹ جائے گا۔ رَدُّالمُحتار (جلد3صفحہ436) میں ''بَدائِعُ الصَّنائع'' کے حوالے سے ہے: اگر مُعتَکِف مَنارہ پر چڑھا تو بِالاِتّفاق اس کا اِعْتِکاف فاسد نہ ہوگا کیوں کہ مَنارے مسجِد ہی (کے حکم) میں ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۷ص۴۵۳)

مسجِد کی چھت پر چڑھنا

صحن، مسجِد کا حصّہ ہے لہٰذا مُعتَکِف کو صَحنِ مسجِد میں آنا جانا بیٹھے رہنا مُطْلَقاً جائز ہے۔ مسجِد کی چھت پر بھی آجا سکتا ہے لیکن یہ اُس وَقْت ہے کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجِد کے اندر سے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں اِحاطۂ مسجِد سے باہَر ہوں تو مُعتَکِف نہیں جاسکتا، اگر جائے گا تو اِعْتِکاف فاسِد ہوجائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مُعتَکِف وغیر مُعتَکِف دونوں کو مسجِد کی چھت پر بِلاضرورت چڑھنا مکروہ ہے کہ یہ بے ادَبی ہے۔

مُعتَکِف کے مسجِد سے باہَر نکلنے کی صورتیں

اِعْتِکاف کے دَوران دو وُجوہات کی بنا پر (احاطۂ) مسجِد سے باہَر نکلنے کی اجازت ہے: ﴿۱﴾ حاجتِ شَرْعی ﴿۲﴾ حَاجَتِ طَبْعی۔

(۱) حاجتِ شَرْعی

حاجتِ شَرْعی مَثَلاً نمازِ جُمُعہ ادا کرنے کیلئے جانا یا اَذان کہنے کیلئے جانا وغیرہ۔

''کرم'' کے تین حُروف کی نسبت سے حاجتِ شَرْعی کے مُتَعلِّق 3 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر مَنارے کا راستہ خارِجِ مسجِد (یعنی اِحاطۂ مسجِد سے باہَر) ہو تو بھی اَذان کیلئے مُعتَکِف جاسکتا ہے کیونکہ اب یہ مسجِد سے نکلنا حاجتِ شَرْعی کی وجہ سے ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۵۰۲ مُلَخَّصاً)

﴿۲﴾ اگر وہاں جُمعہ نہ ہوتا ہو تو مُعتکِف جُمعہ کی نَماز کیلئے دوسری مسجد میں جا سکتا ہے۔ اور اپنی اِعتِکاف گاہ سے اندازاً ایسے وَقت میں نکلے کہ خُطبہ شُروع ہونے سے پہلے وہاں پہنچ کر چار رَکْعت سنّت پڑھ سکے اور نَمازِ جُمعہ کے بعد اتنی دیر مزید ٹھہر سکتا ہے کہ چار یا چھ رَکْعت پڑھ لے۔ اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرا رہا بلکہ باقی اِعْتِکاف اگر وَہیں پورا کر لیا تب بھی اِعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن نَمازِ جُمعہ کے بعد چھ رَکْعت سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔

(دُرِّ مُخْتَار، رَدُّالْمُحْتَار ج۳ ص۵۰۲)

﴿۳﴾ اگر اپنے مَحَلّے کی ایسی مسجِد میں اِعتِکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل یِہی ہے کہ بِغیر جماعت ہی اِس مسجِد میں نَماز ادا کی جائے۔ (جَدُّ المُمتار ج٤ ص۲۸۸)

(۲) حاجتِ طبعی

حاجتِ طبعی کے متعلِّق 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ حاجتِ طَبْعی کہ مسجِد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، وُضُو اور غُسل کی ضَرورت ہو تو غُسل، مگر غُسل و وُضُو میں یہ شَرط ہے کہ مسجِد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وُضُو و غُسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجِد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وُضُو و غُسل کا پانی مسجِد میں گرانا ناجائز ہے اور لگن وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وُضُو اس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجِد میں نہ گرے تو وُضُو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، نکلے گا تو اِعتِکاف جاتا رہے گا۔ یوہیں اگر مسجِد میں وُضُو و غُسل کے لیے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہَر جانے کی اب اجازت نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۵۰۱، بہارِشریعت ج۱ص۱۰۲۳تا۱۰۲٤)

﴿۲﴾ قضائے حاجت کو گیا تو طہارت کر کے فوراً چلا آئے ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر مُعتکِف کا مکان مسجِد سے دُور ہے اور اس کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضَرور نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو جائے بلکہ اپنے

مکان پر بھی جا سکتا ہے اور اگر اس کے خود دو مکان ہیں ایک نزدیک دوسرا دُور تو نزدیک والے مکان میں جائے کہ بعض مشایخ فرماتے ہیں دُور والے میں جائے گا تو اعتِکاف فاسِد ہو جائے گا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۵۰۱، عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

﴿۳﴾ **عام** طور پر نمازیوں کی سَہولت کیلئے مسجِد کے اِحاطے میں بیتُ الْخَلا، غُسل خانہ، اِستنجا خانہ اور وُضو خانہ ہوتا ہے۔ لہٰذا مُعتکِف ان ہی کو استِعمال کرے۔

﴿۴﴾ **بعض** مساجِد میں اِستنجا خانوں، غُسل خانوں وغیرہ کیلئے راستہ اِحاطۂ مسجِد (یعنی فِنائے مسجِد) کے بھی باہَر سے ہوتا ہے لہٰذا اِن استنجا خانوں اور غُسل خانوں وغیرہ میں حاجتِ طَبْعی کے علاوہ نہیں جا سکتے۔

اِعتِکاف توڑنے والی چیزوں کا بیان

اب ان چیزوں کا بیان کیا جاتا ہے جن سے اِعْتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ جہاں جہاں مسجِد سے نکلنے پر اِعتِکاف ٹوٹنے کا حکم ہے وہاں اِحاطۂ مسجِد (یعنی عمارتِ مسجِد کی باونڈری وال) سے نکلنا مُراد ہے۔

"سیِّدی قطبِ مدینہ" کے بارہ حُروف کی نسبت سے اِعتِکاف توڑنے والی چیزوں کے متعلِّق 12 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **اِعتِکاف** واجِب میں مُعتکِف کو مسجِد سے بِغیر عُذر نکلنا حرام ہے، اگر نکلا تو اعتِکاف جاتا رہا اگر چِہ بُھول کر نکلا ہو۔ یوہیں (رَمضانُ المبارَک کے آخِری عَشرے کا) اعتِکافِ سنّت بھی بِغیر عُذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱ ص۱۰۲۳)

﴿۲﴾ **مسجِد** سے نکلنا اُس وَقت کہا جائے گا جب کہ پاؤں مسجِد سے اس طرح باہر ہو جائیں کہ اسے عُرفاً مسجِد سے نکلنا کہا جا سکے۔ اگر صِرف سر مسجِد سے نکالا تو اس سے اِعْتِکاف فاسِد نہیں ہوگا۔ (اَلْبَحرُ الرَّائِق ج ۲ ص ۵۳۰)

﴿۳﴾ **شَرعی** اجازت سے باہَر نکلے، لیکن فراغت کے بعد ایک لمحے کیلئے بھی باہَر ٹھہر گئے تو اِعْتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

﴿٤﴾ **چُونکہ** اس میں روزہ شَرط ہے، اِس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی اِعْتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عُذر سے توڑا ہو یا بِلاعُذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غَلَطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ **اگر** بھول کر کچھ کھا پی لیا، تو نہ روزہ ٹوٹا نہ اِعتِکاف۔

﴿۵﴾ **یہ** ضابطہ یاد رکھئے کہ وہ تمام اُمور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اِعتِکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

﴿٦﴾ **پاخانہ پیشاب** کیلئے (احاطۂ مسجِد سے باہَر) گیا تھا۔ قرض خواہ نے روک لیا، **اِعْتِکاف** فاسِد ہو گیا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

﴿۷﴾ **بے ہوشی** اور جنون اگر طویل ہوں کہ روزہ نہ ہو سکے تو **اِعتِکاف** جاتا رہا اور قضا واجِب ہے، اگرچہ کئی سال کے بعد صِحّت ہو۔ (اَیضاً ص۲۱۳)

﴿۸﴾ **مُعتَکِف** مسجِد ہی میں کھائے پئے سوئے، ان اُمُور کیلئے مسجِد سے باہَر ہو جائے گا تو **اِعتِکاف** ٹوٹ جائے گا۔ (اَلْبَحْرُالرَّائِق ج۲ ص۵۳۰) مگر یہ خیال رہے کہ مسجِد آلودہ نہ ہو۔

﴿۹﴾ **کھانا** لانے والا کوئی نہیں تو پھر اپنا کھانا لانے کیلئے آپ باہَر جاسکتے ہیں، لیکن مسجِد میں لا کر کھایئے۔

﴿۱۰﴾ **مَرَض** کے علاج کیلئے مسجِد سے نکلے تو **اِعتِکاف** فاسِد ہو گیا۔ نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور نیند میں چلتے چلتے مسجِد سے نکل جائے تو اِعتِکاف فاسد ہو جائے گا۔

﴿۱۱﴾ **اگر** ڈوبنے یا جلنے والے کے بچانے کے لیے مسجِد سے باہَر گیا یا گواہی دینے کے لیے گیا یا جہاد میں سب لوگوں کا بلاوا ہوا اور یہ بھی نکلا یا مریض کی عیادت یا نمازِ جنازہ کے لیے گیا، اگرچہ کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو تو ان سب صورتوں میں **اِعتِکاف** فاسِد ہو گیا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۰۲۵)

﴿۱۲﴾ **کوئی** بدنصیب دَورانِ اعتِکاف **مُرتَد** ہو گیا (نَعُوذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) تو **اِعتِکاف** فاسِد ہو گیا اور پھر اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

مُرتَد کو ایمان کی توفیق عنایت فرمائے تو فاسِد شُدہ اِعْتِکاف کی قضا نہیں۔ (ماخوذاز دُرِّمُختَار ج۳ ص۵۰٤)

میری کمر کا درد چلا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتِکاف کی عَظمت کے کیا کہنے اور اگر اِعْتِکاف میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت بھی مُیَسَّر آجائے تو کیا ہی بات ہے! چُنانچِہ **عطّار آباد** (جیکب آباد، بابُ الْاِسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے آوارہ گرد اور گندی ذہنیّت کے مالک تھے، دوستوں کی مَنڈلیوں میں فُحش باتیں کرنا پھر اوپر سے زوردار قہقہے مارنا ان کا خاص مشغلہ تھا۔ ایک ناشائستہ گناہ کی وجہ سے ان کی **کمر میں دَرْد** رہنے لگا تھا، جو کسی طرح کے علاج سے نہ جاتا تھا۔ ان کی قسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ بعض شناسا اسلامی بھائیوں کے اِصرار پر آخری عَشَرۂ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱٤۲٦ھ) میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **میمن مسجِد** (عطّار آباد) میں مُعتَکِف ہوگئے وہ گویا کسی نئی دنیا میں آگئے تھے، پانچوں نَمازوں کی بہاریں، سنّتوں بھرے پُرسوز بیانات، رِقّت انگیز دعائیں، سنّتوں بھرے حلقے پھر اوپر سے **عاشِقانِ رسول** کی شفقتیں اور ان کی بَرَکتیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دورانِ اِعْتِکاف ان کی کمر کا درد بغیر کسی دوا کے خود بخود ٹھیک ہوگیا** اور ان کے قلب میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا۔ انہوں نے گناہوں سے توبہ کی، چہرے کو مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت کی مُبارک نِشانی داڑھی سے آراستہ کیا اور سبز عِمامہ شریف سے سر بھی سرسبز ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **41 دن کا مَدَنی قافِلہ کورس** کرنے کی سعادت حاصل کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہوگئے۔

اِنْ شَآءَ اللہ بھائی! سدھر جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
مرضِ عصیاں سے چھٹکارا تم پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چُپ کا روزہ

حُضُورِ پُرنُور، شافعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''صومِ وِصال'' (یعنی بغیر سَحَری و اِفطار کے مُسَلسَل روزہ رکھنے) اور ''صومِ سُکوت'' (یعنی ''چُپ کا روزہ'' رکھنے) سے منْع فرمایا۔ (مُسندِ امامِ اَعظم ص۱۹۲)

بعض لوگوں میں یہ غَلَط فہمی پائی جاتی ہے کہ مُعتکِف کو مسجِد میں پردے لگا کر اس کے اندر بالکل چُپ چاپ پڑے رہنا چاہیے، بلکہ بعض تو اسے ضَروری سمجھتے ہیں جبکہ ایسا نہیں۔ اگر ضَرورت ہو اور کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو پردہ لگا لینا بہُت عُمدہ ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **اِعْتِکاف** کیلئے خَیمہ لگانا ثابِت ہے، البتّہ بِغیر پردہ لگائے بھی **اِعتِکاف** دُرُست ہے۔ خاموشی کو بذاتِ خود عبادت سمجھنا غَلَط ہے چُنانچِہ **بہارِ شریعت جلد اوّل** صَفْحَہ 1026 تا 1027 پر مسئلہ 32 ہے: مُعتکِف اگر بہ نیّتِ عِبادت سُکوت کرے یعنی چُپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو **مکرُوہِ تحرِیمی** ہے اور اگر چُپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حَرَج نہیں اور بُری بات سے چُپ رہا تو یہ مکروہ نہیں، بلکہ یہ تو اعلیٰ دَرَجہ کی چیز ہے کیونکہ بُری بات زبان سے نہ نکالنا واجِب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مُباح بات بھی مُعتکِف کو مکروہ ہے، مگر بوقتِ ضَرورت اور بے ضَرورت مسجِد میں مُباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۵۰۷)

حاجت روائی اور ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما **مسجِدِ نَبَوِیّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں مُعتکِف تھے۔ ایک غمگین شخص آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوا۔ وَجہِ غم دریافت کرنے پر اُس نے عرض کیا: ''اے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان کے لختِ جگر! فُلاں کا میرے ذمّے کچھ حق ہے۔'' ''میں اُس کا حق ادا کرنے کی اِستِطاعت (یعنی طاقت) نہیں رکھتا۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''کیا میں تُمہاری سِفارش کروں؟'' اُس نے عرض کی: ''جس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر سمجھیں۔'' یہ سُن کر

حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **فوراً مسجِدِ نَبَوِیِّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے باہَر نکل آئے۔ یہ دیکھ کر وہ شخص عرض گزار ہوا: ''عالی جاہ! کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اِعتِکاف** بھول گئے؟'' فرمایا: ''نا، **اِعتِکاف** نہیں بھولا۔'' پھر مَدَنی تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَزارِ نور بار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اَشکبار ہو گئے۔ اور فرمایا: زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ میں نے اِس مَزار شریف میں آرام فرمانے والے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ فرما رہے تھے: ''جو اپنے کسی بھائی کی **حاجت روائی** کے لئے چلے اور اس کو پورا کردے تو یہ **دس سال کے اِعتِکاف** سے افضل ہے اور جو رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے **ایک دن کا اِعتِکاف** کرے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے اور جہنَّم کے درمیان تین خَندقیں حائل فرمادے گا ہر خَندق کا فاصِلہ مشرِق و مغرِب کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ ہوگا۔'' (شُعَبُ الْایمان ج ۳ ص ۴۲۴ حدیث ۳۹۶۵ مُلَخَّصاً)

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عربی لُغَت کی مشہور کتاب ''**اَلْقَامُوْسُ الْمُحِیْط**'' میں ہے: خندق اس گڑھے کو کہتے ہیں جو کسی شہر کے ارد گرد کھودا جاتا ہے۔[1] مُراد یہ ہے کہ وہ جہنَّم سے بہُت دُور کردیا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان کو خوش کرنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب ایک دن کے **اِعتِکاف** کی اتنی فضیلت ہے تو پھر ''دس سال کے **اِعتِکاف** سے بھی افضل'' عمل کی بَرَکتوں کا کون اندازہ کرسکتا ہے! اِس **حِکایت** سے اپنے اسلامی بھائیوں کی **حاجَت رَوائی** کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔ یاد رہے! حاجَت روائی کے لیے بھی مسجِد سے باہَر نکلنے سے اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ ہم اگر کسی کی ضَرورت پوری کردیں گے تو اُس کا دل خوش ہوجائے گا اور دلِ مُسلم میں خوشی داخل کرنے کے بھی کیا کہنے!

[1]: القاموس المحیط ج ۲ ص ۱۱۷۰

چُنانچِہ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے : ''فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زِیادہ پیارا، مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔'' (مُعْجَم کبیر ج۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) واقِعی اگر اس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغمگساری میں لگ جائیں تو دُنیا کا نقشہ ہی بدل جائے۔لیکن آہ! آج تو مسلمان کی عزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں! اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ ہمیں آپس کی نفرتیں مٹانے اور مَحبّتیں بڑھانے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

''مسجدِ نبوی'' کے آٹھ حُروف کی نسبت سے اعتکاف میں جائز کاموں کی اجازت پر مشتمل 8 مدنی پھول

﴿۱﴾ **کھانا**، پینا، سونا (مگر مسجِد کی دَری پر کھانے اور سونے کے بجائے اپنی چادر یا چٹائی پر کھائیں اور سوئیں، مگر اپنی چادر اور چٹائی کو غذا وغیرہ کی آلودَگی سے بچانا ضروری ہے تاکہ بدبُو نہ ہو)

﴿۲﴾ **ضَرورتاً** دُنیوی بات چیت کرنا۔ (مگر آہستگی کے ساتھ اور فالتو باتیں ہرگز مت کیجئے)

﴿۳﴾ **مسجِد** میں کپڑے تبدیل کرنا، عِطْر لگانا، سر یا داڑھی میں تیل ڈالنا۔

﴿٤﴾ **داڑھی** کا خط بنوانا، زُلفیں تَراشنا، کنگھی کرنا، مگر ان سب کاموں میں یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ کوئی بال مسجِد میں نہ گرے، تیل یا کھانے وغیرہ سے مسجِد کی صَفیں اور دیواریں وغیرہ آلُودہ نہ ہوں۔اس کی آسان صورت یہ ہے کہ یہ کام وُضُوخانے یا فِنائے مسجِد میں اپنی چادر بچھا کر کریں۔

﴿۵﴾ **مسجِد** میں بلا اُجرت کسی مریض کا مُعایَنہ کرنا، دوا بتانا یا نُسخہ لکھ دینا۔

﴿٦﴾ **مسجِد** میں بلا اُجرت قراٰنِ کریم یا عِلْمِ دین پڑھنا، پڑھانا یا سنّتیں اور دُعائیں سیکھنا، سکھانا۔

﴿۷﴾ اپنی یا اَہل وعِیال کی ضَرورت کیلئے مسجِد میں خرید وفَروخت مُعْتَکِف کیلئے جائز ہے۔ مگر تجارت کی کوئی چیز مسجِد میں نہیں لاسکتے۔ ہاں اگر تھوڑی سی چیز ہے کہ مسجِد میں جگہ نہ گھرے تو لا سکتے ہیں۔ خرید وفَروخت صِرْف ضَرورت کیلئے ہو اور مال کمانا مقصود ہو تو جائز نہیں، چاہے وہ مال مسجِد کے باہَر ہی کیوں نہ ہو۔

(دُرِّمُختَار ج ۳ ص ۵۰۶، بہارِشریعت ج ۱ ص ۱۰۲۶)

﴿۸﴾ کپڑے، برتن وغیرہ مسجِد کے اندر دھونا جائز ہے بشرطیکہ مسجِد کی دری یا فرش پر اس کا کوئی چھینٹا نہ پڑے اس کی صورت یہ ہے کہ کسی بڑے برتن وغیرہ میں دھوئیں۔

ان باتوں کے علاوہ بھی تمام وہ کام جو اعتِکاف کیلئے مُفْسِد ومَمنوع نہیں اور فی نَفسہٖ جائز بھی ہیں اور ان سے مسجِد کی بے حُرمتی بھی نہیں ہوتی اور کسی عبادت کرنے یا سونے والے کے لئے باعِث تشویش بھی نہیں، مُعْتَکِف کیلئے جائز ہیں۔

اعتکاف قضا کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخری عَشرے کا سنّت اِعتِکاف ٹوٹ گیا تو آپ کے ذمّے صِرْف اُس ایک دن کی قَضا ہے جس دن اِعْتِکاف ٹوٹا ہے، اگر ماہِ رَمَضان شریف کے دن باقی ہیں تو ان میں بھی قَضا ہو سکتی ہے، ورنہ بعد میں کسی دن کر لیجئے۔ مگر عیدُ الفِطر اور ذُو الحِجَّۃِ الحَرام کی دسویں تا تیرھویں کے علاوہ کہ ان پانچ دنوں کے روزے مکروہِ تحریمی ہیں۔ قَضا کا طریقہ یہ ہے کہ کسی دن غُروبِ آفتاب کے وَقْت (بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ قبل) بہ نیّتِ قَضا اعتِکاف مسجِد میں داخِل ہو جائیے اور اب جو دن آئے گا اُس کے غُروبِ آفتاب تک مُعْتَکِف رہئے۔ اِس میں روزہ شَرط ہے۔

اعتکاف کا فدیہ

اگر قَضا کرنے کی مُہلَت ملنے کے باوُجُود قَضا نہ کی اور موت کا وَقْت آ پہنچا تو وارِثوں کو وصیّت کرنا واجِب ہے کہ وہ اِس اِعْتِکاف کے بدلے فِدیہ ادا کر دیں، اگر وصیّت نہ کی اور وُرَثا فدیے کی ادائیگی کی اجازت دے دیں تو بھی فِدیہ ادا کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱٤)

فِدْیہ ادا کرنا زیادہ مشکِل نہیں۔ اعتِکاف کے فِدْیے کی نیت سے کسی مستَحِقِ زکوٰۃ کو صَدَقۂ فطر کی مِقْدار میں (یعنی 2 کلو میں 80 گرام کم) گیہوں یا اس کی رقم ادا کر دیجئے۔

اعتکاف توڑنے کی توبہ

اگر اِعتِکاف کسی صحیح مجبوری کے تحت توڑا تھا یا بُھولے سے ٹوٹا تو گناہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑا تھا تو یہ گُناہ ہے لہٰذا قضا کے ساتھ ساتھ **توبہ** بھی کیجئے۔

مشہور بینڈ پارٹی کے مالک کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آ کر بے شمار بگڑے ہوئے افراد نَمازوں اور سنّتوں کے پابند ہوگئے، اِس ضِمن میں ایک مُشکبار مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ **مندسور** شہر (M.P. الھند) کی مشہور **بینڈ پارٹی** کا مالک ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کی اِنفرادی کوشِش کے نتیجے میں آخری عشرۂ **رَمَضانُ المُبارَک** ۱۴۲۶ھ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتَکِف ہوگیا۔ **تربیتی حلقوں** میں گناہوں کی تباہ کاریاں سُن کر اُس کا دل چوٹ کھا گیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی، **داڑھی** سجانے اور **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ ایک ماہ کے **مَدَنی قافلے** میں سنّتوں بھرا سفر کرنے کی نیّت کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** **بینڈ باجے بجانے کا گُناہوں بھرا حرام روزگار اُس نے تَرک کر دیا۔**

چوٹ کھا جائے گا اِک نہ اِک روز دل، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
فَضلِ رب سے ہدایت بھی جائے گی مل، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

معتکفین کے لئے ضرورت کی اشیاء

﴿۱﴾ یکسوئی حاصل کرنے اور حفاظتِ سامان کیلئے اگر پردہ لگانا ہو تو حَسْبِ ضَرورت کپڑا (سبز ہو تو مدینہ مدینہ) ڈوری اور بکسوئے (سیفٹی پنیں) ﴿۲﴾ کَنْزُ الْاِیمان شریف ﴿۳﴾ اپنے پیر صاحب کا شَجْرہ ﴿۴﴾ تسبیح ﴿۵﴾ مِسواک ﴿۶﴾ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ ﴿۷﴾ قلم ﴿۸﴾ عِطْر ﴿۹﴾ قُفْلِ مدینہ پَیڈ ﴿۱۰﴾ قفلِ مدینہ کی عینک ﴿۱۱﴾ ڈائری ﴿۱۲﴾ حَسْبِ ضَرورت اِسلامی کتابیں ﴿۱۳﴾ سُوئی دھاگا ﴿۱۴﴾ ناخُن تراش ﴿۱۵﴾ قینچی ﴿۱۶﴾ سُرمہ، سَلائی ﴿۱۷﴾ تیل کی شیشی ﴿۱۸﴾ کنگھا ﴿۱۹﴾ آئینہ ﴿۲۰﴾ حسبِ ضَرورت سنّتوں بھرے ملبوسات (موسم کے مطابِق) ﴿۲۱﴾ عمامہ شریف مَع سَربند اور ٹوپی ﴿۲۲﴾ سر پر اوڑھنے کیلئے سفید چادر ﴿۲۳﴾ تہبند ﴿۲۴﴾ سونے کیلئے ایسی چٹائی جس سے مسجِد میں تنکے نہ جھڑیں ﴿۲۵﴾ ضَرورت ہو تو تکیہ ﴿۲۶﴾ سونے میں اوڑھنے کیلئے چادر یا کمبل ﴿۲۷﴾ سوتے وقت سرہانے رکھنے کیلئے سنّت بکس ﴿۲۸﴾ پردے میں پردہ کرنے کیلئے کتھئی (Brown) چادر ﴿۲۹﴾ مٹّی کی رِکابی ﴿۳۰﴾ مٹّی کا پیالہ ﴿۳۱﴾ تھرماس ﴿۳۲﴾ دسترخوان ﴿۳۳﴾ دانتوں کے خِلال کیلئے تنکے ﴿۳۴﴾ تولیہ ﴿۳۵﴾ ٹشو پیپرز ﴿۳۶﴾ ضَرورت ہو تو ٹائلیٹ پیپرز ﴿۳۷﴾ دَردِ سر، نَزلہ، بُخار وغیرہ کیلئے گولیاں ﴿۳۸﴾ حَسْبِ ضَرورت رقم ﴿۳۹﴾ مسجد کے گرے پڑے تنکے وغیرہ جَمْع کرنے کیلئے شاپر (کچھ زیادہ لے لیجئے تاکہ دوسروں کو دے سکیں)

مَدَنی مشورہ: اپنی چیزوں پر کوئی نشانی (مَثَلاً ☪ ☆ وغیرہ) بنالیجئے تاکہ خَلْط مَلْط (Mix) ہوجانے کی صورت میں تلاش آسان ہو، چادر وغیرہ پر اپنا نام بلکہ کوئی انگریزی حَرف بھی نہ لکھئے ورنہ ہوسکتا ہے بے اَدَبی ہوتی رہے (نشانیوں کے نمونے اِسی باب ''فیضانِ اِعتکاف'' کے آخری صَفْحے پر مُلاحَظہ فرمایئے)

”رمضان شریف کے اِعتکاف کی بھی کیا بات ہے!“ کے تیس حُرُوف کی نسبت سے اِعتکاف کے 30 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ مسجِد کی دیواروں یا دَرِیوں وغیرہ پر ناک یا کان کا میل اور چکنے ہاتھ مت لگایئے، فِنائے مسجِد کے کونے کھدروں میں بھی پان کی پیک وغیرہ نہ ڈالئے۔ مسجِد کی صفائی کا خاص خیال رکھئے، فرشِ مسجِد پر گرے پڑے بالوں کے گُچھے اور تنکے وغیرہ ڈالنے کیلئے ہوسکے تو ایک شاپر جیب میں رکھ لیں۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومسجِد سے اذِیّت کی چیز نکالے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۱۹ حدیث ۷۵۷)

﴿۲﴾ مسجِد کی دریوں کے دھاگے اور چٹائیوں کے تنکے نوچنے سے پرہیز کیجئے۔ (ہر جگہ اس بات کا خیال رکھئے)

﴿۳﴾ مسجِد میں اپنے لئے مانگنا جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی عُلَما نے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسمٰعیل زاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جو مسجِد کے سائل کو ایک پیسہ دے اسے چاہئے کہ ستّر پیسے **اللہ** تعالٰی کے نام پر اور دے کہ اس پیسے کا کفّارہ ہوں اور کسی دوسرے کے لئے مانگا یا مسجِد خواہ کسی اور ضَرورتِ دینی کے لئے چندہ کرنا جائز اور سنّت سے ثابت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۶ ص ۴۱۸)

﴿۴﴾ مُعتکِف نے صِرف ایک پاؤں مسجِد سے باہَر نکالا تو کوئی حرج نہیں۔

﴿۵﴾ دونوں ہاتھ مَع سر بھی اگر مسجِد سے باہَر نکال دیئے تو مُضایقہ نہیں۔

﴿۶﴾ بے خیالی میں مسجِد سے باہَر نکل گئے اور یاد آنے پر فوراً مسجِد کے اندر آ بھی گئے پھر بھی اِعتکاف ٹوٹ چکا۔

﴿۷﴾ رات کے وقت جتنی دیر تک مسجِد میں بتّی جلانے کا عُرف (رواج) ہے اُتنی دیر تک اُس کی روشنی میں دینی مُطالَعہ کیا جاسکتا ہے۔

﴿۸﴾ اَخبارات جانداروں کی تصاویر بلکہ فلمی اشتہارات سے عُموماً پُر ہوتے ہیں لہٰذا مسجِد میں ان کے مُطالَعے سے بچئے۔

﴿۹﴾ **چور** اپنے یا کسی اسلامی بھائی کے جوتے وغیرہ چُرا کر بھاگا تو اُس کو پکڑنے کیلئے مسجِد سے باہَر نکل گئے تو **اِعتِکاف** ٹوٹ گیا۔

﴿۱۰﴾ **مسجِد** میں بیان کرنے یا نعت شریف وغیرہ پڑھنے میں احتِیاط لازمی ہے، کسی کی عبادت یا آرام میں خَلَل نہیں پڑنا چاہیے۔

﴿۱۱﴾ **مسجِد** کی چھت وغیرہ اگر گر پڑی یا کسی نے زبردستی نکال دیا تو فوراً دوسری مسجِد میں مُعتَکِف ہو جائیں، **اِعتِکاف** صحیح ہو جائے گا۔

﴿۱۲﴾ **دورانِ** اعتِکاف حَتَّی الاِمکان اپنا وَقْت، نَوافِل، تِلاوتِ قُراٰن، ذِکْرو دُرود، مُطالَعۂ کُتُبِ اِسلامیہ اور سُنّتیں اور دُعائیں وغیرہ سیکھنے سکھانے میں گزاریئے۔

﴿۱۳﴾ **اِعتِکاف** کیلئے اگر مسجِد میں پردہ لگائیں تو کم سے کم جگہ گھیریں۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر (مسجِد میں) چیزیں رکھے جن سے نَمازی کی جگہ رُکے تو سَخْت ناجائز ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۹۷)

﴿۱۴﴾ **مسجِد** میں شوروغُل، ہنسی مَذاق وغیرہ کرنا گناہ ہے۔

﴿۱۵﴾ **آپ** گھر سے آئے تو نیکیاں کمانے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجِد کی بے ادبیاں کر کے گناہوں کا ڈھیر لے کر پلٹیں۔ لٰہذا خبردار! مسجِد میں بِلاضَرورت کوئی لَفظ مُنہ سے نہ نکلے، زَبان پر مضبوط **قفلِ مدینہ** لگایئے۔

﴿۱۶﴾ **اپنی** ضَرورت کی اشیا پہلے ہی سے مُہیّا کرلیجئے تاکہ کسی سے سُوال کی حاجت نہ رہے، دوسروں سے چیزیں مانگتے رہنا بھی اچھّی عادت نہیں۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 695 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**اللہ والوں کی باتیں**'' جلد 1 صَفْحہ 340 تا 341 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا **ثَوبان** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اسے جنَّت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''**یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں ضمانت دیتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''کبھی کسی سے سوال نہ کرنا۔'' راوی فرماتے ہیں: ''بعض اوقات

حضرت سیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ اُونٹ پر سوار ہوتے اور کوڑا گر جاتا تو اس کے لئے بھی کسی سے سُوال نہ کرتے بلکہ خود اُتر کر اُٹھا لیتے۔''

﴿۱۷﴾ خوب خوب تلاوتِ قران کیجئے مگر یہ مسئلہ ذِہن میں رکھئے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 1 صَفْحَہ 552 پر مسئلہ 53 ہے: ''مَجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بُلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔''

﴿۱۸﴾ دیگر مُعتَکِفین کے حُقُوقِ صُحبت کا لحاظ رکھئے اُن کی خدمت اپنے لئے باعِثِ سعادت سمجھئے، اُن کی ضَروریات پوری کرنے کی سَعْی کیجئے اور ایثار کا مُظاہَرہ کرتے رہئے۔ ایثار کا ثواب بے شُمار ہے، تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَخشِش نشان ہے: ''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر کسی اور کو ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بَخش دیتا ہے۔'' (ابنِ عَساکِر ج ۳۱ ص ۱۴۲)

﴿۱۹﴾ مَدَنی اِنْعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے رِسالہ پُر کیجئے اور اِس کی ہمیشہ کیلئے عادت بنا لیجئے۔

﴿۲۰﴾ مسجِد کے فرش، دری یا چٹائی پر سونے سے پرہیز کیجئے کہ پسینے کی بدبُو اور سر کے تیل کا دھبّا ہونے نیز گندے خواب کی صورت میں ناپاک ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔ لہٰذا اپنی چٹائی یا موٹی چادر بچھا لیجئے۔

﴿۲۱﴾ گھر ہو یا مسجِد، جہاں بھی سوئیں ''پردے میں پردہ'' کر لیجئے، پاجامے پر تہبند باندھ لیجئے یا ایک چادر تہبند کی طرح لپیٹ لیجئے اور لیٹ کر اوپر بھی ایک چادر یا لحاف اوڑھ لیجئے کیوں کہ نیند میں بعض اوقات کپڑے پہنے ہوئے بھی مَعَاذَاللہ سخت بے پردَگی ہو رہی ہوتی ہے۔

﴿۲۲﴾ ہرگز ہرگز دو اسلامی بھائی ایک تکیے پر یا ایک چادر میں نہ سوئیں۔

﴿۲۳﴾ اِسی طرح مَحَلِّ فِتنہ میں کسی کی ران یا گود میں سر رکھ کر لیٹنے سے بھی پرہیز کیجئے۔

﴿۲۴﴾ جب 29 رَمضانُ الْمُبارَک کو عِیدُالفِطر کے چاند کی خبرسنیں یا 30 رَمضان شریف کا سورج ڈوب جائے تو اِعْتِکاف پورا ہوجانے کے سبب مسجِد سے ایسے مت دوڑ پڑیئے جیسے قید سے رہا ہوئے، بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ رَمضانُ الْمُبارَک کے رُخصت ہونے کی خبر سنتے ہی صدمے سے دل ڈوبنے لگے کہ آہ! مُحترم ماہ ہم سے جُدا ہوگیا، خوب رورو کر اور نہ ہوسکے تو رونی صورت بنا کر ماہِ رَمضان کو اَلْوَداع کیجئے۔ کاش! کیفیّت یوں ہو کہ ؎

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا
میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

﴿۲۵﴾ اختتامِ اِعْتِکاف پر خوب رورو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی کوتاہیوں اور مسجِد کی بے اَدَبیوں سے مُعافی طَلَب کیجئے۔ خوب گڑگڑا کر اپنے اور دنیا بھر کے مُعتَکِفین کے اِعْتِکاف کی قَبولیّت اور کُل اُمّت کی مَغفِرت کی دُعا مانگئے۔

﴿۲۶﴾ آپَس میں ایک دوسرے سے حق تلفیاں مُعاف کروایئے۔

﴿۲۷﴾ امام صاحِب، مُؤَذِّن صاحب اور خُدّامِ مسجِد کو بھی ہوسکے تو کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کرکے ان کا دل خوش کیجئے۔ اِنتِظامیۂ مسجِد کا بھی شکریہ ادا کیجئے۔

﴿۲۸﴾ اِعْتِکاف میں روزمرّہ کے مقابلے میں اضافی بجلی کا استِعمال ہوتا ہے لہٰذا مشورہ ہے کہ ہر مُعتکِف بطورِ چندہ کم از کم 100 روپے مسجِد کی اِنتِظامیہ کو پیش کرے۔ (زیادہ مُعتَکِفین ہوں تو رقم اِکٹھی کرکے بھی دے سکتے ہیں)

﴿۲۹﴾ شبِ عیدُالفِطر ہوسکے تو عبادت میں گزاریئے۔ ورنہ کم از کم عِشا اور فَجر کی نمازیں باجماعت ادا کیجئے کہ بحکمِ حدیث پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

﴿۳۰﴾ کوشِش کرکے نَفل اِعْتِکاف کی نیّت سے چاند رات اُسی مسجِد میں گزاریئے جہاں سنّت اِعتکاف کیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین مُعْتَکِف کے لئے اس بات کو

پسند فرماتے تھے کہ عیدُ الفطر کی رات مسجِد ہی میں گزارے تاکہ وہیں سے اس کے دن (یعنی عید کے مبارک روز) کی ابتِدا ہو۔[1] حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق نے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا یہ معمول بیان فرمایا ہے کہ وہ حضرات رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری عَشرے کا اِعتِکاف کرتے اور چاندرات اپنے گھروں پر نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ لوگوں کے ساتھ عید کی نَماز ادا نہ کرلیتے۔ (تفسیر دُرِّمنثور ج ۱ ص ۴۸۸)

عاشِقانِ رسول کی صحبت نے مجھے کیا سے کیا بنادیا!

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے جہاں اجتِماعی اِعتِکاف کیا جاتا ہے، وہاں چاندرات کو یا رات مسجِد میں گزار کر عید کے روز سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔ اگر ماڈَرن دوستوں وغیرہ کے ساتھ گناہوں بھرے ماحول میں عید گزاری تو ہوسکتا ہے کہ اِعتِکاف کی کمائی ضائع ہوجائے۔ آپ کی ترغیب کیلئے عید کے مَدَنی قافِلے کی ایک مُشکبار وخوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ لانڈھی ایریا، بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی پہلے ایک عام سے ماڈَرن اور بے نَمازنوجوان تھے، زندگی کے شب وروز غفلتوں اور گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک ۱۴۲۳ھ میں ایک اسلامی بھائی نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہی کے علاقے کی فیضانِ رضا مسجِد (لانڈھی ایریا) میں ہونے والے اِجتماعی سنّت اِعتِکاف میں بیٹھنے کی رغبت دلائی، انہوں نے ہامی بھرلی اور گھر والوں سے اجازت لے کر رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری عَشرے میں مُعتَکِف ہوگئے۔ اِعتِکاف میں دس دن تک عاشِقانِ رسول کی صُحبتوں کی بَرَکتوں سے خوب مالا مال ہوئے اور عُمر بھر کیلئے پنج وقتہ نَمازی بنے رہنے کا عَزْم بِالْجَزْم کرلیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ داڑھی مُنڈانے سے بھی توبہ کرلی، ہاتھوں ہاتھ عمامہ

[1]: مصنّف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۵۰۴

شریف بھی سجالیا اور سنّتوں بھرے مَدَنی لباس کی بھی نیّت کرلی۔ عید کے دوسرے دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ تین روزہ **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیا اور اِس مُبارَک سفر کی بَرَکت سے وہ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے ہوکر رہ گئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرے کہ مرتے دم تک **دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول** ان سے نہ چھوٹے۔ اب وہ فیشن ایبل ماڈَرن نوجوان نہ رہے تھے۔ اِعتِکاف اور ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافِلے** کے سفر کے دوران **عاشِقانِ رسول** کے قُرب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں کیا سے کیا بنا دیا! وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے اپنے عَلاقے میں مَدَنی اِنْعامات کے ذِمّے دار کی حیثیّت سے سنّتوں کی خدمت کرنے لگے۔

فضلِ رب سے گناہوں کی کالک دُھلے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنی چیزیں سنبھالنے کا طریقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' سے وابَستہ ہزاروں اسلامی بھائی دُنیا کی مختلف مَساجِد میں پورے **ماہِ رَمَضان الْمبارَک** کا **اجتِماعی اِعتِکاف** کرتے ہیں اور آخری عَشَرے میں مُعتَکِفین کا مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔ ان سب کی خدمت میں عَرض ہے: شَرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر دُوسرے کی کوئی چیز غَلَطی سے تبدیل ہوکر آجائے، چاہے اپنی چیز سے مِلتی جُلتی ہو تب بھی اُس کا استِعمال ناجائز و گُناہ ہے۔ لہٰذا **مُعتَکِفین** (اور مدرَسوں کے مُقیم طَلَبہ بلکہ ہر ایک) کو چاہئے کہ اپنی اپنی اُن چیزوں پر کوئی علامت لگالیں جن کا دوسروں کی چیزوں کے ساتھ خَلْط مَلْط (Mix) ہوجانے کا اندیشہ ہو۔ رہنُمائی کیلئے کچھ نشان آگے آرہے ہیں۔

(چپّل، چادر وغیرہ پر نام یا کسی بھی زَبان کا کوئی حَرف مَثَلاً A,B وغیرہ نہ لکھئے بلکہ ہوسکے تو چپّل، چادر پر سے کمپنی کا نام بھی

مٹادیجئے، چٹ لگی ہو تو وہ بھی جُدا کر لیجئے۔تا کہ پاؤں تلے آنے پر بے اَدَبی نہ ہو۔ہر زَبان کے حُرُوفِ تَہَجّی (Alphabets) کا اَدَب کیجئے۔اِس مسئلے کی تفصیل **فیضانِ سنّت** کے باب ''فیضانِ بسم اللّٰہ'' صَفْحَہ 89 تا 123 پر مُلاحَظہ فرمائیے)

اِعتِکاف میں بیمار پڑ جانے کے اسباب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ برسہا برس سے **مُعْتَکِفِین** کی خدمتوں میں حاضِریوں سے مُشَرَّف ہے۔ **اِعْتِکاف** کے دَوران کئی اسلامی بھائیوں کو **بیمار** پڑتے دیکھا ہے۔اِس کا ایک بہت بڑا سبب ''غِذائی بے اِحتیاطِیاں'' ہے۔گھر والے اوراَحباب وغیرہ عُمدہ و لذیذ کھانے،خوشبودار میٹھی میٹھی ڈِشیں، **کباب سموسے**، پِزّے، پکوڑے، کھٹّی چٹنیاں، کھچڑا اور **چٹ پٹے** آلو چھولے اور سَحَری میں ملائی پراٹھے، کھجلہ پھینی وغیرہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض **مُعْتَکِفِین** مَغلوبُ الْحِرص ہو کر، انجام سے بے خبر جو کچھ سامنے آیا اُس کا خیر مقدم کر کے اچھی طرح چبائے بِغیر ہی جھٹ پٹ پیٹ میں پہنچاتے چلے جاتے ہیں۔نتیجۃً قبض، گیس، پیٹ میں دَرد، بدہَضمی، دست، قے، جسم میں سُستی، نزلہ، بُخار، سَر اور بدن میں درد وغیرہ اَمراض لپٹ جاتے ہیں۔بعض بے چارے بڑے جذبے کے ساتھ خوب عِبادت کا ذِہن لے کر **اِعْتِکاف** کے لئے گھر سے چلے ہوتے ہیں مگر کھا کھا کر بیمار پڑ جاتے ہیں اور بعض اَوقات تو نَوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ نَماز کی جماعت کھڑی ہوجاتی ہے مگر یہ غریب سَر دَرد و بُخار کے مارے مسجِد میں لیٹے کراہ رہے ہوتے ہیں۔

نا سمجھ بیمار کو اَمرت بھی زہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سو دوا کی اِک دوا پرہیز ہے

اِحتیاط کا فائدہ کھانے کی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بابُ الْمدینہ کراچی میں رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشَرہ میں ہزاروں عاشِقانِ رسول ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک میں مُعْتَکِف ہوتے ہیں۔آخری

عشَرے میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔ان کو پیش کئے جانے والے کھانے میں بناسپتی گھی کا استِعمال بند کروانے، تیل اور **مَصالَحہ جات** میں بھی آدھوں آدھ کمی لانے اور کباب سموسوں اور پکوڑوں پر پابندی ڈلوانے کی درخواستیں کرتے رہنے سے کچھ نہ کچھ عمل ہوا اور اِس طرح دَورانِ **اِعتِکاف** مریضوں کی شَرح میں اچھی خاصی کمی دیکھی گئی۔ کاش! ہر اعتِکاف والی مسجِد بلکہ مسلمانوں کے ہر گھر میں مذکورہ احتِیاطیں اپنالی جائیں۔

مجھے مسلمانوں کی صحّت عزیز ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مسلمانوں کی روحانی اصلاح کے ساتھ ساتھ جسمانی صحّت و فَلاح کا بھی آرزومند ہوں۔کاش! کاش! کاش! میری درخواستوں کے مُطابِق خواہِش سے کم کھا کر اور بے وقت مختلف چیزیں کھانے سے خود کو بچا کر **مُعتکِفِین** صحّت و عافیت کے ساتھ عبادت و تربیت میں حصّہ لے کر **اجتماعی اِعتِکاف** کے اِختتام پر چاندرات کو ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرنے کے قابِل رہیں۔ اگر میری عرض کردہ غذائی احتِیاطوں پر عُمر بھر عمل پیرا رہیں گے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی زندگی خوشگوار رہے گی اور ڈاکٹروں اور دواؤں کے اَخراجات سے بھی نجات ملے گی۔ (براہِ کرم! فیضانِ سنّت کے باب آدابِ طعام صَفْحَہ 440تا451 پر کھانے کا جدول اور طِبّی مشوروں سے بھر پور مکتوبِ عطّار پڑھ لیجئے) آپ کی تندُرُستی میں مجھے یوں بھی دلچسپی ہے کہ اس طرح اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عبادتوں** کا ذَوق بھی بڑھے گا اور سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کا شوق بھی بڑھے گا۔آپ صحّت مند ہوں گے تو نَمازوں کی ادائیگی، سنّتوں پر عمل نیز والدین اور بال بچّوں کی خدمت کیلئے بھاگ دوڑ کر سکیں گے۔

ظالموں کے لیے درازیٔ عمر کی دعا کرنا کیسا؟

اپنے مسلمان بھائیوں پر ظُلم و ستم کی آندھیاں چلانے والوں اور گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کو **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزّت** عَزَّوَجَلَّ ہدایت عِنایت فرمائے۔ ایسوں کی صحّت بھی اکثر اوقات گناہوں میں زِیادت کا سبب بنتی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''**جو کسی ظالم کیلئے درازیِ عُمر کی دُعا کرتا ہے، گویا اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالٰی کی (مزید) نافرمانی ہو۔**'' (حِلیَۃُ الاولیاء ج۷ ص ۴۸ رقم ۹۵۴۸) ہاں ظالموں کیلئے ظُلم سے تائب ہو کر صحّت و عافیت کے ساتھ سنّتوں بھری طویل عمر پانے کی دُعا کی جاسکتی ہے۔ کھانے کی اِحتیاطوں کی نرالی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کا باب **پیٹ کا قفلِ مدینہ** ضَرور پڑھ لیجئے۔

مسلمانوں کی بھلائی چاہنا کارِ ثواب ہے

حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے حُضُور تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے نَماز پڑھنے، زکٰوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔'' (بُخاری ج۱ ص۳۵ حدیث ۵۷) اعلٰی حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''ہر فردِ اسلام کی خیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنا) ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۴۱۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود کو مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اور ثواب کمانے کے مقدّس جذبے کے تَحت دُعا کے ساتھ ساتھ صحّت مند رَہنے کیلئے چند **مَدَنی پھول** نذرِ حاضِر کئے ہیں۔ اگر محض دُنیا کی رنگینیوں سے لُطف اندوز ہونے کیلئے تندُرُست رَہنے کی آرزو ہے تو بے شک پڑھنا یہیں مَوقُوف کر دیجئے اور اگر عُمدہ صِحّت کے ذَرِیعے عبادَت اور سُنّتوں کی خدمت پر قُوّت حاصِل کرنے کا ذِہن ہے تو ثواب کمانے کی غَرَض سے اچّھی اچّھی نیّتیں کرتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کر آگے بڑھئے اور شوق سے پڑھئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ میری، آپ کی، جُملہ اہلِ خاندان اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرمائے۔ ہمیں صحّت و عافیت کے ساتھ اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں رَہتے ہوئے اِسلام کی خدمت پر اِستِقامت عنایت فرمائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری جسمانی بیماریاں دُور کر کے ہمیں **بیمارِ مدینہ** بنائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کباب سموسے کھانے والے متوجِّہ ہوں

بازاروں اور دعوتوں کے چٹ پٹے کباب سموسے کھانے والے توجُّہ فرمائیں! کباب **سموسے** بیچنے والے عُموماً **قیمہ** دھوتے نہیں ہیں۔ ان کے بَقول قِیمہ دھوکر ڈالیں تو کباب سموسے کا ذائقہ مُتأثِّر ہوتا ہے! بازاری قیمے میں بعض اَوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سن لیجئے! گائے کی **اوجھڑی** کا چھلکا اتار کر اُس کی ''بٹ'' میں تِلّی بلکہ کہا جاتا ہے کبھی تو **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **جما ہوا خون** ڈال کر مشین میں پیستے ہیں، اِس طرح سفید بٹ کے قیمے کا رنگ گوشت کی مانِند **گلابی** ہوجاتا اور وہ دھوکے سے گوشت کے قیمے میں کھپا دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات **کباب سموسے** بیچنے والے حَسْبِ ضَرورت ادرک لہسن وغیرہ بھی اُسی قیمے کے ساتھ پِسوالیتے ہیں۔ اب اس قیمے کے دھونے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیمے میں مرچ مَسالا ڈال کر بھون کر اُس کے **کباب سموسے** بنا کر فَروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اِسی طرح کے قیمے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے **کباب سموسے** والوں سے **پکوڑے** وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑاہی ایک اور تیل بھی وُہی گندے قیمے والا۔ خیر میں یہ نہیں کہتا کہ **مَعَاذَاللّٰہ** ہر گوشت بیچنے والا اس طرح کرتا ہے یا خُدانخواستہ ہر ہوٹل والا اور ہر کباب سموسے والا ناپاک قیمہ ہی استِعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالص گوشت کا قیمہ بھی ملتا ہے اور اگر دھوکا دیئے بغیر ''بٹ'' کا قیمہ کہہ کر ہی فروخت کیا تب بھی گناہ نہیں۔ عَرض کرنے کا مَنْشا یہ ہے کہ قیمہ یا **کباب سموسے** قابلِ اطمینان مسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان گناہوں بھری حرکتیں کرتے ہیں ان کو توبہ کرنی چاہیے۔

یاربّ! لذّاتِ نفسانی سے بچا'' اُنیس حروف کی نسبت سے تلی ہوئی چیزوں سے ہونے والی 19 بیماریوں کی نشاندہی

﴿۱﴾ بدَن کا وَزن بڑھتا ہے ﴿۲﴾ آنتوں کی دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے ﴿۳﴾ اِجابت (پیٹ کی صفائی) میں گڑبڑ

پیدا ہوتی ہے ﴿۴﴾ پیٹ کا درد ﴿۵﴾ متلی ﴿۶﴾ قے یا ﴿۷﴾ اِسہال (یعنی پانی جیسے دست) ہو سکتے ہیں ﴿۸﴾ تلی ہوئی چیزوں کا استِعمال خون میں نقصان دِہ کولیسٹرول یعنی LDL بناتا ہے ﴿۹﴾ مُفید کولیسٹرول یعنی HDL میں کمی آتی ہے ﴿۱۰﴾ خون میں لوتھڑے یعنی جمی ہوئی ٹکڑیاں بنتی ہیں ﴿۱۱﴾ ہاضِمہ خراب ہوتا ہے ﴿۱۲﴾ گیس ہوتی ہے ﴿۱۳﴾ زیادہ گرم کردہ تیل میں ایک زَہریلا مادّہ ''ایکرولین'' (Acrolein) پیدا ہوجاتا ہے جو کہ آنتوں میں خَراش پیدا کرتا ہے بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ﴿۱۴﴾ کینسر کا سبب بھی بن سکتا ہے ﴿۱۵﴾ تیل کو زِیادہ دیر تک گرم کرنے اور اُس میں چیزیں تلنے کے عمل سے اس میں ایک اور خطرناک زہریلا مادّہ ''فری ریڈیکلز'' پیدا ہوجاتا ہے جو کہ دل کے امراض ﴿۱۶﴾ کینسر ﴿۱۷﴾ جوڑوں میں سوزِش ﴿۱۸﴾ دماغ کے اَمراض اور ﴿۱۹﴾ جلد بڑھاپا لانے کا سبب بنتا ہے۔

''فری ریڈیکلز'' نامی خطرناک زہریلا مادّہ پیدا کرنے والے مزید اور بھی عَوامِل ہیں مَثَلاً ۞ تمبا کونوشی ۞ ہوا کی آلودَگی (جیسا کہ آج کل گھروں میں ہر وَقت کمرہ بند رکھا جاتا ہے نہ دھوپ آنے دی جاتی ہے نہ تازہ ہوا) ۞ کار کا دُھواں ۞ ایکسرے (X-ray) ۞ مائیکروویواوون ۞ .T.V اور ۞ کمپیوٹر کی اِسکرین کی شُعائیں ۞ فَضائی سفر کی تابکاری (یعنی ہوائی جہاز کا شعائیں پھینکنے کا عمل)

خطرناک زہر کا توڑ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس خطرناک زَہر یعنی ''فری ریڈیکلز'' کا توڑ بھی پیدا فرمایا ہے چُنانچِہ جن سبزیوں اور پھلوں کا رنگ سبز، زَرد یا نارنجی یعنی سُرخی مائل زرد ہوتا ہے یہ اِس خطرناک زہر کو تباہ کردیتے ہیں اِس طرح کے پھلوں اور سبزیوں کا رنگ جس قدر گہرا ہوگا اُن میں وٹامنز اور مَعْدَنی اَجزا کی مِقدار بھی زِیادہ ہوتی ہے وہ اِس زَہر کا زِیادہ قوّت کے ساتھ توڑ کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تلی ہوئی چیزوں کا نقصان کم کرنے کا طریقہ

دو باتوں پر عمل کرنے سے تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات میں کمی آسکتی ہے: (۱) کباب، سموسے، پکوڑے، انڈہ آملیٹ، مچھلی وغیرہ تلنے کیلئے جو کڑاہی یا فرائی پین استعمال کیا جائے وہ نان اسٹک (Non-stick) ہو (۲) تلنے کے بعد ایک ایک چیز کو بے خوشبو ٹشو پیپر میں اچھی طرح لپیٹ لیا جائے تا کہ کچھ نہ کچھ تیل جذب ہو جائے۔

بچا ہوا تیل دوبارہ استعمال کرنے کا طریقہ

ماہرین کا کہنا ہے کہ: ایک بار تلنے کیلئے استعمال کرنے کے بعد تیل کو دوبارہ گرم نہ کیا جائے۔ اگر دوبارہ استعمال کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اِس کو چھان کر ریفریجریٹر میں رکھ دیا جائے، بِغیر چھانے فرِج میں نہ رکھا جائے۔

فنِّ طِب یقینی نہیں

تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات کے تعلُّق سے میں نے جو کچھ عرض کیا وہ میری اپنی نہیں طبیبوں کی تحقیق ہے۔ یہ اُصول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فنِّ طِبّ سارے کا سارا ظنّی ہے یقینی نہیں۔

فیشن پرست "مبلغِ سنت" بن گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نقصان دِہ چیزیں کھانے پینے کی حِرص مٹانے، فَرَنگی فیشن سے جان چھڑانے، سنّتیں اپنانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول کا مدینہ بنانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سدا بہار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک خوشگوار ومشکبار **مدنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ **اندور** شہر (M.P. الھند) کے ایک ماڈرن نوجوان نے آخری عَشرَہ **رَمَضَانُ الْمُبارَك** ۱۴۲۶ھ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی سعادت حاصِل کی۔ عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے قلب میں **مَدَنی اِنقِلاب** برپا ہو گیا، چِہرے پر داڑھی کی بہاریں مُسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سَر سبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلے** کے مسافر بن گئے، خوب مَدَنی رنگ چڑھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** مبلِّغِ دعوتِ اسلامی بن گئے اور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر اپنے شہر کے اندر دعوتِ اسلامی کی ایک حلقہ مُشاوَرت کے **نگران** کی حیثیّت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

گرچہ دل میں ہے فیشن کی اُلفت بھری، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

عمر آیندہ گزرے گی سنّت بھری، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی بہنوں کا اعتکاف

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: ''نبیوں کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **رَمَضانُ الْمُبارَک** کے آخری دس دنوں کا **اِعْتِکاف** فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اَزواجِ مُطہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عَنْھُنَّ اعتِکاف کرتی تھیں۔''

(بُخاری ج ۱ ص ٦٦٤ حدیث ٢٠٢٦)

اسلامی بہنیں بھی اعتکاف کریں

اِسلامی بہنوں کو بھی اِعتِکاف کی سعادت حاصِل کرنی چاہئے۔ اسلامی بہنوں کو چُونکہ مسجِدِ بیت (تفصیل آگے آتی ہے) جو کہ نہایت مختصر جگہ ہوتی ہے میں **اِعتِکاف** کرنا ہوتا ہے اس میں ایک طرح سے قَبْر کی بھی یاد ہے، کہ بہو بیٹیوں اور مُنّے مُنّیوں کی رَونقوں میں دس دن کونے میں بیٹھنا گراں گزر رہا ہے تو ناراضیِ خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی صورت میں تنہا قبر میں ہزاروں سال کس طرح گزارہ ہوگا! کیا عَجَب کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس اِعتِکاف کی بَرَکت اور اپنی رَحمت سے آپ کی قَبْر تاحدِّ نظر وسیع کر کے نُورِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے جگمگ جگمگ فرمادے۔ ہر اسلامی بہن کو زندگی میں کم از کم ایک بار تو یہ سَعادت حاصِل کرنا ہی چاہئے۔

"فیضانِ خاتونِ جنت" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے اسلامی بہنوں کیلئے 13 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **اسلامی** بہنیں **مسجدِ بیت** میں اعتِکاف کریں۔ مسجدِ بیت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نَماز کیلئے مخصوص کرلیتی ہے۔ اسلامی بہنوں کیلئے یہ مُستَحَب بھی ہے کہ گھر میں نَماز کیلئے جگہ مقرّر کریں اور اُس جگہ کو پاک وصاف رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ اُس جگہ کو چبوترے وغیرہ کی طرح بُلند کرلیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ نوافل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرّر کرلیں کہ نَفْل نَماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۹۴، بہارِشریعت ج۱ ص۱۰۲۱ ملخّصاً)

﴿۲﴾ **اگر** اسلامی بہن نے نَماز کے لئے کوئی جگہ مقرّر نہیں کر رکھی تو گھر میں **اِعْتِکاف** نہیں کرسکتی البتّہ اگر اُس وَقْت یعنی جبکہ **اِعْتِکاف** کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نَماز کیلئے خاص کرلیا تو اُس جگہ **اِعْتِکاف** کرسکتی ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۹۴)

﴿۳﴾ **کسی** اور کے گھر جا کر اسلامی بہن اِعْتِکاف نہیں کرسکتی۔

﴿۴﴾ **شوہر** کی اجازت کے بغیر بیوی کیلئے اِعْتِکاف کرنا جائز نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۹۴)

﴿۵﴾ **اگر** بیوی نے شوہر کی اجازت سے اِعْتِکاف شُروع کردیا، بعد میں شوہر مَنْع کرنا چاہتا ہے تو اب مَنْع نہیں کرسکتا اور اگر مَنْع کرے گا تو بیوی کے ذِمّے اس کی تعمیل واجِب نہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۱)

﴿۶﴾ **اسلامی** بہنوں کے اِعْتِکاف کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ **حَیض ونِفاس** سے پاک ہوں کہ ان دنوں میں نَماز، روزہ اور تلاوتِ قراٰن حرام ہے۔ (عامۂ کُتُب) (عورت کو بچّے کی پیدائش کے بعد جو خون آتا رہتا ہے اس کو **نِفاس** کہتے ہیں، اس کی زیادہ سے زیادہ مدّت چالیس دن اور چالیس رات ہے، چالیس دن رات کے بعد اگر خون بند نہ ہو تو بیماری ہے، غُسْل کر کے نَماز روزہ شُروع کردیں۔ اسلامی بہنوں میں یہ عام غَلَط فَہمی ہے کہ نِفاس کی مدّت مکمّل چالیس دن ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ حکمِ شریعت یہ

ہے کہ اگر خون ایک دن میں بند ہو گیا، بلکہ بچّہ ہونے کے بعد فوراً ہی بند ہو گیا تو نِفاس خَتْم ہوا، غُسْل کر کے نَماز روزہ شُروع کر دیں۔ حَیض کی مدّت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے۔ تین دن اور تین رات کے بعد جب بھی خون بند ہوا فوراً غُسْل کرلیں اور نماز وغیرہ شُروع کر دیں۔ (یہاں شوہر والیوں کیلئے کچھ تفصیل ہے اسے بہارِ شریعت جلد اوّل کے حصّہ 2 میں لازِمی مُلاحَظہ فرمائیں) اور اگر دس دن رات کے بعد خون جاری رہا تو **اِستحاضہ** یعنی بیماری ہے، دس دن رات پورے ہوتے ہی غُسْل کر کے نَماز روزہ شُروع کر دیں)

﴿۷﴾ اگر ماہواری کی تاریخیں رَمَضان شریف کے آخِری عَشْرے میں آنے والی ہوں تو اِعتِکاف شُروع ہی نہ کریں۔

﴿۸﴾ اگر عورت کو حیض آجائے تو اس کا اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۲۸۷) اِس صُورت میں جس دن اس کا اِعتِکاف ٹوٹا ہے صِرف اُس ایک دن کی قضا اُس کے ذِمّے واجِب ہوگی۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۵۰۰) ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن بہ نیّت قضا اِعتِکاف کر لے۔ اگر رَمَضان شریف کے دن باقی ہوں تو ان میں بھی قَضا کر سکتی ہے، اس صورت میں **رَمَضَانُ الْمُبارَك** کا روزہ ہی کافی ہو جائے گا۔ اگر اُن دنوں قَضا کرنا نہیں چاہتی یا پاک ہونے تک رَمَضانُ الْمُبارَك خَتْم ہو جائے تو کسی اور دن قَضا کر لے۔ مگر عیدُ الْفِطْر اور ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کی دسویں تا تیرھویں کے علاوہ، کہ ان پانچ دنوں کے روزے مکروہِ تحریمی ہیں۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۹۱)

اسلامی بہن کے لئے اِعتِکاف قضا کرنے کا طریقہ

﴿۹﴾ اس کا طریقہ یہ ہے کہ غروبِ آفتاب کے وَقْت (بلکہ اِحتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ قبل) بہ نیّتِ **قضا اعتِکاف** مسجدِ بَیت میں آجائے اور اب جو دن آئے گا اُس کے غروبِ آفتاب تک مُعْتَکِف رہے۔ اِس میں روزہ شَرْط ہے۔

﴿۱۰﴾ شَرْعی ضَروریات کے بِغیر جائے اِعتِکاف سے نکلنا جائز نہیں، وہاں سے اٹھ کر گھر کے کسی اور حِصّے میں بھی نہیں جاسکتی، اگر جائے گی تو اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

﴿۱۱﴾ **اسلامی** بہنوں کیلئے بھی اِعتِکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وُہی اَحکام ہیں جو اسلامی بھائیوں کے ہیں۔یعنی جن ضَروریات کی وجہ سے اِسلامی بھائیوں کومسجِد سے نکلنا جائز ہے، اُنہیں کے لئے اِسلامی بہنوں کو بھی **اِعتِکاف** کی جگہ سے ہٹنا جائز اور جن کاموں کیلئے مَردوں کومسجِد سے نِکلنا جائز نہیں، اُن کیلئے **اِسلامی بہنوں** کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔

﴿۱۲﴾ **اِسلامی** بہنیں اِعتِکاف کے دَوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سِینے پِرونے کا کام کرسکتی ہیں، گھر کے کاموں کے لئے دُوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اُٹھ کر نہ جائیں۔

﴿۱۳﴾ **بہتر** یہ ہے کہ اِعتِکاف کے دَوران ساری توَجُّہ تِلاوت، ذِکرو دُرود، تسبیحات، دینی مطالَعہ سنّتوں بھرے بیانات کی C.Ds کیسٹیں سننے وغیرہ عِبادات کی طرف رہے۔

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن کا **اِعتِکاف** قبول فرما اور اس کی بَرَکتوں سے مالا مال کر۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی **اِعتِکاف** کرنے کی سعادت نصیب فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

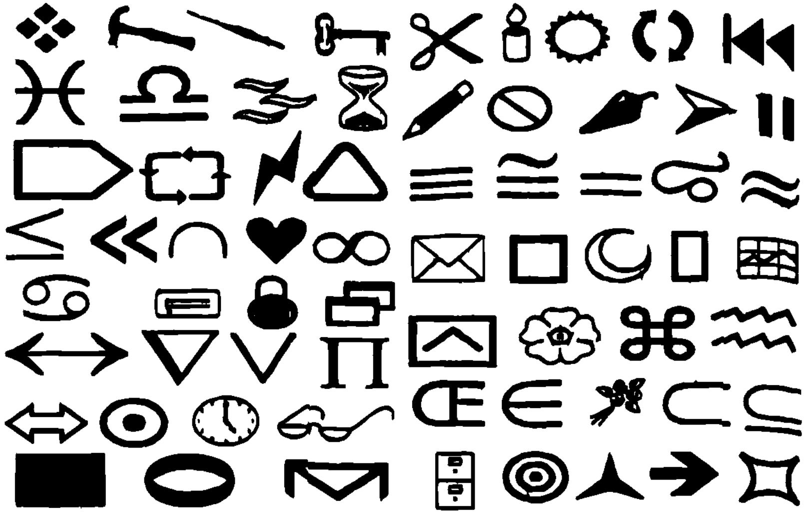
"جنّتِ نعیم" کے سات حُرُوف کی نسبت سے متفرِّق 7 فرامینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ "جو مسجِد سے مَحبَّت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے مَحبَّت فرماتا ہے۔"[1] **حضرتِ علّامہ** عبدُالرَّءُوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی شَرح میں لکھتے ہیں: مسجِد سے مَحبَّت اِس طرح ہے کہ رِضائے الٰہی کے لیے اس میں اِعتِکاف، نَماز، ذِکْرُ اللہ اور شَرعی مسائل سیکھنے سکھانے کے لیے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے[2] ﴿۲﴾ "بیشک مسجِدیں زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں

[1]: مُعجَمُ اَوسط ج۴ص۴۰۰ حدیث۶۳۸۳۔ [2]: فیض القدیر ج۶ص۱۱۲ تحت الحدیث۸۵۲۴۔

اور اللہ تعالٰی پر حق ہے کہ وہ (اپنے گھر کی) زیارت کرنے والے کا اکرام (عزّت) کرے[1]، حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اس کی شَرح میں فرماتے ہیں: یعنی مسجِدیں وہ جگہیں ہیں، جنہیں اللہ تعالٰی نے اپنی رَحمتیں اتارنے کے لئے چُنا ہے[2] ﴿۳﴾ ''مسجِد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے''[3] ﴿۴﴾ جو کوئی جان بوجھ کر ایک نَماز بھی تَرک کر دیتا ہے، اُس کا نام جہنَّم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنَّم میں داخل ہوگا[4] ﴿۵﴾ مسواک مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کا سبب ہے[5] ﴿۶﴾ چُغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا[6] ﴿۷﴾ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں[7]

نشانیوں کے نمونے



---

[1]: مُعجَم کبیر ج ۱۰ ص ۱۶۱ حدیث ۱۰۳۲۴۔ [2]: فیض القدیر ج ۲ ص ۵۶۴۔ [3]: الفردوس بما ثور الخطاب ج ۲ ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱۔ [4]: حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰۔ [5]: ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۸۶ حدیث ۲۸۹۔ [6]: بخاری ج ۴ ص ۱۱۵ حدیث ۶۰۵۶۔ [7]: ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۹۱ حدیث ۴۲۵۰۔

عید مُبارک

بعدِ رمضان عید ہوتی ہے رب کی رحمت مزید ہوتی ہے
جس کو آقا کی دید ہوتی ہے اُس پہ قربان ''عید'' ہوتی ہے
عید تجھ کو مبارک اے صائم![1] روزہ داروں کی عید ہوتی ہے
روزہ خورو! خدا کی ناراضی سن لو! تم پر شدید ہوتی ہے
تیری شیطان! ماہِ رمضاں میں کیسی مٹی پلید ہوتی ہے!
روزہ داروں کے واسطے وَاللہ مغفرت کی نَوید[2] ہوتی ہے
عید کے دن عمر یہ رو رو کر بولے، ''نیکوں کی عید ہوتی ہے''
جو کوئی رب کو کرتے ہیں ناراض اُن سے رحمت بعید[3] ہوتی ہے
فِلم بینوں[4] کے حق میں سن لو یہ عید، یومِ وعید[5] ہوتی ہے
بے نمازوں کی روزہ خوروں کی کون کہتا ہے عید ہوتی ہے!
جس کو آقا مدینے بُلوائیں اُس مسلماں کی عید ہوتی ہے
مجھ کو ''عیدی'' میں دو بقیع آقا جانے کب میری عید ہوتی ہے!
جو بچھڑ جائے ان کی گلیوں سے کیا بھلا اُس کی عید ہوتی ہے!

عید عطّار اُس کی ہے جس کو
خواب میں ان کی دید ہوتی ہے

۱: روزہ دار۔ ۲: خوشخبری۔ ۳: دُور۔ ۴: فلم دیکھنے والے۔ ۵: سزا دینے کی دھمکی، سزا دینے کا وعدہ۔

چار جھوٹے دعویدار

ارشادِ حاتِم اَصم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ: ﴿۱﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت کا دعویدار مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حرام کردہ کاموں سے نہ بچنے والا ﴿۲﴾ مَحَبَّت رسول کا دعویدار مگر غریبوں کو اہمیت نہ دینے والا ﴿۳﴾ طالبِ جنت ہونے کا دعویدار مگر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرْچ کرنے سے کترانے والا ﴿۴﴾ جہنَّم سے خوف رکھنے کا دعویدار مگر گناہوں سے پرہیز نہ کرنے والا۔ (ماخوذ از المنبہات ص ۴۰)

چھ طرح کے افراد پر بھلائی کا دروازہ بند

ارشادِ یحییٰ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ: ﴿۱﴾ اپنے علم پر عمل نہ کرنے والا ﴿۲﴾ نعمتوں پر شکر نہ کرنے والے ﴿۳﴾ نیک بندوں کی صحبت میں بیٹھنے کے باوجود ان کے نقشِ قدم پر نہ چلنے والے ﴿۴﴾ مرنے والوں کی تجہیز و تکفین میں حصّہ لینے کے باوُجُود عبرت نہ پکڑنے والے ﴿۵﴾ دولت ہونے کے باوُجُود (رضائے الٰہی کے کاموں میں خرچ کرکے) آخرت کے لیے توشہ جمع نہ کرنے والے ﴿۶﴾ گناہوں کی کثرت کے باوُجُود توبہ نہ کرنے والے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ عیدُ الفِطْر

مولیٰ علی نے خالی ہتھیلی پر دم کیا اور۔۔۔ مدینہ

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دستِ سُوال دراز کیا، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے **10 بار دُرُود شریف** پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: ''مُٹّھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔'' (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے! مگر) جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹّھی کھولی تو اُس میں **ایک دِینار** تھا! یہ **کرامت** دیکھ کر کئی کافِر مسلمان ہو گئے۔ (راحتُ القلوب ص ۵۰)

وِرد جس نے کیا دُرود شریف   اور دل سے پڑھا دُرود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اُس کی   ہے عَجَب کیمیا دُرود شریف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

واٰلہٖ وسلَّم نے رَمَضان شریف کے مُبارَک مہینے کے مُتَعلِّق ارشاد فرمایا ہے کہ اِس مہینے کا پہلا عَشرہ رَحْمت، دوسرا مَغْفِرت اور تیسرا عَشرہ جہنَّم سے آزادی کا ہے۔ (ابن خُزَیمہ ج۳ص۱۹۲ حدیث۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَضانُ الْمُبارَك رَحْمت ومَغْفِرت اور جہنَّم سے آزادی کا مہینا ہے، لہٰذا اِس رَحْمتوں اور بَرَکتوں بھرے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عِیدِ سَعید کی خوشی مَنانے کا موقع فَراہَم کیا گیا ہے اور عیدُ الْفِطْر کے روز خوشی کا اِظہار مُستَحب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل ورَحْمت پر خوشی کرنے کی تَرغیب تو قراٰنِ کریم میں بھی موجود ہے۔ چُنانچِہ پارہ 11 سُوْرَۃُ یُوْنُس کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت اور اِسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

دل زندہ رہے گا

نبیوں کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، محبوبِ رَحْمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نِشان ہے: "جس نے عِیدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُالفِطْر اور شبِ عِیدُ الْاَضْحٰی) طلبِ ثواب کیلئے قِیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔" (ابنِ ماجہ ج۲ص۳۶۵ حدیث۱۷۸۲)

جنّت واجِب ہو جاتی ہے

ایک اور مَقام پر حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ذُوالْحِجّہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اِس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عِیدُ الْفِطْر کی رات، پانچویں شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات (یعنی شبِ بَراءَت)۔

(اَلتَّرْغِیب وَ التَّرْھِیب ج۲ ص۹۸ حدیث ۲)

مُعافی کا اعلانِ عام

حضرتِ سَیِّدُ نا عبدُ اللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی ایک رِوایت میں یہ بھی ہے: جب عیدُ الْفِطْر کی مُبارَک رات تشریف لاتی ہے تو اِسے ''لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ'' یعنی ''اِنعام کی رات'' کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صُبْح ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مَعْصُوم فِرِشتوں کو تمام شَہروں میں بھیجتا ہے، چُنانچِہ وہ فِرِشتے زمین پر تشریف لاکر سب گلیوں اور راہوں کے سِروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور اِس طرح نِدا دیتے ہیں: ''اے اُمَّتِ مُحمّد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اُس ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بَہُت زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گُناہ مُعاف فرمانے والا ہے۔'' پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں سے یُوں مُخاطِب ہوتا ہے: ''اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عِزّت وجلال کی قَسم! آج کے روز اِس (نمازِ عید کے) اِجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کروگے وہ پُورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اِس مُعاملے میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عِزّت کی قَسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں کی پَردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عِزّت وجلال کی قَسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مُجرِموں) کے ساتھ رُسوا نہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مَغْفِرت یافتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کردیا اور میں بھی تم سے راضی ہوگیا۔'' (اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب ج ۲ ص ۶۰ حدیث ۲۳)

کوئی سائل مایوس نہیں جاتا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! عِیدُ الْفِطْر کا دِن کس قَدَر اَہم ترین دن ہے، اِس دِن اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت نہایَت جوش پر ہوتی ہے، دربارِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے کوئی سائل مایُوس نہیں لوٹایا جاتا۔ ایک طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں رَحْمتوں اور بَخْشِشوں پر خوشیاں مَنا رہے ہوتے ہیں تو دُوسری طرف مُؤمنوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِتنی کرم نوازیاں دیکھ کر اِنسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہوجاتا ہے۔ چُنانچِہ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

شیطان کی بدحواسی!

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ (مُ۔نَبْ۔بِہ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جب بھی عید آتی ہے، شیطان چِلّا چِلّا کر روتا ہے۔ اِس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شَیاطین اُس کے گرد جَمع ہو کر پوچھتے ہیں: اے آقا! آپ کیوں غضب ناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آج کے دِن **اُمّتِ محمد** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بَخش دیا ہے، لہٰذا تم اِنہیں لَذّات اور نَفسانی خواہِشات میں مشغول کر دو۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص۳۰۸)

کیا شیطان کامیاب ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شیطان پر **عید** کا دِن نہایت گِراں گزرتا ہے لہٰذا وہ شیاطین کو حُکم صادِر کر دیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لَذّاتِ نَفسانی میں مشغُول کر دو! ایسا لگتا ہے، فی زمانہ شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب نظر آ رہا ہے۔ **عید** کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے کہ عِبادات وحَسَنات کی کثرت و بُہتات کر کے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ سے زیادہ شُکر ادا کیا جائے، مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اب اکثر مسلمان **عیدِ سعید** کا حقیقی مَقصد ہی بُھلا بیٹھے ہیں! **وَاحَسْرَتا!** اب تو **عید** منانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ بے ہُودہ نَقش و نِگار بلکہ **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جاندار کی تصویر والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں (بہارِ شریعت میں ہے کہ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۶۲۷)) **رَقص و سُرُود** (سُ۔رُوْ۔د) کی مَحفلیں گرم کی جاتی ہیں، گناہوں بھرے میلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فلموں ڈراموں کا اِہتمام کیا جاتا ہے اور جی کھول کر وَقت و دولت دونوں کو خِلافِ سُنّت و شریعت اَفعال میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! اب اِس مُبارک دن کو کس قَدر غَلط کاموں میں گُزارا جانے لگا ہے۔ **میرے اسلامی بھائیو!** اِن خلافِ شَرع باتوں کے سبب ہوسکتا ہے کہ یہ **عیدِ سعید** ناشکروں کے لئے "یومِ وَعید" بن جائے۔ **لِلّٰہ!** اپنے حال پر رَحم کیجئے! فیشن پرستی اور فُضول خَرچی سے باز آ جائیے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے

فُضُول خَرچوں کو قراٰنِ پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 15 سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور فُضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بڑا ناشکرا ہے۔

مکتبۃ المدینہ کی مَطبوعہ "تفسیرِ صِراطُ الْجِنان" جلد 5 صَفْحَہ 447 تا 448 پر اِن آیاتِ مبارک کے تَحت ہے: ﴿ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴾ **اور فُضول خرچی نہ کرو۔** یعنی اپنا مال ناجائز کام میں خَرچ نہ کرو۔ حضرتِ عبدُاللہ بن مَسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے "تَبذِیر" کے مُتعلّق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جہاں مال خَرچ کرنے کا حق ہے اس کی بجائے کہیں اور خَرچ کرنا **تَبذِیر** ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنا پورا مال حق یعنی اس کے مَصرَف میں خَرچ کر دے تو وہ فُضُول خرچی کرنے والا نہیں اور اگر کوئی ایک دِرْہَم بھی باطِل یعنی ناجائز کام میں خرچ کر دے تو وہ فُضُول خرچی کرنے والا ہے۔ (خازن ج ۳ ص ۱۷۲)

اِسراف کی گیارہ تعریفات

اِسْراف بلاشبہ مَمنوع اور ناجائز ہے اور عُلَماءِ کرام نے اس کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں، ان میں سے **11 تعریفات** درج ذیل ہیں: ﴿۱﴾ غیرِ حَق میں صَرف کرنا ﴿۲﴾ **اللہ** تعالٰی کے حُکم کی حد سے بڑھنا ﴿۳﴾ ایسی بات میں خرچ کرنا جو شرعِ مُطَہَّر یا مُرَوَّت کے خلاف ہو، اوّل (یعنی خلافِ شریعت خرچ کرنا) حرام ہے اور ثانی (یعنی خلافِ مُرَوَّت خَرچ کرنا) مکروہِ تنزیہی۔ ﴿۴﴾ طاعتِ الٰہی کے غیر میں صَرف کرنا ﴿۵﴾ شَرعی حاجَت سے زیادہ استِعمال کرنا ﴿۶﴾ غیر طاعت میں یا بلا حاجت خَرچ کرنا ﴿۷﴾ دینے میں حق کی حد سے کمی یا زیادتی کرنا ﴿۸﴾ ذلیل غرض میں کثیر مال خَرچ کر دینا ﴿۹﴾ حرام میں سے کچھ یا حلال کو اِعْتِدال سے زیادہ کھانا ﴿۱۰﴾ لائق و پسندیدہ بات میں لائق مِقدار سے زیادہ صَرف کر دینا ﴿۱۱﴾ بے فائدہ خَرچ کرنا۔

اِسراف کی واضح ترتعریف: غیرحق میں مال خرچ کرنا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ان تعریفات کو ذِکر کرنے اور ان کی تحقیق و تفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ہمارے کلام کا ناظِر (یعنی نظر کرنے والا) خیال کرسکتا ہے کہ ان تمام تعریفات میں سب سے جامع و مانِع وواضح تر تعریف اوّل ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ اُس عبد اللہ کی تعریف ہے جسے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِلْم کی گٹھڑی فرماتے اور جو خُلَفائے اَربعہ رضی اللہ تعالٰی عنھم کے بعد تمام جہان سے عِلْم میں زائد ہے اور ابوحنیفہ جیسے امامُ الْاَئمّہ کا مُورِثِ عِلْم ہے رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْہُ وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱(ب) ص۹۳۷)

تبذیر اور اِسراف میں فرق

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ''تبذیر'' اور ''اِسراف'' میں فَرق سے مُتعلّق جو کلام ذِکر فرمایا اس کا خُلاصہ یہ ہے کہ **تبذیر** کے بارے میں عُلَماءِ کرام کے دو قول ہیں: **(1)**...... تبذیر اور اِسراف دونوں کے معنٰی ''ناحق صَرف کرنا'' ہیں۔ یہی صحیح ہے کہ یہی قول حضرتِ **عبد اللّٰہ** بن مسعود اور حضرتِ **عبد اللّٰہ** بن عبّاس اور عام صَحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنھم کا ہے۔ **(2)**...... تبذیر اور اِسراف میں فرق ہے، تبذیر خاص گناہوں میں مال برباد کرنے کا نام ہے۔ اس صورت میں اِسراف تبذیر سے عام ہوگا کہ ناحق صَرف کرنا عَبَث میں صَرف کرنے کو بھی شامل ہے اور عَبَث مُطْلَقاً گناہ نہیں تو چونکہ اِسراف ناجائز ہے اس لئے یہ خَرچ کرنا مَعصِیت ہوگا مگر جس میں خَرچ کیا وہ خود معصیت نہ تھا۔ اور عبارت '' **لَا تُعْطِ فِی الْمَعَاصِیْ** '' (اس کی نافرمانی میں مت دے) کا ظاہر یہی ہے کہ وہ کام خود ہی معصیت ہو۔ خُلاصہ یہ ہے کہ تبذیر کے مقصود اور حکم دونوں معصیت ہیں اور اِسراف کو صِرف حکم میں معصیت لازِم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱(ب) ص۹۳۷ تا ۹۳۹ ملخصاً)

انسان وحیوان کا فرق

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِنسان اور حیوان میں جو مَابِہِ الْاِمْتِیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عَقْل وتدبیر، دُوربینی اور دُور اَندیشی

ہے، عُموماً حَیوان کو ''کل'' کی فِکْر نہیں ہوتی اور عام طور پر اُس کی کوئی حَرَکت کِسی حِکمت کے ماتحت نہیں ہوتی، بَرخلاف انسان کے اور مسلمان کو تو نہ صِرف ''دُنیوی کل'' کی بلکہ اِس دُنیوی کل کے بعد آنے والی ''اُخْروی (اُخ۔رَ۔وی) کل'' کی بھی فِکْر ہوتی ہے۔ یقیناً سمجھدار انسان وُہی ہے بلکہ حقیقۃً انسان ہی وہ ہے جو ''اُخروی کل'' یعنی آخرت کی بھی فِکْر کرے، حِکْمتِ عملی سے کام لے اور اس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے باقی آخرت کیلئے کوئی اِنتِظام کرلے۔ آہ! اب تو اکثر لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خُوب غَفْلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔

کیا کہوں اَحباب کیا کارِ نُمایاں کر گئے!

میٹرک کیا، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مَر گئے!!

زِندگی کا مقصد کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! زندگی کا مَقْصد صِرف بڑی بڑی ڈِگریاں حاصِل کرنا، کھانا پینا، اور مَزے اُڑانا نہیں ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آخر ہمیں زندگی کیوں مَرحَمت فرمائی؟ آیئے! قُرانِ پاک کی خدمت میں عَرض کریں کہ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی سچّی کِتاب! تُو ہی ہماری رَہنُمائی فرما کہ ہمارے جینے اور مَرنے کا مقصد کیا ہے؟ قُرانِ عظیم سے جواب مِل رہا ہے:

خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: مَوت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو (دُنیاوی زندگی میں) تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (پ ۲۹، الملک: ۲)

(یعنی اِس موت و زندگی کو اِس لئے پیدا کیا گیا تا کہ آزمایا جائے کہ) اس دنیا کی زندگی میں کون زیادہ مُطیع (فرماں بردار) و مُخْلِص ہے۔ (خزائن العرفان ص ۱۰۴۰)

گھر ہی پر وِلادت ہوگئی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کی کوشش کے ضِمْن میں عید کی حسین ساعتیں عاشِقانِ رسول کے ساتھ

مَدَنی قافِلے میں گزاریئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** عرض کرتا ہوں: جہلم (صوبۂ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم و پیش 6 ماہ بعد گھر میں ''اُمید'' کے آثار ظاہِر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا کیس پیچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کمی ہے، ہوسکتا ہے آپریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وَقت **ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بننے کی نیّت کرلی، اور چند روز کے بعد **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے ایسا کرم ہوگیا کہ نہ اَسپتال جانے کی نَوبت آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو دِکھانا پڑا، گھر ہی میں **مَدَنی مُنّے** کی وِلادت ہوگئی۔

گھر میں ''اُمّید'' ہو، اس کی تمہید ہو جلد ہی چل پڑیں، قافلے میں چلو
زَچّہ کی خیر ہو، بچّہ بالخیر ہو اُٹھیے ہمّت کریں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حِفاظتِ حمل کے 2 رُوحانی علاج

﴿۱﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ **11** بار کسی رِکابی (یا کاغذ) پر لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو دُودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مُفید ہے، چاہیں تو ایک ہی دن پِلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے ﴿۲﴾ **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 111** بار کسی کاغذ پر لکھ کر **حامِلہ** کے پیٹ پر باندھ دیجئے اور وِلادت کے وَقت تک باندھے رہئے۔ (ضَرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں حَرَج نہیں) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** بھی محفوظ رہے گا اور بچّہ بھی صحّت مند پیدا ہوگا۔

عید یا وعید!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لائقِ عذاب کاموں کا اِرتِکاب کر کے ''یومِ عید'' کو اپنے لئے ''یومِ وَعید'' نہ بنایئے۔ اور یاد رکھئے!

لَیْسَ الْعِیدُ لِمَنْ لَّبِسَ الْجَدِیْد　　اِنَّمَاالْعِیدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِیْد

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے، عید تو اُس کی ہے جو عذابِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ڈر گیا)

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی بھی تو عید مناتے رہے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل گویا لوگ صِرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عُمدہ کھانے تناوُل کرنے کو ہی **مَعَاذَاللہ عید** سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین بھی تو آخر **عید** مناتے رہے ہیں، مگر اِن کے **عید** منانے کا انداز ہی نِرالا رہا ہے، وہ دُنیا کی لذّتوں سے کوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نَفْس کی مُخالَفت کرتے رہے ہیں۔ چُنانچِہ

عید کا انوکھا کھانا

حضرتِ سَیِّدُنا **ذُوالنُّون** مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے **دس برس** تک کوئی لذیذ کھانا تناوُل نہ فرمایا، نَفْس چاہتا رہا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نَفْس کی مُخالَفت فرماتے رہے، ایک بار **عید مبارک** کی مُقَدَّس رات کو دِل نے مشورہ دیا کہ کل اگر **عیدِ سعید** کے روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حَرَج ہے؟ اِس مشورے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بھی دِل کو آزمائش میں مُبتَلا کرنے کی غَرَض سے فرمایا: ''میں اوّلاً دو **رَکْعَت نَفْل** میں پُورا قُراٰنِ پاک خَتْم کروں گا، اے میرے دِل! تُو اگر اِس بات میں میرا ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مل جائے گا۔'' لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے دو رَکْعَت ادا کی اور اُن میں پورا قراٰنِ کریم خَتْم کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دِل نے اِس اَمر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رَکْعَتیں دِل جَمْعی کے ساتھ ادا کرلی گئیں) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **عید** کے دِن **لذیذ کھانا** منگوایا، نوالہ اُٹھا کر مُنہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہوکر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اِس کی وجہ پُوچھی تو فرمایا: جِس وَقت میں نوالہ مُنہ کے قریب لایا تو میرے نَفْس نے کہا: دیکھا! میں آخر اپنی دس سال پُرانی خواہِش پوری کرنے میں کامیاب ہوگیا نا! میں نے اُسی وَقت کہا

کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا اِرادہ ترک کر دیا۔ اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طَباق اُٹھائے حاضِر ہوا اور عَرض کی: یہ کھانا میں نے رات اپنے لئے تیّار کیا تھا، رات جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، خواب میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی سعادت حاصِل ہوئی، میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اگر تُو کل قِیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذُوالنُّون (رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ کہ ''حضرتِ **مُحمّد بن عبدُ اللہ بن عبدُ الْمُطَّلِب** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **فرماتے ہیں کہ دَم بھر کیلئے نَفْس کے ساتھ صُلْح کرلو اور چند نوالے اِس لذیذ کھانے سے کھالو۔**'' حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی یہ سُن کر جُھوم اُٹھے اور کہنے لگے: ''میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں'' اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکرۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۱۱۷) **اللہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ربّ ہے مُعطِی یہ ہیں قاسم رِزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پِلاتے یہ ہیں (حدائقِ بخشش ص ۴۸۲، ۴۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روح کو بھی سجایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ عید کے دِن غُسل کرنا، نئے یا دُھلے ہوئے عمدہ کپڑے پہننا اور عِطر لگانا مُستَحَب ہے، یہ مُستَحَبّات ہمارے ظاہِری بدن کی صفائی اور زینت سے متعلِّق ہیں۔ لیکن ہمارے اِن صاف، اُجلے اور نئے کپڑوں اور نہائے ہوئے اور خُوشبو ملے ہوئے جسم کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی

مَحبّت واِطاعت اور اُمّت کے غمخوار، دو جہاں کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اُلفت وسُنّت سے خوب سجی ہوئی ہونی چاہیئے۔

نَجاست پر چاندی کا وَرق!

ذرا سوچئے تو سہی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہِ رَمَضان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں گُزرا ہو، بجائے عِبادات کے ساری ساری راتیں، فلم بینیوں، گانے باجوں اورآوارہ گردیوں میں گُزری ہوں، اپنے جِسْم ورُوح کو دِن رات گُناہوں میں مُلَوَّث رکھا ہو اور آج **عید** کے دِن اِنگلش فیشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو اسے یُوں سمجھئے کہ گویا ایک نَجاست تھی جس پر چاندی کا وَرَق چسپاں کر کے اُس کی نُمائش کر دی گئی۔

عید کس کے لئے ہے؟

سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحبَّت سے سرشار دیوانو! سچّی بات تو یِہی ہے کہ عِید اُن خوش بَخت مسلمانوں کا حصّہ ہے جنہوں نے ماہِ مُحْتَرم، رَمَضانُ المُبارک کو روزوں، نَمازوں اور دیگر عِبادتوں میں گُزارا۔ تو یہ **عید** اُن کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مزدُوری مِلنے کا دِن ہے۔ **ہمیں تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ آہ! ماہِ محترم کا ہم حق ادا ہی نہ کر سکے۔**

سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عید!

حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ الْمُصطفٰی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **عید** کے دِن چند حضرات مکانِ عالی شان پر حاضِر ہوئے تو کیا دیکھا کہ **امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ دروازہ بند کرکے زاروقِطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر عَرض کی: **یاامیرَ الْمُؤمِنین** رضی اللہ تعالٰی عنہ! آج تو **عید** ہے جو کہ خوشی مَنانے کا دِن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا: **''ھٰذَا یَوْمُ الْعِیْدِ وَھٰذَا یَوْمُ الْوَعِیْد''** یعنی یہ عِید کا دِن بھی ہے اور وَعِید کا دِن بھی۔ جس کے نَماز و روزے مَقبول ہو گئے بِلاشُبہ اُس کے لئے آج عِید کا دِن ہے، لیکن جس کے نَماز و روزے رَدکرکے اُس کے مُنہ پر ماردیئے گئے اُس کیلئے تو آج **وَعِید** کا دِن ہے

(مزید انکسار اُفرمایا:) اور میں تو اِس خوف سے رورہا ہوں کہ آہ! ''اَنَا لَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ اَمْ مِنَ الْمَطْرُوْدِیْنَ''

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مَقبول ہُوا ہُوں یا رَد کردیا گیا ہوں۔ (نورانی تقریریں ص ۱۸٤)

رَعید کے دن عُمَر یہ رو رو کر

بولے نیکوں کی رَعید ہوتی ہے (وسائلِ بخشش ص۷۰۷)

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہماری خوش فہمی!

اللہُ اکبر! (عَزَّوَجَلَّ) مَحبّت والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمایئے! وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ جن کو مالِکِ جنّت، تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جنّت کی بِشارت عِنایت فرمادی تھی۔ اُن کے خوف وخَشیّت کا تو یہ عالَم ہو اور ہم جیسے نِکَمّے اور باتُونی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے ''ن'' کے نُقطے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہیں! اِس رِقّت انگیز حِکایت سے اُن لوگوں کو خُصوصاً دَرسِ عِبرت حاصِل کرنا چاہئے جو اپنی عِبادات پر ناز کرتے ہوئے پُھولے نہیں سماتے اور بِلا مَصلحتِ شَرعی اپنے نیک اعمال مَثَلاً نَماز، روزہ، حج، مَساجِد کی خدمت، خَلقِ خُدا کی مدد اور سماجی فلاح و بَہبود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اِعلان کرتے پِھرتے، ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اخبارات ورَسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گُریز نہیں کرتے۔ آہ! اِن کا ذِہن کِس طرح بنایا جائے! اِن کو اخلاصِ نیّت کی سوچ کس طرح فَراہم کی جائے! اِنہیں کس طرح باور کرایا جائے کہ اپنی نیکیوں کا اِعلان کرنے میں رِیا کاری کی آفت میں پڑنے کا شدید خدشہ ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ توبہ! توبہ! اپنے اعمال کی نُمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذَرِیعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیا کاری کی تباہ کاری، ''مَیں مَیں'' کی مُصیبت اور اَنانِیّت کی

آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہزادے کی عید!

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دِن اپنے **شہزادے** کو پُرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عَرض کی: **پیارے ابّا جان!** کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: **میرے لال!** مجھے اَندیشہ ہے کہ آج عید کے دِن جب لڑکے تمہیں اِس پُرانی قمیص میں دیکھیں تو کہیں تمہارا دِل نہ ٹوٹ جائے! بیٹے نے جواباً عَرض کیا: دِل تو اُس کا ٹُوٹے جو رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو، مجھے اُمِّید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رِضامندی کے طُفیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی مجھ سے راضی ہوجائے گا۔ یہ سُن کر حضرتِ **عُمَر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعا فرمائی۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۳۰۸ مُلَخَّصاً) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہزادیوں کی عید!

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعَزِیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عید سے ایک دِن قَبْل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **شہزادیاں** حاضِر ہوئیں اور بولیں: ''**ابّو جان!** عید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟'' فرمایا: ''یِہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، اِنہیں دھولو، کل پہن لینا!'' ''نہیں! **ابّو جان!** ہمیں نئے کپڑے بنوادیجئے'' بچّیوں نے ضِد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میری بچّیو! عید کا دِن **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے، اُس کا شُکر بجالانے کا دِن ہے، نئے کپڑے پہننا ضَروری تو نہیں!'' ''**ابّو جان!** آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سَہیلیاں ہمیں طَعنے دیں گی کہ تم امیرُ الْمُؤمنین کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وُہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!'' یہ کہتے ہوئے بچّیوں کی آنکھوں میں **آنسو** بھر آئے۔ بچّیوں کی باتیں سُن کر **امیرُ الْمُؤمِنین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دِل بھی پَسیج گیا۔ **خازِن** (وزیرِ مالیات) کو بُلا کر

فرمایا: ''مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو۔'' **خازِن** نے عَرض کی: ''**حُضُور!** کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟'' فرمایا: ''**جَزَاکَ الله!** بے شک! تم نے صحیح اور عُمدہ بات کہی۔'' **خازِن چلا گیا۔** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچّیوں سے فرمایا: ''پیاری بیٹیو! **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا پر اپنی خواہِشات قُربان کردو۔'' (مُعْدَنِ اَخلاق حصہ اوّل ص۲۵۷ تا ۲۵۸ بتغیرِ قلیل) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مدینہ ۱ والدِ مرحوم پر کرم

اِحتیاطوں بھرا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے، مَدَنی قافلے کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! **نشتر بستی** (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے اپنے والدِ مرحوم کوخواب میں اِنتہائی کمزوری کی حالت میں بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نَہ) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ انہیں تشویش ہوئی۔ انہوں نے **ایصالِ ثواب** کی نیّت سے ہر ماہ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کرلی اور سفر شُروع بھی کردیا۔ تیسرے ماہ مَدَنی قافلے سے واپَسی کے بعد جب گھر پر سوئے تو انہوں نے خواب میں یہ دِلکش منظر دیکھا کہ والدِ مرحوم سَبز سَبز لباس زیبِ تن کئے بیٹھے مُسکرا رہے ہیں اور ان پر بارِش کی ہلکی پُھلکی پُھوار برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی اَھَمِّیَّت ان پر خوب اُجاگر ہوئی اور انہوں نے پکّی نیّت کرلی کہ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **ہر ماہ تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔**

قافِلے میں ذرا مانگو آکر دُعا پاؤ گے نعمتیں، قافلے میں چلو
خوب ہوگا ثواب، اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
جو کہ مفقود ہو وہ بھی موجود ہو اِنْ شاءَ اللہ چلیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص۶۷۷،۶۷۲،۶۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

حضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی عید

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لئے مُوجِبِ صد دَرْسِ عبرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حُضُور سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی شان بے حد اَرفع و اعلیٰ ہے، اِس کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں! سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

خَلْق گوید کہ فردا روزِ عید اَسْت　　　خُوشی دَر رُوحِ ہر مؤمن پدید اَسْت

دَراں روزے کہ با ایماں بَمیرم　　　مِرا دَر مُلک خُود آں روزِ عید اَسْت

یعنی ''لوگ کہہ رہے ہیں، ''کل عید ہے! کل عید ہے!'' اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں تو جس دِن اِس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو وُہی دِن عید ہوگا''

سُبْحٰنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) سُبْحٰنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) کیا شانِ تقوٰی ہے! اتنی بڑی شان کہ اَولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے سَردار! اور اِس قَدَر تواضُع و اِنکسار!! اِس میں ہمارے لئے بھی دَرْسِ عبرت ہے اور ہمیں سمجھایا جارہا ہے کہ خبردار! ایمان کے مُعامَلے میں غَفلت نہ کرنا، ہر وَقت ایمان کی حِفاظت کی فِکر میں لگے رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غَفلت اور مَعصیت کے سَبَب ایمان کی دَولت تمہارے ہاتھ سے نِکل جائے۔

رضاؔ کا خاتمہ بِالْخیر ہوگا

اگر رَحمت تِری شامل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش ص ۲۶۳)

ایک ولی کی عید

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ نَجیبُ الدّین مُتَوَکِّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ، حضرتِ سیِّدُنا شیخ بابا فریدُ الدّین گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے بھائی اور خلیفہ ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا لقب مُتَوَکِّل ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ 70 برس شہر میں رہے اور کوئی ظاہِری ذَرِیعۂ مَعاش نہ ہونے کے باوُجود اَہل وعِیال نِہایت اطمینان سے زندگی بسر کرتے رہے۔ ایک بار عید کے دِن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے گھر میں بہت سے مہمان

جَمع ہو گئے، گھر میں خُورد و نوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بالا خانے پر جا کر **یادِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ میں مَشْغول ہو گئے اور دِل ہی دل میں یہ کہہ رہے تھے: ''آج عید کا دِن ہے اور میرے گھر **مہمان** آئے ہوئے ہیں۔'' اچانک ایک شخص چھت پر ظاہر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا: **اے نجیبُ الدّین! تمہارے تَوَکُّل** کی دُھوم مَلاءِ اَعلٰی (یعنی فرشتوں) میں مَچی ہوئی ہے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایسے خیال (یعنی کھانا طَلَبی) میں مَشْغول ہو! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''حق تعالٰی عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ میں اپنی ذات کے لئے نہیں صِرف اپنے مہمانوں کے باعِث اِس طرف مُتَوَجِّہ ہو گیا تھا۔'' حضرتِ سیِّدُنا نَجیبُ الدّین **مُتَوَکِّل** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ صاحبِ کرامت ہونے کے باوُجُود اِنتہائی مُنکَسِرُ **الْمِزاج** تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی اِنکساری کا یہ عالَم تھا کہ ایک روز ایک **فقیر** بَہُت دُور سے مُلاقات کیلئے آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے پُوچھا کہ کیا نَجیبُ الدّین **مُتَوَکِّل** (یعنی تَوَکُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو اِنکساراً فرمایا کہ بھائی! میں تو نَجیبُ الدّین **مُتَأَکِّل** (یعنی بَہُت زیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اَخبارُ الاخیار ص۶۰ مُلَخَّصاً) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کرامت کا ایک شعبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس **حِکایت** سے معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب چاہتا ہے اپنے دوستوں کی ضَروریات کا غیب سے اِنتِظام فرما دیتا ہے۔ بَوَقْتِ ضَرورت کھانا، پانی وغیرہ ضَروریاتِ زندگی کا اچانک حاضِر ہو جانا بُزُرگوں سے **کرامت** کے طور پر وُقوع میں آتا ہے۔ چُنانچِہ ''شَرحِ عقائدِ نَسَفِیّہ'' میں جہاں کرامت کی چند اَقسام کا بیان ہے وَہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ضَرورت کے وَقْت کھانے پانی کا حاضِر ہو جانا بھی کرامت ہی کا ایک شُعبہ ہے۔ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کے خُداداد تَصَرُّفات وکرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مَقبُولانِ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہوتے ہیں کہ اُن کی زَبانِ پاک سے نِکلی ہوئی بات اور دِل میں پیدا ہونے والی خواہِشات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اپنی رَحمت سے پُوری فرما دیتا ہے۔

ایک سخی کی عید

سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بِن عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بَیان کرتے ہیں کہ عِیدُ الْفِطْر کی شب دروازے پر دَستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے پوچھا: کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا: ''کل عِید ہے لیکن خَرچ کیلئے کُچھ نہیں، اگر آپ کچھ عنایت فرمادیں تو عزّت کے ساتھ ہم عید کا دِن گُزار لیں گے۔'' میں نے اپنی بیوی سے کہا: ہمارا فُلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عِید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس دِرْہَم ہم نے عید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں اس کو پیش کر دیں ہمیں اللہ تعالٰی اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا: بَہُت اچھّا۔ چُنانچِہ میں نے وہ سب دِرہم اپنے ہمسائے کے حوالے کر دیئے، وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جونہی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رو رو کر کہنے لگا: میں آپ کے والِد کا بھاگا ہوا غُلام ہوں، مجھے اپنی حَرَکت پر بَہُت نَدامت لاحق ہوئی تو حاضِر ہو گیا ہوں، یہ پچّیس دِینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دِینار لے لئے اور غُلام کو آزاد کر دیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھو! اُس نے ہمیں دِرْہَم کے بدلے دِینار عطا فرمائے (پہلے دِرْہَم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے)! **اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان بھی کتنی نِرالی ہے کہ اُس نے پچیس دِرْہَم (چاندی کے سکّے) دینے والے کو آن کی آن میں پچّیس دِینار (سونے کے سکّے) عطا فرمادیئے۔ اور بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کا اِیثار بھی خُوب تھا کہ وہ اپنی تمام تر آسائشیں دُوسرے مسلمانوں کی خاطِر قُربان کر دیتے تھے۔

قوّتِ سماعت بحال ہوگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عَظمتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑھانے ، سینے میں شَمعِ اُلفتِ مُصطَفٰے جلانے اور عیدِ سَعید کی حقیقی خوشیاں پانے کیلئے ہو سکے تو چاند رات کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کیجئے ۔ مَدَنی قافلے کی برکتیں تو دیکھئے! بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے ، کوئٹہ میں ہونے والے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ایک بہرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کی ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ سفر ہی ان کی قوّتِ سَماعت بحال ہوگئی اور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے ۔

کان بہرے ہیں گر ، رکھو رب پر نظر ہوگا لُطفِ خدا ، قافلے میں چلو
دُنیوی آفتیں ، اُخروی شامتیں دور ہوں گی ذرا ، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدقۂ فطر

اللہ تبارَک وَتعالٰی پارہ 30 سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کی آیت نمبر 14 تا 15 میں ارشاد فرماتا ہے :

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ(۱۴) وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ(۱۵)

ترجَمۂ کنزالایمان : بے شک مُراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی ۔

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی ” خزائنُ العِرفان “ میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں : اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ ” تَزَکّٰی “ سے صَدَقۂ فِطر دینا اور رب کا نام

لینے سے عید گاہ کے راستے میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مُراد ہے۔ (خزائن العرفان ص۱۰۹۹)

صدقۂ فطر واجب ہے

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شَخص کو حُکم دیا کہ جا کر مَکَّۂ مُعَظَّمہ کے گلی کُوچوں میں اِعلان کر دو، ''صَدَ قَۂ فِطْر واجِب ہے۔'' (تِرمذی ج۲ ص۱۵۱ حدیث۶۷۴)

صدقۂ فطر لغو باتوں کا کفّارہ ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اِبنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: مَدَنی سرکار، غریبوں کے غمخوار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَدَقَۂ فِطْر مقرَّر فرمایا تاکہ فُضُول اور بے ہُودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) ہو جائے۔ نیز مساکین کی خُورِش (یعنی خوراک) بھی ہو جائے۔ (ابوداوٗد ج۲ ص۱۵۸ حدیث۱۶۰۹)

روزہ معلّق رہتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جب تک صَدَقَۂ فِطْر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان مُعلَّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۳۹۵ حدیث۳۷۵۴)

''عید کی خوشیاں مبارک'' کے سولہ حُروف کی نسبت سے فطرے کے 16 مدنی پھول

﴿۱﴾ صَدَقَۂ فِطْر ان تمام مُسلمان مَرد و عورت پر واجِب ہے جو ''صاحِبِ نِصاب'' ہوں اور اُن کا نِصاب ''حاجاتِ اَصلِیَّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی مَثَلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان وغیرہ)'' سے فارِغ ہو۔ (ماخوذ از عالمگیری ج۱ ص۱۹۱)

﴿۲﴾ جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی کی رقم یا اتنی مالیَّت

کا مالِ تجارت ہو (اور یہ سب حاجاتِ اَصْلِیَّہ سے فارِغ ہوں) یا اتنی مالیّت کا حاجتِ اَصْلِیَّہ کے علاوہ سامان ہو اُس کو **صاحِبِ نِصاب** کہا جاتا ہے۔[1]

﴿۳﴾ **صَدَقَۂِ فِطْر** واجِب ہونے کیلئے ''عاقِل و بالِغ'' ہونا شَرط نہیں۔ بلکہ بچّہ یا **مَجْنُون** (یعنی پاگل) بھی اگر صاحِبِ **نِصاب** ہو تو اُس کے مال میں سے اُن کا وَلی (یعنی سرپَرَسْت) ادا کرے۔ (ردالمحتار ج۳ ص ۳٦۵) ''**صَدَقَۂِ فِطْر**'' کے لئے مِقدارِ نصاب تو وُہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے جیسا کہ مذکور ہوا لیکن فرق یہ ہے کہ **صَدَقَۂِ فِطْر** کے لئے مال کے نامی (یعنی اس میں بڑھنے کی صَلاحیّت) ہونے اور سال گزرنے کی شَرط نہیں۔ اسی طرح جو چیزیں ضَرورت سے زیادہ ہیں (مَثَلاً عُمُومی ضَرورت سے زیادہ کپڑے، بے سلے جوڑے، گھریلو زینت کی اَشیا وغیرہا) اور ان کی قیمت نِصاب کو پہنچتی ہو تو ان اَشیا کی وجہ سے **صَدَقَۂِ فِطْر** واجب ہے۔ (وقار الفتاوٰی ج۲ ص۳۸٦ مُلَخّصاً)

﴿٤﴾ **مالِکِ** نِصاب **مَرد** پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے اور اگر کوئی **مَجْنُون** (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی **صَدَقَۂِ فِطْر** واجِب ہے، ہاں اگر وہ بچّہ یا **مَجْنُون** خود صاحِبِ نِصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فِطْرہ ادا کردے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۹۲ مُلَخّصاً)

﴿۵﴾ **مَرد** صاحِبِ نِصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رِشتے داروں کا **فِطْرہ** واجِب نہیں۔ (ایضاً ص۱۹۳ مُلَخّصاً)

﴿٦﴾ **والِد** نہ ہو تو دادا جان والد صاحِب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ **صَدَقَۂِ فِطْر** دینا واجِب ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۳٦۸)

﴿۷﴾ **ماں** پر اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے **صَدَقَۂِ فِطْر** دینا واجِب نہیں۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ۳ ص ۳٦۸)

﴿۸﴾ **باپ** پر اپنی عاقِل بالِغ اولاد کا **فِطْرہ** واجِب نہیں۔ (دُرِّمُختار مع رَدِّالْمُحتار ج۳ ص ۳۷۰)

[1] صاحِبِ نِصاب، غَنی، فقیر، حاجاتِ اَصْلِیَّہ وغیرہ اِصطِلاحات کی تفصیلی معلومات فِقہِ حَنَفی کی مشہور کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل حصّہ پنجم میں مُلاحَظہ فرمائیے۔

﴿۹﴾ **کسی** صحیح شَرْعی مجبوری کے تَحْت روزے نہ رکھ سکا یا مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر مجبوری کے رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی **صاحِبِ نِصاب** ہونے کی صُورت میں **صَدَقۂ فِطْر** واجِب ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۶۷)

﴿۱۰﴾ **بیوی یا بالِغ** اولاد جِن کا نَفَقہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خَرچ) جس شَخْص کے ذِمّے ہے، وہ اگر اِن کی اجازت کے بغیر ہی اِن کا **فِطْرہ** ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا۔ ہاں اگر نَفَقہ اُس کے ذِمّے نہیں ہے مَثَلاً بالِغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بَسالیا اور اپنا گُزارہ خود ہی کر لیتا ہے تو اب اپنے نان نَفَقے (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذِمّے دار ہو گیا ہے۔ لہٰذا ایسی اولاد کی طرف سے بغیر اجازت **فِطْرہ** دے دیا تو ادا نہ ہو گا۔

﴿۱۱﴾ **بیوی** نے بِغیر حُکْمِ شوہر اگر شوہر کا **فِطْرہ** ادا کر دیا تو ادا نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۹۳۸ مُلَخَّصاً)

﴿۱۲﴾ **عِیدُ الْفِطْر** کی صُبْحِ صادِق طُلوع ہوتے وَقْت جو **صاحِبِ نِصاب** تھا اُسی پر **صَدَقۂ فِطْر** واجِب ہے، اگر صُبْحِ صادِق کے بعد **صاحِبِ نِصاب** ہوا تو اب واجِب نہیں۔ (ماخوذ از عالمگیری ج۱ ص۱۹۲)

﴿۱۳﴾ **صَدَقۂ فِطْر** ادا کرنے کا اَفضل وَقْت تو یہی ہے کہ عید کو صُبْحِ صادِق کے بعد **عید** کی نَماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے، اگر چاندرات یا **رَمَضانُ الْمُبارَك** کے کسی بھی دِن بلکہ رَمَضان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی **فِطْرہ** ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بِالکل جائز ہے۔ (اَیضاً)

﴿۱۴﴾ **اگر** عید کا دِن گُزر گیا اور **فِطْرہ** ادا نہ کیا تھا تب بھی **فِطْرہ** ساقِط نہ ہوا، بلکہ عُمْر بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے۔ (اَیضاً)

﴿۱۵﴾ **صَدَقۂ فِطْر** کے مَصارِف وُہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جِن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اُنہیں **فِطْرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو **فِطْرہ** بھی نہیں دے سکتے۔ (اَیضاً ص ۱۹۴ مُلَخَّصاً)

﴿۱۶﴾ **ساداتِ کِرام** کو **صَدَقۂ فِطْر** نہیں دے سکتے۔ کیوں کہ یہ بنی ہاشم سے ہیں۔ **بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 931** پر ہے: بنی ہاشم کو زکاۃ (فطرہ) نہیں دے سکتے۔ نہ غیر انہیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔ بنی ہاشم سے

مُراد حضرتِ علی و جعفر و عقیل اور حضرتِ عبّاس و حارِث بن عبدُ المُطّلِب کی اَولادیں ہیں۔

صَدَقۂ فِطر کی مِقدار

گیہوں یا اس کا آٹا یا سَتّو آدھا صاع (یعنی دو کلو میں 80 گرام کم) (یا ان کی قیمت)، کھجور یا مُنَقّٰی یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع (یعنی چار کلو میں 160 گرام کم) (یا ان کی قیمت) یہ ایک صَدَقۂ فِطر کی مِقدار ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۱، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۷۲) ''بہارِ شریعت'' میں ہے: اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ: صاع کا وزن تین سو اکاوَن (۳۵۱) روپے بھر ہے اور نِصف صاع ایک سو پچھتّر (۱۷۵) روپے اَٹھنّی بھر اوپر۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۳۹)

ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فِطرہ ادا کرنا چاہے، مَثَلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلّہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہو گا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کی ہو، یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جَو کی ہو۔ (اَیضاً)

قبر میں ایک ہزار اَنوار داخِل ہوں

مَنقول ہے کہ جو شخص عید کے دِن تین سو مرتبہ ''سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھے اور فوت شُدہ مسلمانوں کی اَرواح کو اِس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قَبر میں ایک ہزار اَنوار داخِل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مَرے گا، اللہ تعالٰی اُس کی قَبر میں بھی ایک ہزار اَنوار داخِل فرمائے گا۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۳۰۸)

نمازِ عید سے قبل کی ایک سنّت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عِیدَین (یعنی عیدُ الفِطر اور بَقَر عید دونوں) میں سُنّت ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم عِیدُ الْفِطْر کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور

عِیدُ الْاَضْحٰی کے روز اُس وَقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہوجاتے۔ (ترمذی ج۲ ص ۷۰ حدیث ۵۴۲) اور ''بُخاری'' کی رِوایت حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ عِیدُ الْفِطْر کے دِن (نَمازِ عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند **کھجوریں** نہ تناوُل فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (بُخاری ج ۱ ص ۳۲۸ حدیث ۹۵۳) حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِیْد کو (نَمازِ عِیْد کیلئے) ایک راستے سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۶۹ حدیث ۵۴۱)

نَمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: ''میں نیّت کرتا ہوں دو رَکعت نَماز عِیدُ الْفِطْر (یا عیدُ الْاَضْحٰی) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسِطے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے، پیچھے اِس امام کے'' پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر حَسْبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے، پھر ہاتھ کانوں تک اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی **پہلی تکبیر** کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد **دوسری** اور **تیسری تکبیر** میں لٹکایئے اور **چوتھی** میں ہاتھ باندھ لیجئے، اس کو یوں یاد رکھئے کہ **جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔** پھر امام **تَعَوُّذ** اور **تَسْمِیہ** آہِستہ پڑھ کر اَلْحَمْدُ شریف اور سُورۃ جَہْر (یعنی بُلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکعت میں پہلے اَلْحَمْدُ شریف اور سُورۃ جَہْر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے

اور قاعِدے کے مُطابِق نَماز مکمّل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رَہنا ہے۔ (ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۸۱ دُرِّمُختار ج۳ ص ٦١ وغیرہ)

عید کی اَدھوری جماعت ملی تو۔۔۔؟

پہلی رَکْعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) **تین تکبیریں** کہہ لے اگرچہ امام نے قِراءَت شُروع کردی ہو اور **تین** ہی کہے اگرچِہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اَللہُ اَکْبَر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو باقی ساقِط ہوگئیں (یعنی بَقِیّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکْعت میں شامل ہوا تو پہلی رَکْعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فَوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔ دوسری رَکْعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پاجائے فَبِھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکْعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۸۲، دُرِّمُختار ج۳ ص ٦٤، عالمگیری ج۱ ص ۱۵۱)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نَمازِ عید پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بِغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رَکْعت

چاشت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۶۷)

عید کے خُطبے کے اَحکام

نَماز کے بعد امام دو خُطبے پڑھے اور خُطبۂ جُمُعہ میں جو چیزیں سُنَّت ہیں اس میں بھی سنَّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرف دو باتوں میں فَرق ہے ایک یہ کہ جُمُعہ کے پہلے خُطبے سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنَّت تھا اور اِس میں نہ بیٹھنا سنّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خُطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور مِنْبر سے اُترنے کے پہلے 14 بار اَللہُ اَکْبَر کہنا سنَّت ہے اور جُمُعہ میں نہیں۔ (بہارِشریعت ج۱ص۷۸۳، دُرِّمُختار ج۳ ص۶۷، عالمگیری ج۱ ص۱۵۰)

دُ رُودِ عیدی میں غمِ مدینے کا کے بیس حُروف کی نسبت سے عید کے 20 مَدَنی پھول

عید کے دِن یہ اُمُور مُستَحَب ہیں:

❁ حَجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ انگریزی بال) ❁ ناخُن تَرشوانا ❁ غُسل کرنا ❁ مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضُو میں کی جاتی ہے) ❁ اچّھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے ❁ خُوشبو لگانا ❁ انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم وَزْن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے، ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بِغیر نگینے کی بھی مت پہنئے، نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں، چاندی کا چھلّا یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّا مرد نہیں پہن سکتا) ❁ نَمازِ فَجر مسجدِ مَحَلّہ میں پڑھنا ❁ عیدُ الفِطْر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا

مگر عِشا تک نہ کھایا تو عِتاب (یعنی ملامت) کیا جائے گا ۞ نَمازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا ۞ عید گاہ پیدل چلنا ۞ سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں ۞ نَمازِ عید کیلئے عید گاہ جلد چلے جانا اور ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا ۞ عید کی نَماز سے پہلے **صَدَقۂ فِطْر** ادا کرنا ۞ خُوشی ظاہِر کرنا ۞ کثرت سے صَدَقہ دینا ۞ عید گاہ کو اِطمینان و وَقار اور نیچی نِگاہ کئے جانا ۞ آپَس میں مُبارک باد دینا ۞ بعدِ نَمازِ عید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُمُوماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اِظْہارِ مَسَرَّت ہے، مگر **اَمْرَد** (یعنی خوبصورت لڑکے) سے گلے ملنا مَحَلِّ فتنہ ہے ۞ عِیدُ الْفِطْر کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہئے اور نَمازِ عیدِ اَضْحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

ترجمہ: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

(بہارِ شریعت ج۱ص۷۷۹تا۷۸۱، عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، ۱۵۰ وغیرہ)

بقر عید کا ایک مستحب

عِیدِ اَضْحٰی (یعنی بقرعید) تمام اَحکام میں عیدُ الْفِطْر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے، مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَرعید میں) مُسْتَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کَراہت بھی نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۲)

میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر سال **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں اِعتِکاف کی سعادت اور ماہِ **رَمَضانُ الْمُبارَک** کی خوب بَرَکتیں لوٹئے پھر عید میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں بھرا سفر اختِیار کیجئے۔ ترغیب وتَحریص کی خاطِر ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ بابُ الْمدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مُقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 25 برس) ایک گیراج (Garage) پر کام کرتے تھے۔ (اگر چِہ فی نفسِہٖ گیراج یعنی گاڑیوں کی مَرمّت کا کام غَلَط نہیں، مگر آج کل گُناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو واسِطہ پڑا ہوگا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قَدَر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا حُصُول جُوئے شیر لانے کے مُتَرادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے۔) گیراج کے گندے ماحول کی نُحوست کے سبب ان کو پنج وقتہ نَماز کُجا جُمُعہ بلکہ **عیدَین** کی نمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات گئے تک T.V. پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتے بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی بُرائیاں ان کے اندر موجود تھیں۔ ان کی اصلاح کے اسباب یوں ہوئے کہ **مکتبۃُ المدینہ** سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی خُفیہ تدبیر**" کی کیسٹ سُنی جس نے انہیں سرتا پا ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد **رَمَضانُ المُبارَک** میں **اِعتِکاف** کی سعادت حاصِل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کا شَرَف ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے، پانچوں وَقت نَمازوں کی پابندی ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ وہ انسان جو **عید** کے بہانے بھی مسجد کا رُخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وَقت تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی ترکیب کے مُطابِق ایک مسجِد کی ذَیلی مُشاوَرت کے نگران کی حیثیّت سے بے نمازیوں کو نَمازی بنانے کی جُستُجو میں رہتے ہیں۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

نیکیوں میں تمنّا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں **عِیدِ سَعِید** کی خُوشیاں سُنَّت کے مطابِق منانے کی تَوفِیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دِیارِ مدینہ وتاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **دید کی مَدَنی عِید** بار بار نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تِری جب کہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی

مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص ۴۲۴)

مجھ گنہگار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے

کورنگی بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی (عمر 22 سال) بے نمازی، فلموں ڈراموں کے شوقین اور بگڑے ہوئے نوجوان تھے، بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی اندھیریوں میں بھٹک رہے تھے، بُری صُحبت کی وجہ سے زندگی کے شب وروز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوا، رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بارِشیں برسنے لگیں، **ان پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے** اور وہ کریمیہ قادِریہ مسجِد کورنگی نمبر ڈھائی، بابُ الْمدینہ کراچی میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں **رَمَضانُ المبارَک** کے آخری عشرہ میں **مُعتَکِف** ہوگئے۔ ان کی خزاں رسیدہ زِندگی کی شام میں صُبحِ بہاراں کے مَدَنی پھول کھلنے لگے، ان کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ نمازی بن گئے، داڑھی اور عمامہ شریف سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے ایک ماہ کے **مَدَنی قافلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ

سُنّتوں بھرا سفر نصیب ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ایک مسجِد کے ذَیلی قافلہ ذِمے دار کی حیثیَّت سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں میں حِصّہ لینے کی سعادت حاصِل کر رہے ہیں۔

مرضِ عصیاں سے چُھٹکارا چاہو اگر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

آؤ آؤ اِدھر آ بھی جاؤ اِدھر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رِزق میں بَرَکت کا بے مثال وظیفہ

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیرلی۔ فرمایا: کیا وہ **تسبیح** تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے فِرِشتوں اور مخلوق کی جس کی بَرَکت سے **روزی** دی جاتی ہے، جب صُبحِ صادِق طُلُوع ہو تو یہ تسبیح ایک سو بار پڑھا کرو، "**سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیْمِ، اَسْتَغْفِرُاللہ**" دنیا تیرے پاس ذلیل ہوکر آئے گی۔ وہ شخص چلا گیا کچھ مدّت ٹھہر کر دوبارہ حاضِر ہوا، عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں، کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں! (الخصائصُ الکُبرٰی لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۹۹ مُلَخَّصاً)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس تسبیح کا وِرْد حَتَّی الْاِمْکان طُلُوعِ صُبحِ صادِق کے ساتھ ہو، ورنہ صُبح سے پہلے، جماعت قائم ہوجائے تو اُس میں شریک ہوکر بعد کو عَدَد پورا کیجئے اور جس دن قبل نَماز بھی نہ ہوسکے تو خیر طُلُوعِ شَمس (یعنی سورج نکلنے) سے پہلے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۲۸ مُلَخَّصاً)

”یَا غَفَّار“ کے چھ حُرُوف کی نسبت سے عمامے کے متعلق 6 فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

❁ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں[1] ❁ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا[2] ❁ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جمعے کے روز عمامے والوں پر[3] ❁ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے[4] ❁ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمُعوں کے برابر ہے[5] ❁ عمامے عَرَب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔[6]

مدینہ

۱: اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطاب ج۲ص۲٦٥حديث۳۲۳۳۔ ۲: اَلْجامِعُ الصَّغِير لِلسُّيُوْطِی ص ۳٥۳ حديث٥۷۲٥۔ ۳: اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطاب ج۱ص۱٤۷ حديث٥۲۹۔ ٤: ايضاً ج۲ص ٤۰٦ حديث۳۸۰٥، فتاوٰى رضويه مُخَرَّجه ج٦ص ۲۱۳۔ ٥: ابن عساكِر ج۳۷ ص۳٥٥۔ ٦: كَنْزُ الْعُمّال ج۱٥ص۱۳۳ رقم ٤۱۱۳۸۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَفْل روزوں کے فضائل

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سنّت زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَة ص ١٣١ حدیث ٣٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نفل روزوں کے دینی و دُنیوی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنْیَوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ مت پوچھو بات! آدمی کا جی چاہے کہ بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ دینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنّت کا حُصول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیوی فوائد کا تعلُّق ہے تو دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بَہُت سارے اَمراض سے حِفاظت کا سامان ہے۔ اور تمام فوائد کی اَصْل یہ ہے کہ روزے دار سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔

روزہ داروں کے لئے بخشش کی بشارت

اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ (پ۲۲، الاحزاب:۳۵)

وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ (ترجمہ: اور روزے والے اور روزے والیاں) کی تفسیر میں حضرتِ علّامہ ابُوالبرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: اس میں فرض اور نَفل دونوں قسم کے روزے داخل ہیں۔ مَنقول ہے: جس نے ہر مہینے ایّامِ بِیْض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ) کے تین روزے رکھے وہ روزے رکھنے والوں میں شُمار کیا جاتا ہے۔

(تفسیرِ مَدارک ج۲ ص۳۴۵)

اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ پارہ 29 سُوْرَۃُ الْحَآقَّہ کی آیت نمبر 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

حضرتِ شاہ عبدُالعزیز مُحدّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوی آیتِ کریمہ کے اِس حصّے: (گزرے ہوئے دنوں میں) کے تحت لکھتے ہیں: یعنی دنیا کے دنوں میں سے گزشتہ دنوں میں یا ان دنوں میں جو کہ کھانے اور پینے سے خالی تھے اور وہ رَمضانُ الْمُبارَک کے روزوں کے دن ہیں اور دوسرے مَسنون روزوں کے ایّام جیسے ایّامِ بِیْض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ)، عَرَفہ (یعنی 9 ذُو الحِجَّۃِ الْحرام) کا دن، روزِ عاشورا، پیر کا دن، جُمعرات کا دن اور شبِ بَراءَت کا دن وغیرہ۔

حضرتِ سیِّدُنا امام مُجاہد علیہ رحمۃ اللہِ الواحد فرماتے ہیں: فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ (گزرے ہوئے دنوں میں) سے مُراد روزوں کے دن ہیں اب مطلب یہ ہوا کہ تم کھاؤ اور پیو اس کے بدلے میں جو تم نے روزے کے دنوں میں اللہ تعالٰی کی رضا میں خود کو کھانے پینے سے روکا۔ (لہٰذا جنّت میں کھانا پینا دنیا میں کھانے پینے سے رُکنے کا بدل ہوجائے گا) (تفسیرِ عزیزی ج۲ ص۱۰۳) (تفسیر رُوحُ البَیان ج۷ ص۱۴۳)

ماہِ رمضانِ مبارک کے تیرہ حُروف کی نسبت سے نفلی روزوں کے فضائل پر 13 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

(۱) جنّت کا انوکھا درخت

جس نے ایک نَفْل روزہ رکھا اُس کیلئے جنّت میں ایک دَرَخت لگا دیا جائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا، وہ شہد جیسا میٹھا اور خوش ذائقہ ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت روزہ دار کو اُس دَرَخت کا پھل کِھلائے گا۔ (مُعجَم کبیر ج۱۸ ص۳۶۶ حدیث۹۳۵)

(۲) 40 سال کا فاصلہ دوزخ سے دُوری

جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے دوزخ سے چالیس سال (کی مَسافت کے برابر) دُور فرما دے گا۔

(جَمعُ الجَوامع ج۷ ص۱۹۰ حدیث۲۲۲۵۱)

(۳) دوزخ سے 50 سال کی مَسافت تک دُوری

جس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مَسافت (یعنی فاصلے) تک دُور فرما دے گا۔

(کَنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

٤ زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب

اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔

(اَبو یَعْلٰی ج٥ ص٣٥٣ حدیث٦١٠٤)

٥ جہنم سے بَہُت زیادہ دُوری

جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا فَرض روزہ رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے مابَین (یعنی درمیان) فاصِلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصِلہ ہے۔

(مَجمَعُ الزَّوائِد ج٣ ص٤٤٥ حدیث٥١٧٧)

٦ کوّا بچپن تا بڑھاپا اُڑتا رہے یہاں تک

جس نے ایک دن کا روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کیلئے رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شُروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مَر جائے۔

(اَبو یَعْلٰی ج١ ص٣٨٣ حدیث ٩١٧)

٧ روزے جیسا کوئی عمل نہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: "یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے سَبَب جنّت میں داخِل ہو جاؤں۔" فرمایا: "روزے کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اس کی مِثْل کوئی عمل نہیں۔" راوی کہتے ہیں: "حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر دن کے وَقْت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دُھواں نہ دیکھا گیا (یعنی آپ دن کو کھانا کھاتے ہی نہ تھے روزہ رکھتے تھے)۔"

(الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ج٥ ص ١٧٩ حديث ٣٤١٦)

۸ روزہ رکھو تندرُست ہوجاؤ گے

صُومُوْا تَصِحُّوْا۔ یعنی روزہ رکھو تندرُست ہوجاؤ گے۔

(مُعْجَم اَوْسَط ج۶ ص۱۴۶ حدیث۸۳۱۲)

۹ محشر میں روزہ داروں کے مزے

قِیامت کے دن جب روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے، ان کے لئے دَسترخوان لگایا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا: ''کھاؤ! کل تم بھوکے تھے، پیو! کل تم پیاسے تھے، آرام کرو! کل تم تھکے ہوئے تھے۔'' پس وہ کھائیں گے پئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مَشَقَّت اور پیاس میں مُبتَلا ہوں گے۔

(جَمْعُ الْجَوامِع ج۱ ص۳۳۴ حدیث۲۴۶۲)

۱۰ تو وہ جنّت میں داخل ہوگا

جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہتے ہوئے انتِقال کرگیا تو وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔ اور جس نے کسی دِن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے روزہ رکھا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔ اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے صَدَقہ کیا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔

(مُسند امام احمد ج۹ ص۹۰ حدیث۲۳۳۸۴)

۱۱ جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ بنتِ کعب رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے یہاں تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ''تم بھی کھاؤ!'' میں نے عرض کی: ''میں روزے سے ہوں۔'' تو فرمایا: ''جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فِرِشتے اُس روزہ دار کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرتے رہتے ہیں۔''

(تِرمذی ج۲ ص۲۰۵ حدیث۷۸۵)

۱۲ ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ارشاد فرمایا: ''اے بِلال! (رضی اللہ تعالٰی عنہ) آؤ ناشتہ کریں۔'' تو (حضرتِ سیِّدُنا) بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: ''میں روزے سے ہوں۔'' تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ہم اپنا رِزْق کھا رہے ہیں اور بِلال (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا رِزْق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔'' پھر فرمایا: ''اے بِلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فِرِشتے دُعائیں دیتے ہیں۔'' (ابنِ ماجہ ج۲ ص ۳۴۸ حدیث ۱۷۴۹)

۱۳ روزے میں مرنے کی فضیلت

''جو روزے کی حالت میں مَرا، اللہ تَعَالٰی قِیامت تک کیلئے اُس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔''

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۳ ص ۵۰۴ حدیث ۵۵۵۷)

نیک کام کے دوران مرنے کی سعادت

خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے بلکہ کسی بھی نیک کام کے دَوران موت آنا اچّھی بات ہے۔ مَثَلاً باوُضُو یا دورانِ نَماز مرنا، سفرِ مدینہ کے دَوران رُوح قبض ہونا، دَورانِ حج مکۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً، مِنٰی، مُزْدَلِفہ یا عَرَفات شریف میں اِنتِقال، دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کے دَوران دنیا سے رُخصت ہونا، یہ سب عظیم سعادتیں ہیں جو کہ صِرف خوش نصیبوں کو حاصِل ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نیک تمنّائیں بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ کسی اچّھے کام مَثَلاً حج، عُمرہ، غَزوہ (جِہاد)، رَمَضان کے روزے وغیرہ کے دَوران موت آئے۔''

(حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۴ ص ۱۲۳)

کالو چاچا کی ایمان افروز وفات

نیک کام کے دَوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت صِرف مُقدّر والوں کا حِصّہ ہے۔ اِس ضِمن میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعی سنّتِ اعتکاف کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ فرمایئے اور زندگی بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ رہنے کا عَزْمِ مُصَمَّم کر لیجئے۔ مدینۃُ الْاَولیا **احمد آباد شریف** (گجرات، الھند) کے **کالو چاچا** (عُمْر تقریباً 60 برس) **رَمَضانُ الْمُبارَك** (۱۴۲۵ھ، 2004ء) کے آخری عَشرے میں شاہی مسجِد (شاہِ عالم، احمد آباد شریف) میں **مُعتَکِف** ہوگئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ اعتِکاف پہلی ہی بار کیا تھا۔ **اعْتِکاف** میں بَہُت کچھ سیکھنے کا موقع مِلا اور ساتھ ہی ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے **72 مَدَنی اِنعامات** میں سے **پہلی صَف میں نَماز** پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے **مَدَنی اِنعام** پرعمل کا خوب جذبہ ملا۔ 2 شوال المکرّم یعنی **عیدُ الْفِطْر** کے دوسرے روز، سنّتوں کی تربیت کے تین دن کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیا۔ **مَدَنی قافِلے** سے واپَسی کے پانچ یا چھ دن بعد یعنی 11 شوال المکرّم ۱۴۲۵ھ 24 نومبر 2004ء کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، گو مصروفیّت تھی مگر تاخیر کی صورت میں **پہلی صَف فوت** ہونے کا خَدشہ تھا، لہٰذا سارا کام چھوڑ کر مسجِد کا رُخ کیا اور اذان سے قَبل ہی **مسجِد** میں پَہنچ گئے، وُضو کر کے جُوں ہی کھڑے ہوئے فوراً گر پڑے، **کلِمہ شریف** اور **دُرُودِ پاک** پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پَرواز کر گئی، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ سُبْحٰنَ اللّٰه! جس کو مَرتے وَقْت کلِمہ شریف پڑھنے کی سعادت نصیب ہوجائے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اُس کا **قَبْر و حَشْر** میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ نَبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: ''جس کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو، وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔'' (ابو داوٗد ج ۳ ص ۲۵۵ حدیث ۳۱۱۶) مزید دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سنئے: انتِقال کے چندروز بعد ان کے فَرزند نے خواب میں دیکھا

کہ والدِ مرحوم سفید لباس میں ملبوس سَر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرمارہے ہیں: **بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔**

موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

رب کی رَحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سخت گرمی میں روزے کی فضیلت (حکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مُکرّمہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک سَمُندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کَشتی کے بادبان اُٹھا دیئے گئے تو ہاتِفِ غیب نے پکارا: ''اے سفینے والو! ٹھہرو! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّۂ کرم پر کیا لیا ہے؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''اگر تم بتا سکتے ہو تو ضرور بتاؤ۔'' اُس نے کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیاسا رکھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے سَخت پیاس والے دن (یعنی قِیامت میں) سیراب کرے گا۔'' راوی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عادت تھی کہ سَخت گرمی کے دن روزہ رکھتے تھے۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج۲ ص ۵۱ حدیث ۱۸)

قِیامت میں روزہ دار کھائیں گے

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن رَباح اَنصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، میں نے ایک راہِب سے سنا: ''قِیامت کے دن دَسْتَرخوان بچھائے جائیں گے، سب سے پہلے روزے دار اُن پر سے کھائیں گے۔''

(ابنِ عَساکِر ج۵ ص ۵۳۴)

عاشورا کے روزے کے فضائل

"شہیدِ کربلا" کے نو حُرُوف کی نسبت سے عاشورا کو واقع ہونے والے 9 اہم واقعات

﴿۱﴾ عاشورا (یعنی 10 محرمُ الحرام) کے دن حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری ﴿۲﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی لغزش کی توبہ قبول ہوئی ﴿۳﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کی توبہ قَبول ہوئی ﴿۴﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا ہوئے ﴿۵﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا کئے گئے[۱] ﴿۶﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کونَجات ملی اور فرعون اپنی قوم سَمیت غَرق ہوا[۲] ﴿۷﴾ اسی دن حضرتِ سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو قید خانے سے رہائی ملی ﴿۸﴾ اسی دن حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے[۳] ﴿۹﴾ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو مَع شہزادگان و رُفقا تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد اِسی عاشورا کے روز دشتِ کربلا میں نہایت بے رَحمی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[۱]: الفردوس ج ۱ ص ۲۲۳ حدیث ۸۵۶۔ [۲]: بُخارِی ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۳۳۹۷،۳۳۹۸۔

[۳]: فیض القدیر ج ۵ ص ۲۸۸ تحت الحدیث ۷۰۷۵۔

یا حُسین کے چھ حُروف کی نسبت سے مُحرَّمُ الحرام اور عاشورا کے روزوں کے 6 فضائل

﴿۱﴾ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''رَمَضان کے بعد مُحرَّم کا روزہ افضل ہے اور فَرض کے بعد افضل نَماز صَلٰوۃُ اللَّیل (یعنی رات کے نوافِل) ہے۔'' (مسلم ص۵۹۱ حدیث۱۱۶۳)

﴿۲﴾ طبیبوں کے طبیب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مُحرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔ (مُعجَم صغیر ج ۲ ص ۷۱)

یومِ موسیٰ علیہ السّلام

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب مدینۃُ الْمُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں تشریف لائے، یہُود کو عاشورے کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی: یہ عظمت والا دن ہے کہ اِس میں موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کو اللہ تعالٰی نے نجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈبو دیا، لہٰذا موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مُوافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حکم بھی فرمایا۔ (مسلم ص۵۷۲ حدیث ۱۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرُست و مَحبوب ہے کہ اس طرح اُس نعمتِ عُظمٰی کی یاد تازہ ہوگی اور اُس کا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود قُراٰنِ عظیم میں ارشاد فرمایا:

وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ (پ۱۳،ابرٰھیم:۵) ترجَمۂ کنزالایمان: اور انہیں **اللہ** کے دن یاد دلا۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد **محمد نعیم الدّین مُرادآبادی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ ''بِاَیّٰمِ اللہِ'' سے وہ دن مُراد ہیں جن میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے مَنّ وسَلْویٰ اُتارنے کا دن، **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصّلوۃُ وَالسّلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان ایّام میں سب سے بڑی نعمت کے دن **سیِّدِ عالم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **وِلادت ومعراج** کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اِس آیت کے حکم میں داخِل ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص۴۷۹ مُلَخَّصاً)

عیدِ میلادُ النّبی اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مُکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **یومِ وِلادت** سے بڑھ کر کون سا دن ''یومِ اِنعام'' ہوگا؟ بے شک تمام نعمتیں آپ ہی کے طُفیل ہیں اور آپ کا یومِ وِلادت تو عیدوں کی بھی عید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے دنیا میں لاتعداد مقامات پر ہر سال **عیدِ مِیلادُ النّبی** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیعُ الْاَوّل شریف کی 12 ویں شب کو عظیمُ الشّان **اِجتماعِ میلاد** کا اِنْعِقاد ہوتا ہے اور **بِالخُصوص** میرے حُسنِ ظن کے مُطابق اُس رات دنیا کا سب سے بڑا ''اجتماعِ مِیلاد'' بابُ المدینہ کراچی میں مُنعَقِد ہوتا اور **مَدَنی چینل** پر براہِ راست (Live) ٹیلے کاسٹ کیا جاتا ہے۔ عید کے روز مرحبا یا مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشِقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلاد النّبی (وسائلِ بخشش ص۳۸۰)

عاشُورا کا روزہ

﴿٤﴾ سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے سلطانِ دو جہان صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو کسی دن کے روزے کو اور دن پر فضیلت دے کر جُستجو (رغبت) فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشورے کا دن اور یہ کہ رَمَضان کا مہینا۔'' (بُخاری ج ۱ ص ٦٥٧ حدیث ٢٠٠٦)

یہُودیوں کی مُخالَفَت کرو

﴿٥﴾ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہُودیوں کی مخالَفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مُسنَد اِمام اَحمد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵٤) عاشورے کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

﴿٦﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ بَخشِش نشان ہے: مجھے اللہ پر گُمان ہے کہ عاشورے کا روزہ ایک سال قبل کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (مُسلِم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱٦۲)

سارا سال گھر میں بَرَکت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''اسلامی زندگی'' صَفْحہ 131 پر مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: مُحرَّم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا، بال بچّوں کیلئے دسویں مُحرَّم کو خوب اچّھے اچّھے کھانے پکائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرتِ شہیدِ کربلا سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فاتحہ کرے بہت مُجرَّب (یعنی فائدہ مند، مؤثِّر و آزمودہ) ہے۔ (اسلامی زندگی ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَجَبُ المُرَجَّب کے روزے

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ آیت 36 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ﳔ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةًؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ(۳۶)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظُلم نہ کرو اور مُشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

حُرمت والے چار مہینوں کے نام

بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ کے تحت صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی "خزائنُ العِرفان" میں فرماتے ہیں: (چار حُرمت والے مہینوں سے مُراد) تین مُتَّصِل (یعنی یکے بعد دیگرے) ذُوالقَعدہ، ذُوالحِجّہ، مُحرَّم اور ایک جُدا رَجَب۔ عرب لوگ زمانۂ جاہِلیَّت میں بھی ان میں قِتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حُرمت وعَظمت اور زیادہ کی گئی۔ (خزائنُ العرفان ص۳۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارَکہ میں قَمری (یعنی ہجری سن کے 12) مہینوں کا ذِکر ہے جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے، بَہُت سے اَحکامِ شَرع کی بِنا (یعنی بنیاد) بھی قَمری مہینوں پر ہے، مَثَلاً رَمَضانُ المُبارَک کے روزے، زکوٰۃ، مَناسِکِ حج شریف وغیرہ۔ نیز اسلامی تہوار مَثَلاً عیدِ میلادُ النَّبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، عیدُ الفِطر، عیدُ الاَضحٰی، شبِ مِعراج، شبِ بَراءَت، گیارھویں شریف، اَعراسِ بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المبین وغیرہ بھی قَمری مہینوں کے حساب سے منائے جاتے ہیں۔ افسوس! آجکل مسلمان جہاں بے شُمار سنّتوں سے دُور جا پڑا ہے وہاں اسلامی تاریخوں سے بھی ناآشنا

ہوتا جارہا ہے۔ غالباً ایک لاکھ مُسلمانوں کے اجتماع میں اگر یہ سُوال کیا جائے کہ ''بتاؤ آج کس ہجری سن کے کون سے مہینے کی کتنی تاریخ ہے؟'' تو شاید بمشکِل سو مسلمان ایسے ہوں گے جو صحیح جواب دے سکیں! یاد رہے کہ بَہُت سے مُعاملات جیسے زکوٰۃ کی فرضیت وغیرہ میں قَمری مہینوں کا لحاظ رکھنا فرض ہے۔

رجب کے احترام کی برکت کی حکایت

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دَور کا واقِعہ ہے کہ ایک شخص کسی عورت پر عاشق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی معشوقہ پر قابو پالیا، لوگوں کا مجمع دیکھ کر اُس نے اندازہ لگایا کہ وہ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا: لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ جواب دیا: ''رَجب کا۔'' یہ شخص حالانکہ غیر مسلم تھا مگر رَجَب شریف کا نام سنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہوگیا اور ''گندے کام'' سے باز رہا۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حکم ہوا: ''ہمارے فُلاں بندے سے مُلاقات کرو۔'' آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لے گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حُکم اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایا۔ یہ سنتے ہی اُس کا دل نورِ ایمان سے جگمگا اٹھا اور اُس نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ (انیسُ الواعِظین ص۱۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھی آپ نے رجب کی بہاریں! **رَجَبُ الْمُرَجَّب** کی تعظیم کرنے سے جب ایک غیر مسلم کو ایمان کی دولت نصیب ہوسکتی ہے تو جو مسلمان **رَجَبُ الْمُرَجَّب** کا احترام کرے اُس کو نہ جانے کیا کیا اِنعامات ملیں گے! قراٰنِ پاک میں حرمت (یعنی عزّت) والے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظُلم کرنے سے روکا گیا ہے چُنانچِہ ''نورُالعِرفان'' میں فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (ترجَمۂ کنزُ الایمان: تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو) کے تحت ہے: ''یعنی خُصوصیّت سے ان چار مہینوں میں گُناہ نہ کرو۔'' (نورُالعرفان ص۳۰۶)

اللہ کا مہینا

فرمانِ **مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: رَجَبٌ شَهْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَشَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِیْ ۔یعنی رجب **اللہ** تعالٰی کا مہینا اور شعبان میرا مہینا اور رَمَضان میری اُمّت کا مہینا ہے۔ (اَلْفِردوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۲۷۵ حدیث ۳۲۷۶)

رجب میں پریشانی دور کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ ابنِ زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: جو ماہِ رَجَب میں کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو جنّت میں ایک ایسا محل عطا فرمائے گا جو حدِّ نظر تک وسیع ہوگا۔ تم رَجَب کا اِکرام (واحترام) کرو **اللہ** تعالٰی تمہارا ہزار کرامتوں کے ساتھ اِکرام فرمائے گا۔

(غُنیۃُ الطّالِبین ج۱ ص۳۲۴، معجمُ السّفر لِلسّلفی ص۴۱۹ رقم ۱۴۲۱)

دو سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک ومُختار بِاِذنِ پَروَرْدَگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: ''جس نے ماہِ حرام میں تین دن **جُمعرات، جُمعہ اور ہفتہ** (یعنی سنیچر) کے روزے رکھے، اس کے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔'' (مُعجَم اَوسَط ج۱ ص۴۸۵ حدیث ۱۷۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ''ماہِ حرام'' سے یِہی چار ماہ یعنی ذُوالْقَعدہ، ذُوالْحِجّہ، مُحرَّمُ الْحرام اور رَجَبُ الْمُرَجَّب مُراد ہیں، ان چاروں مہینوں میں سے جس ماہ میں بھی بیان کردہ تین دنوں کا روزہ رکھیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دو سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے۔

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رجب کے مختلف نام اور معانی

''رَجَب'' دراصل ''تَرجِیب'' سے مُشْتَق (یعنی نکلا) ہے اِس کے معنٰی ہیں: ''تعظیم کرنا''۔ اِس کو اَلْاَصَبّ (یعنی تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ اِس ماہِ مبارک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہوجاتا اور عبادت کرنے والوں پر قبولیَّت کے اَنوار کا فیضان ہوتا ہے۔ اسے اَلْاَصَمّ (یعنی بہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں جنگ وجَدَل کی آواز بِالکل سنائی نہیں دیتی۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۳۰۱)

رجب کے تین حروف کی بھی کیا بات ہے!

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی بہاروں کی تو کیا ہی بات ہے! ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں ہے، بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین فرماتے ہیں: ''رَجَب'' میں تین حُرُوف ہیں: ر، ج، ب، ''ر'' سے مُراد رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، ''ج'' سے مُراد بندے کا جُرم، ''ب'' سے مُراد بِرّ یعنی اِحْسان۔ گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میرے بندے کے جُرم کو میری رَحْمت اور اِحْسان کے درمیان کردو۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۳۰۱)

عِصیاں سے کبھی ہم نے کَنارا نہ کیا پَر تو نے دل آزُردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنَّم کی بَہُت کی تجویز لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کیا

عبادت کا بیج بونے کا مہینا

حضرتِ سَیِّدُ نا علّامہ صَفُّوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب بیج بونے کا، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم آبپاشی (یعنی پانی دینے) کا اور رَمَضانُ الْمُبارَك فَصل کاٹنے کا مہینا ہے، لہٰذا جو رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کا بیج نہ بوئے اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں اُسے آنسوؤں سے سیراب نہ کرے وہ رَمَضانُ الْمُبارَك میں فَصلِ رَحْمت کیوں کرکاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں:

رَجَبُ الْمُرَجَّب جسم کو، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم دل کو اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك رُوح کو پاک کرتا ہے۔ (نُزْهَةُ الْمَجالِس ج۱ ص۲۰۹)

جو ساری زندگی نہ سیکھ سکا وہ دس دن میں سیکھ لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت اور روزوں کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔ سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنئے اور اجتماعی اِعتِکاف میں حصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دونوں جہاں سنور جائیں گے۔ ترغیباً ایک خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن، بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی اُن دنوں میٹرک کے طالبِ عِلْم تھے، وہ اپنے مکان مالک جو کہ دعوتِ اسلامی والے تھے اُن کی انفرادی کوشش سے اُن کے ساتھ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تحت غوثیہ مسجِد، نیو سعید آباد، میمن کالونی میں ہونے والے رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرے کے ''اعتِکاف'' میں بیٹھ گئے۔ **اَلْمختصر انہوں نے اُن دس دنوں میں وہ کچھ سیکھا جو پچھلی تمام زندگی میں نہ سیکھ پائے تھے۔** اعتِکاف ہی میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو مضبوطی سے اپنالیا، وہیں سے مستقِل عمامہ شریف سجالیا، عید کے دوسرے دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مَدَنی رنگ چڑھتا چلا گیا اور انہیں تنظیمی طور پر ''مَدَنی انعامات'' کی ذمّہ داری بھی دی گئی۔

رحمتیں لوٹنے کے لئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
سنّتیں سیکھنے کیلئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص۶۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانچ بابرکت راتیں

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: ''پانچ راتیں

ایسی ہیں جس میں دُعا رَد نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ رَجَب کی پہلی (یعنی چاند) رات ﴿۲﴾ شعبان کی پندرھویں رات (یعنی شبِ براءت) ﴿۳﴾ شبِ جُمُعہ (یعنی جمعرات اور جُمُعہ کی درمیانی رات) ﴿۴﴾ عیدُ الْفِطْر کی (چاند) رات ﴿۵﴾ عیدُ الْاَضْحٰی کی (یعنی ذُوالْحِجّہ کی دسویں) رات۔"

(ابنِ عَساکِر ج ۱۰ ص ۴۰۸)

جنّت میں لے جانے والی پانچ راتیں

حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن مَعْدان علیہ رَحْمَۃُ الْمَنّان فرماتے ہیں: سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب ان کو عبادت میں گزارے گا، اللہ تعالٰی اُسے داخلِ جنّت فرمائے گا ﴿۱﴾ رَجَب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اس کے دن میں روزہ رکھے ﴿۲﴾ شعبان کی پندرھویں رات (یعنی شبِ براءت) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے ﴿۳، ۴﴾ عیدَین کی راتیں (یعنی عیدُ الْفِطْر کی (چاند) رات اور شبِ عیدُ الْاَضْحٰی یعنی 9 اور 10 ذُوالْحِجّہ کی درمیانی رات) کہ ان راتوں میں عبادت کرے اور دن میں روزہ نہ رکھے (عیدَین میں روزہ رکھنا، ناجائز ہے) اور ﴿۵﴾ شبِ عاشورا (یعنی مُحرَّمُ الْحرام کی دَسویں شب) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

(فَضائِلُ شَهْرِ رَجَب لِلخَلّال ص ۱۰، غُنْیَۃُ الطّالِبِیْن ج ۱ ص ۳۲۷)

پہلا روزہ تین سال کے گناہوں کا کفّارہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "رَجَب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۳۱۱ حدیث ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَهْرِ رَجَب لِلخَلّال ص ۷) یہاں "گُناہ کا کفّارہ" سے مراد یہ ہے کہ یہ روزے، گناہِ صغیرہ کی مُعافی کا ذَرِیعہ بن جاتے ہیں۔

جنّتی محل

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "رَجَب کے روزہ داروں کیلئے جنّت میں ایک محل ہے۔"

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۲)

ایک جنّتی نہر کا نام رَجب ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنّت میں ایک نَہر ہے جسے ''رَجَب'' کہا جاتا ہے، وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شَہد سے زیادہ میٹھی ہے، تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس نَہر سے پلائے گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۶۷حدیث ۳۸۰۰)

ایک روزے کی فضیلت

حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ماہِ رَجَب حُرمت والے مہینوں میں سے ہے، اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اِس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رَجَب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزے والا) دن اس بندے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت طَلَب کریں گے اور عرض کریں گے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس بندے کو بخش دے۔'' اور اگر وہ شخص بغیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروازہ اور دن اُس کی بَخشِش کی درخواست نہیں کرتے اور اُس شخص سے کہتے ہیں: ''اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا۔'' (مَاثَبَتَ بِالسُّنۃ ص۲۳۴، فَضائِلُ شَہرِ رَجَب لِلخَلّال ص ۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزے کا مقصودِ اصلی تقویٰ اور پرہیزگاری اور اپنے اَعضاءِ بدن کو گناہوں سے بچانا ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوُجُود بھی نافرمانیوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر بڑی محرومی کی بات ہے۔

کشتیِ نوح میں رَجَب کے روزے کی بہار

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزے رکھنے والوں کی طرح ہوگا، جس نے سات روزے رکھے اُس پر جہنَّم کے ساتوں دروازے بند کردیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کیلئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے،

جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جو کوئی پندرہ روزے رکھتا ہے تو آسمان سے ایک مُنادی ندا (یعنی اعلان کرنے والا اعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بَخش دیئے گئے پس تو از سرِ نَو عمل شُروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ اور جو زائد کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے زیادہ دے۔ اور ''رَجَب'' میں نُوح (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کَشتی میں سُوار ہوئے تو خود بھی روزہ رکھا اور ہمراہیوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔ ان کی کَشتی دس مُحرَّم تک چھ ماہ برسرِ سفر رہی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱)

سو سال کے روزوں کا ثواب

ستّائیسویں رَجَبُ الْمُرَجَّب کی عظمتوں کے کیا کہنے! اِسی تاریخ میں ہمارے پیارے پیارے، میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مِعراج شریف کا عظیمُ الشّان مُعجِزہ عطا ہوا۔ (شَرحُ الزُّرقانی عَلَی المَواھِبِ اللَّدُنِّیۃ ج۸ ص۱۸)

27 ویں رَجَب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''رَجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات قِیام (عِبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے، سو برس کی شب بیداری کی اور یہ رَجَب کی سَتّائیس (ست۔تا۔ئیس) تاریخ ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

27 ویں شب کے 12 نوافل کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رَجَب کی سَتّائیسویں شب ہے۔ جو اس میں بارہ رَکْعت اس طرح پڑھے کہ ہر رَکْعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رَکْعت پر اَلتَّحِیّات (درودِ ابراھیم اور دُعا) پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد 100 بار یہ پڑھے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اِستغفار 100 بار، دُرُود شریف 100 بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت

سے جس چیز کی چاہے دُعا مانگے اور صُبح کو روزہ رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی سب دُعائیں قبول فرمائے سوائے اُس دُعا کے جو گُناہ کے لئے ہو۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص ۳۷۴ حدیث ۳۸۱۲، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰ص ۶۴۸)

60 مہینوں کے روزوں کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''جو کوئی ستّائیسویں رَجَب کا روزہ رکھے، اللہ تعالٰی اُس کیلئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے۔'' (فَضائِلُ شَھرِ رَجَب ص ۱۰)

...تو گویا سو سال کے روزے رکھے

حضرتِ سیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''رَجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور یہ رَجَب کی ستّائیس تاریخ ہے۔''

(شُعَبُ الایمان ج۳ص ۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

دعوتِ اسلامی اور جشنِ معراج النبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کو ایک خُصوصیّت یہ بھی حاصِل ہے کہ اِس کی ستّائیسویں شب کو ہمارے میٹھے میٹھے مَکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو ربُّ الْعُلٰی کی طرف سے معراج کا مُعجِزہ عطا ہوا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ستّائیسویں رات مسجدُ الْحرام سے مسجدِ اَقْصٰی (بیتُ الْمُقدَّس) اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر فرمائی۔ جنّت و دوزخ کے عجائبات مُلاحَظہ فرمائے۔ عرش کو اپنی قدم بوسی کا شَرَف بخشا اور عَین بیداری کے عالَم میں کُھلی آنکھوں سے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا۔ یہ سارا سفر آن کی آن میں طے فرما کر واپَس تشریف لے آئے۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی ستّائیسویں شب بے حد عَظَمت والی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و

سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہر سال ستّائیسویں شب کو **جشنِ معراجُ النّبی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلے میں دنیا میں بے شُمار مقامات پر **اجتماعِ ذِکرو نعت** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے۔ میرے حُسنِ ظن کے مُطابِق جشنِ معراج کا دنیا کا سب سے بڑا اجتماع سالہا سال سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ الْمدینہ کراچی میں ہوتا ہے جو کہ تقریباً ساری رات جاری رہتا اور براہِ راست مَدَنی چینل پر ٹیلے کاسٹ کیا جاتا ہے۔

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزِل میں جلوہ کر کے

ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلئے تھے (حدائقِ بخشش ص ۲۳۷)

مدینہ کفن کی واپسی

بَصرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقتِ وفات اپنے بیٹے کو **وصیّت** کی کہ مجھے اُس کپڑے کا **کفن** دینا جسے پہن کر میں **رَجَبُ الْمُرَجَّب** میں عبادت کیا کرتی تھی۔ بعد از وفات بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دفنا دیا۔ جب وہ قبرِستان سے گھر آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جو کفن اُس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود ہے! جب اُس نے ماں کی **وصیّت والے کپڑے** تلاش کئے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے۔ اِتنے میں ایک غیبی آواز گونج اٹھی: ''اپنا کفن واپس لے لو ہم نے اُس کو اُسی کپڑے میں کفنایا ہے (جس کی اُس نے وصیّت کی تھی) جو رَجَب کے **روزے** رکھتا ہے ہم اُس کو **قبر** میں **رنجیدہ** نہیں رہنے دیتے۔'' (نُزھَۃُ المجالِس ج ۱ ص ۲۰۸) **اللّٰہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ لاڈلے پیارے نے ڈھیٹ بنا دیا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ المرجّب کے روزوں کی مَدَنی سوچ بنانے، گناہوں کی عادت چُھڑانے اور عبادت کی لذّت پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلے** میں **عاشِقانِ رسول**

کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کا معمول بنالیجئے۔ ترغیب کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے، شاہدرہ (مرکز الاولیا، لاہور) کے ایک اسلامی بھائی اپنے والِدین کے اِکلوتے بیٹے تھے، زیادہ لاڈ پیار نے ان کو حد دَرَجے **ڈھیٹ** اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتے اور صُبح دیر تک سوئے رہتے۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتے، جس پر وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ خوش قسمتی سے انہیں **دعوتِ اسلامی** والے ایک عاشِقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی انہوں نے مَحبَّت اور پیار سے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے تیار کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ اسلامی بھائی **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ تین دن کے **مَدَنی قافلے** کے مسافر بن گئے۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین ۳ دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ ان کا **پتّھر نُما دل** بھی موم بن گیا، مَدَنی قافلے سے **نَمازی** بن کر لوٹے۔ گھر آکر انہوں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور **امّی جان** کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہوگیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے انہیں یکسر بدل کر رکھ دیا اور انہیں مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے جگانے یعنی **صدائے مدینہ** لگانے کی تنظیمی طور پر ذِمّے داری کی سعادت ملی۔ (**دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نَمازِ فجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں)

بے شک اعمالِ بد، اور اَفعالِ بد کی چُھٹیں عادتیں، قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے اب نہ سستی کریں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صُحبت کے مُتَعلِّق تین روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے کس طرح ایک بے نَمازی نوجوان کو دوسروں کو نَماز کی دعوت دینے والا بنادیا! اس میں کوئی شک نہیں کہ صُحبت ضَرور رنگ لاتی ہے، اچّھی صُحبت اچّھا اور بُری صُحبت بُرا بناتی

ہے۔ لہٰذا صحبت کے متعلّق تین احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو تیری مدد کرے اور جب تُو بھولے تو یاد دلائے (موسوعہ ابن ابی الدنیا ج۸ ص ۱۶۱ حدیث ۴۲ مُلَخَّصاً) ﴿۲﴾ اچّھا ہمنشین (یعنی اچھا ساتھی) وہ ہے کہ اُس کو دیکھنے سے تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۲۴۷ حدیث ۴۰۶۳)

﴿۳﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مُفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے مُحتاط رہو مگر جبکہ وہ امین (یعنی امانت دار) ہو کہ امین کی برابری کا کوئی نہیں اور امین وُہی ہے جو **اللہ** سے ڈرے۔ اور فاجِر (یعنی اللہ و رسول کے نافرمان) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فُجور (یعنی نافرمانی) سکھائے گا اور اُس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مشورہ لو جو **اللہ** سے ڈرتے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۲۵۷ حدیث ۴۹۹۵)

بُری صحبت کی مُمانعت

بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے والوں، جھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی کرنے والوں، چوروں، رشوت خوروں، شرابیوں، فاسِقوں اور فاجِروں نیز بدمذہبوں اور کافِروں کی صُحبت میں بیٹھنے سے بچنا چاہیے۔

فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 237 پر ہے: میرے آقا **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا) گیا: زانی اور دَیُّوث (یعنی جو باوجودِ قدرت اپنی بیوی یا کسی بھی مَحرمہ کی بے حیائی کے کاموں کو برقرار رہنے دے) سے کہاں تک اِحتِراز (یعنی پرہیز) کرنا چاہیے؟ جواباً ارشاد فرمایا: ''زانی و دیّوث فاسِق ہیں، اُن کے پاس اُٹھنے بیٹھنے میل جول سے اِحتِراز (بچنا) چاہیے۔'' یہ جواب دینے کے بعد آپ نے پارہ 7 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 68 تحریر فرمائی جس میں ارشادِ خُداوندی ہوتا ہے:

وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۶۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیتِ مُبارکہ کے تَحت فرماتے ہیں، اس

سے معلوم ہوا کہ بُری صُحبت سے بچنا نہایت ضَروری ہے۔ بُرا یار بُرے سانپ سے بدتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے اور بُرا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (نُورُالعِرفان ص ۲۱۵)

عبادت میں، ریاضت میں، تلاوت میں لگا دے دل
رجب کا واسطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ (وسائلِ بخشش ص ۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

شعبانُ المعظّم کے روزے

آقا کا مہینا

رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا شَعبانُ الْمُعظَّم کے بارے میں فرمانِ مُکَرَّم ہے: شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰه۔ یعنی شَعبان میرا مہینا ہے اور رَمَضان اللہ کا مہینا ہے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۳۰۱ حدیث ۴۸۸۹)

شعبان کے پانچ حروف کی بہاریں

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ شعبانُ الْمعظَّم کی عَظَمتوں پر قربان! اِس کی فضیلت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے ''میرا مہینا'' فرمایا۔ سرکارِ غوثِ اعظم، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلی لفظ ''شَعبان'' کے پانچ حُرُوف: ''ش، ع، ب، ا، ن'' کے مُتعلِّق نَقْل فرماتے ہیں: ش سے مُراد ''شَرَف'' یعنی بُزُرگی، ع سے مراد ''عُلُوّ'' یعنی بُلندی، ب سے مُراد ''بِر'' یعنی اِحسان، ''ا'' سے مُراد ''اُلفت'' اور ن سے مُراد ''نُور'' ہے، تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالٰی اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: ''یہ وہ مہینا

ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکتوں کا نُزُول ہوتا ہے، خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور گناہوں کا کَفّارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خیرُ البَرِیّہ، سَیِّدُ الوریٰ جنابِ محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینا ہے۔'' (غُنْیَۃُ الطّالِبین ج ۱ ص ۳۴۱، ۳۴۲)

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''شعبان کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان تِلاوتِ قرانِ پاک کی طرف خُوب مُتَوَجِّہ ہوجاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غُرَبا و مَساکین مسلمان ماہِ رَمَضان کے روزوں کے لئے تیّاری کرسکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر ''حد'' (یعنی شَرعی سزا) جاری کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے، بقیہ میں سے جن کو مُناسِب ہوتا اُنہیں آزاد کر دیتے، تاجِر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کرکے (بعض حضرات) اِعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔'' (اَیضاًص ۳۴۱)

موجودہ مُسلمانوں کا جذبہ

سُبحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! پہلے کے مُسلمانوں کو عِبادت کا کِس قَدَر ذَوق ہوتا تھا! مگر افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کو زیادہ تر حُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبَرِّک اَیّام (یعنی برکت والے دِنوں) میں ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اُس کا قُرب حاصِل کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور آج کل کے بعض مُسلمان مُبارَک دنوں، خُصوصاً ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اَجْر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے، لیکن دنیا کی دولت سے مَحَبَّت کرنے والے لوگ رَمَضانُ المبارَک میں اپنی چیزوں کا بھاؤ بڑھا کر غریب مسلمانوں کی پریشانیوں میں

اضافہ کردیتے ہیں۔صد کروڑ افسوس! خیر خواہیِ مسلمین کا جذبہ اب دم توڑتا نظر آرہا ہے! ؎

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے　　اُمّت پہ تری آکے عَجَب وَقْت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے　　پردیس میں وہ آج غریبُ الغُربا ہے

فَریاد ہے اے کَشتیِ اُمّت کے نگہبان

بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تعظیمِ رَمَضان کیلئے شَعبان کے روزے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: ''رَمَضان کے بعد سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔'' (شُعَبُ الْایمان ج۳ ص۳۷۷ حدیث۳۸۱۹)

آقا شعبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

بُخاری شریف میں ہے: حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **شَعبان** سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھتے بلکہ پورے **شَعبان** ہی کے روزے رکھ لیتے اورفرمایا کرتے: اپنی اِستِطاعت کے مُطابق عمل کرو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فَضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ (بُخاری ج۱ ص ٦٤٨ حديث ۱۹۷۰)

حدیثِ پاک کی شرح

شارِحِ بُخاری حضرتِ عَلّامہ مفتی محمد شریفُ الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ شعبان میں اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے اسے تغلیباً (تَغ۔لی۔باً یعنی غلبے اور زِیادت کے لحاظ سے) کُل (یعنی سارے

مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کردیا۔ جیسے کہتے ہیں: ''فُلاں نے پوری رات عِبادت کی'' جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضَروریات سے فراغت بھی کی ہو، یہاں تَغلِیباً اکثر کو ''کُل'' کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قُوّت ہو وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتّہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمَضان کے روزوں پر اثر پڑے گا، یِہی مَحْمَل (مَحْ۔مَل یعنی مراد و مقصد) ہے ان اَحادیث (مَثَلاً ترمذی، حدیث 738 وغیرہ) کا جن میں فرمایا گیا: ''نِصْف (یعنی آدھے) شَعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔'' [ترمذی حدیث ۷۳۸] (نزہۃ القاری ج ۳ ص ۳۷۷، ۳۸۰)

مرنے والوں کی فہرس بنانے کا مہینا

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پورے **شعبان** کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ **اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! کیا سب مہینوں میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ **شَعبان** کے روزے رکھنا ہے؟ تو محبوبِ ربُّ الْعِباد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عزّوجلّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔ (اَبو یَعلٰی ج ٤ ص ۲۷۷ حدیث ٤٨٩٠)

نفل روزوں کا پسندیدہ مہینا

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ اُنہوں نے اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو فرماتے سنا: اَنْبِیا کے سرتاج صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا پسندیدہ مہینا **شعبانُ الْمُعَظَّم** تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ الْمُبارَک سے ملا دیتے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ٤٧٦ حدیث ۲٤٣١)

لوگ اس سے غافل ہیں

حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی: یا رسولَ **اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! میں دیکھتا ہوں

کہ جس طرح آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **شَعبان** میں (نَفْل) روزے رکھتے ہیں اِس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے''! فرمایا: رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال **اللہ** ربُّ العٰلَمین عَزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(نَسائی ص ۳۸۷ حدیث ۲۳۵۴)

طاقت کے مطابق عمل کیجئے!

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں: رسولُ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **شَعبان** سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کہ پُورے **شَعبان** کے ہی روزے رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: ''اپنی اِستِطاعت کے مطابق عمل کرو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فَضْل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ، بے شک اُس کے نزدیک پسندیدہ (نَفْل) نَماز وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی اِختیار کی جائے اگرچِہ کم ہو'' تو جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوئی نَماز (نَفْل) پڑھتے تو اُس پر ہمیشگی اِختیار فرماتے۔ (بُخاری ج ۱ ص ۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰)

دعوتِ اسلامی میں روزوں کی بہار

مکاشفة القلوب میں ہے: مذکورہ حدیثِ پاک میں پورے ماہِ شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزوں سے مُراد اکثر شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزے ہیں۔

(مُكاشَفَةُ الْقُلوب ص ۳۰۳)

اگر کوئی پورے شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمانَعَت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعبانُ الْمُعَظَّم دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضانُ الْمُبارَک سے مل جاتے ہیں۔

پتنگ بازی کا شوقین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی روزوں اور سنّتوں پر اِستقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ ترغیب کے لئے ایک مُشکبار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زندگی گناہوں میں گزری، وہ پتنگ بازی کے شوقین تھے نیز وڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ ان کے مشاغل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، خوامخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا وغیرہ معمولات میں شامل تھا۔ خوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش پر رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخری عَشرے میں عَلاقے کی مسجِد میں مُعتکِف ہو گئے۔ انہیں بَہُت اچھے اچھے خواب نظر آئے اور خوب سُکون ملا۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے مزید دو سال اِعتِکاف کی سعادت حاصِل کی۔ ایک بار مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب انفرادی کوشش کر کے انہیں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لے آئے۔ ایک مبلّغ بیان کر رہے تھے، سفید لباس اور کتھئی چادر میں ملبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کے تاج والا ایسا بارونق چہرہ انہوں نے زندگی میں پہلی بار ہی دیکھا تھا۔ مبلّغ کے چہرے کی کشش اور نُورانیّت نے ان کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ گئے اور اب دو سال سے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ) ہی میں اِعتِکاف کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے ایک مُٹھی داڑھی بھی سجالی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رمضان کے بعد کونسا مہینا افضل ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: دو عالَم کے مالِک ومُختار، مکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں عرض کی گئی کہ رَمَضان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ''تعظیمِ رَمَضان کیلئے

شَعبان کا۔'' پھر عرض کی گئی: کون سا صَدَقہ افضل ہے؟ فرمایا: رَمضان کے ماہ میں صَدَقہ کرنا۔ (ترمذی ج۲ ص۱۴۵ حدیث ۶۶۳)

پندرھویں شب میں تجلّی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے، تاجدارِ رِسالت، سراپا رَحْمت صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ عزّوجلّ شَعبان کی پندرھویں شب میں تجلّی فرماتا ہے۔ اِستِغفار (یعنی توبہ) کرنے والوں کو بَخش دیتا اور طالِبِ رَحْمت پر رَحم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اُسی پر چھوڑ دیتا ہے۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۸۲ حدیث ۳۸۳۵)

عداوت والے کی شامت

حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، سلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنْشاہِ مَکّۂ مُکرّمہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: ''شَعبان کی پندرھویں شب میں اللہ عزّوجلّ تمام مخلوق کی طرف تجلّی فرماتا ہے اور سب کو بَخش دیتا ہے مگر کافِر اور عَداوت والے کو (نہیں بخشتا)۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان ج ۷ ص ۴۷۰ حدیث ۵۶۳۶)

ڈھیروں گناہگاروں کی مغفرت ہوتی ہے مگر....!

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے، حُضور سراپا نُور، فیض گنجور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) آئے اور کہا: یہ شَعبان کی پندرھویں رات ہے، اس میں اللہ تعالٰی جہنَّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بَنی کَلْب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافِر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والِدَین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رَحْمت نہیں فرماتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۳۸۳۷) (حدیثِ پاک میں ''کپڑا لٹکانے والے'' کا جو بیان ہے، اِس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ یا پتلون یا ثَوب یعنی لمبا عربی کرتا وغیرہ لٹکاتے ہیں) کروڑوں حَنْبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حَنْبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے جو رِوایت نَقل

کی اُس میں قاتِل کا بھی ذِکر ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۲ ص ۵۸۹ حدیث ۶۶۵۳)

حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، سراپا رَحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ شعبان کی پندرھویں شب میں تمام زمین والوں کو بَخش دیتا ہے سوائے مُشرِک اورعَداوت والے کے۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۸۱ حدیث ۳۸۳۰)

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد علیہ السّلام اورشبِ بَراءَت

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات یعنی شبِ بَراءَت میں اکثر باہر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح شبِ براءَت میں باہَر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر فرمایا: ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرتِ سیِّدُنا داوٗد (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے شعبان کی پندرھویں رات آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس وَقْت میں جس شَخص نے جو بھی دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگی اُس کی دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبول فرمائی اور جس نے مغفرت طَلَب کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسکی مغفِرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عُشّار (یعنی ظُلْماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہِن اور باجا بجانے والا نہ ہو۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا داوٗد (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاکَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوِاسْتَغْفَرَکَ فِیْھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے داوٗد کے پَروَرْدگار! جو اِس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفِرت طَلَب کرے تو اُس کو بَخش دے۔

(لَطائِفُ الْمَعارِف ج ۱ ص ۱۳۷ مختصراً)

ہر خطا تو درگزر کر بیکس و مجبور کی
ہو الٰہی! مغفِرت ہر بیکس و مجبور کی (وسائلِ بخشش ص ۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محروم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَرَاءَت بے حد اہم رات ہے، کسی صورت سے بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے ، اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔ اِس مُبارک شب میں **اللہ** تبارَک وَ تعالیٰ ''بَنی کَلب'' کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے: ''قبیلۂ بَنی کَلب'' قبائلِ عَرَب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔[1] آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ **حضرتِ** سیِّدُنا امام **بَیْہَقِی** شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ''**فَضائِلُ الْاَوقات**'' میں نَقْل کرتے ہیں: **رسولِ اکرم**، **نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ آدمیوں کی اس رات (یعنی شبِ براءت میں) بھی بخشش نہیں ہوگی: ﴿۱﴾ شراب کا عادی ﴿۲﴾ ماں باپ کا نافرمان ﴿۳﴾ زِنا کا عادی ﴿۴﴾ قطعِ تعلُّق کرنے والا ﴿۵﴾ تصویر بنانے والا اور ﴿۶﴾ چُغل خور۔ (فضائل الاوقات ج۱ ص ۱۳۰ حدیث۲۷)

اِسی طرح کاہِن، جادوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مُسلمان سے بلا اجازتِ شَرعی بُغض وکینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، چُنانچہ تمام مُسلمانوں کو چاہئے کہ مُتَذَکَّرہ (یعنی بیان کردہ) گناہوں میں سے اگر **مَعَاذَاللہ** کسی گُناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بِالْخُصُوص اُس گناہ سے اور بِالْعُمُوم ہر گناہ سے **شبِ بَرَاءَت** کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی توبہ کرلیں، اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی کی ترکیب بھی فرمالیں۔

امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا پیام تمام مسلمانوں کے نام

میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حنفی

[1] مرقاۃ المفاتیح ج۳ ص ۳۷۵

مذہب کے عظیم عالِم و مفتی حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے ایک اِرادتمند (یعنی مُعتقِد) کوشبِ براءَت سے قبل توبہ اور مُعافی تلافی کے تعلُّق سے ایک مکتوب شریف اِرسال فرمایا جوکہ اُس کی اِفادِیت کے پیشِ نظر حاضرِ خدمت ہے چُنانچِہ ''کُلِّیاتِ مَکاتیبِ رضا'' جلداوّل صَفحہ 356 تا357 پر ہے: شبِ بَرَاءَت قریب ہے، اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزَّت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولاعَزَّوَجَلَّ بطفیلِ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم مسلمانوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند، ان میں وہ دو مسلمان جو باہَم دُنیوی وجہ سے رَنْجِش رکھتے ہیں، فرماتا ہے: ''اِن کو رہنے دو، جب تک آپَس میں صُلْح نہ کرلیں۔'' لہٰذا اَہلِ سنّت کو چاہیۓ کہ حتَّی الْوَسع قبلِ غروبِ آفتاب 14 شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کر لیں، ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کر دیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حُقُوْقُ الْعِباد سے صَحائفِ اَعمال (یعنی اعمال نامے) خالی ہوکر بارگاہِ عزّت میں پیش ہوں۔ حُقُوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبۂ صادِقہ (یعنی سچّی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں (ابن ماجہ حدیث ۴۲۵۰)) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ضَرور اِس شب میں اُمّیدِ مَغْفِرتِ تامّہ (تام۔ مہ یعنی مکمّل مغفرت کی اُمّید) ہے بشرطِ صِحّتِ عقیدہ۔ (یعنی عقیدہ دُرُست ہونا شرط ہے) وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ (اور وہ گناہ مٹانے والا رَحمت فرمانے والا ہے) یہ سب مُصالَحتِ اِخْوان (یعنی بھائیوں میں صُلْح کروانا) ومعافیِ حُقُوق بِحَمْدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجْرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ[1] (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پرعمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ

[1] مُعجَم اَوسط حدیث ۸۹۴۶، مُعجَم کبیر ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۲۳۷۲

اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عفوو عافیتِ دارین کی دُعا فرمائیں ۔فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے،صُلح ومُعافی سب سچّے دل سے ہو۔ وَالسَّلام ۔ فقیر احمد رضا قادِری عُفِیَ عَنْہُ، از: بریلی

شبِ براءَت کی تعظیم

شامی تابِعین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین شبِ بَراءَت کی بَہت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے ، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی ۔ بعض عُلَماءِ شام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام نے فرمایا: شبِ بَراءَت میں مسجِد کے اندر اجتماعی عبادت کرنا مُستَحَب ہے، حضرتِ سیِّدُنا خالِد و لُقمان رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہما اور دیگر تابِعینِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام اس رات (کی تعظیم کیلئے) بہترین کپڑے زَیبِ تَن فرماتے ، سُرمہ اور خوشبو لگاتے ، مسجِد میں (نَفْل) نَمازیں ادا فرماتے ۔ (لطائف المعارف ص ۲۶۳)

بھلائیوں والی چار راتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم ، رء وفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے: ﴿۱﴾ بقرعید کی رات ﴿۲﴾ عیدُالفِطْر کی (چاند) رات ﴿۳﴾ شَعبان کی پندرھویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزْق اور (اس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں ﴿٤﴾ عَرَفے کی (یعنی 8 اور 9 ذُوالحِجّہ کی درمیانی) رات اذانِ (فَجْر) تک۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج ۷ ص ٤۰۲)

دولہا کا نام مُردوں کی فہرس میں!

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: ”(لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں مُنقَطِع ہوتی ہیں حتّٰی کہ ایک آدمی نِکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا ہوتا ہے۔“

(کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۵ ص ۲۹۲ حدیث ٤۲۷۷۳)

تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک!

تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک! (وسائلِ بخشش ص ۷۰۹)

مکان بنانے والا مُردوں کی فہرس میں

حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ ابی الدُّنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے روایت کرتے ہیں کہ جب نِصْف شَعبان کی رات (یعنی شبِ بَراءَت) آتی ہے تو مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام کو ایک صَحِیفَہ (صَ۔حِیْ۔فَہ یعنی رِسالہ) دیا جاتا اور کہا جاتا ہے: یہ صَحِیفَہ پکڑ لو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہوگا اور عورتوں سے نِکاح کرے گا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جاچکا ہوگا۔ (تفسیر دُرِّمنثور ج۷ ص ۴۰۲)

سال بھر کے معاملات کی تقسیم

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''ایک آدمی لوگوں کے درمیان چل رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ مُردوں میں اُٹھایا ہوا ہوتا ہے۔'' پھر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان کی آیت نمبر 3 اور 4 تلاوت کی:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۝

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے اسے بَرَکت والی رات میں اُتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔

پھر فرمایا: اس رات میں ایک سال سے دوسرے سال تک دنیا کے مُعامَلات کی تقسیم کی جاتی ہے۔

(تفسیرِ طَبَری ج ۱۱ ص ۲۲۳)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان مذکورہ آیاتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اِس رات سے مُراد یا شبِ قَدْر ہے ستّائیسویں (۲۷) رات یا شبِ بَراءَت پندرھویں (۱۵) شَعبان، اس رات

میں پورا قراٰن لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اُتارا گیا پھر وہاں سے تئیس[۲۳] سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا حُضُور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اُترا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قراٰن اُترا وہ مبارک ہے، تو جس رات میں صاحِبِ قراٰن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارک ہے۔ اس رات میں سال بھر کے رِزْق، موت، زندگی، عِزّت وذِلّت، غرض تمام انتِظامی اُمورلَوحِ محفوظ سے فِرِشتوں کے صَحِیفوں میں نَقْل کر کے ہر صَحِیفَہ (یعنی رسالہ) اس محکمے کے فِرِشتوں کو دے دیا جاتا ہے جیسے مَلَکُ الْموت علیہ السّلام کو تمام مرنے والوں کی فِہرِشت وغیرہ۔'' (نورُالعِرفان ص ۷۹۰)

نازُک فیصلے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے کس کی قِسْمت میں کیا لکھ دیا جائے! بعض اَوقات بندہ غَفْلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ طے ہو چکا ہوتا ہے۔ ''غُنْیَۃُ الطّالِبِین'' میں ہے: ''بَہُت سے کَفَن دُھل کر تیّار رکھے ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پِھر رہے ہوتے ہیں، کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبْریں کھودی جاچکی ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں، بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی موت کا وَقْت قریب آچکا ہوتا ہے۔ کئی مکانات کی تعمیرات کا کام پورا ہو گیا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے مالِکان کی زندگی کا وَقْت بھی پورا ہو چکا ہوتا ہے۔'' (غُنْیَۃُ الطّالِبِین ج۱ص۳۴۸)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فائدے کی بات!

شبِ بَراءَت میں نامۂ اعمال تبدیل ہوتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو 14 شعبانُ الْمُعَظَّم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اَعمال نامے

کے آخِری دن میں بھی روزہ ہو۔ 14 **شَعبان کو عَصر کی نَماز باجماعت پڑھ کر وَہیں نَفْل اعتِکاف کر لیا جائے اور نَمازِ مغرِب کے انتِظار کی نیّت سے مسجِد ہی میں ٹھہرا جائے تا کہ اعمال نامہ تبدیل ہونے کے آخِری لمحات میں مسجِد کی حاضِری، اعتِکاف اور انتِظارِ نَماز وغیرہ کا ثواب لکھا جائے۔** بلکہ زہے نصیب! ساری ہی رات عِبادت میں گُزاری جائے۔

مغرب کے بعد چھ نوافِل

معمولاتِ اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام سے ہے کہ مغرِب کے فَرض وسنّت وغیرہ کے بعد چھ رَکْعَت **نَفْل** (نَف۔ل) دو دو رَکعت کر کے ادا کئے جائیں۔ **پہلی** دو رَکعتوں سے پہلے یہ نیّت کیجئے: "**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان دو رَکعتوں کی بَرَکت سے مجھے درازیِ عُمر بِالْخَیر عطا فرما۔" **دوسری** دو رَکعتوں میں یہ نیّت فرمائیے: "**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان دو رَکعتوں کی بَرَکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔" **تیسری** دو رَکعتوں کیلئے یہ نیّت کیجئے: "**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان دو رَکعتوں کی بَرَکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا مُحتاج نہ کر۔" ان 6 رَکعتوں میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں، چاہیں تو ہر رَکعت (رَک۔عَت) میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد تین تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ لیجئے۔ ہر دو رَکعت کے بعد اکیس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد (پوری سورت) یا ایک بار سُوْرَۃُ یٰسٓ شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بُلند آواز سے یٰسٓ شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سُنیں۔ اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اِس دَوران زَبان سے یٰسٓ شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قُراٰنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضِر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چُپ چاپ خوب کان لگا کر سُنیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار (اَم۔بار) لگ جائے گا۔ ہر بار یٰسٓ شریف کے بعد "**دُعائے نِصفِ شَعبان**" بھی پڑھئے۔

دُعائے نِصْفِ شعبانُ الْمُعظّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰھُمَّ یَاذَا الْمَنِّ وَلَایُمَنُّ عَلَیْہِ ؕ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؕ یَاذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ؕ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ؕ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ ؕ وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ؕ وَاَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ ؕ
اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْمَحْرُوْمًا اَوْمَطْرُوْدًا
اَوْمُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ
وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ ؕ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا
لِّلْخَیْرَاتِ ؕ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ ؕ عَلٰی لِسَانِ
نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ؕ ﴿یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ﴾[1]
اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ؕ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ؕ
الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّیُبْرَمُ ؕ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا
مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ؕ وَاَنْتَ بِہٖ اَعْلَمُ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ
الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ؕ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَسَلَّمَ ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

[1] پ ۱۳، الرعد ۳۹

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اے اِحسان کرنے والے کہ جس پر اِحسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل وانعام والے! تیرے سِوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر تو اپنے یہاں اُمُّ الْکِتاب (یعنی لَوحِ محفوظ) میں مجھے شَقی (یعنی بدبخت)، مَحروم، دُھتکارا ہوا اور رِزْق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اپنے فضل سے میری بدبختی، مَحرومی، ذِلَّت اور رِزْق کی تنگی کو مٹادے اور اپنے پاس اُمُّ الْکِتاب میں مجھے خوش بخت، (کُشادہ) رِزْق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثَبْت (تحریر) فرمادے، کہ تو نے ہی تیری نازِل کی ہوئی کِتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبانِ فیض ترجمان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے: ''ترجَمۂ کنز الایمان: **اللہ** جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے۔'' (پ١٣، الرعد ٣٩) خدایا عَزَّوَجَلَّ! تَجلّیِ اعظم کے وسیلے سے جو نِصفِ شَعبانُ الْمُکرم کی رات (یعنی شبِ براءت) میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا**اللہ**!) آفتوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزّت والا ہے۔ **اللہ** تعالٰی ہمارے سردار محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آل واصحاب رضی اللہ تعالٰی عنہم پر دُرُود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ کی مَدَنی اِلتجائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ کا سالہا سال سے **شبِ بَراءَت** میں بیان کردہ طریقے کے مطابِق چھ نوافِل وغیرہ کا مَعمول ہے۔ مغرِب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت **نَفْل** ہے، فَرض و واجب نہیں اور نَمازِ مغرِب کے بعد نوافِل وتِلاوت کی شریعت میں کہیں مُمانَعت بھی نہیں۔ **حضرتِ** علّامہ ابنِ رَجَب حَنبلی (حَم۔بَ۔لی) علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں: اہلِ شام میں سے جلیل القدر تابِعین مَثَلاً **حضرتِ** سیِّدُنا خالِد بن مَعْدان، **حضرتِ** سیِّدُنا مَکْحُول، **حضرتِ** سیِّدُنا لقمان بن عامر

رَحِمَھُمُ اللہُ الْقَادِر وغیرہ شبِ بَراءَت کی بَہُت تعظیم کرتے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے تھے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اِس مُبارک رات کی تعظیم سیکھی۔ (لَطائِفُ الْمَعارِف ج۱ص ۱۴۵) فِقْہِ حَنَفی کی مُعتبر کتاب، ''دُرِّمُختار'' میں ہے: ''شبِ بَراءَت میں شب بیداری (کر کے عبادت) کرنا مُستَحَب ہے، (پوری رات جاگنا ہی شب بیداری نہیں) اکثر حصّے میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔'' (دُرِّ مُختار ج۲ ص ۵۶۸، بہارِشریعت ج۱ ص ۶۷۹) **مَدَنی اِلتجا:** مُمکن ہوتو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجِد میں بعدِ مغرِب چھ نوافل وغیرہ کا اہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے گھر میں یہ اعمال بجالائیں۔

سال بھر جادو سے حفاظت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ الْمدینہ** کی مطبوعہ 170 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**اسلامی زندگی**'' صَفْحہ 134 پر ہے: اگر اس رات (یعنی شبِ براءَت) **سات پتّے بیری** (یعنی بیر کے دَرَخت) کے پانی میں جوش دیکر (جب پانی نہانے کے قابل ہوجائے تو) غُسل کرے **اِنْ شَآءَ اللہ** الْعَزِیز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

شبِ براءَت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مل گئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تمہاری حق تلَفی کریں گے؟ میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ ازواجِ مُطَہَّرات (م۔طَہَّ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو فرمایا: ''بیشک **اللہ** تعالٰی شعبان کی پندرھویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔''

(ترمذی ج۲ ص۱۸۳ حدیث۷۳۹)

قبر پر موم بتّیاں جلانا

شبِ بَراءَت میں اسلامی بھائیوں کا قبرِستان جانا سُنَّت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً ممنوع ہے) قبروں پر موم بتّیاں نہیں جلاسکتے ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضَرورتاً اُجالا حاصل کرنے کے لئے قَبْر سے ہٹ کر موم بتّی جلاسکتے ہیں، اِسی طرح حاضرین کو خوشبو پہنچانے کی نیّت سے قبر سے ہٹ کر اگر بتّیاں جَلانے میں حَرَج نہیں۔ مَزاراتِ اولیا رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی پر چادر چڑھانا اوراس کے پاس چَراغ جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ مُتَوَجِّہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عَظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہو کر اِکْتِسابِ فَیض کرتے ہیں۔ اگر اولیا اور عوام کی قَبْریں یکساں رکھی جائیں تو بَہُت سارے دینی فوائد خَتْم ہو کر رہ جائیں۔

سبز پرچہ

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ شعبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات یعنی شبِ براءت عبادت میں مصروف تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک ''سبز پرچہ'' ملا جس کا نُور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اُس پر لکھا تھا: ''هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔'' یعنی خدائے مالِک و غالِب کی طرف سے یہ ''جہنَّم کی آگ سے آزادی کا پروانہ'' ہے جو اُس کے بندے عُمَر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔ (تفسیر روح البیان ج۸ ص۴۰۲)

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں جہاں امیرُ الْمُؤمنین سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عَظمت و فَضیلت کا اظہار ہے وَہیں شبِ بَراءَت کی رِفْعت وشرافت کا بھی ظُہور ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ مُبارَک شب جہنَّم کی بھڑکتی آگ سے بَراءَت (بَر۔ا۔ءَ۔ت یعنی آزادی) پانے کی رات ہے اِسی لئے اِس رات کو ''شبِ بَراءَت'' کہا جاتا ہے۔

آتش بازی کا مُوجِد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَراءَت جہنَّم کی آگ سے ''بَراءَت'' یعنی چھٹکارا پانے کی رات ہے، مگر صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کی ایک تعداد آگ سے چھٹکارا حاصِل کرنے کی کوشش کے بجائے خود پیسے خرچ کر کے اپنے لئے آگ یعنی آتشبازی کا سامان خریدتی اور خوب پٹاخے وغیرہ چھوڑ کر اِس مُقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتی ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اپنی مختصر کتاب ''اسلامی زندگی'' میں فرماتے ہیں: ''اس رات کو گناہ میں گزارنا بڑی محرومی کی بات ہے، آتشبازی کے متعلِّق مشہور یہ ہے کہ یہ نَمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اُس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف پھینکے۔'' (اسلامی زندگی ص۷۷)

شبِ براءَت کی مُروَّجہ آتشبازی حرام ہے

افسوس! شبِ براءَت میں ''آتشبازی'' کی ناپاک رَسْم اب مسلمانوں کے اندر زور پکڑتی جارہی ہے۔ ''اسلامی زندگی'' میں ہے: مُسلمانوں کا لاکھوں روپیہ سالانہ اس رسم میں برباد ہوجاتا ہے اور ہر سال خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ سے اِتنے گھر آتشبازی سے جَل گئے اور اِتنے آدمی جل کر مر گئے۔ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکانوں میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، (نیز) اپنے مال میں اپنے ہاتھ سے آگ لگانا اور پھر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال سر پر ڈالنا ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس بیہودہ اور حرام کام سے بچو، اپنے بچّوں اور قَرابت داروں کو روکو، جہاں آوارہ بچّے یہ کھیل کھیل رہے ہوں وہاں تماشا دیکھنے کیلئے بھی نہ جاؤ۔ (ایضاً ص ۷۸) (شبِ براءَت کی مُروَّجہ) آتَش بازی کا چھوڑنا بلاشک اِسراف اور فُضُول خرچی ہے لہٰذا اِس کا ناجائز و حرام ہونا اور اسی طرح آتَش بازی کا بنانا اور بیچنا خریدنا سب شَرْعاً ممنوع ہیں۔ (فتاوی اجملیہ ج ۴ ص ۵۲) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سُنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے

ہیں: آتشبازی جس طرح شادیوں اور شبِ بَراءَت میں رائج ہے بیشک **حرام** اور پورا جُرم ہے کہ اس میں تَضیِیعِ مال (تَضْ۔یِیْع۔مال یعنی مال کا ضائع کرنا) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ص ۲۷۹)

آتش بازی کی جائز صورتیں

شبِ بَراءَت میں جو آتَش بازی چھوڑی جاتی ہے اُس کا مقصد کھیل کودا ور تفریح ہوتا ہے لہٰذا یہ گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ البتّہ اِس کی بعض جائز صورتیں بھی ہیں جیسا کہ بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ میں **سُوال ہوا**: کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین اس مسئلے میں کہ آتشبازی بنانا اور چھوڑنا حرام ہے یا نہیں؟ **الجواب: ممنوع و گناہ** ہے مگر جوصورتِ خاصّہ لَھْو و لَعِب و تَبْذِیر و اِسراف سے خالی ہو (یعنی اُن مخصوص صورتوں میں جائز ہے جوکھیل کود اور فُضُول خرچی سے خالی ہو)، جیسے اعلانِ ہِلال (یعنی چاند نظر آنے کا اعلان) یا جنگل میں یا وَقتِ حاجت شَہر میں بھی دَفعِ جانورانِ موذی (یعنی ایذا دینے والے جانوروں کو بھگانے کیلئے) یا کھیت یا میوے کے درختوں سے جانوروں (اور پرندوں) کے بھگانے اُڑانے کو ناڑیاں، پٹاخے، تُومڑیاں چھوڑنا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ص ۲۹۰)

تجھ کو شعبانِ معظَّم کا خدایا واسِطہ
بخش دے ربِّ محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو مِری ہر اک خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعبانُ الْمُعظَّم میں عبادت کرنے، روزے رکھنے اور مُرَوَّجہ آتَش بازی وغیرہ کے گناہوں سے باز رہنے کا ذِہن بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ خوب سنّتوں بھرے سفر کیجئے اور

رَمَضانُ الْمُبارَک میں دعوتِ اسلامی کے اِجتماعی اعتِکاف کی بَرَکتیں لوٹئے۔ آپ کی ذَوق اَفزائی کیلئے ایک مشکبار مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں، واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے کالج کے ایک اسلامی بھائی جو کہ عام اسٹوڈنٹس کی طرح فیشن کے متوالے تھے، کرکٹ کا میچ دیکھنے اور کھیلنے کا جُنون کی حدتک شوق اور رات گئے تک آوارہ گردی معمول تھا۔ نَماز اور مسجِد کی حاضِری کا جہاں تک تعلُّق ہے تو وہ فقط عیدَین تک مَحدود تھی۔ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۲ھ، 2001ء) میں والِدَین کے اِصرار پر نَماز ادا کرنے مسجِد میں گئے، عَصْر کی نَماز کے بعد سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز عِمامہ شریف کا تاج سجائے ایک بارِیش اسلامی بھائی نے نَمازیوں کو قریب کرنے کے بعد فیضانِ سنّت کا دَرس دیا، وہ دُور بیٹھ کر سُنتے رہے، دَرس کے بعد فوراً مسجِد سے باہَر نکل گئے۔ دو تین دن تک یِہی ترکیب رہی۔ ایک دن وہ ملنے کے لئے رُک گئے، ایک اسلامی بھائی نے پُرتپاک انداز سے مُلاقات کر کے نام و پتا پوچھنے کے بعد تبلیغِ قرا ٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہونے والے اجتِماعی اعتِکاف میں بیٹھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اعتِکاف کے فضائل بیان کئے۔ اوّلاً ان کا ذِہن نہ بنا، لیکن وہ اسلامی بھائی مَاشَآءَاللہ بَہُت جذبے والے تھے، مایوس نہ ہوئے بلکہ ان کے گھر جا پہنچے اور بار بار اِصرار کرنے لگے۔ اُن کی مسلسل اِنفِرادی کوشش کے نتیجے میں اعتِکاف شُروع ہونے سے ایک دن قبل انہوں نے نام لکھوا دیا، اور آخِری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۲ھ جامع مسجِد نعیمیہ (لالہ رُخ، واہ کینٹ) کے اندر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتَکِف ہوگئے۔ اجتِماعی اعتِکاف کے پُرسوز ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت نے ان کی دِلی کیفیت بدل ڈالی! وہاں ادا کی جانے والی تہجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافل کی پابندی نے گُزَشتہ زندگی میں فرض نَمازیں نہ پڑھنے پر انہیں سخت شرمندہ کیا، آنکھوں سے ندامت کے آنسو جاری ہوگئے اور انہوں نے دل ہی دل میں نَمازوں کی پابندی کی نیّت کر لی۔ پچّیسویں شب دُعا میں ان پر اِس قَدَر رِقّت طاری تھی کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ اسی عالم میں ان پر غُنُودگی طاری ہوگئی اور وہ خواب کی دنیا میں پہنچ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک پُروقار و نور بار چِہرے

والی شخصیّت موجود ہے اور ان کے ارد گرد کافی ہُجُوم ہے۔ انہوں نے کسی سے پوچھا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ **آقائے مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ **انہوں نے دیکھا تو سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا۔** کچھ دیر تک وہ دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہے، جب بیدار ہوئے **تو صلوٰۃ وسلام** پڑھا جارہا تھا ان کی کیفیت بہُت عجیب وغریب تھی، جسم پر لرزہ طاری تھا، ہچکیاں باندھ کر روئے جارہے تھے اور آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد **مجلس برائے اعتِکاف** کے نگران کے سامنے عمامے کا تاج سجانے والوں کی قِطار بندھی ہوئی تھی اور سرکارِ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے لکھے ہوئے اس نعتیہ شعر کی تکرار جاری تھی: ؎

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا

سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا (حدائقِ بخشش ص۲۴۳)

وہ اپنے قریبی اسلامی بھائیوں کو بمشکل تمام صِرف اِتنا کہہ پائے: ''میں نے بھی عمامہ باندھنا ہے۔'' تھوڑی ہی دیر میں روتے روتے وہ بھی عمامے کا تاج سجا چکے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے **اِعتِکاف** ہی میں **ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت بھی کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر بھی کیا، سفر کے دَوران بہُت کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ درس و بیان بھی سیکھ کر کرنے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ **دعوتِ اِسلامی** کے **مَدَنی کاموں** میں حصّہ لینے لگے۔ انہیں **ذَیلی مُشاوَرت کے نگران** کے طور پر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی سعادت بھی ملی۔

گر تمنّا ہے آقا کے دیدار کی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار کی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص۶۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''عید'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے شَشّ عید کے روزوں کے فضائل پر مشتمل تین فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نومولود کی طرح گناہوں سے پاک

﴿۱﴾ ''جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔'' (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج۳ ص۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)

گویا عمر بھر کا روزہ رکھا

﴿۲﴾ ''جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوّال میں رکھے، تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔'' (مُسلِم ص۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)

سال بھر روزے رکھے

﴿۳﴾ ''جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شوّال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ تو ماہِ رَمَضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہوگئے۔'' (اَلسُّنَنُ الکُبریٰ لِلنَّسائی ج۲ ص۱۶۲، ۱۶۳ حدیث ۲۸۶۰، ۲۸۶۱)

شَشّ عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ''بہارِ شریعت'' کے حاشیے میں فرماتے ہیں: ''بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرِّق (مُ۔تَ۔فَر۔رِق یعنی جُدا جُدا) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حَرَج نہیں۔'' (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۸۵، بہارِ شریعت ج۱ ص۱۰۱۰)

خلیلِ مِلّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْہَادِی فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے

بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مضایقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی جدا جدا) رکھے جائیں یعنی (جیسے) ہر ہفتے میں دو روزے اور **عیدُ الفِطْر** کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسِب معلوم ہوتا ہے۔ (سنّی بہشتی زیور ص۳۴۷) اَلغَرَض **عیدُ الفِطر** کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَشْ عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذُو الحِجَّۃِ الحرام کے ابتِدائی دس دن کے فضائل

فتاوٰی رضویہ جلد 10 صَفْحَہ 649 پر ہے: صَوم (یعنی روزہ) وغیرہ اعمالِ صالحہ (یعنی نیک اعمال) کے لئے بعدِ رَمَضانُ **الْمبارَک** سب دنوں سے افضل عَشَرۂ ذِی الْحِجَّہ ہے۔

"اللہ" کے چار حُروف کی نسبت سے عشرۂ ذُو الحِجَّۃِ الحرام کے فضائل کے مُتَعلِّق 4 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ "ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "یا رسولَ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جِہاد؟" فرمایا: "اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جِہاد، مگر وہ کہ اپنے جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔" (یعنی صِرف وہ مُجاہِد افضل ہوگا جو جان و مال قُربان کرنے میں کامیاب ہوگیا) (بُخارِی ج۱ ص۳۳۳ حدیث۹۶۹)

﴿۲﴾ "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرۂ ذُو الْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدر کے برابر ہے۔" (تِرمِذی ج۲ ص۱۹۲ حدیث۷۵۸)

﴿۳﴾ "مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی 9 ذُو الْحِجَّۃِ الْحرام) کا روزہ ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گناہ مِٹا دیتا

ہے۔'' (مُسلِم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱۶۲)

﴿٤﴾ عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالْحِجَّۃِ الْحَرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷٦٤) (مگر عَرَفات میں حاجی کو عَرَفے کا روزہ مکروہ ہے،) حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرماتے ہیں: سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عَرَفے کے دِن (یعنی ۹ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔ (ابنُ خُزَیمۃ ج ۳ ص ۲۹۲ حدیث ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایّامِ بیض کے روزے

ہر مَدَنی ماہ (یعنی سنِ ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔ اس کے بے شُمار دُنیوی اور اُخروی فوائد ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے ''ایّامِ بِیض'' یعنی چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو رکھے جائیں۔

ایّامِ بیض کے روزوں کے مُتَعَلِّق 3 رِوایات

﴿۱﴾ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم چار چیزیں نہیں چھوڑتے تھے، عاشورا کا روزہ اور عَشَرَۂ ذُوالْحِجَّہ کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فَجْر (کے فرض) سے پہلے دو رَکْعَتیں (یعنی دو سُنَّتیں)۔ (نَسائی ص ۳۹۵ حدیث ۲٤۱۳) حدیثِ پاک کے اس حصّے ''عشرۂ ذُوالْحِجَّہ کے روزے'' سے مراد ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی نو دنوں کے روزے ہیں، ورنہ دس ذُوالْحِجَّہ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۹۵)

﴿۲﴾ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایّامِ بِیض میں بِغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حَضَر (یعنی قِیام) میں۔ (نَسائی ص ۳۸٦ حدیث ۲۳٤۲)

﴿۳﴾ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں: ''اَنْبیا کے سرتاج، صاحِبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ایک مہینے میں **ہفتہ، اتوار** اور **پیر** کا جبکہ دوسرے ماہ **منگل**، **بدھ** اور **جُمعرات** کا روزہ رکھا کرتے۔'' (تِرمِذی ج ۲ ص ۱۸٦ حدیث ۷٤٦)

ایامِ بِیض کے روزوں کے بارے میں 5 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ ''جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنَّم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ **تین دن روزے** رکھنا بہترین روزے ہیں۔'' (ابنِ خُزَیمہ ج ۳ ص ۳۰۱ حدیث ۲۱۲۵) ﴿۲﴾ ہر مہینے میں **تین دن کے روزے** ایسے ہیں جیسے دَہر (یعنی ہمیشہ) کے روزے۔ (بخاری ج ۱ ص ٦٤۹ حدیث ۱۹۷۵) ﴿۳﴾ **رَمَضان** کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی (یعنی جیسے نفاق) دُور کرتے ہیں۔ (مُسنَد اِمام اَحمد ج ۹ ص ۳٦ حدیث ۲۳۱۳۲) ﴿٤﴾ جس سے ہو سکے ہر مہینے میں **تین روزے** رکھے کہ ہر روزہ دس گُناہ مٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (مُعجَم کَبِیر ج ۲۵ ص ۳۵ حدیث ٦۰) ﴿۵﴾ جب مہینے میں **تین روزے** رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔ (نَسائی ص ۳۹٦ حدیث ۲٤۱۷)

مرنے کی دُعائیں مانگتے تھے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایّامِ بِیض کے روزوں، نیکیوں اور سنّتوں کا ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کا **مَدَنی ماحول** اپنا لیجئے، صِرف دُور دُور سے دیکھنے سے بات نہیں بنے گی، سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، **رَمَضانُ الْمُبارَك** کا **اِجتماعی اعتِکاف** بھی فرمایئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ قلبی سکون مُیَسَّر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آکر کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں اِس کی ایک جھلک مُلاحَظہ فرمایئے، چُنانچِہ تحصیل ٹھٹھ (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک نوجوان انتہائی فسادی اور شریر تھے، لڑائی جھگڑا ان کا پسندیدہ مَشغلہ تھا، ان کی شرانگیزیوں سے سارا مَحلّہ تنگ تھا اور گھر والے تو اس قَدَر بیزار تھے کہ **ان کے مرنے کی دُعائیں مانگتے تھے**۔ خوش قسمتی سے کچھ اسلامی بھائیوں نے **انفِرادی کوشش** کرتے ہوئے انہیں **رَمَضانُ الْمبارَک کے اِجتماعی اِعتِکاف** کی دعوت پیش کی انہوں نے مُرَوَّت میں ہاں کردی اور **رَمَضانُ المبارَک** (۱۴۲۰ھ 1999ء) میں **میمن مسجِد** عطّار آباد کے اندر عاشِقانِ رسول کے ساتھ **مُعْتَکِف** ہوگئے۔ دورانِ اِعتِکاف انہیں وُضو، غُسل، نَماز کا طریقہ نیز حُقُوقُ اللہ وحُقُوقُ الْعِباد اوراحتِرامِ مسلم کے اَحکام سیکھنے کو ملے، سنّتوں بھرے پُرسوز بیانوں اور رِقّت انگیز دُعاؤں نے انہیں ہِلا کر رکھ دیا! بصد نَدامت انہوں نے سابِقہ گناہوں سے **توبہ** کی، نیکیاں کرنے کی دل میں اُمنگ پیدا ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے عشقِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی نشانی داڑھی شریف سجالی، سرکوسبز عمامہ شریف کے تاج سے سرسبز کیا اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ **نیکی کی دعوت** کے شیدائی بن گئے۔

آؤ آکر گناہوں سے توبہ کرو، مَدنی ماحول میں کرلوتم اِعتِکاف

رَحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو، مَدنی ماحول میں کرلوتم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

"مُصطفٰے" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پیر شریف اور جُمعرات کے روزوں کے مُتَعلِّق 5 روایات

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: پیراور

جُمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وَقْت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہُوں۔ (تِرمِذی ج ۲ ص ۱۸۷ حدیث ۷۴۷) تاکہ روزے کی بَرَکت سے رَحمتِ الٰہی کا دریا جوش مارے۔ (مراۃ ج ۳ ص ۱۸۸)

﴿۲﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **پیر شریف** اور **جُمعرات** کو روزے رکھا کرتے تھے، اِس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: ان دونوں دنوں میں **اللہ** تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفِرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہم (یعنی آپس میں) جُدائی کرلی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صُلح کرلیں۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۴۴ حدیث ۱۷۴۰)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت مرا ۃ جلد 3 صَفْحَہ 196 پر فرماتے ہیں: **سُبحٰنَ اللّٰہ!** یہ دونوں دن بڑی عَظَمت اور بَرَکت والے ہیں کیوں نہ ہوں کہ انہیں عَظَمت والوں سے نسبت ہے، ''جُمعرات'' تو جُمعہ کا پڑوسی ہے اور حضرتِ آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے کا دن ہے، اور ''پیر'' حُضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت کا دن بھی ہے اور نُزولِ قُراٰنِ کریم کا بھی۔

﴿۳﴾ **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: نبیوں کے سرتاج، صاحبِ معراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **پیر** اور **جُمعرات** کے روزے کا خاص خیال رکھتے تھے۔ (تِرمِذی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۵)

﴿۴﴾ **حضرتِ** سَیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **پیر شریف** کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا: اِسی میں **میری وِلادت** ہوئی، اِسی میں مجھ پر وحی نازِل ہوئی۔ (مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث ۱۹۸-۱۱۶۲)

﴿۵﴾ **حضرتِ** سیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں کہ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں بھی **پیر** اور **جُمعرات** کا روزہ تَرک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عَرض کی: کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس بڑی عُمر میں بھی **پیر** اور **جُمعرات** کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **پیر** اور **جُمعرات** کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! کیا وجہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **پیر** اور **جُمعرات** کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: لوگوں کے اَعمال **پیر** اور **جُمعرات** کو پیش کیے جاتے ہیں۔ (شُعَبُ الْایمان ج۳ ص۳۹۲ حدیث ۳۸۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّت کے تین حُروف کی نسبت سے بُدھ اور جُمعرات کے روزوں کے 3 فضائل

﴿۱﴾ **حضرتِ** سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بِشارت نشان ہے: جو **بدھ** اور **جُمعرات** کے روزے رکھے اُس کے لئے جہنَّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (اَبو یَعلٰی ج۵ ص۱۱۵ حدیث ۵۶۱۰)

﴿۲﴾ **حضرتِ** سیِّدُنا مسلم بن عُبَیْدُ اللہ قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والِدِ مُکرّم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بارگاہ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یا تو خود عرض کی یا کسی اور نے دریافت کیا: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں **ہمیشہ روزہ** رکھوں؟ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاموش رہے، پھر دوسری مرتبہ عرض کی، پھر خاموشی اِختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر اِستِفسار فرمایا کہ روزے کے مُتَعلِّق کس نے سُوال کیا؟ عرض کی، میں نے یا نبیَّ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! تو جواباً ارشاد فرمایا: بے شک تجھ پر تیرے گھر والوں کا حق ہے تو **رَمَضان** اور اس سے مُتَّصِل مہینے (شوّال) اور ہر **بدھ** اور **جُمعرات** کے روزے رکھ کہ اگر تو ایسا کرے گا تو گویا **تُو** نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۹۵ حدیث ۳۸۶۸)

﴿۳﴾ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس نے رَمَضان، شَوّال، بدھ اور جُمعرات کا روزہ رکھا تو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔'' (اَلسُّنَنُ الْکُبریٰ لِلنَّسائی ج ۲ ص ۱۴۷ حدیث ۲۷۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''کرم'' کے تین ۳ حُرُوف کی نسبت سے بُدھ جُمعرات اور جُمُعہ کے روزوں کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ جس نے بدھ، جُمعرات و جُمُعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالٰی اُس کیلئے جنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہَر کا حصّہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہَر سے۔ (مُعجَمُ اَوسَط ج ۱ ص ۸۷ حدیث ۲۵۳)

﴿۲﴾ جس نے بدھ، جُمعرات و جُمُعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالٰی اُس کیلئے جنّت میں موتی اور یاقوت و زَبَرجَد کا مَحَل بنائے گا اور اُس کیلئے دوزخ سے بَراءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔ (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۹۷ حدیث ۳۸۷۳)

﴿۳﴾ جس نے بدھ، جُمعرات و جُمُعہ کا روزہ رکھا پھر جُمُعہ کو تھوڑا یا زیادہ تَصَدُّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گُناہ کئے ہیں بَخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائے گا جیسے اُس دِن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (ایضاً حدیث ۳۸۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''جُمُعہ'' کے چار حُروف کی نسبت سے جُمُعہ کے روزے کے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ ''جس نے جُمُعہ کا روزہ رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے آخرت کے دس دِنوں کے برابر اَجْر عطا فرمائے گا اور وہ ایّام (اپنی مِقدار میں)

اَیّام دنیا کی طرح نہیں ہیں۔'' (شُعَبُ الْایمان ج ۳ ص ۳۹۳ حدیث ۳۸۶۲)

فتاوٰی رضویہ جلد 10 صَفْحَہ 653 پر ہے: روزۂ جُمُعہ یعنی جب اِس کے ساتھ پنج شَنْبَہ یا شَنْبَہ (یعنی جُمعرات یا ہفتے کا روزہ) بھی شامل ہو مَروی ہوا کہ **دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔**

﴿۲﴾ ''جس نے **جُمُعہ** ادا کیا اور اِس دِن کا **روزہ** رکھا اور مریض کی **عِیادت** کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور نِکاح میں حاضِر ہوا تو اُس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی۔'' (مُعْجَم کَبِیر ج۸ ص۹۷ حدیث ۷۴۸۴)

﴿۳﴾ ''جس نے روزے کی حالت میں یومِ جُمُعہ کی صُبح کی اور مریض کی **عِیادت** کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور **صَدَقہ** کیا تو اُس نے اپنے لئے **جنّت** واجِب کرلی۔'' (شُعَبُ الْایمان ج۳ ص۳۹۳ حدیث ۳۸۶۴)

﴿۴﴾ جس نے بروزِ جُمُعہ روزہ رکھا اور مریض کی **عِیادت** کی اور **مسکین** کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا تو اُسے **چالیس سال** کے گُناہ لاحق نہ ہوں گے۔ (ایضاً ص ۳۹۴ حدیث ۳۸۶۵) **حدیثِ پاک** کے اس حصّے ''اُسے چالیس سال کے گُناہ لاحق نہ ہوں گے'' سے مُراد یا تو اُسے نیکی ہی کی توفیق ملے گی یا گُناہ صادر ہوئے تو ایسی توبہ کی توفیق مل جائے گی جو اس کے گُناہوں کو مٹادے گی۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ **فرماتے ہیں:** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بَہُت کم **جُمُعہ** کا روزہ ترک فرماتے تھے۔ (ایضاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عاشُورا کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اِسی طرح **جُمُعہ** میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خُصوصیّت کے ساتھ تنہا **جُمُعہ** (اس مسئلے کا خلاصہ آگے آرہا ہے) یا صِرف **ہفتے** کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو **جُمُعہ** یا ہفتہ آگیا تو تنہا **جُمُعہ** یا ہفتے کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مَثَلاً 15 شعبانُ الْمُعظَّم، 27 رَجَبُ الْمُرجَّب وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"فضل" کے تین ۳ حُروف کی نسبت سے تنہا جُمُعہ کا روزہ رکھنے کی مُمانَعت پر 3 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ شبِ **جُمُعہ** کو دیگر راتوں میں شب بیداری کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی **یومِ جُمُعہ** کو دیگر دنوں میں روزے کے ساتھ خاص کرو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔ (مُسلِم ص۵۷۶ حدیث۱۱۴۴)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان مِراٰۃ جلد 3 صَفْحَہ 187 پر "شبِ جُمُعہ کو دیگر راتوں میں شب بیداری کیلئے خاص نہ کرو" کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی جُمُعہ کی رات میں عبادت کرنا منْع نہیں، بلکہ اور راتوں میں بالکل عِبادت نہ کرنا مناسب نہیں کہ یہ غَفلت کی دلیل ہے چونکہ جُمُعہ کی رات ہی زیادہ عَظمت والی ہے، اندیشہ تھا کہ لوگ اس کو نفلی عبادتوں سے خاص کرلیں گے اس لیے اسی رات کا نام لیا گیا۔

﴿۲﴾ تم میں سے کوئی ہرگز **جُمُعہ** کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن ملالے۔ (بُخارِی ج۱ ص۶۵۳ حدیث۱۹۸۵)

﴿۳﴾ **جُمُعہ** کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۲ ص۸۱ حدیث۱۱)

اَحادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ تنہا **جُمُعہ** کا روزہ نہ رکھنا چاہئے مگر یہ مُمانَعت صِرف اُسی صورت میں ہے جبکہ خُصُوصیّت کے ساتھ جُمُعہ ہی کا روزہ رکھا جائے اگر خُصُوصیّت نہ ہو مَثَلاً جُمُعہ کے روز چھٹّی تھی اِس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزہ رکھ لیا تو کراہت نہیں۔

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان مِراٰۃ جلد 3 صَفْحَہ 187 پر فرماتے ہیں: مَثَلاً کوئی شخص ہر گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا عادی ہو اور اتِّفاق سے اس دن جُمُعہ آجائے تو رکھ لے، اب خلافِ اَوْلیٰ بھی نہیں۔

روزۂ جُمُعہ کے مُتعلِّق ایک فتویٰ

اِس ضِمن میں فتاوٰی رضویہ (مُخَرَّجہ) جلد 10 صَفْحہ 559 سے معلوماتی سُوال جواب مُلاحَظہ ہوں: **سُوال:** کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین اِس مسئلے میں کہ **جُمُعہ** کا روزہ نَفْل رکھنا کیسا ہے؟ ایک شخص نے جُمُعہ کا روزہ رکھا دوسرے نے اُس سے کہا جُمُعہ **عِیدُ الْمؤمنین** ہے، روزہ رکھنا اس دن میں مکروہ ہے اور باصرار بعد دوپہر کے روزہ تڑوا دیا اور کتاب "سِرُّ الْقُلُوب" میں مکروہ ہونا لکھا ہے دکھلا دیا۔ ایسی صورت میں روزہ توڑنے والے کے ذِمّے کَفّارہ ہے یا نہیں؟ اور تُڑوانے والے کو کوئی اِلزام ہے یا نہیں؟۔ **الجواب:** جُمُعہ کا روزہ خاص اس نیّت سے (رکھنا) کہ آج جُمُعہ ہے اس کا روزہ **بِالتَّخصیص** (یعنی خُصُوصیّت سے رکھنا) چاہیے، مکروہ ہے، مگر نہ وہ کراہت کہ توڑنا لازم ہُوا، اور اگر خاص بہ نیّتِ تخصیص نہ تھی تو اَصلاً کراہت بھی نہیں، اُس دوسرے شخص کو اگر نیّتِ مکروہہ پر اِطّلاع نہ تھی جب تو اِعتِراض ہی سرے سے حماقت ہوا اور روزہ تُڑوا دینا شَرع پر سخت جرأت اور اگر اطلاع بھی ہوئی جب بھی مسئلہ بتا دینا کافی تھا نہ کہ روزہ تُڑوانا اور وُہ بھی بعد دوپہر کے، جس کا اِختیار نَفْل روزے میں والِدَین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور تُڑوانے والا دونوں گنہگار ہوئے، توڑنے والے پر قَضا لازم ہے کَفّارہ اَصلاً (یعنی بالکل) نہیں۔ **وَاللہ تعالٰی اَعلَم۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہفتہ اور اتوار کے روزے

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مَروی ہے کہ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **ہفتے اور اتوار** کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے: "یہ دونوں (یعنی ہفتہ اور اتوار) مُشرِکین کی عید کے دِن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مُخالَفت کروں۔" (ابنِ خُزَیمہ ج۳ ص۳۱۸ حدیث ۲۱۶۷)

تنہا ہفتے کا روزہ رکھنا مَنْع ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا **عبد اللہ بن بُسر** رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی بہن رضی اللہ تعالٰی عنہا

سے رِوایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے عِلاوہ مت رکھو۔'' حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعیسٰی ترمذی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حَسَن ہے اور یہاں مُمانَعت سے مُراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کر لینا ہے کہ یہودی اِس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۸٦ حدیث ۷٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''اے شہنشاہِ مدینہ'' کے تیرہ حُروف کی نسبت سے روزۂ نفل کے 13 مَدَنی پھول

۞ ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والِدَین کی اِطاعت کرے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ٤٧٨)

۞ شوہر کی اجازت کے بِغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ٤٧٧)

۞ نفل روزہ قصداً شُروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضا واجِب ہوگی۔ (ایضاً ص ٤٧٣)

۞ نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مَثَلاً عورت کو روزے کے دَوران حَیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضا واجِب ہے۔ (ایضاً ص ٤٧٤)

۞ نفل روزہ بِلا عُذر توڑنا، ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر مَیزبان نہ کھائے گا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گُزرے گا۔ یا مِہمان اگر کھانا نہ کھائے تو مَیزبان کو اَذِیّت ہوگی تو نفل روزہ توڑنے کیلئے یہ عُذر ہے بشرطیکہ یہ بھروسا ہو کہ اس کی قضا رکھ لیگا اور یہ بھی شَرط ہے کہ ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ٤٧٥-٤٧٦)

۞ والِدَین کی ناراضی کے سبب عَصر سے پہلے تک نفل روزہ توڑ سکتا ہے بعدِ عَصر نہیں۔ (ایضاً ص ٤٧٧)

۞ اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضَحوۂ کُبریٰ سے قبل نفل روزہ توڑ سکتا ہے مگر قضا واجِب ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ٤٧٧، ٤٧٣)

❁ اِس طرح نِیَّت کی کہ ''کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔'' یہ نِیَّت صحیح نہیں، بہر حال روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۹۵)

❁ ملازِم یا مزدور اگر نَفْل روزہ رکھیں تو کام پُورا نہیں کرسکتے تو ''مُستاجِر'' (یعنی جس نے مُلازَمت یا مزدوری پر رکھا ہے) کی اِجازت ضَروری ہے۔ اور اگر کام پورا کرسکتے ہیں تو اجازت کی ضَرورت نہیں۔[1] (دُرِّمُختار ج۳ ص ۴۷۸)

❁ طالبِ عِلْمِ دین اگر نَفْل روزہ رکھتا ہے تو کمزوری ہوتی، نیند چڑھتی اور سُستی کے سبب طلبِ عِلْمِ دین میں رکاوٹ کھڑی ہوتی ہے تو افضل یہ ہے نَفْل روزہ نہ رکھے۔

❁ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے رکھنا ''صومِ داوٗدی'' کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''افضل روزہ میرے بھائی داوٗد (عَلَیْہِ السَّلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دِن نہ رکھتے اور دُشمن کے مقابلے سے فِرار نہ ہوتے تھے۔'' (تِرمذی ج۲ ص۱۹۷ حدیث ۷۷۰)

❁ حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن وَسْط (یعنی بیچ) میں اور تین دن آخر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَوَاسِط اور اَواخر میں روزہ دار رہتے تھے۔ (ابن عساکر ج۲۴ ص۴۸)

❁ صومِ دَہْر (یعنی ہمیشہ روزے رکھنا سوا ان پانچ دنوں یعنی شوال کی یکُم اور ذِی الْحِجّہ کی دسویں تا تیرھویں کے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے) مکروہِ تنزیہی ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص ۳۹۱)

ہمیشہ روزہ رکھنا

ہمیشہ کے روزوں سے مُمانعت پر ''بُخاری شریف'' کی یہ حدیث بھی ہے اور اس کا مفہوم بھی عُلَما نے تاویل کے ساتھ بیان فرمایا ہے

---

[1] : ملازمت کے متعلق بہترین معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ صِرف 22 صَفْحات کا رسالہ ''حلال طریقے سے کمانے کے 50 مَدَنی پھول'' کا ضَرور مطالعہ فرمایئے۔

چُنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّھْرَ۔ یعنی جو ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے رکھے ہی نہیں۔ (بُخاری ج ۱ ص ۶۵۱ حدیث ۱۹۷۹)

شرحِ حدیث شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریفُ الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اگر اس خبر کو ''نَھْی'' کے معنی میں مانیں (یعنی اگر اس حدیث کا یہ معنٰی لیں کہ ہمیشہ روزے رکھنا منع ہے اور جو رکھے گا تو اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا) تو (اس صورت میں حدیث کا) یہ ارشاد ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کا ظنِّ غالب ہو کہ اتنے کمزور ہو جائیں گے کہ جو حُقُوق ان پر واجِب ہیں اُن کو ادا نہیں کر پائیں گے خواہ وہ حُقُوق دینی ہوں یا دُنْیوی، مَثَلاً نماز، جہاد، بچّوں کی پرورش کے لیے کمائی، اور (پہلی صورت سے ہٹ کر دوسری صورت یہ بنتی ہے کہ) اگر مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے (اگر) ان (روزہ داروں) کا ظنِّ غالب ہو کہ حُقُوقِ واجبہ تو کما حَقُّہٗ (یعنی مکمّل طور پر) ادا کرلیں گے مگر حُقُوقِ غیرِ واجبہ ادا کرنے کی قوّت نہیں رہے گی، ان کے لیے روزہ مکروہ یا خلافِ اَولٰی ہے اور جنہیں اس کا ظنِّ غالب ہو کہ صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھنے کے باوُجود تمام حُقُوقِ واجِبہ، مَسنونہ، مُستَحبّہ کما حَقُّہٗ (یعنی مکمّل طور پر) ادا کرلیں گے ان کے لیے کراہت بھی نہیں۔ بعض صَحابۂ کرام جیسے ابوطلحہ انصاری اور حمزہ بن عَمْرو اَسْلمی رضی اللہ تعالٰی عنہما صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھتے تھے اور حُضُورِ اَقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے انہیں مَنْع نہیں فرمایا، اسی طرح بہت سے تابِعین اور اَولیاءِ کرام سے بھی صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھنا منقول ہے۔ (اشعة اللمعات جلد ثانی ص ۱۰۰) (نزهة القاری ج ۳ ص ۳۸۶ مُلَخَّصاً)

یا ربِّ مصطفٰے عزّوجلّ! ہمیں زندگی، صحّت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب **نَفْل روزے** رکھنے کی سعادت عنایت فرما، انہیں قبول بھی کر، ہمیں بے حساب بخش دے اور ہمارے میٹھے میٹھے محبوب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ساری اُمّت کی مَغْفِرت فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

رَمَضانُ المُبارَک کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے روزہ داروں کی 12 حکایات

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو میری مَحبّت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو **تین تین بار** دُرُود شریف پڑھے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اِس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بَخش دے۔ (مُعجَم کبیر ج ۱۸ ص ۳۶۲ حدیث ۹۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) حجّاج بن یوسف اور روزہ دار اَعرابی

حَجّاج بن یوسف ایک مرتبہ سَخْت گرمیوں میں دَورانِ سفرِ حج مکۂ معظّمہ و مدینۂ منوَّرہ زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے درمیان ایک منزِل میں اُترا اور دوپہر کا کھانا تیّار کروایا اور اپنے حاجِب (یعنی چوکیدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آؤ۔ حاجِب خیمے سے باہَر نکلا تو اُسے ایک **اَعرابی** لیٹا ہوا نظر آیا، اِس نے اُسے جگایا اور کہا: چلو تمہیں امیر حَجّاج بُلا رہے ہیں۔ اَعرابی آیا تو حَجّاج نے کہا: میری دعوت قَبول کرو اور ہاتھ دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ۔ **اَعرابی** بولا: مُعاف فرمایئے! آپ کی دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک **کریم** کی دعوت قبول کر چکا ہوں۔ حَجّاج نے کہا: وہ کس کی؟ وہ بولا: **اللہ** تعالٰی کی جس نے مجھے **روزہ** رکھنے کی دعوت دی اور میں **روزہ** رکھ چکا ہوں۔ حَجّاج نے کہا: اتنی سَخت گرمی میں **روزہ**؟

اَعرابی نے کہا: ہاں! قِیامت کی سَخت ترین گرمی سے بچنے کیلئے۔ **حَجّاج** نے کہا: آج کھانا کھالواور یہ **روزہ** کل رکھ لینا۔ **اَعرابی** بولا: کیا آپ اِس بات کی ضَمانت دیتے ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا! حَجّاج نے کہا یہ بات تو نہیں۔ اَعرابی بولا: تو پھر وہ بات بھی نہیں۔ یہ کہا اور چل دیا۔ (رَوضُ الرَّیاحِین ص ۲۱۲) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کسی دُنیوی حاکم کے رُعب میں نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو عاشِقانِ رسول یہاں کی گرمی برداشت کرکے **روزہ** رکھتے ہیں وہ کل قِیامت کی ہولناک گرمی سے مَحفوظ رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(۲) سچّا چَرواہا

حضرتِ سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دسترخوان بچھایا، اتنے میں ایک **چَرواہا** (یعنی بکریاں چَرانے والا) وہاں آگیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آیئے! دسترخوان سے کچھ لے لیجئے! عرض کی: میرا روزہ ہے، **حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیا تم اس سَخت گرمی کے دن میں (نَفل) **روزہ** رکھے ہوئے ہو جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چَرا رہے ہو! اُس نے کہا: **اللہ** کی قسم! میں یہ اس لیے کررہا ہوں کہ زندگی کے گزرے ہوئے دِنوں کی تَلافی (یعنی بدلہ ادا) کرلوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کی پرہیزگاری کا امتحان لینے کے ارادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ اِفطار کرسکو، اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالِک کی ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا (Wolf) ان میں سے ایک کو لے گیا

ہے، غلام نے کہا: تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کہاں ہے؟ (یعنی اللہ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا) جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غُلام اور ساری بکریاں خرید لیں پھر چَرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اُسے تُحفے میں دے دیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٤ ص٣٢٩ حدیث٥٢٩١ مُلَخَّصاً) **اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) نزالا کفّارہ

بُخاری شریف میں ہے، ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ نَبوی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے رَمَضان کے روزے کی حالت میں اپنی عورت سے "قُربت" کی، میں ہَلاک ہوگیا، (فرمایئے! اب میں کیا کروں؟) سرکارِ نامدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا مُتَواتِر دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ساٹھ مِسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی: یہ بھی نہیں کرسکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رِسالت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں کسی نے کچھ کَھجوریں ہَدیَّۃً حاضِر کیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ ساری کَھجوریں اُس صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عطا فرما دیں اور فرمایا: انہیں خَیرات کردو (تمہارا کَفّارہ ادا ہو جائے گا)۔ وہ بولے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مدینے میں میرے گھر والوں سے بڑھ کر کوئی خاندان مُحتاج نہیں۔ **سرکارِ نامدار** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مُبارَک چمکنے لگے اور فرمایا: **اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ** یعنی "اپنے گھر والوں کو ہی کِھلا دے" (تیرا کَفّارہ ادا ہو جائے گا)۔ (بُخاری ج١ ص٦٣٨ حدیث١٩٣٦ مُلَخَّصاً)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان نے اس حدیث کی جو شَرح فرمائی ہے اس

سے حاصل ہونے والے چند مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں: ❁ **کفّارے** میں ترتیب معتبر ہے کہ اگر غُلام آزاد کرسکتا ہے تو یہ کرے اگر غُلام نہ پائے تو دو ماہ کے مسلسل روزے اگر یہ ناممکن ہوتو ساٹھ مِسکینوں کا کھانا۔ (کفّارے کی تفصیلی معلومات ''احکامِ روزہ'' کے صَفحہ 152 تا 156 پر ملاحظہ فرمایئے) ❁ یعنی اپنا یہ کفّارہ تُو خود بھی کھالے اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا دے تیرا کفّارہ ادا ہو جائے گا۔ یہ ہے حُضُورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا اختیار کہ اس کا کفّارہ اس کے لیے اِنعام بنادیا، ورنہ کوئی شخص اپنا کفّارہ اپنی زکوٰۃ نہ تو خود کھا سکتا ہے نہ اس کے بیوی بچّے مگر یہاں اس کا اپنا ہی کفّارہ ہے اور اپنے آپ ہی کھا رہا ہے۔ (مراۃ ج۳ ص۱۶۱،۱۶۲ ملخصاً) ''نُزْهَةُ الْقاری'' میں اس حدیثِ پاک کے تَحت ہے: حُضُورِ اَقْدس صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں مُستَثنیٰ (یعنی جُدا) فرمادیں، مسکینوں کو کھلانے کے بجائے خود کھانے اور اپنے اَہل وعیال کو کھلانے کا حکم دیا۔ (نزهة القاری ج۳ ص۳۳۵ مُلَخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٤﴾ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے لاکھ دِرہم لُٹا دیئے!

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **اُمُّ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں **ایک لاکھ دَراہم** بھیجے، تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے وہ سب دِرہم ایک ہی روز میں راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں تقسیم کردیئے اور اپنے لیے کچھ نہ رکھا اور اُس روز آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا خود روزے سے تھیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا بَریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: آپ کا روزہ ہے اگر اس میں سے ایک دِرہم کا گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ اِفطار کرتے۔ فرمایا: اگر تم یاد دلاتیں تو بچالیتی۔ (اَلْمُستَدرَك ج٤ ص١٧ حدیث ٦٨٠٥) **اللہُ ربُّ العِزّت عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاشقانِ رسول سے ملاقات کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہا نے وُسْعت کے باوُجُود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زاہدانہ گُزاردی اور جو دولت بھی حاضِر ہوئی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم فرمادی یہاں تک کہ **لاکھ دِرہم** آئے وہ بھی لٹادیئے اور **روزہ اِفْطار** کرنے کیلئے بھی کوئی اہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی **نَفل روزہ** رکھ بھی لیں تو ہمیں **اِفْطار** کے وَقْت ہمہ اَقسام کے پھل، کباب، سموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔ کاش! ہمیں بھی **اُمُّ الْمُؤمِنِین سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کے **نقشِ قدم** پر چلنا نصیب ہوجائے۔ حُبِّ دنیا سے پیچھا چُھڑانے اور آخرت بہتر بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رَہنا بے حد مُفید ہے۔ جب بھی آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے **عاشِقانِ رسول** کا مَدَنی قافِلہ تشریف لائے ان کی خدمت میں حاضِر ہو کر ضَرور فیضیاب ہوں۔ آیئے! آپ کو ایک بگڑے ہوئے نوجوان کی ''مَدَنی بہار'' سُناتا ہوں جو مَدَنی قافِلے کے **عاشِقانِ رسول** کی مُلاقات کیلئے آیا تو اس کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا! چُنانچِہ **شہر قُصُور** (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی میٹرک کے طالبِ علم تھے، بُری صُحبت کے باعث گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بدتمیزی کی نوبت اِس حد تک پَہُنچ چکی تھی کہ والِد کُجا دادا اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتے تھے۔ ایک روز تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا ایک مَدَنی قافلہ ان کے مَحَلّے کی مسجِد میں حاضِر ہوا، خدا عَزَّوَجَلَّ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ **عاشِقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پَہُنچ گئے۔ ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے اُنہیں **دَرس** میں شرکت کی دعوت پیش کی، وہ ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ مَدَنی قافِلے کے عاشِقانِ رسول نے دَرس کے بعد بتایا کہ چند ہی روز بعد مدینۃُ الْاولیا ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا بینَ الْاقوامی**

تین روزہ سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ **وُہس** نے ان پر بَہُت اچھا اثر کیا تھا لہٰذا وہ انکار نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ وہ اجتماع (ملتان) میں حاضِر ہو گئے۔ وہاں کی رونقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر وہ حیران رَہ گئے، وہاں ہونے والے آخری بیان **''گانے باجے کی ہولناکیاں''** سُن کر تھرا اُٹھے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ وہ گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھے اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو گئے۔ ان کی **مَدَنی ماحول** سے وابَستگی سے ان کے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے ان جیسے بگڑے ہوئے بداخلاق نوجوان میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جانے کی وجہ سے مُتأَثِّر ہو کر ان کے بڑے بھائی نے داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عِمامہ شریف کا تاج بھی سجا لیا۔ ان کی ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بھی **مَدَنی بُرقع** پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا اور ان پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایسا کرم فرمایا کہ انہوں نے قرانِ پاک حِفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت **دَرجۂ ثالثہ** یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے تعلّق سے **علاقائی قافِلہ ذِمّہ داری** کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو — داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

ایسا فیضان ہو، حِفظ، قران ہو — خوب خوشیاں ملیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) حُور نے کُوزا گرا دیا

حضرتِ سَیِّدُنا سَرِی سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **روزہ** تھا، طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے آبخورا (یعنی کُوزہ) رکھ دیا تھا، نمازِ عَصر کے

بعد مُراقَبے میں تھے، حُورانِ بہشت (یعنی جنّتی حوروں) نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شُروع کیا۔ جو سامنے آتی اُس سے دَریافت فرماتے: تُو کس کے لئے ہے؟ وہ کسی ایک بندۂ خُدا کا نام لیتی۔ ایک آئی، اُس سے بھی یِہی پوچھا تو اُس نے کہا: ''اُس کیلئے ہوں جو روزے میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔'' فرمایا: ''اگر تُو سچ کہتی ہے تو اِس کوزے کو گرادے۔'' اُس نے گرادیا۔ اِس کی آواز سے آنکھ کُھل گئی۔ دیکھا تو وہ آبخورا (کُوزہ) ٹوٹا پڑا تھا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۵۸ و تفسیرُ الاحلام لابن سیرین ص ۶۰ مُلَخّصاً) **اللہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سخت گرمیوں میں بھی پانی گرم کرکے پیتے (حکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے آخرت کی اَبدی راحتیں اور نہ خَتْم ہونے والی نِعمتیں پانے کے شوق میں اپنے نَفْس کو قابو کر کے دنیا کی لذّتوں کو ٹھوکر مار دیا کرتے ہیں۔ چُنانچِہ ایک **بُزُرگ** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے سَخت گرمی کے دِنوں میں دوپَہر کے وَقْت ایک شَخص کو دیکھا کہ **بَرْف** لئے جا رہا ہے، دل میں حسرت ہوئی، کاش! میرے پاس بھی پیسے ہوتے اور میں بھی برف خرید کر ٹھنڈا پانی پیتا۔ پھر فوراً ندامت ہوئی کہ میں نَفْس کی چال میں کیوں آ گیا! اُنہوں نے عَہد کیا کہ کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ لہٰذا سَخت گرمی کے موسِم میں بھی پانی کو گرم کر کے پیا کرتے تھے۔

نِہنگ[1] و اَژدہا و شیرِ نَر مارا تو کیا مارا
بڑے مُوذی کو مارا نفسِ اَمّارہ کو گر مارا

---

[1] نِہنگ: یعنی مگر مچھ۔

۶ تینوں میں بڑا سخی کون!

رَمضانُ المُبارَک کی آمد آمد تھی اور مشہور مُؤَرِّخ حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے ایک عَلَوی دوست کی طرف یہ رُقْعہ بھیجا: ''رَمضان شریف کا مہینا آنے والا ہے اور میرے پاس خرچ کیلئے کچھ نہیں، مجھے قرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار دِرْہم بھیجئے۔'' چُنانچہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار دِرْہم کی تَھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی کے ایک دوست کا رُقْعہ حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی کی طرف آ گیا: ''رَمضان شریف کے مہینے میں خرچ کیلئے مجھے ایک ہزار دِرْہم کی ضَرورت ہے۔'' حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی نے وُہی تَھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وُہی عَلَوی دوست جن سے حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی نے قرض لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی سے قرض لیا تھا۔ دونوں حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی کے گھر آئے۔ عَلَوی کہنے لگے: رَمضانُ المُبارَک کا مہینا آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار درہموں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقْعہ آیا تو میں نے یہ ہزار دِرْہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضَرورت کیلئے اپنے اِن دوست کو رُقْعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار دِرْہم بطورِ قرض بھیج دیجئے۔ انہوں نے وُہی تَھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قرض مانگا، میں نے اپنے اِن دوست سے قرض مانگا اور اِنہوں نے آپ سے مانگا۔ اور جو تَھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی اور اس نے وُہی تَھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر ان تینوں حضرات نے اِتّفاقِ رائے سے اس رقم کے تین حصّے کر کے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اُسی رات حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی کو خواب میں جنابِ رِسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی اور فرمایا: کل تمہیں بَہُت کچھ مل جائے گا۔ چُنانچہ دوسرے روز امیر یَحیٰی بَرمَکی نے حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی کو بُلا کر پوچھا: ''میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟'' حضرتِ واقِدی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی نے سارا قِصّہ سنایا۔ تو یَحیٰی بَرمَکی نے کہا: ''میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں

میں سے کون زیادہ سخی ہے، بے شک آپ تینوں ہی سخی اور واجِبُ الْاِحترام ہیں ۔ پھر اس نے تیس ہزار دِرہم حضرتِ واقِدی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو اور بیس بیس ہزار ان دونوں کو دیئے ۔ اور حضرتِ واقِدی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو قاضی بھی مقرّر کر دیا ۔ (حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین ص ۵۷۷ مُلَخَّصاً) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایثار کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں اور وہ اپنے اسلامی بھائی کی تکلیف دور کرنے کی خاطِر اپنی مشکلات کی ذرّہ برابر پروا نہیں کرتے ۔ اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ جُود و **سخاوت** سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب ، دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم **اللہ** تعالٰی کی رحمت سے اُمّت کے حالات سے باخبر ہیں اپنے غلاموں کی بگڑی بناتے ہیں ۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایثار کی بَہُت فضیلت ہے ۔ چُنانچِہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مَغْفِرت نشان ہے : ''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو ، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر کسی اور کو ترجیح دے ، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے بَخش دیتا ہے ۔'' (ابنِ عَساکِر ج ۳۱ ص ۱۴۲)

(۷) روزہ دار کی قبر کی خوشبو دار مٹی

حضرتِ سَیِّدُنا امام قَتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن غالِب حَدّانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی شہید کر دیئے گئے ۔ تدفین کے بعد ان کی قَبرِ شریف کی مِٹّی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی ۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا : آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا گیا ؟ کہا : ''اچھا مُعاملہ فرمایا گیا ۔'' پوچھا : آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو کہاں لے جایا گیا ؟ کہا : ''جنّت میں ۔'' پوچھا : ''کون سے عمل کے باعِث ؟'' فرمایا : ''ایمانِ کامل ، تہجُّد اور **گرمیوں کے روزوں** کے سبب ،''

پھر پوچھا: ''آپ کی قَبْر سے مُشک کی خوشبو کیوں آ رہی ہے؟'' تو جواب دیا: ''یہ میری تلاوت اور رَوزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔'' (حِلیۃُ الاَولیاء ج٦ ص٢٦٦ رقم ٨٥٥٣) **اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امام بخاری کی قبر کی مشکبار مٹّی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا **امام بُخاری** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی کی قبرِ انور کی مِٹّی سے بھی مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ بار بار قبر پر مِٹّی ڈالی جاتی تھی مگر لوگ خوشبو کی وجہ سے تَبَرُّکاً اُٹھا لے جاتے تھے۔ (طبقاتُ الشافعیۃ للسبکی ج٢ ص٢٣٣)

صاحبِ دلائلُ الخیرات کی قبر سے عنبر کی خوشبو آتی تھی

صاحِبِ دلائلُ الْخَیرات حضرت شیخ سیِّد محمد بن سُلیمان جَزُولی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی قَبرِ مُنوَّر بھی معطّر تھی اور اُس سے **کستوری** کی خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں کیونکہ آپ زندگی میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ انتِقال کے 77 برس کے بعد کسی سبب سے ''سوس'' سے ''مراکش'' میں **مُنْتَقِل** کرنے کے لیے جب قبر کُشائی کی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا جسمِ مُبارَک بالکل صحیح وسالم تھا حتّٰی کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے قبل آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے داڑھی مُبارَک کا خط بنوایا تھا وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے امتحاناً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے رخسارِ مبارک پر اُنگلی رکھ کر دبایا تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفید سی ہوگئی یعنی زندہ انسانوں کی طرح خون بھی جسم میں رَواں دَواں تھا! (مَطَالِعُ المَسَرَّات ص٤)

جبیں میلی نہیں ہوتی بدن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸ رمضان و شش عید کے روزوں کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ایک بار میں تین سال تک مَکَّۂ مُکرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا میں مُقیم رہا۔ ایک مَکّی شخص روزانہ دوپہر کے وَقْت طوافِ کعبہ کرتا، دو رَکْعَت واجبُ الطّواف ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اُس نیک بندے سے مَحَبَّت ہوگئی۔ وہ سَخْت بیمار ہوگیا میں عِیادت کے لئے حاضِر ہوا تو اُس نے مجھے وصیَّت کی: ''جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے ہاتھوں سے غُسْل دے کر میری نَمازِ جنازہ ادا فرمائیے، مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ ساری رات میری قَبْر کے پاس تشریف فرما رہئے نیز مُنکَر نکیر کی آمد کے وَقْت مجھے تلقین فرمائیے گا۔'' میں نے ہامی بھرلی۔ چُنانچِہ اس کے اِنْتِقال کے بعد میں نے حسبِ وصیَّت عمل کیا، قَبْر کے پاس حاضِر تھا کہ مجھے اُونگھ آگئی، میں نے ہاتِفِ غیبی کی آواز سنی: ''اے سُفیان (رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ)! اِس کو تیری تلقین وقُربَت کی کوئی حاجَت نہیں، اِس لئے کہ ہم نے خود ہی اِس کو اُنْس دیا اور تلقین کی۔'' میں نے کہا: اِس کو کس عمل کے سبب یہ رُتبہ ملا؟ آواز آئی: ''رَمَضانُ الْمُبارَك اور اس کے بعد شوّالُ الْمُکرَّم کے چھ روزے رکھنے کی بَرَکت سے۔'' حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اُس ایک رات میں یِہی خواب میں نے تین بار دیکھا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بھی اپنے فَضْل وکرم سے ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ (قلیوبی ص ۱٤) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

9 رَمَضان کا چاند

ایک مرتبہ رَمَضان شریف کے چاند کے بارے میں کچھ اختِلاف پیدا ہو گیا، بعض لوگ کہتے تھے کہ رات کو چاند ہو گیا اور بعض کہتے تھے کہ نہیں ہوا۔ **حُضُور غوثِ اعظم** عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الاَکرَم کی **والِدۂ ماجِدہ** رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا نے ارشاد فرمایا: ''میرا یہ بچّہ (یعنی غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الاَکرَم) جب سے پیدا ہوا ہے۔ رَمَضان شریف کے دِنوں میں سارا دن **دُودھ** نہیں پیتا اور آج بھی چُونکہ عبدُالقادِر عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الظّاہِر نے دن کے **وَقْت دودھ** نہیں پیا اس لیے غالباً رات کو **چاند** ہو گیا ہے۔'' چُنانچِہ پھر تحقیق کرنے پر ثابِت ہوا کہ **چاند** ہو گیا ہے۔ (بَہجۃُ الاَسرار ص ۱۷۲) **اللہ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چھوڑا ہے ماں کا دودھ بھی ماہِ صیام میں
سرتاجِ اتقیا کو ہمارا سلام ہو (وسائلِ بخشش ص ۶۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الاَکرَم کی **مَحَبَّت** اور اَولیائے کِرام کی چاہت دل میں بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب رَحمتیں اور بَرَکتیں لوٹئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے ایک ایمان افروز خوشگوار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ **گلستانِ مصطفٰے** (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدینۃُ الاولیا ملتان شریف میں ہونے والے **بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو **جگر کا کینسر** تھا۔ وہ دُعائے شِفا کا جذبہ لئے

سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ان کا کہنا ہے کہ میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اَپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر خَتْم ہو چکا تھا!** ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم ازکم ایک سِرنج بھر کر مَواد نکالا جاتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں **کینسر** کا نام و نشان تک نہ رہا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُو بہ صحّت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو دلائے گا تم کو شِفا مَدنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) دو غیبت کرنے والیوں کی حکایت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، سلطانِ دوجہان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ایک دِن **روزہ** رکھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: جب تک میں اِجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی اِفطار نہ کرے۔ لوگوں نے **روزہ** رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک ایک کر کے حاضِرِ خدمتِ بابرکت ہو کر عرض کرتے رہے: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں روزے سے رہا، اب مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں **روزہ** کھول دُوں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُسے اِجازت مرحمت فرما دیتے۔ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حاضِر ہو کر عرض کی: آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دو عورتوں نے **روزہ** رکھا اور وہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں آنے سے حَیا محسوس کرتی ہیں، اُنہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی **روزہ** کھول لیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے رُخِ انور پھیرلیا، اُنہوں نے پھر عرض کی، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر چِہرۂ انور پھیرلیا۔ اُنہوں نے پھر یہی بات دُہرائی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر چہرۂ انور پھیرلیا وہ پھر یہی بات دُہرانے لگے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر رُخِ انور پھیرلیا، پھر **غیب دان** رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ''اُن دونوں نے روزہ نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حکم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو قے کر دیں۔'' وہ صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں **فرمانِ شاہی** سنایا۔ اُن دونوں نے قے کی، تو قے سے جما ہوا خون نکلا۔ اُن صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں واپَس حاضر ہو کر صورتحال عرض کی۔ **مَدَنی آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو **آگ** کھاتی (کیوں کہ انہوں نے غیبت کی تھی)۔ (ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ۷۲ رقم ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **عِلمِ غیب حاصل** ہے اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے غلاموں کے تمام معاملات معلوم ہو جاتے ہیں۔ جبھی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجِد شریف میں بیٹھے بیٹھے **غیب کی خبر** ارشاد فرمادی۔ بہر حال **روزہ** ہو یا نہ ہو، **زَبان** کا **قُفلِ مدینہ** ہی بھلا ورنہ یہ ایسے گل کھلاتی ہے کہ توبہ!

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) مُسلسل چالیس سال تک روزے

حضرتِ سیِّدُنا داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مُسَلسَل چالیس سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرب کے بعد گھر آ کر کھانا کھالیا کرتے۔ (تاریخ بغداد ج۸ ص ۳۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدُنا داؤد طائی کے نفس کُشی کے واقعات

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! اِخلاص ہو تو ایسا! حضرتِ سیِّدُنا داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو اپنے نَفْس پر زبردست قابو تھا۔ ''تذکِرۃُ الْاَولیاء'' میں ہے: ایک بار گرمی کے موسم میں دھوپ میں بیٹھے مشغولِ عبادت تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی والِدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہا نے فرمایا: بیٹا! سائے میں آجاتے تو بہتر تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: ''امّی جان! مجھے شَرم آتی ہے کہ اپنے نَفْس کی خواہش کے لئے کوئی قدم اٹھاؤں۔''

ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا **دھوپ** میں دیکھ کر کسی نے عرض کی: یاسیِّدی! اِس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو اچھا تھا۔ فرمایا: جب میں نے رکھا تو اُس وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب **دھوپ** میں سے اٹھاتے ہوئے ندامت محسوس ہورہی ہے کہ میں صِرف اپنے نَفْس کی راحت کی خاطِر گھڑا ہٹانے میں وَقْت صَرْف کروں۔

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **دھوپ** میں قراٰنِ پاک کی تِلاوت کررہے تھے۔ کسی نے سائے میں آنے کی درخواست کی۔ تو فرمایا: ''مجھے اِتّباعِ نَفْس ناپسند ہے۔'' یعنی نَفْس بھی یِہی مشورہ دے رہا ہے کہ چھاؤں میں آجاؤ مگر میں اِس کی پیروی نہیں کر سکتا۔ اسی رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا وصال ہوگیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اِنتِقال کے بعد غیب سے آواز سنی گئی: ''داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنی مُراد کو پہنچا کیوں کہ اس کا پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اس سے خوش ہے۔'' (تذکرۃ الاولیاء ج۱ ص ۲۰۱-۲۰۲ مُلَخَّصاً)

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

اپنی نیکیوں کا اعلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکایت نمبر 11 سے ان لوگوں کو ضَرور عِبرت حاصل کرنی چاہئے جو بِلاضَرورت **اپنی نیکیوں کا اِعلان** کر کے ریا کاری کا خطرہ مول لیتے ہیں، مَثَلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال **رَجَب، شَعبان** اور **رَمَضان** کے روزے رکھتا ہوں، کوئی بولتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ **ایامِ بِیض** کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے **حج** کی تعداد کا تو کوئی **عُمرے** کی گنتی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے **دُرُود شریف** پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے **دلائلُ الخَیرات شریف** کا وِرْد کر رہا ہوں۔ اتنی تلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ **اَلْغَرَض** خواہ مخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ خدانخواستہ ریا کاری میں جا پڑے تو اس کا عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جُبُّ الْحُزْن'' سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرو! صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ''جُبُّ الْحُزْن'' کیا ہے؟ فرمایا: ''یہ جہنَّم میں ایک وادی ہے جس (کی سختی) سے جہنَّم بھی روزانہ **چار سو بار** پناہ مانگتا ہے، اس میں وہ **قاری** داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں رِیا کرتے ہیں۔'' (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۱۶۷ حدیث ۲۵٦)

رِیاکاری کی تعریف

رِیا کی تعریف یہ ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔**'' گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تا کہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی **تعریف** کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے **عزّت** وغیرہ دیں۔ (اَلزّواجِر ج ۱ ص ۷٦)

حفظ کی خوشی میں تقریب

آج کل مدنی مُنّا یا مدنی مُنّی اگر حِفظِ قراٰن مکمَّل کرلے تو اسکے لئے شاندار تقریب کی جاتی ہے، اگر اس سے مقصود ریاکاری اور دکھاوا نہ ہو، اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ مَحض رضائے الٰہی کیلئے اِنعِقاد کیا جائے تو یہ ایک نہایت عُمدہ عمل ہے۔ ہو سکے تو اپنے حافِظ مَدَنی مُنّے کی دینی ترقّی کے لئے اُسے بُزُرگوں کی بارگاہوں میں پیش کر کے عُمر بھر قراٰنِ کریم یاد رہنے اور اس کے اَحکامات پر عمل کرنے کی دُعائیں بھی لینی چاہئیں۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح خوب بَرَکتیں ملیں گی۔

حفظ کرنا آسان ہے مگر حافِظ رہنا مشکل ہے

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو قراٰنِ کریم حِفظ کروانا بے شک بہُت بڑا نیک کام ہے، مگر یہ یاد رکھئے کہ حِفظ کرنا آسان ہے مگر عُمر بھر حافِظ رہنا مشکِل ہے۔ لہٰذا جو بھی اپنی اَولاد کو حِفظ کروائے اُس کی خدمت میں درد بھری مَدَنی اِلتِجا ہے کہ عُمر بھر اپنی حافِظ اولاد پر کڑی نگرانی بھی رکھے اور تاکید کرے کہ ہر روز ایک منزِل تلاوت کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو روزانہ کم از کم ایک پارہ تو لازِماً پڑھے تاکہ حِفظ باقی رہے۔ ''بُخاری شریف'' میں ہے، نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''نگاہ رکھو قراٰن کو اور اسے یاد کرتے رہو، سوقسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتّہ قراٰن زیادہ چُھوٹنے پر آمادہ ہے اُن اُونٹوں سے جو اپنی رسّیوں سے بندھے ہوں۔'' (بُخاری ج ۳ ص ٤١٢ حدیث ٥٠٣٣) یعنی جس طرح بندھے ہوئے اُونٹ چُھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی مُحافظت واِحتیاط نہ کی جائے تو رِہا ہو جائیں اس سے زیادہ قراٰن کی کیفیّت ہے اگر اِسے یاد نہ کرتے رہوگے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا، پس تمہیں چاہئے کہ ہر وَقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اس دولتِ بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ٦٤٤)

قراٰن بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قراٰنِ کریم کارِ ثواب عظیم ہے مگر یاد رہے! حِفظ کرنا آسان مگر عُمر بھر اِس کو یاد رکھنا

دشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ الْمبارَك کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَط مُصلّٰی سنانے کیلئے منزل پکّی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سارا سال غَفلت کے سبب کئی آیات بھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوف خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحَہ 552 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: قُران پڑھ کر بُھلا دینا **گناہ** ہے۔ **جو** قُرانی آیات یاد کرنے کے بعد بھلا دے گا بروزِ قِیامت **اندھا** اُٹھایا جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۵۵۳)

3 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ **میری** اُمّت کے ثواب میرے حُضُور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجِد سے نکالتا ہے اور میری اُمت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قران کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (ترمذی ج ٤ ص ٤٢٠ حدیث ٢٩٢٥) ﴿۲﴾ **جو** شخص قران پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دن **اللہ** تعالٰی سے **کوڑھی** ہو کر ملے۔ (ابوداؤد ج ٢ ص ١٠٧ حدیث ١٤٧٤) ﴿۳﴾ **قِیامت** کے دن میری اُمّت کو جس **گناہ** کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قران پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔ (جَمْعُ الْجوامِع ج٣ ص١٤٥ حدیث ٧٨٩٤)

فرمانِ رضوی

اعلٰی حضرت امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قَدر اس (حِفظِ قرانِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان ودل سے زِیادہ عزیز (پیارا) رکھتا۔ مزید فرماتے ہیں: جہاں تک ہوسکے اِس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروزِ قِیامت **اندھا**

کوڑھی اُٹھنے سے نجات پائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)

نیکی کے اظہار کی کب اجازت ہے؟

تحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنے) کی نیّت سے نیک عمل کا اظہار کیا جاسکتا ہے، اِسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل اِس نیّت سے ظاہِر کرتا ہے کہ ماتحت افراد کو اس سے نیک عمل کی رغبت ملے گی تو ثواب ریاکاری نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہِر کرتے وَقت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیّت پر غور کرلینا چاہئے، کیونکہ شیطٰن بڑا مکّار ہے، ہوسکتا ہے کہ اس طرح سے اُبھار کر بھی وہ رِیاکاری میں مُبتَلا کردے، مَثَلاً دل میں وَسوَسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، ''میں تو صِرف تحدیثِ نعمت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔'' حالانکہ دل میں لڈّو پھوٹ رہے ہوں کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزّت بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً رِیاکاری ہے اور ساتھ میں تحدیثِ نعمت کا کہنا ریاکاری در رِیاکاری اور ساتھ ہی جُھوٹ کے گُناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''ریاکاری'' (166 صَفْحات) کا مُطالَعہ فرمائیے۔

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِخلاص کے ساتھ عبادت اور نَفْل روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطٰن کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذَرِیعے وہ ہمارے اعمال برباد کردیا کرتا ہے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عطا کردے اخلاص کی مجھ کو نعمت
نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۱۰۶)

﴿۱۲﴾ روزے داروں کا مَحَلّہ

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار نے چالیس سال کے دَوران کبھی کَھجور نہیں کھائی۔ چالیس برس بعد آپ کو جب کَھجور کھانے کی خوب خواہش ہوئی تو نَفْس کُشی کے لئے مُسَلسَل آٹھ دن

روزے رکھے۔ پھر کھجوریں خرید کر دن کے وَقت **بصرہ** شریف کے ایک **مَحَلّے** کی مسجِد میں داخل ہوئے، ابھی کھانے کیلئے کھجوریں نکالی ہی تھیں کہ ایک بچّہ چلاّ اُٹھا، **ابّا جان!** مسجِد میں یہُودی آ گیا ہے! اُس کے والِد صاحِب یہُودی کا نام سُن کر ہاتھ میں ڈنڈا لئے چڑھ دوڑے مگر آتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو پہچان لیا اور معذِرت کرتے ہوئے عَرض کی: **حُضُور!** بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے **مَحَلّے** میں سارے مسلمان **روزہ** رکھتے ہیں یہُودیوں کے عِلاوہ دن کے وَقت یہاں کوئی نہیں کھاتا، اِسی لئے بچّے کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے یہُودی ہونے کا شُبہ گزرا۔ براہِ کرم! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس کی خطا مُعاف فرما دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے عالَمِ جوش میں فرمایا: بچّوں کی زَبان ''غَیبی زَبان'' ہوتی ہے۔ پھر قَسَم کھائی کہ اب کبھی کَھجور کھانے کا نام نہ لوں گا۔ (تذکرۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۵۲)

گوشت کی خوشبو ہی سے گزارہ کرلیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین اپنے نَفس کو کس طرح مارتے تھے۔ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الغَفّار کی نَفس کُشی کے کیا کہنے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ برسوں تک کوئی لذیذ چیز نہیں کھاتے تھے۔ عُمُوماً دن کو روزہ دار رہ کر رُوکھی روٹی سے اِفطار کا مَعمول تھا۔ ایک بار نَفس کی خواہش پر **گوشت** خریدا اور لے کر چلے، راستے میں سونگھا اور فرمایا: ''اے نَفس! گوشت کی خوشبو سونگھنے میں بھی تو لُطف ہے! بس اِس سے زیادہ اِس میں تیرا حصّہ نہیں۔'' یہ کہہ کر وہ **گوشت** ایک فقیر کو دیدیا۔ پھر فرمایا: **اے نَفس!** میں کسی عداوت کے باعث تجھے اذیّت نہیں دیتا میں تو صِرف اِس لئے تجھے صَبر کا عادی بنا رہا ہوں کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی لازَوال دولت نصیب ہو جائے۔ (تذکرۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۵۱) یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے مسلمان نَفل روزوں سے بہت مَحَبَّت کیا کرتے تھے کہ بصرہ شریف کے ایک پورے مَحَلّے کا ہر مسلمان روز ہی **روزہ** رکھا کرتا!

نادان بچّوں کی طرف سے نیکی کی دعوت

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا یہ فرمانا کہ بچّوں کی زبان ''غَیبی زَبان'' ہوتی ہے۔نہایت ہی پُر مَغْز ارشاد ہے۔واقِعی نادان بچّوں کی باتوں اور حرکتوں میں بارہا **عِبرت کے مدنی پھول** پائے جاتے ہیں۔اِتّفاق سے بیان کردہ حکایت نمبر 12 سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (یعنی راقِمُ الْحُرُوف) نے بابُ الْمدینہ کراچی میں ایک اسلامی بھائی کے گھر پر 9 شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۲۲ھ کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔طَعام کے وَقْت صاحِبِ خانہ کا مَدَنی مُنّا اور مَدَنی مُنّی بھی کھانے میں شریک ہو گئے۔ ان دونوں نے کھانے کے دوران **حِرص وطَمع ، بے جالڑائی، آبروریزی، بے صبری، چُغلی**، حسد، حُبِّ جاہ، **رِیاکاری، مُصیبت کا بے ضَرورت تذکرہ** اور **فُضُول گوئی** وغیرہ سے مُتَعلِّق مجھے **خوب دَرس** دیا!! آپ شاید سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ ناسمجھ بچّے اتنے سارے عُنوانات پر کس طرح دَرس دے سکتے ہیں! ان دُروس کا راز یہ ہے کہ وہ اس طرح کی حرکتیں کرنے لگے جس سے مَدَنی ذِہن رکھنے والا انسان چاہے تو بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔مَثَلاً اُنہوں نے ضَرورت سے کہیں زِیادہ کھانا اپنی اپنی رکابی میں نکالا، کچھ کھایا، کچھ گرایا اور کچھ رکابی ہی میں چھوڑ دیا۔ان کی اس حَرَکت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنی رکابی میں ضَرورت سے زیادہ کھانا ڈال لینا یہ **حِرص وطَمع** کی عَلامت اور نادان بچّوں کا کام ہے، بڑوں کو ایسا نہیں کرنا چاہئے، گرا ہوا کھانا یوں ہی چھوڑ دینے کے بجائے اُٹھا کر کھالینا چاہئے، کھا کر برتن چاٹ لینا سُنّت ہے، بچّے اگرچِہ **سنّت** کا ترک کر دیں بڑوں کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔مَدَنی مُنّے نے ٹھنڈے مشروب کی ڈیڑھ لیٹر کی بوتل میں سے اپنے لئے پورا گلاس بھر لیا تو اس پر مَدَنی مُنّی احتجاج کرنے لگی یہاں تک کہ پہلے بوتل اٹھا کر میرے قریب رکھی مگر اطمینان نہ ہوا تو وہاں سے اٹھا کر کمرے کے باہر کسی اور کی تحویل میں دے آئی۔اس ''جنگ'' کے ذَرِیعے گویا دونوں نے حِرص پر دَرس دیا۔چُونکہ دونوں میں ٹھن گئی تھی لہٰذا اب ایک دوسرے کے ''عُیُوب'' اُچھالنے لگے، گویا یوں سمجھا رہے تھے کہ دیکھو! ہم نادان ہیں اِس لئے فُضُول گوئی، آبروریزی، بے جالڑائی

اور بے صَبْری کا مُظاہَرہ کرتے اور ایک دوسرے کے پَول کھولتے ہیں، اگر دانا کہلانے والا شخص بھی ایسی حَرَکات کا ارتِکاب کرے تو وہ بے وُقُوف ہوا یا نہیں؟ ٹھیک ہے ہم اپنے منہ میاں مِٹّھو بھی بن رہے ہیں، اپنی ہی زَبان سے اپنے فضائل بھی بیان کر رہے ہیں، ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اُچھال رہے ہیں مگر ہم تو چھوٹے ہو کر چھوٹ جائیں گے، کیونکہ ہم ابھی نابالغ ہیں۔ اگر آپ بھی ہماری طرح کی غَلَطیاں کرتے ہوئے گُناہوں میں پڑیں گے تو ہوسکتا ہے کہ بروزِ قِیامت فردِ جُرم عائد کر کے جہنَّم کا حُکم سنا دیا جائے، اگر ایسا ہوا تو آپ کو وہ صدمہ ہو گا کہ دنیا میں خود صدمے نے بھی کبھی ایسا صدمہ نہ دیکھا ہو گا!

مَدَنی مُنّی نے مہندی والے ہاتھ کیوں دکھائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچّی بات یہ ہے کہ اگر مَدَنی سوچ رکھنے والا شخص بچّوں کی دن بھر کی حرکتوں کا جائزہ لے تو ان کی ہر حَرَکت و ہر سَکَنَت میں سے اپنے لئے عبرت کے کئی **مَدَنی پھول** حاصِل کر سکتا ہے۔ ایک بار شبِ عیدِ میلادُ النَّبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ایک اسلامی بھائی اپنی ننّھی سی مَدَنی مُنّی کو اٹھا کر میرے پاس لائے، وہ اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دکھا کر میری توجّہ چاہ رہی تھی، اِس سے میں نے یِہی ''مَدَنی پھول'' حاصِل کیا گویا وہ کہنا چاہتی ہے، حاجتِ شَرْعی کے بِغیر بِلا واسِطہ یا بالواسطہ (Indirect) اپنی خوبیوں کا اظہار بھی **حُبِّ جاہ** یعنی اپنی عزّت اور واہ واہ کی چاہت کی علامت ہے جو کہ ہم جیسے نادانوں ہی کا حصّہ ہے۔ ظاہر ہے بچّیاں اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دِکھلا کر یا بچّے اپنے نئے کپڑوں وغیرہ کی طرف مُتَوَجِّہ کر کے **واہ واہ** اور **داد و تحسین** کے طلب گار ہوتے ہیں، مگر اس میں ضِمناً بڑوں کے لئے سامانِ عبرت ہوتا ہے۔ آج کل لوگوں کی اکثریت **حُبِّ جاہ** میں مُبتَلا نظر آ رہی ہے، شہرت سے مَحَبَّت اور واہ واہ پسندی کا مرض آج کل عام ہے۔ حد تو یہ ہے کہ مساجِد و مدارِس کی تعمیر اور دیگر نیک کاموں میں بھی اپنی نیک نامی یعنی شہرت ہی کی تلاش رہتی ہے، یہ بے حد مُہلِک (مُہْ۔ لِک) مرض ہے مگر اب اس کی طرف لوگوں کی توجُّہ ہی

نہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **مَحبوب**، دانائے **غُیُوب**، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ عبرت نشان** ہے: '' دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اِتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ حُبِّ مال وجاہ یعنی مال ومرتبے کا لالچ انسان کے دین کونُقصان پہنچاتا ہے۔'' (ترمذی ج ٤ ص ١٦٦ حدیث ٢٣٨٣)

نمازِ جمعہ تک سے محروم تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُبِّ جاہ ومال دل سے مِٹانے کی کُڑھن پیدا کرنے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہئے اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر اپنا معمول بنا لیجئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب مَدَنی بہاریں ہیں! چُنانچِہ **گوجرانوالہ** (صوبۂ پنجاب، پاکستان) کے مُقیم ایک اِسلامی بھائی فرنگی فیشن میں لتھڑی ہوئی گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے اور بُری صُحبت کے باعث **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شراب پینے کے بھی عادی ہوچکے تھے۔ حالت یہاں تک پُہنچ چکی تھی کہ نَمازِ جُمُعہ تک نہ پڑھتے، وہ قراٰنِ کریم کے **حافِظ** تھے مگر کم وبیش 12 سال سے قراٰنِ پاک کھول کر تک نہیں دیکھا تھا، جس کے باعث تقریباً قراٰنِ پاک انہیں بُھلا دیا گیا تھا۔ بَہَرحال زندگی کے دن غَفلت میں گُزر رہے تھے کہ اتنے میں نصیب جاگے اور ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے ان کی مُلاقات ہوگئی۔ ان کے حُسنِ اَخلاق اور شَفقت بھرے انداز سے وہ بڑے مُتأَثِّر ہوئے، اُنہوں نے ان کو مدینۃُ الْاَولیا ملتان شریف میں ہونے والے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کے بینَ الْاَقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی، انہوں نے معذِرت کرتے ہوئے بتایا کہ میں بے روزگار ہوں، مَعاشی حالات جانے کی اجازت نہیں دے رہے۔ انہوں نے نہایت ہی اپنائیت کے ساتھ حوصلہ دیا اور ان کے ٹکٹ کا انتِظام کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح ان کی سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری ہوگئی۔ وہاں کے روح پَرْوَر مَنظر اور سنّتوں بھرے بیانات اور رِقّت انگیز دُعا نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کی زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ جب وہ اجتماعِ پاک سے

لوٹے تو ان کے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو چکا تھا۔ پھر انہوں نے **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصل کی جس نے ان کے ظاہِری وجود کو بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی ماحول** سے وابستگی کی بَرَکتوں سے انہوں نے بُھلایا ہوا قرانِ کریم بھی حِفظ کرلیا بلکہ سات سال تک امامت کی سعادت بھی پاتے رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے انہیں ''پنجاب مکّی'' کی مجلس میں ایک ذِمّے دار کی حیثیّت سے خدمت کی سَعادت بھی ملی۔

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دے گا چُھڑا مَدَنی ماحول

پلا کر مئے عشق دے گا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفٰے مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ٦٤٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت نصیب فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی قافلوں میں سفر کا جذبہ عطا فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِخلاص کی لازوال دولت سے مالا مال کر، حُبِّ جاہ ومال اور ریا کاری کے وبال سے محفوظ فرما۔ ہمیں فرض کے ساتھ ساتھ خوب خوب نَفْل روزوں کی بھی سَعادت بخش اور ان کو قَبول بھی فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہم کو اور ساری اُمّتِ محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بَخش دے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

موٹے موٹے سانپ

روایت میں ہے: قِیامت کے دن سب سے پہلے نَماز چھوڑنے والوں کے چِہرے سیاہ ہوں گے اور جہنَّم میں ایک وادی ہے جسے **لَـمْلَم** کہا جاتا ہے، اس میں اونٹ کی گردن کی طرح **موٹے موٹے سانپ** ہیں، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مَسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ نماز نہ پڑھنے والے کو ڈسے گا تو اُس کا زَہر اس کے جسم میں 70 سال تک جوش مارتا رہے گا۔ (اَلزَّواجِر ج ١ ص ٢٩٦)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُعْتَکِفِین کی 40 مَدَنی بہاریں

تبلیغِ قرانِ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے دنیا کے مختلف مقامات پر ہونے والے **اِجتماعی اِعْتِکاف** میں کی جانے والی **مُعْتَکِفِین** کی تربیت سے ہر سال مُعاشَرے کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے اَفراد گناہوں سے تائب ہوجاتے اوران میں بعض خوش نصیب یہ جذبہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے''** لے کر اُٹھتے اور پھر اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی کوششوں میں مشغول ہوجاتے ہیں، ان کی **جھلکیاں** آیندہ صَفْحات پر نظر آئیں گی۔ اسلامی بھائیوں نے اپنے اپنے انداز میں لکھا تھا، ضَرورتاً تَصَرُّف کرکے پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی کا سامان مُہیّا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُشکبار ہے: جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، **اللہ** تَعَالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اوراُسے بروزِ قِیامت شُہَدا (شُ۔ ہَ۔ دا) کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعجَم اَوسَط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۷۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱ شکاری خود شکار ہوگیا!

عطّار آباد (جیکب آباد، بابُ الْاِسلام سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اُس میں جہالت کا گُھپ اندھیرا تھا، صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بُرا بھلا کہنا کارِثواب سمجھا جاتا تھا۔ وہ بھی اس ضَلالت وگمراہی میں پوری طرح پھنسے ہوئے تھے، ان کی توبہ کے اسباب یوں ہوئے کہ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (عطّار آباد) میں **رَمَضانُ الْمُبارَک** (١٤٢٦ھ-2005ء) کے آخری عَشرے کے **اجتماعی اِعتِکاف** کی ترکیب تھی، ان کے مَحَلّے کے چندلڑکے بھی مُعتَکِف ہوگئے تھے، انہیں تنگ کرنے کی غَرَض سے وہ مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ چلے آئے، وَہاں سُنّتیں سکھانے کے حلقے لگے ہوئے تھے، وہ تاک میں بیٹھ گئے کہ موقع ملے تو شَرارت شُروع کروں کہ اِتنے میں ایک **عاشقِ رسول** خیر خواہ نے بڑے ہی پیارے اور دل نشین انداز میں انہیں حلقے میں بیٹھنے کیلئے کہا، اُس کی نَرمی اور عاجِزی کے باعث وہ اِنکار نہ کر سکے اور حلقے میں بیٹھ گئے اور مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بَیان دھیان سے سُننے لگے۔ مُبلّغ کے بیان میں عجیب کشش تھی، وہ آہستہ آہستہ بیان کے مَدَنی پھولوں کے سِحر میں گرِفتار ہوتے چلے گئے۔ عاشِقانِ رسول نے انہیں بَقِیّہ دِنوں کے **اِعتِکاف** کی دعوت دی، انہوں نے ہامی بھرلی اور **اِعتِکاف** کی بہاریں سمیٹنے میں مشغول ہوگئے۔ وہ تو شکار کرنے چلے تھے مگر ''لو آپ اپنے دام (یعنی جال) میں صیّاد (شکاری) آگیا'' کے مِصداق **خود ہی شکار ہو کر رہ گئے**۔ ان کے لیے **اِعتِکاف** میں سبھی کچھ نیا تھا۔ دَورانِ **اِعتِکاف** انہیں اپنی گمراہی کا پتا چلا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انہوں نے باطل عَقائد سے توبہ کی، **کلِمۂ طیّبہ** پڑھا اور دعوتِ اسلامی کے **سَفینۂ اہلِ سُنّت** میں سُوار ہو کر جانبِ مدینہ رَواں دَواں ہوگئے۔ انہوں نے اپنا چہرہ مَدَنی نشانی یعنی داڑھی مُبارَک سے اور سر سبز عمامہ شریف سے سرسبز وشاداب کرلیا ہے۔ **63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس** کرکے دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مُطابِق

حلقہ ذمّے داری پر فائز ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصلاح کی بھی کوشش کرنے والے بن گئے۔ اللّٰہُ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ انہیں اور ہمیں مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عِنایت فرمائے اور بھٹکے ہوؤں کو حق وصَداقت کی راہ دکھائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

خَتم ہوگی شرارت کی عادت چلو، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اِعتِکاف

دُور ہوگی گناہوں کی شامت چلو، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٢) میں نے کئی بار خودکُشی کی کوشش کی تھی

تحصیل شُجاع آباد ضلع ملتان (حال مُقیم بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی والِدَین کے مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِنتہائی دَرَجہ گستاخ تھے، کرکٹ اور بلیرڈ کھیلنے میں دن برباد کرتے اور رات وِڈیو سینٹر کی زینت بنتے۔ ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں ماں باپ سے انہوں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچادی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھے، غَضَب کے جذباتی تھے اسی لئے مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی بار خودکُشی کی بھی سعی (یعنی کوشش) کی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناکامی ہوئی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے ان کو رَمَضانُ المبارَک کے آخری عَشرے میں اِعتِکاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجد ہی میں اعتِکاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوگئی، ان کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتَکِف ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعتِکاف کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! کلین شیو اور پینٹ شرٹ میں کسے کسائے تھے، مگر تربیَتی حلقوں، سنّتوں بھرے بیانات اور

عاشِقانِ رسول کی صُحبتوں نے وہ مَدَنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شُروع کردی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجالیا اور چاندرات کو خوب رورو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سنّتوں کی تربیَت کے تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگئے۔ان کا کہنا ہے: خُدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہُت اچھی گزری۔ واپسی پر گھر آکر امّی جان کے قدموں سے لپٹ گئے اور اس قَدَر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور بے ہوش ہوگئے۔کم وبیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہُوش آیا تو سارے گھر والے انہیں گھیرے ہوئے تھے اور تصویرِ حیرت بنے ایک دوسرے کا مُنہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہوگیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر میں بہُت اچھی ترکیب بن گئی۔انہیں تنظیمی طور پر عَلاقائی مُشاوَرت کا نگران بننے اور عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 63 روزہ تربیَتی کورس کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔مزید 126 دن کے ''اِمامت کورس'' کا سلسلہ بھی شُروع کیا۔ اللہ رَبُّ العِزّت انہیں اور ہمیں اِستقامت عنایت فرمائے۔

بگڑے اَخلاق سارے سنور جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
بس مزا کیا مزے کو مزے آئیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٠، ٦٤١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٣) میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی!

میانوالی کالونی منگھوپیر روڈ بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلک ہونے سے پہلے کئی ''گرل فرینڈز'' بنا رکھی تھیں، گندی ذِہنیّت کا عالَم یہ تھا کہ روزانہ ہی گندی فلمیں دیکھا کرتے، حیرت بالائے حیرت یہ ہے کہ انہوں نے زِندگی میں عِید کے علاوہ کبھی نَماز ہی نہیں پڑھی تھی اور انہیں بِالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نَماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! ان کی

قِسمت کا ستارہ چمکا اور انہیں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں رَمَضانُ الْمبارَك کے آخری عَشرے کا **اجتماعی اِعتِکاف** نصیب ہوگیا، فیضانِ مدینہ کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! ان کی آنکھیں کُھل گئیں، غَفلت کا پَردہ چاک ہوا اور نیکیوں کا جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے نَماز سیکھ لی اور پانچوں وَقت باجماعت نَماز کے پابند ہوگئے۔ انہوں نے دو مَساجِد میں **فیضانِ سنّت** کا دَرس شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں نے انہیں ایک مسجِد کی مُشاوَرت کا ذَیلی نگران بنادیا اور ان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ خواب میں **جنابِ رِسالت مآب** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا دیدار ہوگیا۔**

جسے چاہا جلوہ دکھادیا، اُسے جامِ عشق پلا دیا — جسے چاہا نیک بنا دیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے

جسے چاہا اپنا بنا لیا، جسے چاہا در پہ بلا لیا — یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٤﴾ اِعتِکاف کی بَرَکت سے سارا خاندان مسلمان ہوگیا

کلیان (مہاراسٹر، الھند) کی **میمن مسجِد** میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے رَمَضانُ الْمُبارَك (٤٢٦ھ-2005ء) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں ایک نومسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اِعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ سنّتوں بھرے بیانات، کیسٹ اجتماعات اور سنّتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مَدَنی رنگ چڑھایا، اِعتِکاف کی بَرَکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چراغ ان کے ہاتھوں میں آ گیا چُونکہ ان کے گھر کے دیگر اَفراد ابھی تک کُفر کی اَندھیری وادِیوں میں بھٹک رہے تھے لہٰذا اِعتِکاف سے فارِغ ہوتے ہی اُنہوں نے اپنے گھر والوں پر کوشش شُروع کر دی، دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین کو

اپنے گھر بُلوا کر دعوتِ اسلام پیش کروائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ والِدین، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مُشتَمِل سارا خاندان مسلمان ہوگیا اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مُرید بن گیا۔

ولولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف
فضلِ ربّ سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٥﴾ میں پکّا دُنیادار تھا

سکّھر شہر (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی پر دنیا کا دھن کمانے ہی کی دُھن سُوار رہتی تھی، عملی دُنیا سے کوسوں دُور گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بعض **عاشِقانِ رسول** کی ان پر شفقت بھری نظر پڑ گئی، وہ **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں بار بار ان کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں **اجتماعی اِعْتِکاف** کی دعوت دیتے مگر وہ ٹال دیا کرتے۔ مَاشَآءَ اللہ وہ **عاشِقانِ رسول** بہُت بلند حوصلہ تھے، گویا مایوس ہونا جانتے ہی نہ تھے، چُنانچِہ اُنہوں نے مذکورہ اسلامی بھائی کو ان کے حال پر چھوڑ نا گوارا نہ کیا اور وقتاً فوقتاً **نیکی کی دعوت** دے کر اپنا ثواب کھرا کرتے رہے! اُن کی **انفِرادی کوشِش** بالآخر رنگ لائی اور اُس پکّے دنیا دار کا دل بھی پسیج ہی گیا اور وہ آخری عَشَرۂ رَمضانُ المُبارَک (غالباً ١٤١٠ھ-1990ء) میں اُن کے ساتھ **مُعتَکِف** ہوگئے۔ اعتِکاف میں ان کو محسوس ہوا کہ عاشقوں کی دنیا ہی کوئی اور ہوتی ہے! **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے ان پر مَدَنی رنگ چڑھا دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ **نمازی** بن گئے، **داڑھی** رکھ لی اور **عمامہ شریف** کا تاج سجالیا۔ وہاں انہیں یہ مسئلہ بھی سیکھنے کو ملا کہ قبلے کی طرف رُخ یا پیٹھ کئے پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے۔ سُوءِ اتِّفاق سے اعتِکاف والی مسجد کے اِستنجاخانوں کا رُخ غَلَط تھا۔ انہوں نے رِضائے

الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر ہاتھوں ہاتھ کاریگروں کو بلوا کر اپنی جیب سے اَخراجات پیش کر کے اِستِنجا خانوں کے رُخ دُرُست کروالیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف کے بعد سے اب تک انہیں کئی بار **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں بھرے سفر کی سعادتیں مل چکی ہیں۔

حبِّ دنیا سے دل پاک ہو جائے گا، مَدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

جامِ عشقِ محمد بھی ہاتھ آئے گا، مَدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٦ مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے

راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی جب دسویں کلاس کے اسٹوڈنٹ تھے، انہوں نے اپنے مَحلّے کی بِلال مسجد میں **رَمَضانُ الْمُبارَک** (١٤٢١ھ۔2000ء) کے آخِری عَشرے کا اِعتِکاف کیا۔ وہاں 14، 15 افراد مُعتَکِف تھے، غالِباً 28 **رَمَضانُ الْمُبارَک** کو بعدِ نَمازِ ظہر ان کے بچپن کے ایک کلاس فیلو (جو بے چارے شرافت کی وجہ سے ان کی شرارت کا نشانہ بنا کرتے تھے) تشریف لائے، اُنہوں نے اپنے سر پر سبز عمامہ شریف سجایا ہوا تھا، سلام دُعا کے بعد اُنہوں نے مُعتَکِفین پر **انفِرادی کوشش** کرتے ہوئے پوچھا: آپ میں سے براہِ مہربانی کوئی **نمازِ عید** کا طریقہ سنا دے۔ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے! اس پر اُنہوں نے کہا: اچھا چلئے **نمازِ جنازہ** کا طریقہ ہی بتا دیجئے۔ یہ بھی ان میں سے کوئی بھی نہ بتا سکا۔ پھر مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے انہیں **نماز** کی مَشق (Practical) کروائی۔ اِس سے ان کی بَہُت ساری غَلَطیاں ان کے سامنے آئیں۔ اس کے بعد نہایت اَحسن انداز میں **مُبلِّغ دعوتِ اسلامی** نے انہیں **نمازِ عید** اور **نمازِ جنازہ** کا طریقہ سکھایا۔ جس سے ان کا دل بَہُت خوش ہوا۔ اس اسلامی بھائی کا کہنا ہے: ''سچ پوچھو تو ہمارے لئے حاصِلِ

اعتِکاف یہی تھا کہ ہمیں مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے مختلف نَمازوں کے اَہم احکامات سیکھنا نصیب ہوئے۔'' **عید کی نَماز** میں انہیں مسجد کی چھت پر جگہ ملی، جب امام صاحِب نے دوسری تکبیر کہی تو اس اسلامی بھائی کے علاوہ تقریباً سبھی رُکوع میں چلے گئے! حالانکہ یہ رُکوع کا موقع نہیں تھا بلکہ اس میں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر لٹکانے تھے۔ خیر، ورنہ وہ بھی عوام کے ساتھ رُکوع ہی میں ہوتے مگر مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے اِعتِکاف میں **نَمازِ عید** کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ اِس موقع پر ان کا دل چوٹ کھا گیا اور دعوتِ اسلامی کی اَھَمِّیَّت ان پر خوب واضِح ہوگئی۔ انہوں نے اس مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے عید کی ملاقات پر عرض کیا: **مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے۔** اِس پر مُبلّغِ دعوتِ اسلامی نے ان کی خُوب حوصَلہ افزائی فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کی **انفرادی کوشش** کی برکت سے وہ بالآخر تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں آگئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر **شُعبۂ تعلیم کے علاقائی ذِمّے دار** بھی بنے۔

ہاں جنازہ وعید اس کو سیکھیں مزید، آئیں مسجِد چلیں کیجئے اعتِکاف
خوب نیکی کا جذبہ ملے گا جناب! آپ ہمّت کریں کیجئے اعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٧) میری آنکھوں میں آنسو آگئے!

جناح آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے **رَمَضانُ المبارَک** (غالباً ١٤٢٥ھ - 2004ء) کے آخری عَشرے میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں **اجتماعی اِعتِکاف** کی بَرَکتیں لوٹنے کی سعادت حاصِل کی اور برائیوں سے توبہ کی انہیں سُنّت کے مُطابِق کھانا تک

نہیں آتا تھا، **اِعتِکاف** میں دیگر سنّتوں کے علاوہ کھانے پینے کی سُنّتیں بھی سکھائی گئیں۔ بِالْخصوص ایک **مبلِّغ** کو سادَگی کے ساتھ سنّت کے مُطابِق کھانا تناوُل کرتا دیکھ کران کی **آنکھوں میں بے اختِیار آنسو آگئے!** اورانہوں نے بھی سنّت کے مُطابِق کھانا کھانے کی عادت اپنالی، یوں وہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو گئے۔

سُنّتیں کھانا کھانے کی تم جان لو، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف

مان لو بات اب تو مِری مان لو، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

⑧ عاشقانِ رسول کی شفقتوں نے لاج رکھ لی

اِندور شہر (M.P. الھند) کے ایک فیشن ایبل نوجوان آوارہ اور ماڈرن دوستوں کی صُحبت میں رہ کر گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک (١٤٢٥ھ۔ 2004ء) کے آخری عَشرے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **اجتِماعی اِعتِکاف** میں بیٹھ گئے۔ **عاشِقانِ رسول کی شَفْقَتوں نے لاج رکھ لی،** گناہوں سے **توبہ** کی سعادت مل گئی، چِہرے پر **داڑھی** جگمگانے اور سر پر **عمامہ شریف** کی بہاریں مُسکرانے لگیں، سنّتوں کی خدمت کا خوب جذبہ ملاحتّٰی کہ **مُبَلِّغ** بن گئے۔ یہ لکھتے وَقت **علاقائی مشاوَرت کے نگران** کی حیثیّت سے سنّتوں کی برکتیں لوٹ اورلٹا رہے ہیں۔

لینے خیرات تم رحمتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف

لوٹنے برکتیں سنّتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) غیر اسلامی نظریات رکھنے والوں کی توبہ

یوں توسکّھر (بابُ الاسلام سندھ) کے قریبی شہر **عطّار آباد** (جیکب آباد) میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا تھا، مگر اُن دنوں **مَدَنی کام** وہاں بَہُت کم تھا۔ **رَمَضانُ الْمبارَک** (١٤١٠ھ۔ 1990ء) میں عطّار آباد کے اندر خوب **اِنفرادی کوشش** کرکے سکھر کے ذمّہ دار اسلامی بھائیوں نے وہاں کے اسلامی بھائیوں کو **اجتماعی اِعتِکاف** کے لئے سکّھر آنے کی دعوت دی، جس کی بَرَکت سے عطّار آباد کے کثیر اسلامی بھائیوں نے **مُنوّرہ مسجِد، اسٹیشن روڈ، سکّھر** میں اعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ قَبل ازیں عطّار آباد میں کوئی اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** کا دَرس دینے والا بھی نہ تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماعی اعتِکاف میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے 17 اسلامی بھائی مُعَلِّم و مُبلِّغ بنے، چِہروں کو داڑھی شریف سے اور سروں کو سبز عمامہ شریف سے سجایا۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کاموں** کے ذمّے دار بنے۔ بعض ایسے لوگ بھی کسی طرح سے کھنچ کر آگئے تھے جو غیر مسلموں کے کچھ غیر اسلامی نظریات کو درست مانتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے اپنے کُفریہ نظریات سے توبہ کی، کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہوئے اور بَقِیّہ زندگی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں گزارنے کی نیّت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وَقت اُس شہر کے اسلامی بھائی جو کہ **رَمَضانُ الْمبارَک** (١٤١٠ھ) میں **اجتماعی اِعتِکاف** کی بَرَکتوں سے مالا مال ہوئے تھے وہ اور لادینیّت سے توبہ کرنے والے اب بہترین مبلّغ بن چکے ہیں حتّٰی کہ بڑے بڑے اجتماعات میں بھی سنّتوں بھرے بیانات فرماتے ہیں اور مختلف صوبائی مجالس کے اہم ذمّہ دار بن کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ **اللّٰہ** تعالٰی ہمیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں اِستقامت عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیارے اسلامی بھائی چلے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

خالی دامن مُرادوں سے بھر جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰ اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر...

کورنگی نمبر 6 بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کر کے اپنے بے نَمازی اور کلین شیو 26 سالہ چھوٹے بھائی کو تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں آخری عَشرۂ رَمَضانُ المبارَک (۱۴۲۱ھ - 2000ء) کے **اجتماعی اعتِکاف** میں بٹھادیا۔ بے نَمازی اور سنّتوں سے کوسوں دُور رہنے والے ان کے بھائی پر اعتِکاف میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبتِ بابرکت سے وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پنج وقتہ نَمازی بن گئے اور داڑھی مبارَک سجالی اور ان کا یہاں تک مَدَنی ذِہن بن گیا کہ **اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر** داڑھی نہیں کٹ سکتی۔

میٹھے آقا کی اُلفت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

داڑھی رکھنے کی سنّت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱ مرگی کا مرض دُور ہوگیا

بمبئی کی تحصیل کُرلا (الھند) میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں ایک ایسے اسلامی بھائی بھی مُعتَکِف ہوگئے جن

کو ہر دوسرے دن مِرگی کا دَورہ پڑتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف کے دوران انہیں ایک بار بھی دورہ نہ پڑا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر آج تک پھر اُنھیں مِرگی کی تکلیف نہیں ہوئی۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہر کام ہوگا بھلا، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف،

دور ہوگی بفضلِ خدا ہر بلا، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص۶۴۱،۶۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے !عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آفتیں اور بَلائیں دُور ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مِرگی کا مرض بھی ٹھیک ہوگیا کہ اُس کو مسجِد میں دورہ ہی نہ پڑا، یقیناً یہ اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خُصُوصی کرم ہوگیا۔ تاہم یہ مَسئلہ ذِہن میں رکھئے کہ مِرگی کے ایسے مریض اور آسیب زدہ جو اُچھل کود کرتے، چیختے چِلّاتے ہوں یا ایسے مریض جن کا بے ہوشی میں پیشاب وغیرہ نکل جاتا ہو، نیز ایسے تمام افراد جن سے لوگوں کو گِھن آتی، ایذا پہنچتی ہو ان کا اِعتِکاف کرنا تو دور رہا ایسی حالت میں باجماعت نَماز کیلئے بھی مسجِد کے اندر آنا جائز نہیں۔

(۱۲) میں کلین شیو تھا

نصیر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کلین شیو تھے، زندگی کے دن غفلتوں میں بسر ہو رہے تھے، اسلامی بھائیوں کی ترغیب اور خوب انفرادی کوشش کے نتیجے میں، انہوں نے رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۵ھ-2004ء) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف میں ان کا دل چوٹ کھا گیا، سابِقہ مَعاصی (یعنی نافرمانیوں) پر پشیمان (یعنی شرمندہ) ہو کر بَہُت روئے اور آیندہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا عَزْمِ مُصَمَّم کرلیا، عمامہ

شریف کا تاج سَر پر سجایا، داڑھی مبارک رکھ کر اپنے چِہرے کو مَدَنی رنگ چڑھایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی ڈویژن نصیر آباد کی ایک تحصیل مُشاورت کے نگران بھی بنے۔

سیکھنے کو ملیں گی تمہیں سنّتیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

لوٹ لو آ کر اللہ کی رحمتیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف (وسائلِ بخشش ص۶۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۳ میری فلمی گیت گنگنانے کی عادت تھی

ڈرگ روڈ (بابُ المدینہ کراچی) کے تقریباً 25 سالہ اسلامی بھائی نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ آخری عَشرۂ رَمضانُ المبارَک کے اِعتِکاف کی سعادت حاصِل کی۔ انہیں اعتِکاف کی بَہُت سی بَرَکتیں حاصِل ہوئیں، مِنجُملہ راہ چلتے ہوئے بازاری لڑکوں کی طرح فلمی گیت گانے کی جو عادت تھی وہ نکل گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی جگہ نعت شریف گُنگنانے کی عادت پڑ گئی۔ نیز زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے (یعنی بُری تو بُری غیر ضَروری باتوں سے بھی بچنے) کا ذِہن بنا اور ان کا ایسا ذہن بن گیا کہ جُوں ہی منہ سے فُضُول بات سرزد ہوتی بطورِ کفّارہ جھٹ زَبان پر دُرُود شریف جاری ہو جاتا۔

گیت گانے کی عادت نکل جائے گی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

بے جا بک بک کی خصلت بھی ٹل جائے گی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص۶۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿١٤﴾ ماڈرن نوجوان ترقّی کرتے کرتے

بمبئی (بائیگلہ، الھند) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آخری عشرۂ رَمضانُ المُبارَک (١٤١٩ھ۔1998ء) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں ایک ماڈرن نوجوان نے (جو کہ الیکٹرانک انجینئر ہیں) شرکت کی۔ دس دن تک **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کا خوب فیض اُٹھایا، **مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت کی نشانی داڑھی مبارک کا نُور چہرے پر چھایا، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجایا، اِعتِکاف کی بَرَکتوں نے ان کو سنّتوں کا عظیم مبلّغ بنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ دین کی خدمتوں میں ترقّی کرتے کرتے تادمِ تحریر **ہند** **مکّی کابینہ** کے رُکن کی حیثیّت سے سُنّتوں کی بہاریں لُٹانے میں کوشاں ہیں۔

ساری فیشن کی مستی اُتر جائے گی، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
زندگی سنّتوں سے نکھر جائے گی، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص٦٤٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿١٥﴾ میں نے نشہ کیسے چھوڑا!

زم زم نگر (حیدر آباد بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی بے نَمازی اور نشے کے عادی تھے، گھر والے ان کی وجہ سے پریشان تھے۔ خوش قسمتی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃُ الاولیا ملتان) (١٤٢٦ھ۔2005ء) میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوگئی، وہیں اعتِکاف کی نیّت کی اور وقت آنے پر بابُ المدینہ کراچی پہنچ کر عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر آخری عَشرۂ

رَمَضانُ الْمُبارَک (١٤٢٦ھ۔ 2005ء) میں مُعتکِف ہو گئے۔ تین روزہ اجتماع (ملتان شریف) میں اگرچِہ آخرت کی بہتری کے متعلّق کافی ذِہن بنا تھا مگر **اجتماعی اِعْتِکاف** کی تو کیا بات ہے! بس ان کے تو دل کی دنیا ہی بدل گئی، انہوں نے گناہوں سے پکّی توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھانی شُروع کر دی، ہاتھوں ہاتھ سبز عمامہ شریف بھی سجا لیا۔ اِعتِکاف کے بعد جب **زم زم نگر** (حیدر آباد) پہنچے تو داڑھی اور عمامہ شریف میں دیکھ کر گھر والے اور پڑوسی وغیرہ سب حیرت زدہ رَہ گئے! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی **نشے** کی عادت بھی بِالکل چھوٹ گئی۔ اپنی بِساط بھر **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرنا شُروع کر دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل سے ان کی بیٹی نے **دعوتِ اسلامی** کے جامعۃُ المدینہ میں **شریعت کورس** میں داخِلہ لے لیا جبکہ دو مَدَنی مُنّوں نے مدرسۃُ المدینہ میں قراٰنِ پاک حِفْظ کرنا شُروع کر دیا۔

گر مدینے کا غم چشمِ نم چاہئے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
مدنی آقا کی نظرِ کرم چاہئے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص٦٤٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(١٦) یہ اِعتِکاف کیا ہوتا ہے!

ڈیرہ اللہ یار (بلوچستان، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی گُناہوں بھری زندگی میں بدمست رہتے ہوئے زندگی کے دن گزار رہے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ ان کے شہر میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام شُروع ہوا اور پہلی بار **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے (١٤١٦ھ۔ 1995ء) **شبِ بَراءت** کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے اُس میں شرکت کی۔ اجتماع میں **عاشِقانِ رسول** کے داڑھی اور عمامے والے نورانی چہروں اور ان کی مَحبَّت بھری مُلاقاتوں نے انہیں دعوتِ اسلامی سے مُتأَثِّر تو کیا مگر وہ دُور ہی دُور رہے۔

ہفتہ وار اجتماع میں بھی کبھی شرکت نہیں کی حتّٰی کہ **رَمَضانُ الْمُبارَک** (۱۴۱۶ھ۔1995ء) کی **ستّائیسویں شب** آ پہنچی، انہوں نے اجتماع والی مسجِد میں ہونے والی **اجتماعی دُعا** میں حاضِری دی، اِختتام پر اسلامی بھائیوں سے **مُلاقات** ہوئی اور کسی نے بتایا یہاں کچھ اسلامی بھائی اِعتِکاف میں بیٹھے ہیں۔ ان کیلئے یہ لفظ نیا تھا، اس لئے انہوں نے تجسُّس کے ساتھ پوچھا: **یہ اِعْتِکاف کیا ہوتا ہے؟** اسلامی بھائیوں نے بڑی مَحبَّت کے ساتھ انہیں **اعتِکاف** کے بارے میں **معلومات** فراہم کرتے ہوئے **اعتِکاف کی بعض مَدَنی بہاریں** بیان کیں۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں کئے جانے والے **اعتِکاف** کے احوال سُن کر انہوں نے دل میں پکّی نیّت کر لی کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آیندہ سال **اِعتِکاف** میں ضَرور بیٹھوں گا۔ چُنانچِہ دن گزرتے گئے اور جب **رَمَضانُ الْمُبارَک** (۱۴۱۷ھ۔1996ء) کی پھر آمد ہوئی تو **آخری عَشرے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ وہ بھی **مُعْتَکِف** ہوگئے۔ دس شبانہ روز **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں انہیں بہُت کچھ سیکھنے کو ملا۔ ؎

نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا
جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے

اِعتِکاف میں کسی نے درسِ نِظامی کا ذِہن دیا، ان کی سمجھ میں آ گیا چُنانچِہ بابُ الْمدینہ کراچی آ کر جامعۃُ الْمدینہ میں داخِلہ لے لیا، حتّٰی کہ دورۂ حدیث شریف کے بعد دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ الْمدینہ) میں (۱۴۲۵ھ۔2004ء) ان کی دستار بندی کی گئی اور ان کو دعوتِ اسلامی کے ایک جامعۃُ الْمدینہ **زم زم نگر** (حیدر آباد) میں تدریس کی خدمت انجام دینے کی سعادت ملی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک ایسا لڑکا جس کو کل تک یہ بھی نہیں پتا تھا کہ **اعتِکاف کیا ہوتا ہے!** وہ آج **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ اعتِکاف کرنے کی بَرَکت سے دَرسِ نِظامی سے مُشرَّف ہو کر مُدَرِّس بن کر دوسروں

کو علمِ دین کے فیضان سے مالا مال کرنے والا بن گیا۔

سُنّتیں سیکھ لو رحمتیں لوٹ لو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

دین کے علم کی برکتیں لوٹ لو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۷) وہ چوریاں بھی کرلیا کرتے تھے

بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں میں سُستی، وِڈیو گیمز کا شوق، .T.V پر روزانہ اُلٹے سیدھے پروگرام دیکھنا، جھوٹ کی عادت یہاں تک کہ چوریاں بھی کرلیا کرتے تھے۔خوش قسمتی سے آخری عَشَرۂ رَمضانُ المُبارَك (۱۴۲۱ھ-2000ء) میں جامع مسجدِ آمِنہ (شکیل گارڈن، اوکھائی کمپلیکس، بابُ الْمدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ انہیں اجتماعی اِعتِکاف کی سعادت مل گئی۔ انہوں نے آمِنہ مسجد کی دوسری منزل پر دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ مدرسةُ الْمدینہ میں داخِلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتے رہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کی کوششوں سے ان کے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا وہ گھر کے اندر مکتبةُ الْمدینہ کی طرف سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں چلایا کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرانِ پاک حِفظ کرلینے کے بعد جامعةُ الْمدینہ میں درسِ نِظامی کرنا شُروع کردیا اور مدرسۃُ الْمدینہ میں تَدریس کی بھی ترکیب رکھی اور اپنے ذیلی مُشاورت کے نگران کے ماتحت رہ کر تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی بھی کوششیں فرمانے لگے۔

تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

تم پہ فضلِ خدا، لُطفِ سرکار ہو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) اِعتکاف کی برکت سے شہر کیلئے مدنی مرکز مل گیا

چِترادُرگہ (صوبہ کرناٹک، الھند) کی ''مسجدِ اعظم'' کے مُتَولّیان اور کچھ مقامی مسلمان تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے بارے میں بعض غلط فہمیوں کا شکار تھے۔ بَہُت مشکل سے وہاں **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں **اجتماعی اِعتِکاف** کی اجازت ملی۔ دو **مُتَوَلّیوں** کے صاحبزادگان بھی ساتھ ہی **مُعتَکِف** ہوگئے۔ مَدَنی مرکز کے عطا کردہ جَدوَل کے مُطابِق سنّتوں بھرے حلقے، سنّتوں بھرے بیانات، نعتوں کی دھوم دھام، رِقّت انگیز دُعائیں اور کثیر **مُعتَکِفین** کا حُسنِ انتظام دیکھ کر مُتَولّی صاحِبان حیران رہ گئے اور اِس قدر مُتأثّر ہوئے کہ آخری دن تمام **مُعتَکِفین** کو تحائف وگُل پوشی سے نوازا۔ **دعوتِ اسلامی** ان سب کی سمجھ میں آگئی اور ان حضرات نے اپنے زیرِ تولیت عظیمُ الشّان ''مسجِدِ اعظم'' میں دعوتِ اسلامی کو مَدَنی کاموں کی مکمَّل طور پر چُھوٹ دے دی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **''مسجِدِ اعظم''** اُس شہر کا ''مَدَنی مرکز'' بن گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں **مُتَوَلّیوں** کے مذکورہ صاحِبزادگان نے اپنے چِہرے داڑھی مُبارَک سے آراستہ کرلئے اور **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگئے۔

ذِکر کرنا خُدا کا یہاں صُبح و شام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

پاؤ گے نعتِ محبوب کی دھوم دھام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص٦٤٢، ٦٤٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) اِعتِکاف کا فیض اِنگلینڈ پہنچا

سکّھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) میں رَمضانُ المُبارَک (۱۴۱۰ھ-1990ء) میں ایک اسلامی بھائی کی **انگلینڈ** سے آمد ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کے توجُّہ دلانے پر ان کے ایک رشتے دار اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کر کے اُنہیں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **اجتماعی اِعتِکاف** کے لئے راضی کرلیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ **مُعتَکِف** ہو گئے۔ ایک خالِص اِنگریزی ماحول میں رہنے والا جب اِعتِکاف میں بیٹھا اور اس نے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی میٹھی میٹھی سنّتیں اور ضَروری احکام سیکھے، **قبر و آخرت** کے اَحوال سنے تو مسلمان ہونے کے ناطے اُس کا دل چوٹ کھا کر رہ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اجتماعی اِعتِکاف** کی بَرَکت سے انہیں گناہوں سے توبہ کا تُحفہ ملا اور تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں آ گئے۔ چہرے پر داڑھی سجالی، سَر **عمامہ شریف** سے سَرسبز کرلیا، **فیضانِ سنّت** کا دَرس اور بیان سیکھ کر دورانِ اِعتِکاف ہی **سنّتوں بھرا بیان** کرنے لگے! **انگلینڈ** میں جا کر **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی نیّت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ **انگلینڈ** میں مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی اور بارہ مَدَنی کاموں کے ذمّے دار بنے، ان کے بچّوں کی امّی بھی **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو کر **انگلینڈ** جیسے حیا سوز ماحول میں رہتے ہوئے بھی **مَدَنی بُرقع** اَوڑھتی ہیں، خود دُرُست **قرآنِ کریم** سیکھ کر اب مدرسۃُ الْمدینہ (بالغات) میں اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں اور اِسلامی بہنوں کے مَدَنی کاموں کی **تنظیمی ذِمّے دار** ہیں۔

کر کے ہمّت مسلمانو آجاؤ تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
اُخروی دولت آؤ کما جاؤ تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۰) میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

تحصیل کمالیہ، ضلع دارُالسَّلام (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی جب نویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ کلاس میں ان کا ایک فرینڈ سرکل تھا، یہ سب اسکول سے بھاگ جاتے، خوب آوارہ گردی کرتے، رات گئے تک کرکٹ کھیلتے، انٹرنیٹ کلب میں ٹھیک ٹھاک وقت برباد کرتے، سارا سارا دن مِل جُل کر کیبل پر فلمیں دیکھتے، گانے سننے کا تو اس قدر چسکا تھا کہ رات گانے سنتے سنتے سونا اور صُبح جاگتے ہی سب سے پہلا کام **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ یہی مَنحوس گانے سننا۔ فینسی لباس پہن کر یہ لوگ مل جل کر **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **ثُمَّ مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں اور خوب بدنگاہیاں کرتے۔ اُس اسلامی بھائی کی ماں کبھی سمجھاتی بھی تو اُلٹا اُسی کے گلے پڑ جاتے۔ والِد صاحِب نَماز کا حکم فرماتے تو ان کو بھی چکما دے دیتے۔ افسوس! اِصلاح کی دُور دُور تک کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے بڑے بھائی صاحِب کا بھلا کرے جنہوں نے ان کی دَسْت گیری کی اور انہیں **رَمَضانُ الْمُبارَک** کے آخِری عَشَرے کے اندر **اِعتِکاف** میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ ان کو صحیح معنوں میں یہ بھی پتا نہیں تھا کہ **اِعتِکاف** کیا ہوتا ہے! انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ مگر بڑے بھائی نے کسی طرح بھی سمجھا بُجھا کر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (سردار آباد) میں ہونے والے **اِجتماعی اِعتِکاف** میں بٹھا دیا۔ چار یا پانچ دن تک بِالکل بھی دل نہ لگا اور یہ بھاگنے کی کوشِش کرتے رہے مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کے بعد سُرور آنا شروع ہوا، اور پھر تو وہ **روحانی سُکون** ملا کہ چاندرات کو یہ کہہ رہے تھے کہ مجھے گھر نہیں جانا ہے میں آج کی رات بھی یہیں **فیضانِ مدینہ** میں گُزارنا چاہتا ہوں۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا
میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۱) اِعتِکاف کی بَرَکت سے گھٹنوں کا درد چلا گیا

جامِعَۃُ الْمدینہ (بابُ المدینہ کے ایک طالبِ عِلم کو آخری عَشَرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ-2005ء) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ الْمدینہ کراچی) میں **اِعتِکاف** کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں ان کی ملاقات ایک **سن رسیدہ بُزُرگ** سے ہوئی، اُنہوں نے بتایا: کئی سال سے میرے **گھٹنوں میں درد** تھا، جب میں عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ الْمدینہ کراچی) میں **اِعتِکاف** کیلئے آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا کہ **میرے گھٹنوں کا درد دُور ہوگیا۔**

درد ٹانگوں میں ہو، دَرد گھٹنوں میں ہو، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

پیٹ میں درد ہو یا کہ ٹخنوں میں ہو، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص۶۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۲) داڑھی سجی سر سبز ہوگیا

نوساری (صوبہ گجرات، الھند) کے ایک ماڈَرن اسلامی بھائی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آخری عشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۳ھ-2002ء) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** (سورت، گجرات) میں مُعتَکف ہوئے۔ **مَدَنی جدوَل** کے مطابِق لگنے والے سنّتوں بھرے حلقوں، رِقّت انگیز دعاؤں اور ذِکرونعت کی پُرسوز صداؤں نے ان کا دل موہ لیا، **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت سے وہ فیض ملا کہ نہ پوچھو بات! داڑھی مُبارَک سجی، عِمامہ شریف سے سرسبز ہوا اور ترقّی کے مَنازِل طے کرتے ہوئے تادمِ تحریر اپنے **شہر کی مُشاوَرت** کے نگران

کی حیثیّت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

سنّتوں کی تم آ کر کے سوغات لو، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

آ و بٹتی ہے رَحمت کی خیرات لو، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۳) اَن بَن خَتم ہوگئی

زم زم نگر (حیدر آباد بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عبدالرزّاق عطّاری جو کہ ٹنڈو جام اگریکلچرل یونیورسٹی کے لیب انچارج تھے، ان کے دو بیٹے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر وہ خود نمازوں اور سنّتوں سے دُور تھے اور ذِہن مکمَّل طور پر دنیاداروں والا تھا۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے انہیں **اِجتماعی اِعْتِکاف** میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے: میرے بچّوں کی امّی ناراض ہو کر میکے جا بیٹھی ہیں، اگر میں اِعْتِکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آجائیں گی۔ چُنانچہ وہ آخری عَشرَہ **رَمَضانُ الْمُبارَک** (غالباً ۱۴۱۶ھ۔1995ء) میں **فیضانِ مدینہ** (زم زم نگر حیدر آباد) کے اندر **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مُعْتَکِف ہوگئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنّتوں بھرے بیانات، رقّت انگیز دعاؤں اور پُرسوز نعتوں نے ان کا دل بدل کر رکھ دیا! انہوں نے گناہوں سے توبہ کرلی، نمازوں کی پابندی کا عَہد کیا، داڑھی مبارک وعمامہ شریف سے آراستہ ہوگئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ **اِعْتِکاف** کے دَوران ہی رُوٹھی ہوئی بچّوں کی امّی بھی واپَس آگئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی خَتم ہوگئیں۔ **اِعْتِکاف** کی بَرَکت سے وہ مَدَنی لباس پہننے لگے اور انہوں نے مَدَنی قافلوں میں سفر بھی

کئے۔ مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات 27 ربیعُ الاوّل شریف کو ان کا اِنتقال ہوگیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

گورِ تیرہ کو تم جگمگانے چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

راحتیں روزِ محشر کی پانے چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف (وسائل بخشش ص٦٤٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

زندگی کے آخری سال کے مُتعلِّق ایک عبرتناک روایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ”مَدَنی بہار“ واقعی اپنے اندر عِبرت کے کئی مَدَنی پھول لئے ہوئے ہے۔ مَرحوم عبدالرّزّاق عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی خوش نصیب تھے کہ وفات سے تھوڑے ہی عرصے قبل انہیں مَدَنی ماحول مُیسّر آگیا اور یقیناً وہ بندہ مقدّر والا ہے جو مرنے سے پہلے پہلے توبہ کرکے راہِ راست پر آجائے اور سنّتوں کی شاہراہ پر چل پڑے اور بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جو اچّھا بھلا نیکیاں کرنے والا اور سنّتوں کے راستے پر چلنے والا ہو کر مرنے سے تھوڑے ہی عرصے قبل **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ماڈَرن ہو جائے اور گناہوں میں پڑ کر **مَدَنی ماحول** سے دُور جا پڑے۔ جب بھی آپ کو شیطان کسی ذِمّے دار فرد سے ناراض کروا کر یا یوں ہی سُستی دلا کر یا دُنیوی کاروبار میں خوب پھنسا کر یا شادی وغیرہ کا جوش دِلا کر مَدَنی ماحول سے دُور ہونے کا مشورہ دے تو اِس حدیثِ پاک پر غور فرمالیا کریں۔ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے **مرنے** سے **ایک سال پہلے** ایک فِرِشتہ مُقرّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مرجاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شَخص اچھی حالت پر مرا ہے۔ جب ایسا

خوش نصیب اور نیک شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے، اُس وَقت وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کو پسند کرتا ہے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی مُلاقات کو۔ جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو **مرنے سے ایک سال قبل ایک شیطان** اُس پر مُسلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بدترین وَقت میں مرجاتا ہے، اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اٹکنے لگتی ہے، اس وَقت یہ شخص **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس سے ملنے کو۔

(ذِکرُ الموت مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج٥ص٤٤٣ حدیث١٠٧ مُلَخَّصاً)

گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں
بنے گا ہائے! میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ (وسائل بخشش ص٩٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢٤ گھر والے گھر سے نکال دیتے تھے

مُظفر گڑھ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی پہلے پہل بَہُت زیادہ بگڑے ہوئے نوجوان تھے، رات جب تک گانوں کی تین چار کیسٹیں نہ سُن لیتے نیند نہ آتی، ساری ساری رات آوارہ گردیوں اور گُناہوں میں بسر ہو جاتی، بات بات پر گھر میں جھگڑتے، **گھر والے بیزار ہو کر گھر سے نکال دیتے**، دو ایک دن ادھر اُدھر بھٹکتے پھرتے اِس کے بعد ترکیب بن جاتی۔ اَلْغَرَض اُن کی زندگی کے دن اِنتہائی غَلَط انداز پر برباد ہو رہے تھے۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عَلاقائی مُشاوَرت کے نگران جو کہ ان کے کزن تھے انہوں نے ان پر **انفرادی کوشش** کی اور آخری عَشَرۂ **رَمَضانُ المُبارَک** (١٤٢٥ھ-2004ء) میں اڈّے والی مسجِد (مظفر گڑھ) میں انہیں **دعوتِ اسلامی** کے **اجتماعی اِعتِکاف** میں لا بٹھایا۔ بابُ الْمدینہ سے آئے ہوئے ایک مُبلِّغ کے حُسنِ اَخلاق سے مُتاَثِّر ہو کر انہوں نے

سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی اور انہیں کے ہاتھوں سبز سبز عمامے شریف سے اپنا سَر سبز کروالیا۔ 27 ویں شب سنّتوں بھرے بیان کے بعد ہونے والی رِقّت انگیز دُعا نے دل پر بَہُت زیادہ اَثر کیا، ان پر گریہ طاری ہوگیا اور وہ صُبْح تک روتے رہے۔ عِید کے دوسرے روز فَجر کے وَقت ابھی آنکھ نہ کھلی تھی کہ ایک بُزُرگ خواب میں نظر آئے اور انہوں نے ان کا نام لے کر پکارا: ''فَجر کا وَقْت ہوگیا ہے اور آپ ابھی تک سوئے ہوئے ہیں!'' انہوں نے فوراً نیند ہی میں دونوں ہاتھ قِیام کی طرح باندھ لئے اور آنکھ کُھل گئی تو ہاتھ اُسی طرح بندھے ہوئے تھے۔ اِس سے دل پر بڑا اثر پڑا اور انہوں نے مسجِد میں جاکر باجماعت نمازِ فَجْر ادا کی۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے حاضِری دیتے رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسا کرم بالائے کرم فرمایا کہ جامعۃُ الْمدینہ (بابُ الْمدینہ کراچی) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت حاصِل کرنا شُروع کردی۔ اپنے دَرَجے میں مَدَنی اِنعامات کے تنظیمی طور پر ذِمّے دار بنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ان پر یہ بھی کرم ہوا کہ **طَلَبہ کے جو 92 مَدَنی اِنعامات ہیں ان سبھی پر عمل کی سعادت حاصِل ہوئی۔ اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ ان کو استِقامت عنایت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چھوٹ جائے گی فلموں ڈراموں کی لَت، مدنی ماحول میں کرلوتم اِعتِکاف
خوش خدا ہوگا بن جائے گی آخرت، مدنی ماحول میں کرلوتم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۵) مسجِد کا خطیب بنادیا

سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن، بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدرَسۃُ الْمدینہ میں قراٰنِ کریم کی تعلیم حاصِل کی، مگر افسوس کہ پھر بھی پکّے نمازی نہ بن سکے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری عَشرے کے **اِعتِکاف**

کی سعادت ملی، دل پر **مَدَنی چوٹ** لگی، غفلت کی نیند اُڑی، حقیقی معنوں میں آنکھ کُھلی اور وہ نمازوں کے پابند ہوگئے۔ **اِعتِکاف** کے سبب **مَدَنی قافلوں** میں سفر کا ذِہن بنا۔ وہ بے روزگار تھے، جس دن **مَدَنی قافِلے** کی نیّت کی ان کے یہاں کی مُشاوَرت کے نگران نے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہوجائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت یوں ظاہر ہوئی کہ جس مسجِد میں ان کا **مَدَنی قافِلہ** گیا وہاں کی اِنتِظامیہ کو ان اسلامی بھائی کا بیان اور اندازِ دُعا بھا گیا اور انہوں نے **انہیں اُس مسجِد کا خطیب بنادیا!** یوں ان کے روزگار کی بھی سبیل بنی۔ **اللہ رَبُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ انہیں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عنایت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

تنگ دستی کا حل بھی نکل آئے گا، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

روزگار اِنْ شَآءَ اللہ مل جائے گا، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٢٦) عُمر غفلتوں میں گزر رہی تھی

موڈاسا (گجرات، الھند) کے ایک ماڈرن نوجوان کی عمرِ عزیز غفلتوں میں گزر رہی تھی، گناہوں کا سلسلہ تھا، ایسے میں کرم ہوگیا! سببِ کرم یوں ہوا کہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک (١٤٢٣ھ۔2002ء) کے آخری عَشرے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **اجتماعی اِعتِکاف** میں بیٹھنا نصیب ہوگیا، عاشِقانِ رسول کی صُحبتِ بابَرَکت کے کیا کہنے! سنّتوں بھرے بیانات اور رِقّت انگیز دعاؤں اور پُرکیف نعتوں کے فیضان سے اُن کی کایا پلَٹ گئی اور وہ مَدَنی جذبہ عطا ہوا کہ **اِعتِکاف** ہی کے اندر اُن کو درس وبیان کرنے کی سعادت مل گئی! **داڑھی مُبارَک** اور **عمامہ شریف** سجانے کی نیّت کی۔ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **ایک ماہ** کے **مَدَنی قافِلے** کے مُسافر بن گئے۔ چُونکہ کافی

باصلاحیت تھے لہٰذا اسلامی بھائیوں نے مُتأثِّر ہو کر ان کو **امیرِ قافِلہ** بنا دیا!

عاشِقانِ رسول آ کر دیں گے بیاں، مَدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

دور ہوں گی عبادات کی خامیاں، مَدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف (وسائل بخشش ص٦٤٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٢٧) وہ تہجُّد گزار بن گئے

سکّھر (بابُ الاِسلام سندھ) کے ایک عُمر رسیدہ اسلامی بھائی کو آخری عَشرَۂ رَمضانُ الْمُبارَک (١٤٢٥ھ۔2004ء) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں شرکت کی سعادت ملی۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا باقاعِدہ جدوَل بنا ہوا تھا۔ جن میں نَماز کے اَحکام اور روزمَرّہ کی سُنّتیں وغیرہ سیکھنے کو ملیں، دس دن میں انہوں نے وہ وہ سیکھا جو گزری ہوئی زندگی میں نہ سیکھ پائے تھے۔ سنّتوں بھرے بیانات کی سَماعت اور **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے فکرِ آخرت نصیب ہوئی، قَلْب میں **مَدَنی اِنقلاب** برپا ہوگیا اور **مَدَنی اِنْعامات** پر عمل کا جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دوسرا ''مَدَنی اِنعام'' بِالْخُصُوص مضبوطی سے تھام لیا اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پانچوں نَمازیں پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی عادت بنالی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہیں تہجُّد پر بھی استِقامت حاصِل ہوئی۔ **مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ** ہر ماہ اپنے ذِمّے دار کو جمع کروانے اور ہفتہ وار اجتماع میں بھی شرکت کی سعادت پانے لگے۔

باجماعت نمازوں کا جذبہ ملے، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

دِل کا پَژمُردہ غنچہ خوشی سے کِھلے، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائل بخشش ص٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر دُرود کی کثرت کرلیا کرو جو ایسا کریگا قیامت کے دن میں اس کا شفیع وگواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

(۲۸) آقا اپنا دیدار کرا دیجئے

مٹّھیاں (گجرات، کھاریاں پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عام نوجوانوں کی طرح ماڈرن اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کے شوقین تھے۔ خوش قسمتی سے آخری عَشَرۂ **رَمَضانُ المُبارَک** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ **اجتماعی اِعتِکاف** میں بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔ **عاشقانِ رسول** کی صُحبت کی بھی کیا بات ہے! انہوں نے زندگی میں پہلی بار ایسا **مَدَنی ماحول** دیکھا تھا، دل و جان سے **دعوتِ اسلامی** کے شیدائی ہو گئے۔ انہیں سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار کا بڑا ارمان تھا، **اِعتِکاف** میں روزانہ دیدار کیلئے دعا مانگتے تھے۔ **27 ویں شب** آ گئی، اجتماعِ ذِکر و نعت ہوا، ذِکْرُ اللہ میں ان پر بے خودی کی سی کیفیّت طاری ہو گئی پھر جب رِقّت انگیز دُعا ہوئی تو انہوں نے آنکھیں بند کئے رو رو کر بس ایک یہی تکرار کی: **"آقا اپنا دیدار کرا دیجئے!"** یکایک آنکھوں میں ایک بجلی سی کوندی اور ایک نورانی چہرے کی زِیارت ہوئی اور انہیں یقین ہو گیا کہ یہ تو میرے **آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں! آہ! آہ! پھر چہرۂ مبارک نگاہوں سے اَوجھل ہو گیا۔ آہ! ؎

شربتِ دِید نے اِک آگ لگائی دل میں تَپِشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا مرے دل سے تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گُمانے نہ دیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے گُناہوں سے توبہ کی، داڑھی بڑھانی شُروع کر دی اور عمامہ شریف سجانے کی نیّت بھی کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عید** کے دن **عاشقانِ رسول** کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** کے مُسافر بن گئے۔ بابُ الْمدینہ کراچی حاضر ہو کر جامعۃُ الْمدینہ میں درسِ نِظامی شُروع کر دیا، تعویذاتِ عطّاریّہ کا بھی کورس کیا اور **مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریّہ** کی طرف سے سونپی ہوئی ذِمّے داری کے مُطابق تعویذات کا بَستہ بھی لگاتے نیز جامعۃُ الْمدینہ کے اندر اپنے دَرَجے میں **مَدَنی قافِلہ ذِمّے دار** بھی بنے۔

گر تمنا ہے آقا کے دیدار کی، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

ہو گی میٹھی نظر تم پہ سرکار کی، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۹) اُن کو حیرت ہے کہ ڈبّو اسنوکر کیسے چھوڑ دیا!

لِیاقت آباد (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی رنگ میں رنگنے سے پہلے بے تحاشا فلمیں ڈرامے دیکھا کرتے، ''ڈبّو اسنوکر'' کھیلنے کا اس قدر جُنون کہ کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ لت نہیں چھوٹ سکتی تھی۔ گناہوں کی نحوست کا عالم یہ تھا کہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ نماز پڑھنے سے دل گھبراتا تھا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ان کے عَلاقے کی **فُرقانیہ مسجِد** (لیاقت آباد، بابُ الْمدینہ کراچی) میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے آخری عَشْرَۂ **رَمَضانُ الْمُبارَک** (١٤٢٥ھ۔ 2004ء) کے **اجتماعی اِعتِکاف** کے اندر وہ بھی **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مُعتَکِف ہو گئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ''مَدَنی انعامات'' کی بَرَکت سے آخِرت بنانے کی سوچ بنی، گناہوں سے کچھ بے رغبتی پیدا ہوئی۔ پھر قادِرِیّہ رضویّہ سلسلے میں مُرید بنے تو نَماز کی پابندی نصیب ہوئی، انہوں نے **ڈبّو اسنوکر** کھیلنا ترک کر دیا جس پر انہیں بھی حیرت ہے کہ میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا! اِس کے بعد دعوتِ اسلامی کے **تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کے آخِری دن صحرائے مدینہ (بابُ الْمدینہ) میں حاضِری ہوئی، وہاں ''T.V. کی تباہ کاریاں'' کے موضوع پر بیان ہوا۔ اس کو سُن کر عذابِ قبْر وحشْر کے خوف سے لرز اٹھے اور یہ عَہْد کر لیا کہ کبھی بھی T.V. نہیں دیکھوں گا۔ انہوں نے اپنی امّی جان کو T.V. کی تباہ کاریاں کیسٹ سنائی تو انہوں نے بھی T.V. دیکھنا بالکل بند کر دیا اور سرکارِ غوثُ الْاعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی مُریدنی بننے کا جذبہ پیدا ہوا چُنانچِہ ان کو بھی بَیْعَت (بے۔عت)

کروادیا۔ اِس کی بَرَکت سے امّی جان فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ تہجُّد، اِشراق اور چاشت بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے تھوڑے ہی عرصے میں امّی جان کو مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْماً کا بُلاوا آ گیا، اس پر امّی نے خود ہی فرمایا: یہ سب بَیْعَت ہونے کا فیض ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان اسلامی بھائی کو اپنے یہاں ذَیلی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیَّت سے اپنی پیاری پیاری مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی خدمت کی سعادت ملنے لگی۔

سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٢٧) کامیڈین مبلّغ بن گیا

بالاسنور (گجرات، الھند) کے ایک نوجوان جو کامیڈین تھے۔ اُلٹے سیدھے چُٹکلے سنا کر لوگوں کو ہنسانا ان کا مشغلہ تھا، شادیوں میں میمیکری فنکشن کیلئے ان کو بلوایا جاتا تھا۔ آخری عَشَرَہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں انہیں عاشقانِ رسول کے ساتھ **اجتماعی اِعتِکاف** میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب تک دَھن کمانے ہی کی دُھن تھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف کے **مَدَنی ماحول** میں آخرت بنانے کی لگن پیدا ہوگئی، سابِقہ گناہوں سے تائِب ہو کر سنّتوں کے مبلّغ بن گئے، اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے لئے پیش کر دیا۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی ایک **ڈویژنل مُشاوَرت کے نگران** کی حیثیَّت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں مچارہے ہیں، دین کیلئے ان کی قُربانیوں کا حال یہ ہے کہ ماہانہ 25 دن مَدَنی کاموں کیلئے وقْف ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ بھائی سُدھر جاؤ گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا تم پاؤ گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۱) حَجرِ اَسوَد چوم لیا

ٹنڈو اللہ یار (بابُ الْاِسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کو بُرے ماحول اور آوارہ دوستوں کی صُحبت نے گناہوں پر دلیر کر دیا تھا، شراب کے اڈّوں پر جانا ان کے لئے معمولی بات تھی، لوگوں سے خواہ مخواہ لڑائی مول لینا، بِلاوجہ جھگڑنا اور مار پیٹ کرنا ان کی عادت بن چکی تھی۔ ان کرتوتوں کی وجہ سے گھر کا ہر فرد ان سے بے زار تھا، وہ اسی طرح گناہوں کی وادِیوں میں بھٹک رہے تھے کہ ان کی قسمت کا ستارہ چمکا اور وہ ایک عاشقِ رسول کی **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تحت ٹنڈو اللہ یار کی **نورانی مسجد** میں ہونے والے ماہِ **رَمَضانُ الْمُبارَک** (١٤٢٦ھ۔ 2005ء) کے آخری عَشرے کے **اِجتماعی اِعتِکاف** کی بہاریں سمیٹنے میں شامل ہو گئے۔ دورانِ **اِعتِکاف** عاشِقانِ رسول کے داڑھیوں اور عماموں والے نورانی چہروں اور ان کی محبّتوں اور شفقتوں نے انہیں **دعوتِ اسلامی** سے کافی مُتأثِّر کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دس شَبانہ روز **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں رہ کر انہوں نے بہت کچھ سیکھا۔ 25 ویں شب **ذِکرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں مشغول تھے کہ ان پر غُنُودگی طاری ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے خود کو **کعبۃُ اللہ شریف** کے رُوبرو پایا، ان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ **انہوں نے بے ساختہ حَجرِ اَسود کو چوم لیا۔ 27 ویں شب** بھی ان پر کرم ہوا اور غُنُودَگی کے عالَم میں مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی نور بار گلیوں اور سبز سبز گُنبد کے دل بہار نظّاروں کی سعادت پائی۔ ان ایمان افروز سلسلوں نے ان کے دل کی دنیا بدل ڈالی۔ انہوں نے نیّت کی کہ یہ **مَدَنی ماحول** اب زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ربِّ اَکرم عَزَّوَجَلَّ کے لُطف وکرم سے انہوں نے دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ الْمدینہ (زم زم نگر حیدر آباد) میں دَرسِ نِظامی کرنے کے لئے داخِلہ لے لیا۔

دل میں بس جائیں آقا کے جلوے مُدام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
دیکھو مکّے مدینے کے تم صُبح وشام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۲) بُری صُحبت میں رہنے کا گُناہ چھوٹ گیا

اورنگی ٹاؤن (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی بُری سنگت کے سبب ماڈرن اور بُرے بندے بَن گئے تھے۔خوش قسمتی سے اپنے عَلاقے کی **اَقصٰی مسجِد**، اورنگی ٹاؤن، اَلْفتح کالونی (بابُ الْمدینہ) کے اندر ہونے والے **ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک** کے آخری عَشَرۂ مُبارکہ کے **اجتماعی سُنّت اِعتِکاف** میں بیٹھنے کی بَرَکت سے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگئے، پابندِ صلوٰۃ وسنّت بھی بن گئے، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری کی عادت پڑ گئی، فلمیں ڈرامے دیکھنے کی خصلتِ بد نکل گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بَہُت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مَحض نَفس کی لذّت کی خاطر **بُری صُحبت** کی جو عادت تھی اُس سے بھی اُن کی جان چُھوٹ گئی۔

صُحبتِ بد میں رہنے کی عادت چُھٹے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
خَصلتِ جُرم وعِصیاں تمہاری مٹے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۳) جذبے کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے

ملاکہ (الٰہ آباد، یوپی، الھند) کے ایک اسلامی بھائی کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ انہوں نے مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف میں ہند سطح کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائی، دین کی خدمت کا کافی جذبہ ملا۔اُسی سال تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آخری عَشَرۂ **ماہِ رَمَضانُ المُبارَک** (۱۴۱۶ھ۔ 1996ء) میں

ناگوری واڑ کی مسجِد (احمد آباد شریف) کے اندر ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں مُعتَکِف ہوئے۔ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت انھیں خوب مُوافِق آئی، ان کے دینی جذبے کو میٹھے مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ اِعتِکاف کے بعد اپنے آبائی گاؤں **ملاکہ** (یوپی) میں جاکر انھوں نے مَدَنی کاموں کی خوب دھومیں مچائیں۔ دوسرے سال مَدَنی مرکز کی جانب سے مختلف شہروں میں جاکر سینکڑوں اسلامی بھائیوں کو اِعتِکاف کروایا۔ تادمِ تحریر احمد آباد شریف میں مُقیم ہیں اور **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی ترکیب کے مطابِق **تحصیل مالیات** کے ذمّے دار ہیں۔

آؤ عشقِ محمد کے پینے کو جام، مدنی ماحول میں کرلوتم اِعتِکاف

مست ہوکر کروخوب تم مدنی کام، مدنی ماحول میں کرلوتم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٣٤) 70 سالہ اسلامی بھائی کے تأثُّرات

گارڈن ویسٹ (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک سن رسیدہ اسلامی بھائی بڑھاپے کے باوجود **مَعاذَاللہ** نَماز کی پابندی نہیں کرتے تھے، فلمیں ڈرامے کے شوقین تھے، داڑھی مُنڈوایا کرتے تھے اور انگریزی لباس پہنتے تھے۔ تقریباً 60 برس کی عُمْر میں **کوثر مسجِد موسیٰ لین**، لیاری (بابُ المدینہ) کے اندر پہلی بار آخری عَشَرۂ **رَمضانُ الْمُبارَک** (غالباً ١٤١٦ھ ۔ 1996ء) میں انہیں **اِعتِکاف** کی سعادت حاصِل ہوئی۔ وہاں **دعوتِ اسلامی** کے عاشِقانِ رسول کی صُحبت مُیسّر آئی۔ **گُجراتی رَسْمُ الْخط میں لکھا ہوا قرانِ کریم** پڑھتا دیکھ کر ایک اسلامی بھائی نے انہیں سمجھایا کہ قرانِ کریم عَرَبی میں لکھا ہوا پڑھنا ضَروری ہے، گُجراتی زَبان کے حُرُوف اَصل عَرَبی مَخارِج سے کیسے ادا کریں گے! ان کی سمجھ میں بات آگئی۔ بہرحال اِعتِکاف میں **عاشِقانِ رسول** سے انہیں بہت فیض حاصِل ہوا۔ انہوں نے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی**

کے **مدرسۃُ المدینہ** (برائے بالغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ ڈیڑھ سال کی جِدّوجُہد سے ان کے کچھ نہ کچھ حُروف دُرُست ہوئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عَرَبی میں دیکھ کر قراٰنِ کریم پڑھنا نصیب ہونے لگا۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گُزارنے کا شَرَف ملنے لگا، ہفتے میں ایک بار مَدَنی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت بھی مُیَسّر آنے لگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔ ظاہری اَسباب کم ہونے کے باوُجُود کرم بالائے کرم ہو گیا اور انہیں عُمرہ شریف اور میٹھے مدینے کی حاضِری کا شَرَف مل گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصِل ہونے لگی۔ **72 مَدَنی اِنعامات** میں سے 40 سے زائد مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشِش نصیب ہوئی۔ ایک پرائیویٹ فرم میں اِکاوَنٹنٹ ہیں اور صُبح وشام آتے جاتے بس کے اندر **نیکی کی دعوت** دینے کی چار سال سے سعادت حاصِل ہے، ایک بار **خواب** میں بس کے اندر انہوں نے **نیکی کی دعوت** پیش کی، فارِغ ہونے کے بعد دیکھا کہ ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی جن سے یہ بَہُت مَحبَّت کرتے ہیں، وہ ان کے سامنے مُسکراتے تشریف فرما ہیں۔ یہ روح پَروَر مَنظر دیکھ کر یہ رو پڑے اور آنکھ کُھل گئی۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد **نیکی کی دعوت** دینے میں انہیں مزید اِستِقامت نصیب ہوئی۔

سیکھ لو آ کر قراٰن پڑھنا بھی، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم ترقّی کے زینوں پہ چڑھنا بھی، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیرِ عربی میں آیاتِ قراٰنی لکھنا جائز نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب تک اچھی صُحبت نہیں ملتی اُس وَقت تک بسا اوقات اِصلاح کی صورت نہیں بنتی۔ آج کل اکثر عُمر رسیدہ افراد بھی طرح طرح کے گناہوں میں مُبتَلا نظر آتے ہیں، حتّٰی کہ بے چارے بسترِ

مَرگ پر پڑے ہوں تب بھی انہیں نَماز پڑھنے، جُھوٹ اور غیبت سے بچنے اور داڑھی مُنڈانے وغیرہ سے توبہ کرلینے کی توفیق نہیں ملتی، اس حالت میں بھی **مَعَاذَاللہ** .T.V پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے، صحّت پا کر صِرف دنیا کے کام دھندے ہی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ مُعَمَّر اسلامی بھائی خوش نصیب تھے، جنہیں اِعتِکاف میں **مَدَنی ماحول** مُیَسَّر آ گیا اور غفلتوں میں گُزرنے والی زندگی یکایک مَدَنی اَداؤں میں ڈَھل گئی۔ آپ نے دیکھا کہ بے چارے قرانِ کریم بھی پڑھے ہوئے نہیں تھے اس لئے گُجراتی زَبان میں قران شریف پڑھ رہے تھے، جس پر ایک **عاشِقِ رسول** نے تَفہِیم کی (یعنی سمجھایا) تو دعوتِ اسلامی کے **مدرسۃُ المدینہ** (بالِغان) میں رات کے وَقْت سیکھ کر عَرَبی میں پڑھنے کے کچھ نہ کچھ قابل ہوئے۔ یاد رکھئے! عَرَبی زَبان کے علاوہ دوسری کسی زَبان مَثَلاً گجراتی، ہندی، انگلش کے رَسْمُ الْخَط میں قُرانِ پاک لکھنا جائز نہیں۔ گجراتی، ہندی، انگریزی وغیرہ زَبانوں کے ماہناموں اور دیگر کُتُب و رسائل میں آیات اور ماثُور (یعنی قران وحدیث کی) دُعائیں وغیرہ عَرَبی رَسْمُ الْخَط ہی میں لکھنی چاہئیں۔ **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے ایک تفصیلی فتوے کا اِقتِباس مُلاحَظہ ہو: "ہندی یا انگریزی رَسْمُ الْخَط میں قران لکھنا تو صریح تحریف ہے (اور قرانِ پاک کی تحریف حرام ہے) کہ اوّلاً: تو اُوپر ذِکر کی ہوئی پابندیوں کے خلاف ہے۔ دُوُم: **سین، صاد، ثاء** میں، اسی طرح **ق** اور **ک** میں، ز۔ ذ۔ ظ میں فرق بالکل نہ ہو سکے گا۔ مَثَلاً **ظاہِر** کے معنٰی ہیں ظاہِر اور **زاہِر** کے معنٰی ہیں چمکدار یا تروتازہ۔ اب اگر آپ نے انگریزی میں Zahir لکھا تو کیسے معلوم ہو کہ **ظاہِر** ہے یا **زاہِر**۔ اسی طرح **تاہِر** اور **طاہِر**، **قدیر** اور **قادر**، **سامع** اور **سمیع**، **عالم** اور **علیم** میں کس طرح فرق رہے گا؟ غرضیکہ اَوصاف اَلفاظ تو درکنار خود حُرُوف ہی مُنقَلِب (یعنی تبدیل) ہو جائیں گے اور معنٰی ہی خَتْم۔" (فتاوٰی نعیمیہ ص۸۳)

کرم سے یہ جذبہ میں پاؤں خدایا

میں قران سیکھوں سکھاؤں خدایا

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابنِ سُنّی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۵) گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا

رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ-2005ء) میں اِعتِکاف کے دن بِالکل قریب تھے، **راجوری** (جمّوں کشمیر، الھند) کے ایک اسلامی بھائی (عُمر تقریباً 40 برس) سے ملاقات ہونے پر ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے اُن کو سرسری طور پر **اِجتماعی اِعتِکاف** کی دعوت پیش کی اور وہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے مسجد ریلوے اسٹیشن (راجوری، جمّوں کشمیر) میں ہونے والے آخری عشرۂ **رَمَضانُ الْمُبارَک** (۱۴۲۶ھ-2005ء) کے **اِجتماعی سنّت اِعتِکاف** میں مُعتکِف ہوگئے۔ **عاشِقانِ رسول کا مَدَنی ماحول** دیکھ کر حیران رہ گئے، داڑھی مُبارک سجالی، عمامہ شریف سے سرسبز ہوگیا، درس و بیان کا سلسلہ شروع کردیا، **اپنے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا**، گھر کی اسلامی بہنوں پر پردہ نافِذ کیا اور تادمِ تحریر اپنے شہر **''راجوری'' کی مُشاوَرت کے نگران ہیں۔**

زندگی کا قرینہ ملے گا تمہیں، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
آؤ دردِ مدینہ ملے گا تمہیں، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳٦) میں رَمَضان کے روزے بھی کم ہی رکھتا تھا

بھلوال (ضلع سرگودھا، گلزارِ طیبہ پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی بے نَمازی اور فیشن پرست نوجوان تھے اور فلمیں، ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے کے اِنتہائی شوقین۔ رَمَضانُ الْمبارَک میں روزے بھی **مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ**

کم ہی رکھتے، اگر کوئی سمجھاتا بھی تو ٹال دیتے۔ ایک دن وہ کسی معاملے کے سبب پریشانی کے عالم میں جا رہے تھے کہ ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوگئی جو تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے۔ وہ انہیں اِنفرادی کوشش کر کے جامع مسجِد میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لے گئے، مگر وہ شیطانی وَسوسوں کے باعث کچھ ہی دیر میں اٹھ کر چل دیئے۔ دو دن بعد ان کا ایک دنیا دار دوست ان کو فلم دیکھنے کے لئے لے گیا مگر کسی بات پر اَن بَن ہونے کے باعِث وہ اُس سے الگ ہوگئے اور یوں ان کی قسمت کا ستارہ چمکا، ہُوا یوں کہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں ان کے بڑے بھائی صاحِب دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اعتِکاف میں مُعتکِف تھے، وہ بھائی جان سے ملنے جا پہنچے، وہاں سبز سبز عِمامہ سجائے عاشِقانِ رسول انہیں بَہُت بھلے لگے۔ چاند رات ایک اسلامی بھائی نے ان کے بھائی جان کو **فیضانِ سُنّت** اور نعتوں کی کیسٹ تُحفے میں دی، اس اسلامی بھائی نے فیضانِ سُنّت کا باب **بے نَمازی کی سزائیں** پڑھا تو لرز اٹھے اور کیسٹ میں یہ مُناجات ؎

گناہوں کی عادت چُھڑا میرے مولا مجھے نیک انساں بنا میرے مولا

سُنی تو دل چوٹ کھا کر رہ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے گانے باجے سُننا چھوڑ دیئے مگر نَماز کی پابندی نہ کر سکے۔ ایک عاشِقِ رسول کی دعوت پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں دوبارہ جا پہنچے اور آخر تک رُکے رہے اختِتام پر **عاشِقانِ رسول** کی ملاقات کے دلنشین انداز نے انہیں دعوتِ اسلامی کا شیدائی بنا دیا۔ انہوں نے چِہرے کو مَدَنی نِشانی یعنی داڑھی مُبارک سے اور سَر کو سبز عِمامہ شریف سے سَرسبز و شاداب کر لیا۔ پانچوں وَقت باجماعت نَماز پڑھنے لگے اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخل ہو کر حُضُور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مُرید بھی بن گئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ذَیلی مُشاوَرت کے ذِمّے دار بنے اور پابندی سے دَرس دینے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں حِفْظ کرنے کی سعادت بھی پانے لگے۔

آؤ سنّت کا فَیضان پاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

اِنْ شَآءَ اللہ جنّت میں جاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٤،٦٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٣٧ ریڑھ کی ہڈّی کے درد سے نجات

بابُ الْمدینہ کراچی کے عَلاقے ڈیفنس وِیُو کے مُقیم ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کے ماموں زاد بھائی جو کہ مِل آنر (**Mill owner**) ہیں، **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک (١٤٢٥ھ) میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے سُنّتوں بھرے **اجتماعی سنّت اِعتِکاف** میں بیٹھنے کے لئے تیار ہوگئے۔ وہ عرصۂ دراز سے ریڑھ کی ہڈّی کے شدید درد میں مُبتَلا تھے، کئی ڈاکٹروں کو دِکھایا اور ان کی تجویز کردہ اَدوِیات بھی اِستِعمال کیں مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ وہ تشویش میں تھے کہ دس دن اِعتِکاف میں کیسے رہوں گا! خیر وہ دَورانِ اِعتِکاف دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھنے کی کوشش کرتے، فوم کے گدّے پر سونے کی عادت تھی یہاں چٹائی یا دری بچھا کر زمین پر سنّت کے مُطابِق سونے کی ترغیب دی جاتی تھی، ان کے لئے اِنتہائی دشوار تھا۔ مگر اس کے سِوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چند ہی دن سنّت کے مُطابِق سونے کی بَرَکت سے انہیں محسوس ہوا کہ کمر کے دَرْد میں کافی کمی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **اِجتماعی سنّت اِعتِکاف** کی بَرَکت سے آخِرِ کار ریڑھ کی ہڈّی کے درد سے ان کی جان چھوٹ گئی۔

تم کو تڑپا کے رکھ دے گو درد کمر، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

پاؤ گے تم سکوں ہوگا ٹھنڈا جگر، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۸) ہیپی نیوایئر کا چسکا

جودھپور (راجستھان، الھند) کے ایک فوٹو گرافر (عُمْر تقریباً 28 سال) جن کو 31 دسمبر کو"ھیپی نیو اِئیر" (Happy New Year) کی بے حَیائی سے بھرپور پارٹیوں میں شرکت کا جُنون کی حدتک چسکا تھا اور وہ اس کے لئے بمبئی پہنچ جاتے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوگیا کہ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے بیچ والی مسجِد (اُدے پور، راجستھان الھند) کے اندر آخری عَشرَہ ماہِ **رَمضانُ المُبارَک** (۱۴۲۶ھ۔2005ء) میں ہونے والے **اِجتماعی سنّت اِعتِکاف** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مُعتَکِف ہونے کی انہیں سعادت مل گئی۔ وہاں لگنے والے سنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں، پُرسوز بیانات اور رِقّت انگیز دُعاؤں نے ان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اپنے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی، فوٹو گرافی کا کام تَرک کردیا اور پابندی سے **صدائے مدینہ** لگانے لگے یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے لگے۔

رنگ رلیاں منانے کا چسکا مٹے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
رَقص کی محفِلوں کی نُحوست چُھٹے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائل بخشش ص ٦٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمیں ہجری سن کا لحاظ رکھنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! جنوری سے نئے سال کے استِقبال کے بجائے مسلمانوں کو"مَدَنی نئے سال" یعنی ہجری سن کے مُطابِق شُروع ہونے والے نئے سال کے اِستِقبال کا جذبہ نصیب ہوجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سن ہجری کا نیا سال **یکم مُحرَّمُ الْحَرام** سے شُروع ہوتا ہے، ہوسکے تو ہر سال **مُحرَّمُ الْحَرام** کی پہلی تاریخ آپس میں نئے مَدَنی سال کی مُبارکباد دینے کا خوب اہتمام فرمائیے۔

۳۹ عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت

بھلوال ضلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے ''کلین شیو'' تھے، سنّتوں بھری زندگی سے دُور غفلتوں کی وادِیوں میں بھٹک رہے تھے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک کا بابَرَکت مہینا تھا، ایک دن اپنے کمرے میں بیٹھے تھے کہ ان کے والِد صاحِب ان کے چھوٹے بھائی سے فرمانے لگے: ''جامع مسجِد خواجگان'' میں **دعوتِ اسلامی** کے تَحت رَمَضانُ الْمبارَک کے آخِری عَشرے کا **اِجتماعی اِعتِکاف** ہو رہا ہے۔ تم جلدی چلو ورنہ پہلی صَف میں جگہ نہیں ملے گی۔ یہ چونکے اور دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں بھی ان **عاشِقانِ رسول** کی زیارت کو جاؤں، اس دن نمازِ عشا مع تراویح اُسی مسجِد میں ادا کی۔ بعدِ تَراوِیح کیسٹ کے ذَرِیعے حاجی مُشتاق علیہ رَحْمۃُ اللہِ الرَّزّاق کی آواز میں یہ نعت شریف چلائی گئی:

ع: ''ثانی نہ کوئی میرے سوہنے نبی لجپال دا''

انہیں انتہائی سُرور حاصِل ہوا۔ یہ دوسرے دن پھر جا پہنچے تو چُونکہ جُمعرات تھی لہٰذا وہاں ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع شُروع ہو گیا۔ یہ پہلی بار شرکت کر رہے تھے، دل کو عجیب سُکون وراحت مُیَسَّر ہوئی۔ تیسرے دن بھی گئے تو کیسٹ اجتماع میں مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرا بیان **گانے باجے کی ہولناکیاں** سنایا گیا، بیان سُن کر یہ کانپ اٹھے کیوں کہ اِس میں عام بولے جانے والے گانوں کے کفریہ اشعار کی نشاندہی کی گئی تھی۔ **مَعاذَ اللہ** یہ بھی کُفریہ اشعار بولنے کی آفت میں گرِفتار تھے لہٰذا انہوں نے توبہ کی اور تجدیدِ ایمان بھی کیا۔ چُونکہ دل ایک دم چوٹ کھا چکا تھا لہٰذا بقیّہ دِنوں کیلئے معتکف ہو گئے۔ **فیضانِ سنّت** میں زُلفیں (گیسو) رکھنے کی سنّتیں اور آداب پڑھے تو زُلفیں رکھنے کی نیّت کر لی اور 26 **رَمَضانُ الْمُبارَک** کو ہونے والے اِجتماعِ ذِکرونعت میں داڑھی رکھنے کی بھی نیّت کر لی اور سلسلۂ عالیہ قادِریّہ رضویّہ میں داخِل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الاَکرم

کے مُرید بن گئے ۔صلوٰۃ وسلام کے صیغے بھی انہوں نے وہیں یاد کئے اور اِعتِکاف سے واپسی پر گانوں کی 100 سے زائد کیسٹوں اور T.V. کو (کہ ان دنوں ''مَدَنی چینل'' نہیں تھا دیگر چینلز میں عُموماً گناہوں بھرے پروگرام ہی دیکھے جاتے تھے اس لئے) گھر سے نکال باہَر کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ڈویژنل قافِلہ ذمّہ دار بھی بنے۔

ڈھول باجوں کو سننے سے باز آؤ تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
فلمی گانے نہ ہرگز کبھی گاؤ تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فلمی گانے سننے سنانے سے بچئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے، کئی گانے ایسے ہیں جن میں کُفریہ اَشعار ہوتے ہیں براہِ کرم! مکتبۃُ المدینہ کے مَطبوعہ رسالے ''گانوں کے 35 کُفریہ اَشعار'' کا ضَرور مُطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۴۰ مِلاوٹ والے مسالے کا کاروبار بند کر دیا

رنچھوڑ پوری روڈ **بھیم پورہ** (مَدَنی پورہ) بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی پہلے پہل ایسے بے نَمازی تھے، جُمُعہ کی نَماز بھی نہیں پڑھتے تھے۔خوش قسمتی سے انہوں نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی غیرسیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تَحت گلزارِ مدینہ مسجِد (آگرہ تاج کالونی، بابُ المدینہ) میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ آخری عَشَرَۂ رَمضانُ المُبارَک (سن ۱۴۲۵ھ ۔ 2004ء) کے **اِجتماعی اِعتِکاف** میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ دس دن میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے ان کی قَلبی کیفیّت بدل کر رکھ دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے کچھ نہ کچھ نَماز سیکھ لی اور پنج وقتہ نَمازِ باجماعت کے پابند بن گئے۔سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہوکر حُضور غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاَکْرَم کے مُرید بھی بن گئے۔خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرم سے نیک اعمال کا ایسا ذِہن ملا کہ 72 میں سے کم وبیش 63 **مَدَنی اِنعامات** پر عمل کی

کوشش کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مکتبۃُ المدینہ کے مَطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اوراِعتِکاف کا ایک بڑا اِنعام یہ بھی ملا کہ یہ جو ملاوٹ والے مِرچ مَسالے کی سپلائی کا سندھ بھر میں کام کرتے تھے وہ ترک کر دیا۔ ان کے مَسالے کے کارخانے میں تقریباً 44 ملازِم کام کرتے تھے، انہوں نے وہ کارخانہ ہی خَتْم کر دیا، کیوں کہ دور بڑا نازُک ہے، بڑے پیمانے پر خالِص مَسالے کے کاروبار میں بازار میں کھڑا ہونا نہایت ہی دُشوار ہے۔ اگرچہ بعض صورتوں میں ملاوٹ ظاہر کر کے بیچنا جائز سہی مگر ملاوٹ کا اِعتِراف کریں تو خریدے کون! عُموماً دھوکا بازی کا دور دورہ ہے۔ آج کل مسلمانوں کی صحّت کی کِس کو پڑی ہے! بس دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ حرام۔ بَہَر حال عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے یہ رِزْقِ حلال کے حُصُول میں مشغول ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اِشراق، چاشت، اَوّابین اور تہجُّد کے نوافل کے ساتھ ساتھ پہلی صَف میں نمازِ پنج گانہ باجماعت ادا کرنے کی بھی عادت بن گئی۔

چھوڑ دو چھوڑ دو بھائی رِزقِ حرام، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
آؤ کرنے لگو گے بہُت نیک کام، مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائل بخشش ص ۶۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہر مسلمان کا اِعتِکاف قَبول فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! مُعْتَکِفِینِ مُخْلِصِین کے طُفیل ہماری بے حِساب مغفِرت کر۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! اُمّتِ محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَغْفِرت فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہر گنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ، نیک خصلت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رَمضان کا واسِطہ ہے، یا خدا تجھ سے میری دعا ہے (وسائل بخشش ص ۱۳۵)



غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

شعبانُ المُعظَّم ۱۴۳۸ھ
مئی 2017ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مدنی پھول

مدینہ ۱ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: ”جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔“ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

مدینہ ۲ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: ”اللہ عزّوجلّ اس کو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

مدینہ ۳ حضرتِ سیِّدُنا اِدریس علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نامِ مبارک کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الٰہیّہ کی کثرتِ دَرس و تدریس کے باعِث آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام اِدریس ہوا۔

(تفسیرکبیر ج ۷ ص ۵۵۰، تفسیر الحسنات ج ۴ ص ۴۸)

مدینہ ۴ حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حتّٰی صِرْتُ قُطْبًا یعنی میں نے عِلْم کا دَرس لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطبِیَّت پر فائز ہو گیا۔ (قصیدۂ غوثیہ)

مدینہ ۵ فیضانِ سُنّت سے دَرس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجِد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ دَرس کے ذَرِیعے خوب خوب سُنّتوں کے مَدَنی پھول لُٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

مدینہ ۶ فیضانِ سنّت سے روزانہ کم از کم دو دَرس دینے یا سننے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر دَرس“ ضرور ہو)

مدینہ ۷ پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی چھٹی آیت میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر
نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ	والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَرِیعہ فیضانِ سُنّت کا دَرس بھی

ہے۔(دَرس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان یامَدَنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D بھی گھر والوں کو سنایئے)

مدینہ ۸ ذِمّے دار گھڑی کا وقت مقرَّر کر کے روزانہ **چوک دَرس** کا اہتمام کریں۔مَثَلاً رات **9** بجے **مدینہ چوک** (ساڑھے نو بجے) **بَغْدادی چوک** میں وغیرہ۔ چُھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مَقامات پر **چوک دَرس** کا اہتمام کیجئے۔(مگر حُقوقِ عامّہ تَلَف نہ ہوں مَثَلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

مدینہ ۹ **دَرس** کیلئے وہ نَماز مُنتَخب کیجئے جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

مدینہ ۱۰ **دَرس** والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمایئے۔

مدینہ ۱۱ **محراب** سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ دَرس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تِلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

مدینہ ۱۲ **ذَیلی** مُشاوَرت کے نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجِد میں دو **خیر خواہ** مقرّر کرے جو دَرس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نَرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

مدینہ ۱۳ **پردے میں پردہ** کیے دو زانو بیٹھ کر **دَرس** دیجئے۔اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حَرَج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نَمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

مدینہ ۱۴ آواز نہ تو زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتَّی الْاِمکان اتنی آواز سے **دَرس** دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔اس بات کی ہمیشہ اِحتیاط فرمایئے کہ دَرس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغولِ تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

مدینہ ۱۵ **دَرس** ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

مدینہ ۱۶ **جو کچھ دَرس** دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالَعہ کر لیجئے تا کہ غلطیاں نہ ہوں۔

مدینہ ۱۷ **فیضانِ سنّت** کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابِق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **تَلَفُّظ** کی دُرُست

ادائیگی کی عادت بنے گی۔

مدینہ ۱۸ **حمد و صلوٰۃ**، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضَرور سُنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سُنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

مدینہ ۱۹ **فیضانِ سُنّت** کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** سے شائع ہونے والے **مَدَنی رسائل** سے بھی دَرْس دے سکتے ہیں۔[1]

مدینہ ۲۰ دَرْس مع اِختِتامی دُعا سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمَّل کر لیجئے۔

مدینہ ۲۱ ہر مُبلِّغ کو چاہیے کہ وہ **دَرْس کا طریقہ**، بعد کی **ترغیب** اور **اِختتامی دعا** زَبانی یاد کرلے۔

مدینہ ۲۲ دَرْس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کرلیں۔

فیضانِ سنّت سے دَرْس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اِعلان فرمائیے: ''قریب قریب تشریف لائیے۔'' پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتِداء کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اس کے بعد اِس طرح دُرُود و سلام پڑھائیے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

اگر مسجِد میں ہیں تو اِس طرح اِعْتِکاف کی نیّت کروائیے:

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی)

[1] امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے دَرْس کی اِجازت نہیں۔ **مرکزی مجلسِ شوریٰ**

پھر اس طرح کہئے: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قریب قریب آکر دَرس کی تعظیم کی نیت سے ہو سکے تو دو زانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ رِضائے الٰہی کیلئے عِلمِ دِین حاصل کرنے کی نیّت سے فیضانِ سُنّت کا **دَرس سنئے** کہ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اِسی انداز میں رغبت دِلائیے اور اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کروایئے) یہ کہنے کے بعد **فیضانِ سنّت** سے دیکھ کر ایک دُرُود شریف کی فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات وعَرَبی عبارات کا صِرف ترجَمہ پڑھیے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔

دَرس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلایئے

(ہر مُبلّغ کو چاہیے کہ زَبانی یاد کرلے اور دَرس و بیان کے آخر میں بلا کمی بیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی **عالمگیر** غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حِفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشِش کیلئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کیلئے[1] مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ... اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

آخر میں خُشُوع وخُضُوع (یعنی جسم ودل کی عاجِزی) اور قَبولیّت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بِلا کمی بیشی اس طرح دعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! بطُفَیل مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! دَرس کی غَلَطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، نیک عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیز گار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اور اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **مُخلِص عاشِق** بنا۔ ہمیں گُناہوں کی بیماریوں سے شِفا عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے اور اِنفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دِلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضداریوں، بے رُوزگاریوں، بے اولادیوں، بے جا مقدّمے بازیوں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اسلام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زیرِ گنبدِ خَضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت، **جنّتُ البَقیع** میں مَدفن اور جنّتُ الفِردَوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز دُعائیں قَبول فرما۔

---

[1] یہاں اسلامی بہن کہے: "گھر کے مَردوں کو مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔"

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

شِعر کے بعد یہ آیتِ مبارک پڑھئے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ (پ۲۲ الاحزاب:۵۶)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَۚ۝ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَۚ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠۝ (پ۲۳ الصّٰفّٰت)

دَرس کی کمائی پانے کے لیے ثواب کی نیّت کے ساتھ (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) **بیٹھ کر** خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیجئے اور **اِنْفِرادی کوشش** کے ذَرِیعے خوب مسکراتے ہوئے اُنہیں **مَدَنی انعامات** اور **مَدَنی قافلوں** کی بَرَکتیں سمجھائیے۔ (بیٹھ کر ملنے میں حکمت یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی ہوسکتا ہے آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں ورنہ کھڑے کھڑے ملنے والے عُمُوماً چل پڑتے ہیں یوں اِنْفِرادی کوشش کی سعادت سے محرومی ہوسکتی ہے)

تمہیں اے مُبلّغ یہ میری دُعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

دعائے عطّار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم دو[2] **دَرس** ایک گھر میں اور دوسرا مسجِد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مَغفِرت فرما اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

مجھے دَرسِ فیضانِ سنّت کی توفیق
ملے دن میں دو مرتبہ یا الٰہی

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ/سال اشاعت
قرآن پاک	* * * * *	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٣٢ھ
تفسیر عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
تفسیر طبری	علامہ ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٠ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٠ھ
تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مصر ١٤١٧ھ
تفسیر مدارک	علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢١ھ
تفسیر در منثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ١٤٠٣ھ
تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٠٥ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ١٤٢١ھ
روح المعانی	علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٠ھ
تفسیر عزیزی	مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
تفسیر خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور
تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پیر بھائی اینڈ کمپنی
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ١٤٣٤ھ
صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت ١٤١٩ھ
سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
سنن ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
مشکوٰۃ	علامہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
مسند امام اعظم	علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ الکوثر الریاض ١٤١٥ھ
موطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
البحر الزخار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ ١٤٢٤ھ
بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث	امام حافظ نور الدین ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المدینۃ المنورۃ ١٤١٣ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
مستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ١٤١٨ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ١٤ ١ـ١٤١١ھ
مسند ابی یعلیٰ	امام احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
الفردوس بمأثور الخطاب	علامہ شیرویہ بن شہردار دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٠٦ھ
معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ

معجم اوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
معجم صغیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٠٣ھ
سنن کبریٰ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٠١ھ
الکامل	امام ابو احمد عبد الله بن عدی جرجانی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٨ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢١ھ
صحیح ابن خزیمہ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیسابوری رحمة الله تعالٰی علیه	المکتب الاسلامی بیروت ١٤١٢ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبد الله بن محمد بن ابی شیبہ کوفی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
کتاب ذکر الموت	امام عبد الله بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمة الله تعالٰی علیه	المکتبة العصریہ بیروت ١٤٢٦ھ
فضائل شہر رمضان	امام عبد الله بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمة الله تعالٰی علیه	المکتبة العصریہ بیروت ١٤٢٦ھ
ذم الغیبة	امام عبد الله بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمة الله تعالٰی علیه	المکتبة العصریہ بیروت ١٤٢٦ھ
الزہد	امام احمد بن حنبل رحمة الله تعالٰی علیه	دار الغد الجدید مصر ١٤٢٦ھ
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٧ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢١ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢٥ھ
مجمع الزوائد	امام حافظ نور الدین ہیثمی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
کنز العمال	علامہ علاؤ الدین علی متقی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٩ھ
الترغیب والترہیب	امام حافظ زکی الدین عبد العظیم منذری رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٧ھ
النہایة	امام مجد الدین محمد بن اثیر جزری رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٢٠١ء
حلیة الاولیاء	علامہ ابو نعیم احمد بن عبد الله اصفہانی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٨ھ
البدور السافرة فی امور الآخرة	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی رحمة الله تعالٰی علیه	مؤسسة الکتب الثقافیہ بیروت ١٤٢٥ھ
فضائل شہر رجب	علامہ حسن بن محمد بن حسن خلال رحمة الله تعالٰی علیه	دار ابن حزم ١٤١٦ھ
فضائل الاوقات	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمة الله تعالٰی علیه	مکتبة المنار مکة المکرّمة ١٤١٠ھ
شرح مشکل الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٥ھ
عمدة القاری	علامہ ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الفکر بیروت ١٤١٨ھ
شرح صحیح مسلم	علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٠١ھ
شرح طیبی	امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت 2001ء
مرقاة المفاتیح	علامہ علی قاری رحمة الله تعالٰی علیه	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی رحمة الله تعالٰی علیه	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢٢ھ
اشعة اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمة الله تعالٰی علیه	کوئٹہ
لمعات التنقیح	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمة الله تعالٰی علیه	دار النوادر بیروت 2014ء
مراٰة المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمة الله تعالٰی علیه	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور
نزہة القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمة الله تعالٰی علیه	فرید بک اسٹال مرکز الاولیا لاہور ١٤٢١ھ
بدائع الصنائع	ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی رحمة الله تعالٰی علیه	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
جوہرہ نیرہ	علامہ ابوبکر بن علی حداد رحمة الله تعالٰی علیه	باب المدینہ کراچی

غنیہ	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور
المیزان الشریعۃ الکبریٰ	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مصطفی البابی مصر
غمز العیون	شیخ سید احمد بن محمد حموی مصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	باب المدینہ کراچی ١٤١٨ھ
مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
فتح القدیر	محمد بن عبدالوحد ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا گجرات الہند
درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
فتاوی عالمگیری	شیخ نظام وجماعۃ من علماءِ ہند رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم	دار الفکر بیروت ١٤٠٣ھ
ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
جدالممتار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	باب المدینہ کراچی
البحر الرائق	علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	کوئٹہ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
الملفوظ	مفتی مصطفٰے رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ١٤٢٩ھ
فتاوی امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ ١٤١٩ھ
فتاویٰ صدر الافاضل	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	شبیر برادرز مرکز اولیا لاہور 2008ء
فتاوی نعیمیہ	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	ادارہ کتب اسلامیہ گجرات
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ١٤٢٩ھ
وقار الفتاوی	مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	بزم وقار الدین باب المدینہ 2001ء
تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
ابن عساکر	علامہ ابو القاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الفکر بیروت ١٤١٦ھ
الشفاء	امام قاضی ابو فضل عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا گجرات الہند
الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بہجۃ الاسرار	علامہ نور الدین علی بن یوسف شطنوفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٣ھ
تذکرۃ الانبیا	حافظ قاضی عبدالرزاق چشتی بھترالوی مدظلہ العالی	ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی 2002ء
سیرت مصطفٰے	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
حجۃ اللہ علی العلمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا گجرات الہند
تفسیر الاحلام	امام محمد بن سیرین بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
القول البدیع	امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مؤسسۃ الریان بیروت ١٤٢٢ھ
رسالہ قشیریہ	امام ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
تنبیہ المغترین	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٥ھ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار صادر بیروت ١٤٢١ھ
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	انتشارات گنجینہ تہران ١٣٧٩ھ
طبقات الشافعیۃ	علامۃ تاج الدین بن علی بن عبدالکافی سبکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	ہجر للطباعۃ والنشر والتوزیع ١٤١٣ھ
لطائف المعارف	علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار ابن کثیر ١٤٤٠ھ
الروض الفائق	علامہ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤١٦ھ

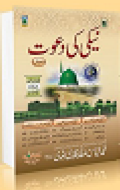
اتحاف السادۃ	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تذکرۃ الاولیا	شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
ماثبت بالسنۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دہلی
انوار القدسیۃ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار التقوی سوریۃ دمشق ۱۴۲۸ھ
روض الریاحین	علامہ عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبد الکافی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	پشاور ۱۴۲۰ھ
مکاشفۃ القلوب	منسوب بہ: امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مطالع المسرات	علامہ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء
قلیوبی	احمد بن احمد شہاب الدین قلیوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۳۹۱ھ
انیس الواعظین	مولانا ابوبکر سندی قرشی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	سیلاب پبلیشرز پشاور ۱۳۵۷ھ
نزہۃ المجالس	مولانا عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
درۃ الناصحین	مولانا عثمان بن حسن شاکر خوبوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الفکر بیروت
راحت القلوب	خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دہلی
غنیۃ الطالبین	شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
انفاس العارفین	علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	فضل نور اکیڈمی گجرات
کشف المحجوب	حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز الاولیا لاہور
جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	نوری بک ڈپو لاہور
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	فاروقی اکیڈمی گمبٹ خیر پور
بوستانِ سعدی	شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	انتشارات عالمگیر کتاب خانہ ایران
معجم السفر	حافظ ابو طاہر احمد بن محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
القاموس المحیط	علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
احسن الوعاء	علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
اصول الرشاد	علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار اہل السنۃ باب المدینہ کراچی
مشعلۃ الارشاد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
اخلاق الصالحین	سلطان الواعظین ابو النور محمد بشیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
خطب علمی	مولانا محمد حسن علمی بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	شبیر برادرز مرکز اولیا لاہور
حدائق بخشش شریف	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
نورانی تقریریں	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	اکبر بک سیلرز مرکز اولیا لاہور 2003ء

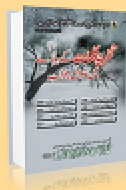
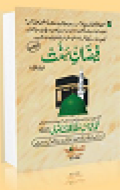
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

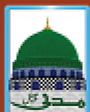
نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ





ISBN 978-969-631-886-6
0126257



MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net